

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ
۷	۷	۵	۷	جیشا	جیشا	۷
۲۴۰	۹	۲۴۴	۸	فالہجرت	فالہجرت	۹
۲۴۱	۳	۷	۹	معد	معد	۳
۷	۵	۷	۵	علاء	علاء	۵
۷	۱۳	۲۴۸	۱۲	بنت	بنت	۱۳
۷	۱۵	۲۴۹	۱۴	سلیم	سلیم	۱۵
۷	۱۷	۲۵۰	۲	وامانا	وامانا	۱۷
۲۴۲	۲	۷	۸	شیبانیہ	شیبانیہ	۲
۷	۱۳	۷	۳	المقراتہ	المقراتہ	۱۳
۷	۱۰	۷	۵	عمرو بن ہند	عمرو	۱۰
۲۴۳	۱۲	۲۵۴	۱۵	ام ہندہ	لذہ	۱۲
۷	۱۶	۷	۱۶	یولم	یولم	۱۶

بانیخبر

مطبوعہ مطبعہ انجمن پنجاب لاہور

صفحہ	نقطہ	صحیح	صفحہ	صحیح	نقطہ	صفحہ
۱۰	۱۰	۴۲۲	۱۳	۴۲۲	کہ بعد اس کے	۱۰
۱۲	۱۲	۴۲۸	۸	۴۲۸	ہر سو	۱۲
۸	۸	۴۲۹	۹	۴۲۹	الاستطام	۸
۷	۷	۴۳	۱	۴۳	وخیب	۷
۱۵	۱۵	۴۳۳	۱۳	۴۳۳	والہفتہ	۱۵
۱۳	۱۳	۴۳۵	۱	۴۳۵	چو گئے	۱۳
۱۲	۱۲	۵	۱۱	۵	اذا	۱۲
۱۴	۱۴	۴۳۷	۵	۴۳۷	مادوحب	۱۴
۴	۴	۵	۱۵	۵	کفہ	۴
۲	۲	۴۳۸	۵	۴۳۸	تصیبه	۲
۱۱	۱۱	۷	۸	۷	تا کہ	۱۱
۱۲	۱۲	۷	۱۳	۷	از	۱۲
۷	۷	۷	۱۴	۷	یاد	۷
۲۱	۲۱	۷	۱۷	۷	اشفاق	۲۱
۱	۱	۴۳۹	۲	۴۳۹	نہیں	۱
۱۵	۱۵	۷	۳	۷	پوتہ	۱۵

مصحف	فصل	کتاب	صفحة	مصحف	فصل	کتاب	صفحة
ولد	وکد	۱۳	۳۹۰	مولده تختی	مولده تختی	"	۳۹۱
عسره	عرو	۶	۳۹۱	خسبها	نسبها	۱۲	۳۹۲
نفس	نفس	۹	"	بوپا	پوپا	۳	۳۹۳
نه پدا	نه پدا	۱۵	۳۹۳	حال	احوال	۱۳	۳۹۴
اصیل	اصیل	۱۲	۳۹۵	سنور	ستور	۱۲	۳۹۶
سقم	اسقم	۱۱	۳۹۶	احش	حش	۱۲	۳۹۹
للب	لب	۳	۳۹۸	اعقد	اعقد	۱۵	۳۹۰
جانیه	جینی	۵	۳۹۹	ومرا	ومر	۱۵	۳۹۲
ماوشا	ما	۱۱	"	التنزه	ولتنزه	۱۴	۳۹۵
اصنی	اصنی	۱۵	"	علی العاجل	علی الاجل	۸	۳۹۶
تیت	تیت	۷	۴۰۱	فاسالیهم	فاسالیهم	۶	۳۹۸
اوالماضی	والماضی	۷	"	ماهر	انماهر	۷	۳۹۹
جب میرا	میرا	۱۳	"	برے	برے	۱۶	۴۰۵
اقم	اقم	۱۵	"	چندان	چندان	۱۲	۴۰۶
وقت	اوقت	۹	۴۰۲	نصد	اصد	۱۰	۴۰۷
جبال	جبالی	۴	۴۰۵	بال	انبال	۱۶	۴۰۰
				وینین	وینین	۱۲	۴۰۹

صفحہ	کلمہ	صحیح	صفحہ	کلمہ	صحیح	صفحہ	کلمہ
۲۴۶	۶	جاء	حیاہ	عطار کا	عطار	۲۴۶	عطار کا
"	۱۷	دہر کن	دہر و کن	ماہیندا	یضدا	۲۵۵	ماہیندا
۲۴۷	۱۳	علقت	وعلقت	کیمیال المشبہ	للمشبہ	"	کیمیال المشبہ
"	۱۵	مومنا	قومها	والعین	والبین	۳۵۶	والعین
"	۱۷	یحجل	تخمل	غردا	غرد	۳۵۷	غردا
۲۴۸	۱۱	کیفینہ	بالکیفینہ	الرافع	رافع	"	الرافع
۲۵۰	۱۲	الحبۃ	لہ الخبۃ	الی ان یغزو	المدکان یغزو	۱۲	الی ان یغزو
"	"	فقدوا	فقدوا	ریاحین	یا حین	۱۲	ریاحین
۲۵۲	۳	اس سے	اس لئے کہ	الحاک	یحاک	۲۵۸	الحاک
"	۵	الاسیر	الاسیر	اوہم	ہم	۱۷	اوہم
"	۸	الاصل فی	فی الاصل	القرش	القرش	۳۵۹	القرش
"	"	للصفر	للشفر	الہم	الیہ	۳	الہم
۲۵۳	۳	الضبی	الطبی	عبل	عبل	۹	عبل
"	۶	بلوے	ہو	نبیل	لبیل	۱۰	نبیل
"	۱۲	للام	واللام	ولان	اولان	۳۶۱	ولان
۲۵۴	۲	جوش	عوشبو	السرے	الشرے	۱۲	السرے

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر
۱۵	۵	۲۲۱	۵	مین	۱۵	۵	۲۲۱
۶	۷	۲۲۲	۷	پکار	۶	۷	۲۲۲
۷	۸	۲۲۳	۸	بین	۷	۸	۲۲۳
۱۵	۱۱	۲۲۴	۱۱	مانی	۱۵	۱۱	۲۲۴
۱	۱۶	۲۲۵	۱۶	کردیم	۱	۱۶	۲۲۵
۲	۹	۲۲۶	۹	ور	۲	۹	۲۲۶
۷	۱	۲۲۷	۱	دریاد	۷	۱	۲۲۷
۷	۱۰	۲۲۸	۱۰	کسینیم	۷	۱۰	۲۲۸
۶	۱۱	۲۲۹	۱۱	لم یفطم	۶	۱۱	۲۲۹
۷	۱۵	۲۳۰	۱۵	والجوز	۷	۱۵	۲۳۰
۲	۷	۲۳۱	۷	سارے	۲	۷	۲۳۱
۳	۱۶	۲۳۲	۱۶	الہلاک	۳	۱۶	۲۳۲
۱۱	۱۴	۲۳۳	۱۴	امہ	۱۱	۱۴	۲۳۳
۶	۱۶	۲۳۴	۱۶	شقیۃ	۶	۱۶	۲۳۴
۷	۸	۲۳۵	۸	اعریۃ	۷	۸	۲۳۵
۱۷	۱۴	۲۳۶	۱۴	الاستہام	۱۷	۱۴	۲۳۶

صفحہ	صفحہ	کلمہ	نمبر	عربی	عربی	کلمہ	صفحہ
۲۲۳	۲	معنا	۲۳۰	۱۶	لنا	ہا	
"	۸	کتاب	۲۳۱	۱	الورد	والورد	
"	۱۳	اون	"	۹	الجزائر	الجزائر	
۲۲۲	۱	یخینا	۲۳۲	۱	فیظ	فیظیہ	
۲۲۵	۱	ماقوم	۲۳۳	۲	جینا	جانا	
"	"	والجوان	"	۳	من	*	
"	۱۰	الدروع	"	۸	بالضربات	بضربات	
"	۱۱	کل سابقہ	"	۱۵	قیامہم	قیامہم	
"	۱۴	وامواج	"	۱۶	عمرو	عمروا	
۲۲۶	۱۱	کہیں	۲۳۴	۶	اخبرہ	اختبرہ	
۲۲۷	۱۳	اراد	"	۱۰	دہم	دہم	
۲۲۹	۳	ذکر السلوب	"	۱۱	مارا	را	
"	۹	بیضاتہم	"	۱۲	کشم	کشم	
۲۳۰	۶	المشبیہ	"	۱۴	انا	وانا	
"	۱۳	ذا	۲۳۵	۱۳	بڑھی	برک	
"	"	قائہ	"	"	بن	من	

صفحہ	نکاح	صفحہ	نکاح	صفحہ	نکاح	صفحہ	نکاح
۳۰۳	۴	متاع	متاع	۱۶	۳۱۰	من برات	من برات
۳۰۴	۱۶	کرمی	کرمی	۲	۳۱۸	تکلیب	تکلیب
۳۰۵	۵	تذکی	تذکی	۱۵	۳۱۹	البعیر	البعیر
۳۰۶	۶	نفقوا	نفقوا	۱۶	۳۲۰	اخیہ	اخیہ
۳۰۷	۱۰	باق	باق	۱۱	۳۲۱	اوقدوا	اوقدوا
۳۰۸	۲	تضربہم	تضربہم	۱۶	۳۲۲	اوقدوا	اوقدوا
۳۰۹	۱۶	حتی	حتی	۱۶	۳۲۳	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۰	۱۰	او	او	۱۶	۳۲۴	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۱	۸	ایسے	ایسے	۱۶	۳۲۵	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۲	۱۵	یقال	یقال	۱۶	۳۲۶	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۳	۱۰	بہر اسے	بہر اسے	۱۶	۳۲۷	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۴	۱۰	یباشد	یباشد	۱۶	۳۲۸	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۵	۱۲	من شادہ	من شادہ	۱۶	۳۲۹	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۶	۲	ارادت	ارادت	۱۶	۳۳۰	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۷	۱۳	الشرف عظیمہ	الشرف عظیمہ	۱۶	۳۳۱	اوقدوا	اوقدوا
۳۱۸	۱۰	لعمرو	لعمرو	۱۶	۳۳۲	اوقدوا	اوقدوا

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر
۲۹۱	۲	علی	علیہا	۱۱	۱۱	اعزہ	اعزہ
۱۱	۸	جی گبرد	سے گردو	۱۵	۱۵	طاعہ	طاعہ
۱۱	۱۳	اشتر	اشتر	۱۶	۱۶	امام	امام
۱۱	۱۳	اشتر	اشتر	۱۶	۱۶	امرہ	امرہ
۱۱	۱۳	الاشباع	لاشباع	۱۵	۲۹۳	یہجون	یہجون
۱۱	۱۶	باہیکہ	تاہیکہ	۸	۲۹۵	مدہ	مدہ
۲۹۲	۱	کشکان	کشکان	۱۳	۲۹۵	قوم الدین	قوم الدین
۱۱	۴	قال دہم	فان بن دہم	۱۰	۲۹۶	ٹوڑی	ٹوڑی
۱۱	۸	زالال	ہلال	۲	۲۹۷	اشغال	اشغال
۱۱	۹	نخاسح	مباشع	۹	۱۱	سا	سا
۲۹۳	۱	فاحند	فاحد	۶	۲۹۸	اوالقرے	اوالقرے
۱۱	۴	تیزل	تیزل	۵	۲۹۹	کی کی	کی کی
۱۱	۴	ریانخا	رمانخا	۱۱	۱۱	پردارم	پردارم
۱۱	۵	سن	ہن	۱۶	۳۰۱	فقطن	فقطن
۱۱	۱۱	حمرا	حمرا	۱	۳۰۲	تازی	تازی
۱۱	۱۱	بہایون	بہالون	۱۳	۱۱	ظہر	ظہر

نصفه	کتاب	صحیف	صفحه	کتاب	صحیف	نصفه
۲۶۳	۱۳	حال	قال	۲۸۰	۱	هواه
"	"	التصال	التصال	"	۱۴	یا حیابین ویا خیاس
"	۱۶	لامه	لامه	۲۸۲	۱۲	دوشاق
۲۶۳	۱	مخاطب	یا مخاطب	۲۸۳	۱	بین
"	۶	وه بین	زر بین	۲۸۴	۳	انفقدان
"	۱۶	الامانه	الامانه	"	"	عمیونا
۲۶۵	۱	نوا	نوا	"	"	المصاف
"	۲	قیلوع	قیلوع	"	۱۲	تجزک
"	۵	حرب وجم	حرب وجم	۲۸۵	۵	برسون
"	۱۳	ازلت	ازلت	۲۸۶	۶	تزیک
"	۱۴	قنهر	قنهر	۲۸۹	۲	برنیته
۲۶۶	۵	وان	وان	"	۶	عاج
۲۶۷	۸	عند	عنده	"	۱۴	ترجیع
"	۱۳	حاجبه	صاحبه	۲۹۰	۲	فرلی
"	۱۳	بالتعب	بالتعب	"	۵	والاشطاء
"	۱۶	بجانیه	بجانیه	"	۶	شقا

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۵۸	۱۷	گرہ	۲۶۶	۱۶	بھارون	بھارون	۱۶
۲۵۹	۷	ٹورنے	۲۶۷	۱۰	المائے	المائے	۱۰
۲۶۰	۲	سرخ	۲۶۸	۵	بھنج	بھنج	۵
"	۹	اٹھنا	"	۹	بھیم	بھیم	۹
"	۱۰	اللحم	"	۱۶	بھشد	بھشد	۱۶
"	۱۷	ولایما	"	۱۶	بھ	بھ	۱۶
۲۶۱	۱۳	زیبا	۲۶۹	۱۶	صعقہ	صعقہ	۱۶
"	۱۷	علینا	۲۷۰	۶	بھ بدید	بھ بدید	۶
۲۶۲	۸	بھان	"	۱۷	بھ خود	بھ خود	۱۷
"	۱۰	بھان	۲۷۱	۲	بھ تہے	بھ تہے	۲
"	۱۶	بھان	"	۲	بھ تہے	بھ تہے	۲
۲۶۳	۱۳	بھ تعظیم	"	۰	بھ تہے	بھ تہے	۰
"	۱۵	بھ پیش	"	۱۶	بھ لائیل	بھ لائیل	۱۶
۲۶۵	۵	بھانے	"	۱۶	بھ نیند	بھ نیند	۱۶
"	۱۷	لوگون	۲۷۳	۵	بھ یعون	بھ یعون	۵
۲۶۶	۵	بھ الامین	"	"	بھ یعون	بھ یعون	"

نمبر	صفحہ	موضوع	نمبر	صفحہ	موضوع	نمبر	صفحہ
۶	۲۴۱	بیاض الصبح	۲	۲۵۱	بیاض الصبح	۶	۲۴۱
۱۵	"	جار و ذهب	۱	۲۵۲	یت	۱۵	"
۴	۲۴۲	فروغہ	۸	"	بطریقہ	۴	۲۴۲
۱۱	"	الغمام	۱۲	"	اوگ	۱۱	"
۵	۲۴۳	ہندی ہندی	۱۳	"	دوکانو انی	۵	۲۴۳
۱۰	"	الاولی	۱۶	"	شعرہ	۱۰	"
۱۲	"	الکتاب العید	۸	۲۵۵	وعن	۱۲	"
۵	۲۴۵	کبڈاشتہ	۱۲	۲۵۶	نرکی	۵	۲۴۵
۱۵	"	الریاح	۲	۲۵۷	اول الحبار	۱۵	"
۱	۲۴۶	کتبہ	۲	"	و کونج	۱	۲۴۶
۸	"	من جملہ	۱	۲۵۸	لا تقوا	۸	"
۲	"	تیسے	۱	۲۵۸	لا تقوا	۲	"
۹	۲۴۸	کستی	۴	"	ناگا	۹	۲۴۸
"	"	کتی	"	"	فلک	"	"
۷	"	اسمین	"	"	چپ	۷	"
۶	۲۵۰	باجیم	"	"	کتبہ	۶	۲۵۰
"	"	کرہ	۱۳	"	والحمہ	"	"
"	"	کرہ	"	"	واختص	"	"

صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر
گہرے	۵	گہرے	۲۲۹	۲	گہرے	۲۲۱	۲
اسح	۸	اسح	"	۲	بفیدہ	"	۲
ایک	۱۷	ایک	"	۱۰	بین	"	۱۰
الاسفی	۱۳	الاسفی	۲۳۰	۳	تقننا	۲۲۲	۳
والد و ابرہہ و ابرہہ	۱۵	والد و ابرہہ و ابرہہ	۲۳۰	۲	بغیم	۲۲۲	۲
گہرو سنے	۱۱	گہرو سنے	۲۲۱	۹	والا	۲۲۳	۹
کا	۱۳	کا	۲۳۱	۱۳	برا	"	۱۳
شدیدہ	۱۰	شدہ	۲۳۲	۱۵	اور	"	۱۵
خسار	۱۶	خسار	۲۳۵	۱	غزت	۲۲۲	۱
الانف	۱	الانف	۲۳۶	۵	تسہ	۲۲۵	۵
لامین	۱۴	لامین	"	۷	بیبینی	"	۷
علی اشلاء	۲	علی اشلاء	۲۳۷	۱۰	البتعال	"	۱۰
والہریتی	۱	والہریتی	۲۳۸	۱۳	جہمی	"	۱۳
علاء	۱	علاء	۲۳۹	۲	جواب	۲۲۶	۲
وروی	۱۲	وروی	"	۱۰	سقت	"	۱۰
تہذ	۱۵	تہذ	"	۲	بجا جہ	۲۲۷	۲
مہا	۱۶	مہا	۲۴۰	۵	پڑی پڑی	۲۲۸	۵

صفحہ	کتاب	صفحہ	کتاب	صفحہ	کتاب
۱۷۹	۹	۲۰۰	۵	بالجبرم	بالجبرم
۱۸۰	۱۵	۲۰۱	۵	الفرقین	الفرقین
۱۸۱	۱۳	۲۰۲	۱۵	اقال	اقال
۱۸۲	۱۲	۲۰۳	۱۲	الاختلاف	الاختلاف
۱۸۳	۲	۲۰۴	۱۳	باصرف	باصرف
۱۸۴	۴	۲۰۵	۲	بنی	بنی
۱۸۵	۱۵	۲۰۸	۳	علمت	علمت
۱۸۶	۱۵	۲۱۲	۶	المام	المام
۱۸۷	۱۶	۲۱۳	۳	لاستعداد	لاستعداد
۱۸۸	۶	۲۱۴	۱۳	بماخرج	بماخرج
۱۸۹	۱۰	۲۱۶	۷	لاويجا	لاويجا
۱۹۰	۹	۲۱۷	۵	ووجوب	ووجوب
۱۹۱	۷	۲۱۸	۳	قداسے	قداسے
۱۹۲	۱۶	۲۱۹	۱۲	القار	القار
۲۰۰	۴	۲۲۰	۱۱	من	من

نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ
۹۲	۱۱	تیبہ	۱۲۶	۲	گرفتہ ام		
۹۳	۱۲	اچھی اچھی	۱۲۷	۱۷	لا تبطیع		
۹۵	۱۳	پرائیون	۱۲۸	۶	بخوروم		
"	۱۴	المضرب	"	۱۲	دو ذرنی		
۹۸	۱۳	گرٹہ	"	۱۶	اقام		
۱۰۰	۱۰	جسکی	۱۳۹	۱۰	قرب		
"	۱۶	والفعل	۱۵۲	۱۵	بسی		
۱۰۱	۲	المحکمہ	۱۵۸	۵	مفعلوما		
۱۰۲	۵	تثب	۱۶۱	۱۰	جوسے		
"	۷	افروغہ	۱۶۰	۳	مخکو		
۱۰۹	۳	وغد	۱۶۵	۱۰	ویوما		
۱۱۰	۱۰	سزکین	"	۲	تذکر		
۱۱۱	۷	سمعہا	۱۶۶	۱۰	ویا		
۱۱۸	۱	اذا حذ	۱۷۶	۳	استقلو		
۱۱۹	۵	پرے	"	۱	تلافتما		
۱۲۲	۱	السنقی	۱۷۹	۳	تبان		

نمبر	نمبر	صحیح	صحیح	نمبر	نمبر
۴۰	۷	الابصار	التعابر	۶۲	۱
۴۲	۲	اشمس	للمشمس	۶۵	-
۴۴	۴	زمان	زمان	۶	۱۱
۴۶	۷	الصغیرة	الصغیرة	-	۱۵
۴۷	۱۷	المقصی	المقطنی	۶۶	۵
۵۱	۱۷	الاستغراق	الاستغراق	۷	۸
۵۲	۱۱	الطار	الطار	۷	۱۶
۵۶	۱۱	جیش	جیش	۸۰	۶
۵۸	۱۰	گرے	کرتبے	۷	۱۵
۶۰	۱۲	نور	نور	۸۱	۳
۶۱	۳	پورا	چروا	۷	۳
۶۷	۱۵	تھا اور	سنا اور	۸۵	۱۶
۶۲	۷	سجود		۸۶	۱
۶۷	۱۳	استغراق	استغراق الاستغراق	۷	۱
۶۳	۱۱	ملائکیا	ملائکیا	۷	۱۷
۶۵	۱۰	ابریق	ابریق	۹۱	۱۳

خلط نامہ

باعث کثرت اعلاط این است که مصنف کتاب در اکثر سال گذشته یعنی ۱۸۸۱م چنان مبتلای
مرض شدید بود که اورزنده نمی پیداشتند تا اینکه بعضی اخبار بخاران دروغ بخار خیر گرش بخاشتند
و آنکه در ایام پیشین بقابل کتاب پرداختند بیاقیت مقابله نداشتند چه چون کرد مردمان آیند
علاوه ازین سنگ ساز هم سنگ سازی خوب نینداند و اصلاح خاصه بخوبی نمیتواند

نہما	ح	نہما	ح	نہما	ح	نہما	ح
۴	۱۱	ہذا ترکیب	۲۳	۱۲	بگرتی	بگرتے	
"	۱۱	الی مغنی لفاء	۲۴	۱۵	اپنے	اپنے	
۵	۱۳	ہذا المعنی	۲۵	۵	لمجوعھا	والمجوعھا	
۶	۱۵	نبت	۲۶	۱۲	بتتقت	بتتقت	
۶	۷	پیلون	۲۸	۱۶	وتقول	تقول	
"	۱۳	جمعا کسرا	۲۹	۱۵	پاس	-	
۱۱	۳	یراد	۳۱	۶	الرجال	الرجال	
۱۶	۱	یسلی	۳۲	۱۲	لدنہ	لدنہ	
۱۷	-	تکی	۳۶	۱۲	دکھانی	دکھانے	
۲۱	۱۳	تتصوفا وتصوفا	۳۷	۱۲	درار المنذیہ	و ارام المنذیہ	

بقاں بلوتہ بلا و یقال لیلے فلان بلا آسنہ تجر لا اذا قاتل قتلا شیدا واللام فیہ جو من عن
 المصنوع الیہ و تکلیف البلاء الشکی للقطعی والبلوغ الیہ یعقول وهو الالک للرقاب والشہید علم موکر
 یوم الخیارین و تدکان بلاہ بلا عظیماً مسیگو یکہ کہ این بادشاہ و یاجدا و مندین ما الہما
 مالک و دیلے است و حال زور موضع حیدرین بخوبے میماند و حال این بود کہ بلا جو آنروز
 بلا جو عظیم بود و ماوران رود قائم و ثابت بماندیم یعنی بہر بادشاہ یا اسکا باپ مالک اور
 بہر ہوا جو اور موضع حیدرین کے اور کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو جب کہ حال بہر تھا کہ قتال
 او سکانت اور اتقان او سکانت ہایت دشوار تھا گو وہ ہم ہی تھے کہ ایسے وقت میں بخوبی
 الکھد و المنت للدد علی ان و نفعہ بشرح ہذہ القصاید تاکانت مفضلہ شہیدہ

الاعمال و ایسے اعلم انجیست کے کشف مبانیہا و معانیہا لے ان ظفرت
 بجاورت بتوفیقہ مزرجل و ہواستعان علی ما یریدہ الانسان کذا

اور حقیر او عظیم و قد تم و بلغ النانیۃ یوم الاحد الی عشرین محرم
 الاولی سنۃ الف و ماچہرین مسیح و تسین علی بن علی بن الحسن النعمانی

افراقتہ الف و کما ذکرنا ان و تالیخ بلکہ لا ہوا کانتا

ما زان فی سیتہ اللہ و فتحنا بک کتب الہدیہ

حماہ علیہ انک لاری بہ فال اللہ

الارعاسن الذین

فیظروان فیہ ولا یمل الا حفوا ان کانیہ زلل رسول

یعنی تہار و بعض بہائی بندوں پر بنے تیم کے اتنی سواروں نے دہاڑا مارا جس کے ہتھوں
 میں ایسے پہلے تھے جنکی بہالین موت یقیناً یا حکم قطعہ تہین اور تم سے کچھ نہ ہو سکا والا
 تر کو ہم مجیدین و آبا انہما یصم منھا الحداد و البازر للرفع للثانیین و الباصو
 لمن غز و علیہم لافادۃ المقام و الحمد تیان و استیناف و یقال لمحہ بالسیف مخففاً و شتد و اذ
 خضرہ بضرہ شتد یا و یقال صرلح طب و الادب الرجوع و العبا و اللہلا بستہ و الہنا بجمع نہست
 ہر الغنیۃ و اراد بہا الابل یقرینہا الحداد و اصہرہ جملہ اصم اسے لایسب شیا و منہ جبک الشیء لیسے
 یصم اسے لاتبصر عیوبہ و لالتسب یقال فیسب الحداد بالضم و الکسر صوت الحدادی و غنما وہ
 وہو من یحد و الابل علی غنما و لقد سمعۃ لایفہم و کنے باصمام الحداد عن کثرۃ الابل و الحدادۃ
 یقول ترکو ہم مقولین تلاً شتد یا و رجوع الغنائیم ابل لقیم الاذان حداد فی اہتمام من کثرۃ
 لکم تاخذ و اہا ہم میگوید کہ انقوم را باشتند و بگذاشتند و چندین شتر بغنمت
 بروند کہ حد سے حدی خوانان آہنا کو بشہار کرے کہ دواز دست شتا ہیج نکش و
 یعنی او ہنوں نے تہار و بہائی بندوں کو جان سے مارا اور دیکھو چوہر گنگہ اور
 اتنی غنیمت لیکن کہ انکے حدی خوانوں نے آوازیں کا انوں کو بہا کرے تہ تہین اور ہم
 کان و باوی بیٹے ہیو قال لہم تملوا بنی رزاح بہر قوا و لظاع لکم علیہم و عمل
 یقال حل المکان و بہا فانزل بہو کن و اعلا المکان و بہا فانزل شیء و اسکنہ و ابرق و
 الارض اتے تگون فیہا حجارۃ و زبل و طین و لظاع بالنون فابہلین کقطاع و کتابتیر
 بالجزین لیسے رزاح و ہم طین من تذب و المجرور فی لہم یعنی رزاح و فی علیہم للثانیین لکرت

الحما والفتح والرموع والضمير المحرور بسنة قضاة والقصم بالقاف فالصبا والشملة الكاسر والدق
 وناصية الظهر كناية عن الآلة الشديدة التي تكسر الظهور وتدتها بالجارو المحرور في عمل القصب على
 الحياية من الضمير في فاء واو الياء للملابسة والابراو التكوين بالبرو والغليسل بالجمجمة العطر
 وحرارة الجوف واللام عوض عن المضاف اليه والجملة عطف على الجارو المحرور من حيث انما هو
 يقول ثم رجوا انهم يتلبسون بمصيبة تكسر الظهر لشدها ولم يكن الا لا يمكن فليس صدو صم برون
 مسيگو يدك بعد اذان اليشان بانته و مصيبة بازك تنه كمره شكست تشنگی
 آمان آب سرد از سردی خود فروغی کرو یعنی پهروه و بان سے ایسی مصیبت لیکر
 پرے جو کر کو توڑتے تھے اور ٹھنڈا پانی اونچی پیاس کو نہیں چھپاتا ہے۔ قال
 وشمالون من تمیم باید بچیم رماح صدو و شمن القضاة و فرغ شامون علی انه قال
 فصل مخدوف و النظم الاول لغت الاول والثانی لغت لسان و صدر الراجح سنانة و القضاة
 الموت و الحکم القاطع و الجملة لغت رماح و من حدیثه ان عمر بن عمر و القیمی السعیدی خرج مع
 ثمانین رجلاً من تمیم فاغار علی بنی قطن من تغلب یقال لهم بنو رماح بتقدیم الهمزة علی الهمزة
 و كانوا یسكنون ارضاً یقال لها اطلاب و هی فی البیرون یقتل منهم کثیراً و لم یوجدت منهم و
 فیسمه یقول عمرو بن کلثوم التغلبی بیتان الها جلا القرم ابن عمر و خذاة اطلاب تصدق
 یقول و فرغ الطلاب من شامون فارحاً من تمیم کانت فی ایدیم رماح استه الموت القاطع و
 الفاصل مسیگو يدك بر تو سے از شمشاد و سولان نبی تمیم کچھن نیز با بدست خود و شمشاد
 سناہنکے تابش مرگ تغلی و یا حکم فاصل بود دست عارت بکشاد و ندو بود راکبند

التواہ بالقوفاتیم ولعل مصدر التواہ اللہ ہلکہ ليقول اعم علینا جنایۃ بنی قضاۃ من انہم اغاروا
 علیکم وقد اتمتکم ذہبوا ما کان لکم بل لعینا نینما اجر مو علیکم او فی اجر اہم علیکم شئ
 من التواہ او شئ من الابلک میگوید کہ آیا بر ما جریمہ بنی قضاۃ کہ شمارا یا مال غارت
 و علف تیغ جلاوت گردانیدند لازم ہے آید بلکہ دامن ما از داغ جرایم آمان پاک و صاف
 است و در آنجا ہلاک ما مقصود نیست یعنی کیا بنی قضاۃ کا یہہ جرم کہ انہوں
 نے تمکو تباہ کیا ہم پر عاید ہوتا ہے یہ غلبہ ہی بلکہ ہمکو اونکے کو تکون کا کوئے
 و ہسیا نہیں لگتا اور نہ وہ ہماری ہلاک کے باعث پڑ سکتی ہیں۔ قال ثم جاء
 الاستبحون فلم تبرح لهم شامۃ ولا زہراء الضمیر المرفوع للذین اغارت علیہم
 قضاۃ و کالوا من اغلب و الاسترجاع الاستواء و الجملة حال من الضمیر المرفوع فی جاء و
 و فعل الاسترجاع محذوف و تبرح تحیل المجهول و المرفوع و الشامۃ الناقۃ السوداء و الزہراء
 الناقۃ البیضاء لبقال مالہ شامۃ و لارزہاء اذا کان فقیراً ثم ما و الغرض تیسیر بنی اغلب بالاسک
 ثم بالمرمان ليقول ثم جاء الذین اغیر علیہم منکم بنی قضاۃ الغیرین لیسترون منہم ما ختم
 من الاسوال فلم تدر لهم ناقۃ سوداء و لاناۃ بیضاء ف رجوعاً عن ینین خاصین میگوید
 کہ بعد آزان انقوم لغارت بر وہ پیش قضاۃ آمدند و مال خود خواستند مگر قضاۃ جواب
 صاف داؤد چنانچہ از شتر ماوگان سیاہ و سفید و پس کر وہ نشد یعنی پہر وہ شامۃ
 کے مارے و ضیق کے سامنے کھڑے اور مال اپنا چاہا مگر وہ نہیں چاہا چاہا
 کالے کوئی و اسین ہوسے قال ثم فاوا منہم بقاصۃ الفطر و لایب و العلیل

بیکار رفت از مال بودہ اند بلکہ از شما بودہ اند یعنی جن لوگون نے سکو مارا ہاڑا وہ
ہم میں سے ہنیں ہیں اور نہ قیس اور جنبل اور خدا تمہاری لوٹنے والے ہیں سے
ہیں یا وہ لوگ جو مارے گئے اور قیس اور جنبل اور خدا جو یونہی اکارت گئے ہم میں سے
تھے بلکہ وہ تمہارے تھے قال ام جنابا بنی شعیق فاما منکم ان عذرتم براء و روی من
یغدر فان من خربہم براء و انجنا یا جم خبیثہ وہی البریۃ مرفوع علی الابتداء و خبرہ محذوف و

بجوتی لا الہ الا ہم و لا نعبد الا انہم من شغلہ لانہم انہم انقض الہم و تقیض الوفا و خرب القوم
عقمت و روی من تبرہم و الضمیر الجرد للوصول اعتبارا للمعنی و اللفظ و البراء جمع بری یقول
ام علینا جرایم بنے عقیق لانہما بریون منکم ان عذرتم و من حزب کل من یغدر و قسیرہ
میگوید کہ آیا گناہان بنے عقیق ہر لازم سے آید و این نے شو چہ ما از شما
اگر عہد شکنید ہم لو کہ وہ عہد شکنان و قرب ایشان سخت بیزایم یعنی کیا ہم پر بنے
عیت کے بڑے کو تک پڑیں گے غلط ہم لوگ تم سے اگر تم بیوفائی کرو اور سارے

بیوفان کے جماعت اور ان کے پاس پڑوسس بہت نیرا میں قال ام حلینا

جرمی قضاعۃ ام حلیس فیما جنوا انداء الجری الجنایۃ و قضاعۃ

عظیم من احیا الیمن و مرثی من بیانہ فی القصیدۃ الخامسة نام الثانیہ بمعنی بل و حدیث

و جنی الریصل از الجرم و ما موصولہ او مصدریۃ و الضمیر لقضاعۃ و حدیث جنایتہم انہم کالو اتد

افراد علی تغلب نقتلو اور نہیوا و بائکہ نسلوا ہم ما نعلت ہم کذۃ نقض علیہ فی الاغالی

و الاغالی جمع ندی و ہوشی من البتۃ و ہو کما تہ عن قلیس من التلوٹ و فی الاغالی

والجزء الوسط والمحل اسم مفعول البعير الذي حمل لقباً والاعبا جمع ععب وهو الثقل ونسب
التشبيه اشعار بان بنه ائقب قالوا على بكر اقرالاشتي وندامنهما ليعقل ام علينا حباية
اياو بن نزار من انهم اغاروا عليكم وذهبتوا باهوا لكم فخلق بنا كما يعلق الاثقال بوسط البعير
المحل في نقل علينا اقرال اشري مگويد که آيا اين جرم آياو بن نزار که دست غارت
بر شما کشادند و مال و متاع شما بغارت پر و نذر با عايد گشته و چنان سبابه شده که بارها
ديگر که شتر بار کرده بندگان يعني کيا بهر گناه آياو بن نزار را که او نهون نے سگو
مارا و باز هم پر باند باگيا جيسے لے کے اونٹ پر اور بوجھ رکھا جاوے۔ قال يعني اللغوي
والاقيس والجنبل ولا حذوا يقال ضربته سيفاً مخففاً وشده أو الجمع بين ان يكون
جمع مفعب اسم فاعل وان يكون جمع مفعب اسم مفعول فان كان الاول فالاسماء الثلاثة
يعني بهاتيا و جنلاً و حذوا اسماء رجال اغاروا على تغلب وقتلوا منهم وليسوا من بكر او من
يشكر وفيه ابراء لانفسهم وان كان الثاني فهي اسماء رجال قتلوا من بنه تغلب ولم يخذ
بشارهم وفيه تعبير لهم والاول النسب بالقام ليقول ليس سنا بنى بكر او بنى لشكر بن ضربواكم
بالسيف و لان من اغاروا عليكم وهم قيس و جنبل و حذوا حتى لو خذوا بغالهم او ليسوا من
ضربوا بالسيف و لاقيس و جنبل و حذوا مقتولون و قد قدرت و ما هو بهم بل كلهم منكم
مگويد که اگر شمار خوب زدند و کشته شدند از ما نيستند و نه قيس و جنبل و حذوا
که بر شما غارت انداختند از ما بوده اند پس همچو از افعال اينان بر ما لازم نمی آيد
يا اين که امان که زده و کشته شدند از ما نيستند و نه قيس و جنبل و حذوا که خون ايشان

فذا انك الاله جين الاله
اغاروا على تغلب

لقب ثور بن عوف و لقب به لانه كان كعبا يركب لغته امير و عنى بالقبيصة وهو ابوهم ولذا منع عن
 وهو ص معروف بهم امر القيس الشاعر و امر القيس بن غالب الصعالي رضر و ان ليغم بل
 احتمال منه و غم الرجل اذا غلبت من دون جهد و مشتق من الغي و غرا الرجل اذا سار لقتل
 العدو و من الجراء عطف على علينا و من حديثه على ما نقل في الاغانى عن غير الاصح
 ان كنده كانت قد غرت بنى تغلث فقتلت بهم كثيرا و سبت نسوة منهم و اساتقت بهم فلم
 تدرك بنو تغلث ثارهم ولم يغيروا على كنده في شئ و سبوا على ما صابهم فالشاعر
 يعيرهم بذلك و يقول بل اهلينا جناح ان يغزوكم غازي كنده و ليغم مالكم و منا مجارة
 ما فعلوا بكم اى لا يفي ان يكون الامر كذلك مے كويده كى كنده اياكنا و تاراج بنو كنده
 كه غازي آنان بر شما دست انگنده بو بر ما عايد مے گرد و از ما بادش از گرفت محو
 شود يعنى بله كى كنده كه اجنهون نے تكدو ما گوسو ما تها هم بر لازم تيب
 او هم سے اوسكا بدلایا جا و يگا و اہ یہ ہے خوب ہوئی كوي كے كوئى ہرے

قال ام علينا جري خيفه ام ما جمعت من محارب عجم اولده ايضا منقطعة كانه

قوله تعالى ام لهم امين يصرون بهام لهم آذان يسعون بهام البحرى بالجيم مفتوحة و الراء
 مشدودة مقصورة الجمانية و بنو خيفه بن كويم باللام فالجيم مضمر بن صعب بن عيسى بن بكر بن
 من بكر و كانوا خلفا بنى تغلث كويهم من بكر و لذلك لم يشركوهم في حرمهم و عنى بجريم
 ما فعله شمر بن عمرو و سخطه بالنذر بن ما و السماء و من حديثه على ما في الاغانى ان المنذر
 بن ما و السماء لما حارب الحارث بن جبلة اتفان و بعث الحارث مائة غلام تحت لواء شمر

راہ سے الگ جا پڑا اور نفسا نے خواہشیں لکھی ہوئی عبادت کو توڑ بہین سکتی ہیں
 غمنا باطلاً وظلماً کما تعثر عن حجرۃ الریض الطبا والعن مصدر عن الرجل اذا
 اعترض انماک وسدک والظلم وضع الشے فی غیر محلہ دکلا ہما مصدر فعل نحو فذو القربى
 ینہما فونانیز الیخ ومنہ العقیرة وہی الشاة النی کا نرایذ نحو ہمالا البتم والفعل مجہول وعن المعاو
 والجرۃ بفہم الہمال المتقدتہ علی الجیم الخیطرة وہو یا ینصب حمل من الریض الغنم من دقاق کلطب وسو
 مقوم فاندرا فو الریض والریش الغنم سے رعایا اذا اجتمعت فی الریشا وحمل الراوی بہا نفس الغنم
 والظبا ریح طبع معروف دکانت العرب فی الحامیۃ تذوق قول اجل ان بلغت غنمہ نائہ فعملیہ اور
 ینج شاة منہا علی الاضنام فاذا بلغت ماتہ فیح طیباً او طبیہ بدایا تہ استعمال بذ الفعل فی ہند
 وقصر الہند قال کعب بن زبیر عفاخ الطبا ابج کعب انقص الہریم لعل عنہم لنا غنما باطلاً
 وظلمنا ظلمنا فاحشاً حیث افتریم علینا ووشیم بنا عند عرب ہند ذبنا او عسے ان
 نذج کما ینج الظبی ببلأ عن الشاة المتذرة من غیر جرم ہما والتزام من النادر مسیگوید کہ
 شہا ہر جہ باطل معارض ما شدید ولستم نامش برماستم کردید چہ برماہمت بستید و عمر بن ہند
 بخشتم اور دید چا پچہ حال با جمال ان آہوان سے ماند کہ بجای زبا و کان نذر کردہ کشتہ سے
 گرد و چنانکہ درامثال شہا جاری است یعنی تم بلا و چہ ہماری اڑے آج اور تم نے ناحق
 ہم کو ستایا کہ ہم پر چبٹا جوڑا اور عمر بن ہند کو پٹہ کا یا سواب ہم ایسے مارو گئے یا
 جاوینگے جیسے جنگل کے ہن ہریان مانے ہوئی بکریوں کے بلہ میں ماری جاتے ہیں
 قال ام علیا جناح کندی ان لعیم خزیمہ ومنا الخیر اوام منقطعة والجنح الذنب کندی

عربی

در و حلف ذی الجار و ذوالجوار کات مسوقا هم تقام فی سما علیہ علی فرسخ من عرقہ بنا حیکہ کبکب
 و کان عمر بن ہند ابا و ابوہ المنذر اصلح فیما بین بکر و تغلب و اخذ العہود و الکفلاء و من کل سے
 شامینن علما علی سبیل الرین و قدم مجہول عطف ما قدم علی العہد و الکفلاء و جمع کفیس
 بمنہ الضامن عطف علی العہد و لبقول و اذکر و العہد الذمی اخذنا و منکم فی ذی الجار یوم
 الاختلاف و اذکر و ما قدم فیہ المواثیق و الکفلاء و من الفریقین و لا تعد و اعما التزم میگوید
 کہ آنچه کہ انجید و پیمان و ضمانت فصل ضمانت فیریقین در موضع ذی الجار واقع شدہ انرا یا کہ کنید
 بران تاریخ یا شاید یعنی تم ان قول قسموں اور جس ضامن کے ضمانتوں کو یاد کرو جو ذی الجار میں

ذی یہین اور اوپنہر جے رہو قال حذر الجور و التعدی و بل نیقض ما فی المہارق

الامہر و الخذر النما ذہ منضوب علیہ مفعول کہ کہ فی قولہ تعالیٰ خذ الموت و الجور التجاوز عن الطراط
 السومی و بالجمہر نیقض القضاہو التوسط و بل للاستفہام الامکاری و النقض نقیض الاحکام
 و المہارق جمع محرق معرب مہرہ و یعنی بر القطعہ من الشرب النی کا نوا لھیقلہ ہما بالمہرق و
 یکتبون فیہا العہود و المواثیق و یستعمل فی صیغ العہود و قال الطامعی غیر تیسو و وسطہن مہارتہ و
 الاملا و جمع العہوی لبقول و اذکر و اولک مما خذ ان لیسر عکس الجور و التعدی و لا یقض الا سواہ انضت
 ما یکتب فی الصیغ من العہود و المواثیق میگوید کہ عہد و پیمان موضع ذو الجار الذین
 اندیشہ یا کہ کنید کہ جو رتدی اذوات شما صادر کرو و آنچه کہ انجید و دستریط و عہد نامہ ہند
 سے کرو جو اول نفسا نے این و آن آنرا فی سکن یعنی ذو الجار کے قول قسموں کو
 اس اندیشہ سے یاد کرو کہ مبادا تم سے کوئی کہوٹے بات ظہور میں آسے اور سید ہی

کے خیر خواہ اور مخلص میں اور سچا اور نیک درمیان میں ایک طبر او محافظہ جو بیکر اور بڑھے
 واسطے میں قال فاتر کو الا یطبخ والتعدی واما تعاشوا فی التعمی الدواعی الخ

للتبیب والطبا یعنی تلبیب والیطبخ بالمہملہ المکسورۃ فاتحہ تانیہ فالجمہ التکثیر والاسہانک فیہ
 ولم ینصب التعدی للضرورة مع کونہ منفعلا لہ واصل اما ان ما فان شرطیتہ ومارتدہ والعمی

التعاسی والتعابل والداء الرض یقول واذا کان الامر کما قلنا وقد استعتم ذلک یا بنی تلبیب فاتر کو
 التکثیر والتعابل عن عابد ان تعامروا عند نقی التعاسی وادہبک مسیگ کو یہ کہ چون حقیقت محل

این است کہ میان کریم و شہر اشیدید پس است جو تلبیب غرور و تعدی را بگذارد و اگر دیدہ و
 و ان تہ چشم پر شید و حق نہ بیند پس در ان مرفعی است کہ شہر اشیدید اب و نصیحت خراب کرد۔ یعنی

جب کہ بات یوں ہے جو کہ ہم کہہ بیان کے گو اور تم نے اپنے کانون سنی تو ای تلبیب بہت نہ
 او چہلو اور بہت بڑھ کر چہ اور اگر جان بوجہ کہ تم نہ کہو اور حق کو چھپاؤ تو اس میں وہ سہارا

ہے جو حکم رسو کر گئے۔ قال واعلموا اننا وایا حکم فیما اشترطنا یوم احلفنا سوا او۔
 السوا و بعد یعنی لا سوا و اطلاق علی الایمن والحق وبالجملة یقضی التقدیر و اعلموا اننا یاد کہ سوا انما

قال و انما من الشرط لیم تکلف فی فی المجاز فلا یسئل لسانہا و زبانا لکلم ان تجا و زو د اسی گوید
 کہ بدیندین کہ باو شمار و دوران برابر ہستیم کہ روز عہد پر ایمان بجز دل از م گرفتہ ایم کسی را از ما شمار

بجال تجا و زو تعدی ہستے نامذہ۔ یعنی یہ خوب سمجھو کہ ہم تم دونوں میں شرطوں میں برابر ہیں
 جو قول قسم کے دن باہم ہستے کیسین اور التزام اولیٰ کی ایک کسی کو ہم تم سے مخالفت کی مجال

ہیں قال واذکر و اعہد فی المجاز و ما تقدم فیہ العہود و الکف لا
 العہود و الکف لا

بکر و قریب نعت زسان و غنی بالجاء المحر و لعل الاصل للبطیئة التي تكون بلا جزاء
ولاس و فیه شعرا بان ام ایاس کم کن من السبیا یقل و ولدنا عمرو بن ام ایاس بنت محلم الشیبانی الذی
سودخال بذالک من زمان قریب عین اتانامہر باحیث کانت مسکوتہ نکاحا صحیحی فخر اناب بذالک من
جہت امہ سے گوید کہ چند سے سے گذر کہ ما عمرو بن ام ایاس شیبانیہ راز سیدہ ایم چه ام ایاس
ذخیرہ شیبان برادران مابور و بطور نکاح صحیح و در خانہ حارت کندی کہ جدا فسادین کاک بود و در آن
بود و او کابین او او کرده و بار سیدہ یعنی بنی عمر بن ام ایاس شیبانیہ کو جن جب پسر ^{طرا}
عمره گذر او در وہ اس باوشاہ کا ماسون تھا اولم ایاس حارت کندی اس باوشاہ کے نام کے کہ
میں بطور نکاح داخل ہوئے اور مہر اسکا پورا پورا بکود وصول ہوا غرض کہ اس باوشاہ کا ماسون
بہار انرا سہا تھا۔ قال مشکھا صحیح النصیحہ للقوم فلا تهن و و منہما اولاد الضمیر المجرور لقرۃ
الستفادۃ من قولہ و ولدنا و یخرج مضارع معروف من الاخراج و الضمیر المخلص و ارادہ غیر بعدی
یفسدہ باللام تعالیٰ الضمیر و لفتح لہ قال لعلی او الضمیر المد و رسولہ واللام فی القوم لایہداسے
عمر و بن ہند و اخوانہ و الفلأۃ الصغیرۃ انواسہ مبتدأ مخذوف بضمیر الضمیر عمر و ولد و الاطلاق جمع فلأۃ
جمع فزادہ و قد استقر الضلأۃ للقرابۃ الوسیئۃ لیس قول مثل ہذہ لفتح یخرج من الخلو و ارادۃ الخیر
عمر و بن ہند و اخوانہ وہی واسطہ و در ہما و سالیط مسیگوید کہ مثل قرابت مذکورہ جنہ
اقاضا مسیکنہ کہ ما مخلص خالص و خیر خواہ عمر و بن ہند و جواران و نویشانش با شیم و در
اویشان و اسطاست فرخ کہ در او دیگر و سالیط فرخ واقع شدہ یعنی ایسی قرابت
جیسے بیٹہ بیان کی سبب اسبات کو ہم سے ظاہر کرتے ہو کہ جو نظر ہند و او مسکی باہمی

بدلیہ میں برضلاف اوسکی مرضی کی قتل کیا اور وقت بیکہ تھا کہ گویا انتقام اپنانے سے سکتا تھا اور
 معاوضہ منفقو دیا۔ قال وایضا ہم تیسرے املاک کے ام سلمہ ہم اعلیٰ دے لے الاغانی
 وندینا ہم شہر المنصوب المنذر و اگر دمن کان سے والاملاک جمع ملک بکسہ الامام وقتہ باجمع ملک
 الفقہاء والاسلاب جمع سلب زہو مال سلب من المتقول مایکون علیہ من الثیاب والاسلحہ والاعلام
 بالجمع جمع غلہ وغال من غلا و ضد خص ز من حدیثہ ان المنذر من ماء السماء و تہ خسیلا من بکر
 نے طلب حجر بن عمر و الکندی فظفر و انتہ من آل حجر و التوسم المنذر فار بنی حجر نے ظاہر بحیرہ فذبح
 بمکان یقال لبصر الاملاک وینہ لقیول ام القیسر میت ہوگا من بنی حجر بن عمر و یسعون لثیبتہ یقولنا یقول
 ایضا ہم وندینا ہم تیسرے ملک من بنی حجر بن عمر و کرام کان اسلام ہم عالیہ سے گوید کہ فانیہ شہر
 کریم الاصل را کہ جامہ و سلاح ایشان گران بہا بود گرفتار کردہ خدمت منذر۔ و آل داوود شہر اور
 وہم را فدا و ایشان کریم یعنی ہم ایسے نوشہرہ و دیگر ملک لائے جو خاندانی شریف اور ہتھیار
 اور کپڑے اس کے قیمتی تھے اور خود منذر اور اوسکو بان کچھ پڑھ کر لیا مال و ولیدنا حمرو من
 ام ایما من عن زریب لما انما الحباذ کا تبار عرب بقولنا ولدنا فلانا اذا کان من اولادنا ہتھیار
 و من قول حسان ولدنا رسول اللہ صلعم حیث کاتب مسلمی بنت زید الخزرجیہ ام عبد المطلب و قول بنت
 سلیم ولدنا رسول اللہ صلعم حیث کانت عاکنہ بنت ہلال منہم ام عبد مناف و عاکنہ بنت مرہ منہم ام ہاشم
 و عاکنہ بنت الاوتیس منہم ام وہب بن ابی سلمہ لامہ و منہ قول صلعم ابن ابی العواکس من سلیم بن
 بکر و زید عمرو بن الحماث بن حجر الخزرجی و الحماث جد عمرو بن عبد لامہ و ام عمرو بن الحماث ہذا
 ام ایما بنت عرف بن حکم الشیبانی و انما قالہ ابو الشعراء ولدنا لانی بنی لشکر و بنی شیبان کہ ہاشم

بر عن اشتداد الحرب يقول ما جزعنا تحت الفبار شيئا من الجزع حين فزوا وجرعنا متفرقين وحين
 اشتدت الحرب اشتدادا شديدا لم يأتنا من غير ما نريد من غير ما نريد من غير ما نريد من غير ما نريد
 بغير محيطة وانشيكا بسيار تيز زتابان گردید ما بزرگرو وعبار از حاله بجالی مگر دیدیم در شته صبر از
 دست ندادیم یعنی جب چون کندی اورا دسکے ہمراہی نوک دم بہاگے اور لڑائی بڑھی گرم ہوئی
 تو ہم گرم و وغبار کے پوجھے رکھو اور ہرگز نہ گہراے قال واقدا ماہ رب غسان بالمنذر کرنا
 اذ انما کان الدما یقال اقادہ بہ اذ اقادہ بقواد فرب غسان ما بدل من الضمیر المنصوب بدل الکلم
 من الکلم اذ تیز رفیع بہام الضمیر لندکور کاسے قولہ علیہ السلام ویلمہ مسعر حرب وعبی رب غسان
 ملک غسان و بما یلمہ کانت لقبول وکف قال الذبیانی فذی لک من رب طریقے و تالذی غسان
 بالمعنی فالله علی المشدود ابن خلدون بالہمز بن شدو کہ الدال قیسلہ فہم ملوک غسان و قیل ان غسان
 ماورین زید وریع فہم شرب منہ من آل مازن بن الازر و عند مسیحی حم اسے الشام سموا بہ وہم بنو
 جفہ و بنو حارث و بنو ثعلبہ و بنو عوف و بنو مالک و بنو حارثہ و قد ملک الشام بنو نجفہ و المنذر
 بن ماہ السماء و کان قد قتل یوم عین ایغ نے قتالہ احوارث العنانی و امکہہ خلاف الرضا
 و کمال محمول من کال الشیء بالشیء اذ اسوی منہما بالکلیل و قاسہ بہ و بالجملة لتعمل فی التساوی یقال
 ہما یکما یلان امریتسا و یان یقول و قتلنا ملک غسان بالمنذر علی ایادہ و خلاف رضا و حین
 لایساوی الدما من حیث لا یتقہ احد من احد و لا یقتل قاتل بمقتول مے گوید کہ بابا و شاہ
 غسان رالعوض منذر بن ماہ السماء بر خلاف رضا و او بکشتیم و حال ابن بود کہ باب معارضہ مسدود
 بود و در اثنان مقتول انتقام گرفتند نے تو اسند یعنی بنے شاہ غسان کو منذر بن ماہ السماء

لک کلا جاہ غسان
 بنو قاتلہ

جون آل بنی الاوس عتودو كانه و فواء الجون الشنه بدل من الاول كما في قوله تعالى
 لعنوا بلع الاسباب اسباب السموات و لفظ الال متعم و ذليقو و منه قوله تعالى مما تكرر آل موس و آل
 بارون قال في الاغانى و جون بن الامين عم قيس بن معد يكرب و كان قد جالو بمنع بنى آكل المرار
 و معه كثره شفاء فخر به بنو بكر و بنو موه و لا كثره لم ينين الاوس فان امر يد به معا و به بن حجر -
 اكل المرار الملقب بالجون لشدة سواده فلما لوجده في تمام نسبة اوس و العنود بالمهلبين بنى بنو
 كعب بن السبيبة الكثرية المطرية قال سجا به عنود اذا كانت كذلك و السبيبة يستعار للجيش الكثرية قال الجاهل
 غلاما و نوا صلتا ففرق جمع سجا تبتا تسمى اسرتهما و ما السبيبة حيثما الذي يعطر الدم و الدنوفا
 بالبدال الهمة فالعقاب يعقل الرجوع في منقاره و يشبه به الرجل الشجاع و قد قال في السابق كانهم
 القاء السعقبان و النسابة بين العقاب و السجا به ان العقاب او الصابرة المطر يكون في نشاط قال
 نصف العقاب صانرا غدا يفيض صيبان المطر و اخذ بعضهم العنود من العناد و منه الذنوعا و الهضبة
 الممتدة و لا يساعده اللغة و لا اوعى النصف التام ليقول و كان مع الجون بنى الاوس كثرية بالسجا به الكثرية
 اما ان كانها عقاب واحدة في وقوعها و فحة واحدة او كان كل رجل من سجا به كان عقابا في كونه
 جون بنى اوس شكري بود كه لسان اربلسيا رب و مجمع او ديار و لا در او چون عقاب شكار بود
 جونس بنى اوس كندرے كوسا به تہ ايك السابرة السكرتا جوبه سري باد لون كي ماندا در به جوان اوسكا
 شكارى عقاب تہا قال ما جزعنا تحت العجا تہ او و لو استللا و اذ نطى الصلا و الجوز
 نقيض الصبر و العجا تہ الغبار الذي يجرى و اذ نطى فيه و يقال و لا اله الا الله انوار فرعون و القبر تعالى يورثه الا
 هذا و مثالا حال معناه متفرقين و التلطف الاستعمال الشديد و الصلح و الفتح و قد كثر النار و كثر

لك قطرات المطر

الماء والظلمی البیہ المطویۃ فارسیہ چاہ برآوردہ بقول قائلنا ہم روزنامہ اور ہفتا ہم علی
 جب ہم طبعی تحریک رماحہ نے سنا فذبا و مواضعہا کا تحریک الدلاء فی الماء اکثر من البیہ المطویۃ
 ارے البیہ المطویۃ اکثر الماء کے گوید کہ آنا نزارو کروان و پس پا جو گردانیدیم و یا بر
 پیشانیہا علی شان ترویم بزود نیزہ ہا کہ در مواضع طعن چون دلو ہا چنبا نیدہ سے سستہ کہ در
 آب فراوان چاہ برآوردہ چنبا نیدہ سے شو و یعنی ہم اون سے ٹپے بہری اور اونکے
 سونہ بہرہ و جو یا اونکے ماہون پر وہ بہالی لگائے جو اپنے گلے کے جلون میں ایسے ہائے
 جاتے تھے جیسے ڈول او بہاری ہوئی کنوئین کے گہری پائے میں خوب بہنے کی غرض سے
 بلا جو جاتے ہیں۔ قال و فلما غفل امر القیس عنہ بعد ما طال حبسہ و احتیاض العنک القطع
 و انکسر و لذک تنصہ القسیۃ یفیکتہ فیما و الفعل الطوق و یقال لہ ابجاعتہ فارسیہ گردن بند و البرج
 عنہ لاسر القیس و العناء الحبس و الاسر و منہ العالی لاسیر و کالو یعجزون ابفک العنایہ و منہ
 البیت فر القسیم و منقہ علی عمر بن ہند و معنی باسر القیس بنام امر القیس بن المنذر اخا
 عمر بن ہند و ذلک لانه کان قد اسر تغسان بعد ما قتل ابوہ المنذر یوم عین ابانغ فبقی اسیر
 ہم مدہ ثم افارت بکر علی بعض بوادی الشام و قتلوا الکما من ملک غسان و القندہ امر القیس
 ہذا من اسیر ففیہ یقول و قطعنا غل امر القیس بن المنذر عنہ فانجیناہ بعد طول جلسہ و اسرہ
 سے گوید کہ ما گردن بند امر القیس از جو بریدیم و از قیدش رہائی دویم ابدانین
 کہ مدت گرفتاریش بطول انجا سیدہ ہو یعنی ہم نے امر القیس بن منذر کا کل پوٹیا
 او غسانوں کے قید سے نکالا بعد اسکی کہ اسکی تہیہ پر عرصہ گذر گیا تھا۔ قال و مع جوار

جمع شبیل و مہو ولد الاسد و الاسد اذا کان له اشبال یدوم غضبان یسکنه بدعن و و امام
 غضبه و شدتہ و عنہ بالربیع ربیع الازیتہ الذی باقی فیہ القور و یتبر من فی الارض
 و یتبر الا شجار و ہوشبیر و وف عندہم قال السانقہ یبیت فان ینک اوقا بوس ینک -
 ربیع الناس و الشہرا حکرام و شمرت فانتہ مشتمہ عن الساق اسے استندت و شفت
 اذا کثرت شتا عتبا العبراء ستہ الفظ لوجود العبار و کثرہ فیہا صیف حجر بالشیخ و السخا و
 اشعار اسبیب اجتماع الناس علیہ و بعض لغز و مند فانہ لم یکن شجاعا ولا سخی فمستقول ہوا سد
 فی معرکہ القتال من اشدا صناف الاسد و روس اللون کسار لظفر اسبیب شدید الغضب کما یکن
 عندہما یکن لہ اشبال و ربیع للناس حین تقوم شتہ العبراء متعددہ و کثرت شتا عتبا -
 سے گوید کہ اوور میدان جنگ شیر گلابے رنگ است کہ بسیار قوی دزور آورے باشد و
 شکار ہارے شکنڈ و درغیظ و غضب سے ماند کہ گویا بچہ ہادار و اگر سال قحط کہ بستہ بر خیز
 درشتی اور بسیار گرد و در حق مردمان ابر بہارے شود و موسم ربیع سے گرد و نیغے وہ
 میدان کا شتہ اور شتہ دن میں سے درو یعنی گلابے رنگ سے جو بڑا دلیر و دلاور ہوتا
 اور شکار و کھو توڑتا ہے اور رات دن برابر بہنکتا غرانا ہوتا ہے اور جب کال کے
 برسے دن زور پرا دین اور برائی اونکے حد سے بڑھ جاوے تو ابر بہار کے طرح برس
 اور بہار کا مہینا ہو جاوے - قال جھین ہام لطنین کما شہز فی جمۃ الطومی الدلا و علفہ
 علی الخذ و ذالذکور و الجحیم الروع و الروح علی الجحیم و نہز الدنوب بالذنون فالہا انرا لجمۃ
 و احر کہا فی البیت سے من الار و الفعل جہول و الجحیم بالجیم المنفوحۃ الماکثر و البیر الکثیر

السرد و ای الدرغ الفارسیه المنسوجه و معنی خضره الدرغ اجتماع الصدور و الوسخ علیها لدوم
 اللبس و لا یسعدان یراد بها الکتیبه الفارسیه و معنی خضره تا کثرتها فانما یقال کتیبته خضره اذا
 كانت عظیمه کثیره صحیح به فی القاموس و الحجة الطرفیت حال من حجج و من حدیثه علی
 ما فی الاعانی ان حجربن ام قطام کان قد غزا المرزبان القیس النخعی بعد عمرو بن سندی جمع کثیر من کندیة
 و غیرهم و کان نبوکرم مع امرئ الغنیم فقاتلوا عنده حجرا و رودة خائیا خاسرا نقول ثم قاتلنا من
 حده بالملک حجربن ام قطام الکندی و قد کانت له دروع فارسیه علیها الوسخ و الصدء
 او کتیبه فارسیه کثیره مے گوید که بعد از ان بجایت حدابن پادشاه بجانب حجربن ام قطام
 الکندی گرویدیم و چنان کردیم که او را پس پائے گردانیدیم و حال این بود که زره های فارسی
 رنگ آوده و یا لشکر عظیم همراه خود داشت یعنی پیر هم اس پادشاه کی و او سے
 کے طرف ہو کر حجربن ام قطام کنندی سے لڑے پڑے اور او کو مار کر بہ کجا یا اور حال
 یہ تھا کہ فارس کے زره بگرتے کچھیلے یا فارس کا ایک بڑا لشکر ہمراہ او سے تھا قال اسد
 فی اللغاء و رد ہوس و ربیع ان شمر بن عتبہ اعد فی الافغان بیت اسد فی
 اللغاء و رد اشبال و ربیع ان شغت عجزا و رفع اسد علی الحنبدیہ و ہوتشہ بلوغ حیث حمل
 المشبہ علی المشبہ و اللغاء کنایہ عن القتال و الورد نوع من الاسد لقال له ذلک شبہنا له
 بلون الورد و شبہ بہ الرجل الشجاع لکنہ نہند و قال بیت و رد علی اسعد بن حدیلاناب
 بین ضراغم عثره القراغم الاسود القویۃ و العثر بالضم جمع الا عشر بالمعنی فالمنثہ فالمنثہ الاسد
 الا عثر و الهموس نقول من الهمس و ہوا الکسر یوصف بہ الاسد لانه کثیر الصید و الاشبال

پراگندہ و رکھائی پہلے ایشان مجب خون آگندہ بود یعنی تنے او کو کوہ شہلان کی چوٹے
 پر چڑھایا اور حال اونکا یہ تھا کہ وہ الگ الگ تفرق تھے اور وہ مالکی رگین لہو سے بہرگی تھیں قال و فعلنا ہم
 کما علم اللہ و ما ان العلیٰ سنین و ماء الفعل و ما شین منہ اذا عدے بالساء کان منجے
 الاسارة و اذا عدے بالی کان منجیة الاحسان قال کذک فعل بالبحرین و قال ہا علمتم ما فعلتم
 یوسف و خیب و قال الا ان تغفلوا الی اولیاءکم و قولہ کما علم اللہ تاکید مشل تھا و غیر شک فان
 ما علم اللہ کیوں واقعا و کلمہ ان نسبتہ زایدہ و انما بن من جان اذا ملک و کل من لم یوقی لکرت و ہو
 خان و الدم قدیرا و البشار و قدیرا و بدلتیہ و منہ قولہم ہم علی دم یقول و اسانا ہم کما علم اللہ
 اسے خاص غیر شک لبس لذین لم یفسقوا للصدق والرشا و ہلکوا علی صلالم دیات و لا اثارا
 مے گوید کہ ما بایشان بد جنتیم و سیک نختیم چنانکہ خداے تعالیٰ بخوبی میداند و براسے
 کہ نیچہ بی توفیق باشند و سحرکات ناشائستہ خود ہلاک شوند بدل و خونجامیت یعنی ہم او
 بری طرح چھوڑیں آئی جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جبکہ ہلائے کے توفیق
 مذہب کے اور وہ اپنے کو گون سے تباہ ہوئے نہ بدلا ہے نہ خونہا ہے قال ثم حجر اعنہ

ابن ام قطام و لہ فارسیہ حضرت اثم للذنیب فی الذکر او فی الواسع و عینی بجز ہذا حجر
 بن الحارث بن عمرو و الکندے ابا امر القیس اشاعر فان ام حجر ہذا ام قطام بالقاف بنت سلمۃ
 القنیبیہ و یدل علیہ قول امر القیس ع و ابی ابو حجر بن قطام قال شایح دیوانہ و کلمہ ابو زید
 و انما قال اعنہ بلہیمزنیہ بن حجر بن معاویہ فانہ جد ابو حجر المدکور و غضب حجر الفیل محذوف و الو او
 حالیہ و الفارسیہ الدرور الفارسیہ کلمہ فی قول درید بن جہتمہ عمراتہم فی الفارسیہ

الفیثیہ لیسۃ لافزۃ
 اسد دہم قوم من بزمۃ

سوی کوئے ہر ہائین سکتا ہے جب میں چکتے زہر میں اور چمکتی خون دین ہو میں اور بخام

سے نڈرے اور بہت چوڑا چکلا ہو سے کہا ہوا تھا قال فرد ما ہم طبعن کما یخرج

من خربة المراد الماء عطف علی نوزا و الشبختی و الخربة بالمعنی فالمراد فامو حدة کثیفة عروۃ المراد

اواذ ہنا و کل ثقب مستدیر و المراد بالمعنی فالمراد جمع مزادۃ وہی الرزق الملو من الماء و تشبہ

بہ معروف عند ہم قال الرمانی بیت و طعن کفم الرزق غذا الرزق ملادان و من اخذہ بمعنی المراد یعنی

توشہ دان نقد احتلا بقول فالمناسم فرد و نام عن افناء الملک طبعن نافذ یخرج الدم من منفذہ کما

یخرج الماء من عروۃ الرزق الملو ^م گوید کہ ما بعد اذت ایشان کو شہیدیم چنانچہ از عروۃ این ^{پادشاہ}

آمار بطبعہ کردہ اندیم کہ خون از منفذ ایشان میرفت کہ آب از دلانہ و یا گوشہ مشک لب سبز

میرود یعنی ہم نے او کو لایا یا اور ایسے مار سے نیزہ کے ہکایا جسکے منفذ سے خون لوجا آتا تھا

جیسے ہر پہاں کے بہری یا او سکو طر و کفاس پانی جاتا ہے قال و حملنا ہم علی خرصم شہلان

شلا لا و می الا ساء بقال حملہ علی الامراذ انغراہ علی غلہ و حملہ علی الفیس اذا ارکبہ

والخرصم بالمعنی فالمراد مقصود انہ انجبل فارس یعنی کہ وہ شہلان ہائستہ جبل مخضرف و الشلال

کعبہ المعنی معناه مستغرقین حال بقال جاوا شلا لا و می مجول سن و ماہ اذا ملارہ من الدم و الا ساء

جمع ساء محکہ و موعوق فی الغد و من استلی تلبیہ و جسم کیشے تیغیر علیہ المشی و اللام فی سبہ

عوض عن المضاف الیہ بقول حملنا ہم علی الف جمل شہلان بان اختطرا ہم الی ان صعدوا

الی الف پہل جمل و قد کانوا مستغرقین و دہیت انہم من الصعود ^م گوید کہ برینٹی کوہ

شہلان آمان اسوار کردہ اندیم چہ برین حضرت شد کہ برینٹی او برایتہ و حال این بود کہ خود پزیشا

المسد والبری یروا بالحلو و دکنی بالقرظ عن الیهانی فان القرظ لا یكون الا سنا الیمن فقال کثیر
 ای یافی صرح بنی القانوس و غیره بقیما المذکور علی سبیل التخرید و لم یسلط بالوجه فالوجه
 العنقرة الصنابة و العرب تشبه الجلید الشدید بالبحر الصلب یقول اجتمعوا حول تیس بن معد یکرب
 لاسین وروا علی بن بسید یما فی جلید شدید کما یرجع صلب ^ع گوید کہ گرد تیس بن معد کرب
 فرام آمد و همه زره پوش و همراه آن سالاریما فی بودند کہ در شدت و صلابت سبک خار
^ع ماند یعنی تیس بن معد یکرب کندی کی گرد و کپی جوئی از حال او بخایه تھا کہ زره و کپڑے
 پوشی اور ایک ایسی سیڑھی تیس کی ہمراہ تھی جو کڑی تیز تھی کہ مانند تھاقال و صعبیت من العوام
 لا اتمناہ الا المہیضۃ عملا و التیتہ بالمعنی فالعقود الیقین کا سبب الجھاد و رفعت علی الایاد
 و تکیہ للتعظیم و التکیہ و العوائک جمع عاک من عسکت المرءہ علی زوجہ او انثرت و حضرت امہ
 و یکنے بر عن الحن الکریہ و یکنے با بن العاک عن الکبری الشیخ کا کہنے عنہ با بن حمزہ یہو تقدر المصا
 والمعنی المنع و البریضۃ الغنی المرصوب للصلبت و البیضۃ نعت کیتیہ و معنی البیضۃ اللیثیہ ان کیوں ذات
 و روئے معافیہ و بیضات لامعہ و المرصوبہ بالہمتین تانیث الارسل و ہوا الحق و اعلیٰ کہنے ہا
 عن الکئیۃ اتنی لای فی القلوب و ہوسن لیا زیم شجاعہ و مست تولیٰ تعالیٰ و لای یاف محمد ^ص اسے
 عیشہ و ریحۃ و تیس بن ساد الممدہ کطوبی سے گوید کہ محمد انہا یرن امنہ کہ گرد وہ عطیم از کرب
 زمان کربیکہ کا نفع او بجز شکر سے نہواست کہ وہ کہ عزا ہی خشان و خود اسے تابان
 و شستہ باش و از انجام کار نیند شد و ترازو بیار باشد بعزم فاسد فرام آمد یعنی
 ازین سے ایک یہ ہے کہ ایک بر اغول اچھی گامیوں کی پوتوں کا حکو ایسے لشکر کی

نفسه فلا يوجد في المكتبة لكن تعني ما صرحت به تعاقب بين علي عسر وبن هند فيقول اذكر واذا نزل
 بزم الملك واخوه النعمان فبنته بيوننت ملك عسان في الارض العالنية او المكان العاقلان اقرب
 ديار نزولها موضع الاعوص مے گوید کہ یا کوسید آن روز که خود این پادشاه دیا را در غزایاو
 نعمان قریب میون وخت شاه عسان را بر یکی بلب فرود آورد پس اقرب مقامات نزول او موضع
 اعوص بود یعنی ترجمه کلمات یاد کرد که آپ اس پادشاه نے یا اوسکے بہائے نعمان نے شاہ عسان
 کے بیٹی میون کا دو لاکھ ایک اونچی جگہ پر اوتا را پر سب جگہوں سے بہت قریب موضع اعوص تھا قال

فما وت له قراضية من كل حي كما هم القاء التاوس والاجتماع ومنه تاوت الطير اذا
 اجتمعت والضمير المحبر ولسن المستحق في اهل والقراضية جمع قراضات بالقاف فالهتة فالمعجزة
 فالوحدة اللص الغفيرة والحل القوم والضمير المضموم للقراضية الاقار جمع لقوة وهي العقاب
 وهو طائر معروف يصيد الارانب ونحوها وينسب وبين البازي عداوة ويكون كبير منه وقيل فاسية
 شاهين وليس ذاك جعله لثيب نعت قراضية يقول فاجتمعت له لصوص فسرقوا من كل قوم كما هم عقبان
 انقلب الصيد مے گوید کہ پس از برائے او از ہر گروہ این چنین غارتگران گرسنه چشم فراہم
 آمدند کہ زبان عقابان شکار جو بودند یعنی ہر خاص اوسکے لئے ادھر ادھر سے ہر قوم کے

بہو کہے لیٹری ایٹھی ہوئے جو عقابوں کے مانند تھی قال فہذا ہم بالاسویون المربیع شہ
 بہ الاستقیار یقال ہذا ہم اذا تقدمت ہمت الہادے ویجوز ان یكون معینہ ارسلہم والاسودان
 المار والتم والنظر حال وہم یبلغ بالفتح البالغ التا فذل لا یمنع شئ وشرقی بہ کر ضعی حزن بہ
 وخت ظاہر بقول تقدمت ہمت اور اسلہم بالمار و التمر و امر اللہ بالغ ما فذل لا یمنع مانع و نعتا ظاہر الذین

لہ اؤن ضمیر الفاعل و
 ضمیر المفعول

منه ثار و ولاوتيه و بدنه حق القائل و ذلك في حق المقتول فما يوجد في بعض النسخ من مطلق
 عليه خطأ فان التعليل يكون قائما لا مقتولا و اضيب مجبول هو اصابا و ابراده قال تعالى حيث اصاب
 اسنة ارا و في الاغاني في اى العفاء و العفاء ملدروس و سمنه به عفاء الكوم و يكون بالديات يقال
 الكوملة اخذت و ايتا قال زهير تعفى الكوم بالبين ما صحت و اما عجم بر لان بدوم المقتول
 كان اشد عار عند عجم فقول وقتلوه من تعذيبه فهو مطلق عليهم حيث لم يوحذ بشارة و لا بدية بين اريد تعفى الكوم
 بالديات و قولى العفاء حمة كوديكه بر كرا اذ ينقلب بدت ايا ان شته ش خون و باطل شد و وقتية
 كز خماهم نو كرون با داسه فو بنجاسه انا برا بر نيت و نا بو كود و شخو بنهايش هم كز فتر شيد بيسته
 تعليل بين من جو كرا او كرا اهنه من مار الكلب او خون او سكا ضايع كيا او جب كز نبى پرا نه
 زخم خو بنها و ن كرا و يده من برا بر شى جاتى ته تو كسى نه بات او كرا نو چى قال او اصل

العلياء قبة مسيون فاو نه و يار ما العوصا و منسوب بعقل مخذوف و اصل
 معناه انزل و يمكن و المسكن في المعروفين من على ما نقل في الاغانى من انه اغارت بنو كرم على
 بعض مجابى الشام فقتلوا ملكا من ملوك عمان و القذو امر لو اتيس بن المنذر و اخذ عمرو بن عبد
 مناة ذلك الملك يقال لها مسيون و لا تحب نعمان بن المنذر على قول بعضهم حيث قال و ج عمرو بن منة
 احاه نعمان الى الشام بعد قتل ابى المنذر و يا بخله كان ذلك باعانة من كبر لعيا الارض العالمة و
 اس الجبل منسوب على الظرفية يقال حل السبل و حله السبل و منه قوله تعالى و احلوا و ارا المقامة و
 التها و المنذر يرد بتغير لفظ منسوب على العنقولية و القاء للترتيب و الاو نه الاقرب و الله يار جميع و
 و المجر و مسيون و العوصا اهل بيتين لعلا ارا و ابا العوص و هو موضع في بلاد بابل و اما العوصا

الذی فی ثنایا اس حیل عظیم ولا ارض خشبہ ذات حجارۃ سے گوید کہ ہر کہ از ما بگرمیزد مرگوه
 بلندوزمین سنگلاخ اور انجنت نمی دید یعنی جو کوے ہم سے جان اپنی بچا کر بھائی توڑے پھاڑے کہ
 چوٹی او تو ہر ملی زمین او سکو بر اینہیں سکتے قال ملک اضرع لہ سبزیۃ لایو جید فیہا لایا
 لہ سبزیۃ کفی او مرفوع علی الخبز زنیۃ من مجدوف و ہوا تا ضمیر او اسم اشارۃ والمرجع او المشار الیہ
 حمرین منہند اضرع اذ لہ ورو سے صنلع لہ سبزیۃ و ہوا فعل صفتہ من ضلع اذ اشارتہ و تو سے خبر مجدوف
 و انجدت ملک و البریۃ مخلیفۃ نعیلہ من برء التلاد خلق و المجرور سے فیہا لہ و الکفا و کسب المثل
 المساوی یقال علی هذا کھاء و لغوہ و عنہ بمال یہ اشارۃ و الجاؤۃ فانہ کان شدیدا جلید اولہ القاب
 بمضطرط الحجارۃ بقول ہا تاک اذ کل الخدایق فقیرہ و قوسہ او ہوا قوام و شدیم لایو جید فی الخدایق مثل لیا
 لہ من الشدۃ و الجاؤۃ سے گوید کہ عمر بن مند پادشاہی است کہ ہمہ خلائق را منقاد و مطیع خود
 گردانیدہ و یا او قوس و شدیم و نیات و در تمام دنیا مثل قوت و جلالت و یافتہ نمی شود
 یعنی میردہ پادشاہ ہے جسے سارے خدا ہی کو مطیع اپنا بنا یا یا وہ سارے دنیا سے بڑا

زبردست ہے اور جو بات اس میں ہے وہ کہیں پائے نہیں جاتے قال کما لیلیٰ قوسا
 اذ اعوا المنذر علی کن لابن سہد رعاء الکاف اسمیۃ و محلہا النصب علی المعقولیۃ
 و الظاہر انہ اراد بقومہ بنی شکر بن بکر و یحوز انہ یکن مرادہ اکثرہ بنی بکر فان بعضہم کہ بنی حنیفۃ
 لم یکنوا مع المنذر و انہ اراد بالمنذر بن ماء السماء اباعمر بن مند و لایمجد ان مراد بالمنذر
 اباعمر بن المنذر بن ماء السماء او عمر بن مند و کان طبقا بالاسود و ذلک لان کلامہا مکان
 قد صار لفظا لالحارث الاعرج الغسانی ملک شام الا ان ہذا المنذر سار بعد ما قتل ابوہ فی

الحرم وہی شوال و ذوالقعدة و ذوالحجہ و المحرم قال تعالیٰ و منها اربعه حرم و کانت العرب لا یغزون و
 لا یقاتون نسیحا و نبات مرسانہ تسمی فانه تسمی بن مر و المجدد حال من ضمیر التسمی کم نے احرمنا بقول ثم اعزنا
 علی بنی تسمی فقلت فی الاشبہ الحرم وقد کانت نبات مر بن ادای سنا تسمی اما سنیاسمے گوید کہ
 عبدالران بر بنی تسمی قادیوم و دست غارت یکشا دیوم و وحل شہور حرام و شتی گوید کم کہ زبان نبی
 تسمی در بیان ماکنیرگان بودند یعنی پیر ہم بنی تسمی پیر سیل اور طرے گھر سے ہاتھ مارے پیر
 حرام ہونوں بن ایسے حال میں داخل ہوئے کہ بنی تسمی کے عورتیں ہمارے لونڈیاں تھیں قال

لا یقیم الغزیر بالبلد السہل ولا یسفع الذیل النجاء الا قامتہ کون یقال اتام بالکان اذا
 سکن فیہ دوام و البلد القطعہ من الارض و من غیر السبل و المسجد و اکثر ما یستعمل فیما کان مہنا معموراً
 و نہ تکس یقال للدار و المصرو القریۃ و الغزیر یقصد الذیل معروف و سہل اللین یضعیف و النجاء
 الہرب و الا سراع فیہ و السبیت خرج مخرج المثل یقول لا یکن الغزیر من الرجال فی البلد السہل
 الذی لا یلایم شانہ و لا ینفع الہرب الذیل فانه ذیل حیث کیوں سمے گوید کہ مرد غزیر در مقام
 ذیل اقامت نہ کند مرد و ذیل را کرختن ہووے نیکد مدعیے عزیز آدمی ذلیل یکے میں نہیں

ہر تہا ہے اور ذلیل آوے کہ وہاگت نفع نہیں دیتا ہے قال سبیحی الذی یو امل منا

اس طلوع و و حرة رحب لاء کلہیں مہا یعنی نا اولاد و سبیحی من الانجاد و اول ذوال فر و منہ

الموئل عنہا المنقر قال تغلے لہن یجدوا من ووزن و ملا و اس الشی اعلاہ مرفوع علی تانہ فاعل الفعل اعنہ

سبیحی و الطول و الجبل العظیم و شجرة بالفتح الارض الغلیظہ الرحباء بالفتح فالجیم الارض الخشنۃ الکثیرۃ الحجارة

و نضہا بالذکر لان رسب الجبل لا یصعد السب و الارض ذات الحجارة تیغہ قطعہا یقول لاجبھی

لیا نہیں گیا اور مردی پڑنے میں اور وہ تم میں جو میں اور بہت سے کشتی ایسے نہیں
 جنکا بدلایا گیا اور وہ زندہ ہیں اور وہ تم میں سے ہیں قال ابو قتیبہ فانما نقشب کجشم
 الناس وفيه الاستقام والابراء عطف علی نقشب وانشاء في الاصل اخرج
 الشوك من الرجل ونحو ما واستعير لغاية البحث فان الشوك لا يخرج بسهولة وحشم الامر نكف
 علی جهد وشدة والاستقام والابراء احتمال ان يكونا مصدرين وان يكونا جمعين ومفرد الاول
 سقم والثاني برع والاستقام مصدر اقليل قال في الصراح وسقم الله والحجة الظرفية حال
 من الضمير المنصوب يقول او ان کسبت غایة البحث عما فذلک امر صعب يتكلف الناس
 وفيه استقام لبعض وهو من يكون علی البحث وبراء لبعض وهو من يكون هولاء تجتوا عن
 حے گوید کیا اگر تفتیش و تفحص کنند پس او دشوار است چه مردمان تکلیف تفحص حے
 کنند دوران برائے یکی حذر است و برائے یکی مسفتت چه یکی تکلیف و دیگری شادان
 حے گرد و یعنی اگر تم بہت سعی چھان بین کرو تو بہت مشکل ہوگی اسلئے کہ آدمی بہت سعی چھان بین
 میں تکلیف اور ہٹاتے ہیں اور حال بھی ہے کہ آدمین لفظ لہو یخرج او لفظ لہو یخرج قال ابو سکنم عما قلنا
 لمن اعرض عینا في جنبها الاقدار يقال سكت عنه اذا لم یبحث عنه حال
 واعرض عنه بالسكوت والانحاض معروف والمخف عنطاء العين من اعلى و اسفل فارة
 پر وہ چشم بندہ ہو تا والاقدار جمع قدمے فارسیہ خاشاک بندہ تیرہ نکا والحدیة
 الظرفیة لغت عینا بقول او ان لم تجتوا عن وسکت في انفسکم کنذا کم مثل حبل
 اعرض عینا في عطاء اقدار تیا فے ہا سے لایذہب ما فی صدورنا من العداوة

ولیسا من الموضع التی وقعت الحرب نسیمها بین بکر و تغلب فانها حمنس لا غیر غیرة تصفرا
 کجانبه لم یکن یومها الاحد منهم و اوردات و کان یومہ لتغلب علی بکر و جنو بالهتمة فالنون بالکسر
 و کان لبسبى ثعلبتهن حکایة بسمن بکر علی تغلب و مطین السرد و تقیال له الفضیز و العفصیات
 مصفرین و کان لتغلب علی بکر و قضیة بالطاق فالعجبة المشدوة بالکسر و تقیال لیومہ یوم
 و کان لبکر علی تغلب و لعلها موضعان وقعت بینهما الحرب بین بکر و تغلب و بین زمرین و جباب
 الکلیمة و کثرت القتی فی تغلب و ذمب و ما یومهم یدر احدث لم یوخذ شبارهم ولا یدر باتهم و القاف
 فیہ معنی الی و قد صرح به فی حدیث حرام ما ین عمیر الی ثور و المجرور فی فیہ للموصول و لفظ
 خبر مقدم و المجرور خبر الشرط و الاصل فقیه الاموات و لکن حذف الفاء ضرورة کما فی
 قول البندی عم مطیعة من باها لا یضیرها اے فلا یضیرها و عنده بالاموات منہم
 القتل الذین لم یوخذ شبارهم و بالاحیاء القتل الذین اخذ شبارهم فانهم كانوا یرعون
 ان القتل الذی یوخذ شبارهم یرعون فی قبره نور الذی لا یوخذ شبارهم فهو
 میت و فی قبره ظلمة یقول ان کشفتم عما بین بلحہ الی الصاقب من الارض فیوجد فیہ اوت
 من القتل الذین لم یوخذ شبارهم و هم منکم و احیاء من القتل الذین اخذ شبارهم و هم
 منکم کویدک اگر شما ہمہ زمین از وادی بلحہ تا کوہ صاقب بکشاید پس در آن کنگار
 ہستند کہ عوض ایشان گرفتہ شدہ و آمان از شما ہستند و کنگار کنگار کہ عوض ایشان گرفتہ
 شدہ در مذہ ہستند و آمان از ما ہستند یعنی اگر تم وادی بلحہ سے لیکر کوہ صاقب تک
 اگر ٹھی مردی او کہا رو تو بہت سے کشتی او سمین ایسے ہیں جسکے خون کا عوض ہمیں

مفسط و افضل من تیشے ومن دون مال دیرہ الشما المقسط العادل بقول ملک
عادل و افضل من تیشے علی الارض و تفسیر الشما مال دیرہ من الحفعال الحمیذہ میگوید کہ
این پادشاه دادگستر و بهترین همه مردمان است و آنچه که با او از کمالات و محامد است
شما نمی بینی بدانها نمی رسد یعنی به پادشاه مضاف او سارم آد میون می آید چه است او در
پوسه آدمی او سکه کما فون کی موافق او سکه سراه بنین کتابی قال ایما خطه ارد تم فادو
الذی استغنی به الاملا رتیا مضوب علی بنی کن مفعول ارد تم او مرفوع علی اسکیون الصمیر المنقب
خذ و فادو کلته ما زیده و الخطه بالنظم الامر و شبه القصة و ادسه الشی الیذا قال له افضله به
علی تم و وجه تشبی علی صنیعة المونث العجیب مجهولا و رفعه علی الاستیفات کما یتقال تم بیو ک
الامیر کا نه جواب و سوال و الاملا ر جمع ملازم اشرف القوم و کنه شفاء هم عن زوال شکوم
فان الشک مرض یخاطب الراقم علی سبیل الاتقنات من الغیبیة الی الخطاب و بقول اتی
امرا دتم و اسے امر او تم اداره فادو له سیمنا تشفی به اشرف القوم من مرض الشک میگوید کہ
ہمارے کہ شما بخوا میید و پیشین کردن او شما منظور باشد بر ما پیشین کنید حاضران مجلس
کہ اشرف و کرام مستندہ آن شفا کی کامل خواہند یافت و سکوگ و شبہات ایشان زایل خواہند
یعنی جو بات تم چاہو وہ بلا شک ہمارے سامنے پیشین کرو پہلے آدمیوں کی شک و شبہہ
جاتی ہے میگے قال ان نبشتم با میں بلتہ فالصائب فیہ الاموات و الاحیاء
النیش تعجیم النون علی الموحدة فالمتحجہ کشف القبور و الحجث عن المستور ماموصولہ و بلتہ
بالکسر غیر مضروف و ادو الصائب بالمعقلہ فالعاف فالوحدة جبل معروف کانت علیہ

او المتفرق علی ان کیوں مصدر مجموعاً و کیوں ہو مرفوعاً علی الاستبداء و المظرف ضمیر ہجرت
 و العجز انشائیہ علی ان کیوں دعا للتحلیل و اسکن فی تالی للتحلیل و مضمر لمدح و لا یبید
 ان یراد المتعدی المعروف و کیوں فاعل ثانی و تانیث علی ان المصدر یوث و ینکر
 اسے و تالی الاجزاء اسے الا شرح عن لبد اس کیوں لخصمها فلا کیوں قادر علی ان ینخرج
 مالکها عن بلده و قال فی الشرح مشبداً یجول لخصیل و ان تالی لخصمها ان یجلی صاحبها ان
 او طائر اقول ان ہذا تائیسر اذا کان الاجزاء معنول تالی ورح لا کیوں الاستدواء علی المغزیۃ
 و ہو مرفوع بقول ان ہذا الملک اسے المنب قدیم بحسب مشبداً یجول لخصیل فی العزوات و
 العارات و تالی ان تقصر و تطیع غیر لخصمها الجبار عن بلده او تالی الاجزاء اسے الا شرح
 عن الوطن اس کیوں لخصمها فیخرج صاحبها عن بلده — گویا کہ امین پادشاہ ازمنزل ام
 بن سام قدیم السطنت است و بہر اسے امین چین شاہ اسپان در سارک عزوات و عادات
 سے دونداز کے و کوتاہی سے از فرمان بردار سے غیر باب سے گفتہ کہ خصم آہنا باشد تاکہ
 او خانان خود دور افتادہ یاد و یاد اسے کہ خود خارج از خانان کردن ازین باب سے کند کہ برآ
 خصم آہنا باشد تاکہ مالک آخارا از خانانش ہیر و کنذ معینہ بہر پادشاہ از من سام
 کے اولاد اور قدیم سے خاندانی ہے اور ایسے ہی گھوڑے دورقی میں اور کمی کوتاہی
 بہین کرتے اور دوسری کے بہین مانتے اس کے بدخواہوں کا خانہ حزاب اور وہ اپنے
 یار و دیار سے باہر ہوں یا خود حبلا وطن کرنا اسباب سے انکار کرتا ہے کہ وہ
 او کو دشمنوں کے لئے ہوتا کہ وہ اس کے مالکوں کو گھرتے باہر نکالین قال ملک

ورتاه باهتله فالقو فانية اذله وارخاه والمويكيسن الامر العظيم والدمسية والصغار الشديدة
 سميت برلاتها لانهم وعاز من نصيب اول لا يسمع فيها بعضهم بعضاً والمجرور مستق باللفعل
 فانه يقال ذل له اذله له ولا يبعد ان يكون حالاً من مويكيسن فان حال المسكرة الموصوفة قد تقدم
 قال علمية موحشاً طلل قديم يقول عبداً شديداً غضب على الحوادث لا ترخيه للدهر ذاتاً
 شديدة فلا يذل له ويستقي على جملاته مع كويدك برحوادث زمانه خشكين وسجاسة خود
 ترشروك وچينين جبرك وقوى كسج آفت سخت اورا مطيع ومنقاد زمانه نمي كره
 يعني بابد مزاج اور عادتون پر چنجانے والا سبكو كوسى سخت آفت زمانه كا دليل نه بنا
 قال ارحمى مشبهه جالت كحليل وتابى لخصمها الاجلار الاراسه نسبة الى ارم بن
 سام بن نوح عليه السلام واراد به عمرو بن مهند اللخمي فانه من آل نضر بن ربيعة بن الحارث
 بن سعود بن مالك بن عشم كصره بن نماره كغنامته بن الخنم بالمعجزة بن عدك بن الحارث
 بن مرة بن ادو بالدين كصره بن شيب بن عريب بن زيد بن كهلان بن سباب بن شيب
 بن يرب بن فخطان بن هو عليه السلام بن عبد الله بن رباح بن جسلوز كسور بن عاد
 وقيل رباح بن عاون بن عوص بن ارم بن سام بن نوح عليه السلام وكنه به عن شرافة
 نسبة وقدم ياسته والبار للملا سبه وجالت من الجولان والمماضى معبنة المضارع بسبيل
 تأتي على ان المقام مقام المرح وجبال القوم عن الموضع جباراً واجلوا اجلاد تفرقوا منه و
 قد يفرق بانه يقال جبلوا اذا تفرقوا من الخوف واجلوا اذا تفرقوا من القحط ويقال اجلادهم
 اذا اخرجهم عن بلدهم بالجملة انه لازم متعد الطاهر ان المراد به تفرق عن البلد او

سکے اور حال بخیر تھا کہ اوہمیں خود مینے اور خود نامی سمائی ہوئی تھے قال مکان
 المنون ثم روى بنو اربعين عن ابن عباس عن ابي عبد الله عن ابي بصير عن ابي بصير
 ومنه روى المنون من حدثه وروى عن ابن عباس عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير
 الجبل المرتفع الذي لانت مقدمه سيقا للبحر عندهم قال الحسن بن علي بن مينا وروى
 قال خداس بن زهير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير عن ابي بصير
 بنو الجون بفتح الجيم يقال للابيض والاسود فحيش بوصف بغيرها يقال كتيبة خضراء وجاؤا
 اذا كانت ذات اسنود صريرة وكثرة كثيرة ويقال كتيبة شهباء اذا كانت ذات دروع
 لامعة وهتة حميدة وسيوف صقيمة والاشجياب الاشفاق والعمار السحاب المرتفع وكنت
 بالثقاق السحاب عنه عن ارتفاع بحيث يخرج راسه منه ويقال ثقاق عن الارض
 اذا خرج منها يقول مكان الدهر يمس الناس بنا ونحن جحش كجبل مرتفع امير واسود
 نيشق عنه السحاب المرتفع فيخرج راسه منه مسيكا ويدكس كواكب زمانه مردمان را باميزند
 وحال اين است که ماشل کو می استیم که سفید و یا سیاه است و چندان سر کشیده که
 ابر بلند از و شکافته میوه عینے پر گو یا زمانه کو گون کو ہمارے ساتھ مارتا ہے اور حال
 یہ ہے کہ ہم ایک ایسے اونچی کالی یا ہوا بہار کے مانند ہیں جسکی چوٹے بڑے اونچی باد لون
 کو چیر کر باہر نکل گئے ہے قال مکفہر اسے الحواش لا تروقو للدمہر مویہ صماء
 الکعبہ الشدید العبوسۃ الغضبان وہومن صفات اشبہ اسے الحیش و اکثر ما استعمل
 مع الارعن المراد بہ العینین کما فی المنہر عین المذكورین وعدسے بعلی لضعفہ معنی الغضب

حکم لایوصل الی جو ذوق و القاء بالقاف فالهطین فعلا من انفس و هو حس روح الصدر و ذوق
الظنر و یکینہ بعن الابر و البکر و الحجة الفعلیة حال بقول فقین سابع و شیم بنا و قو لعم علی علی
ماکننا من بعضہم و عداوتہم ترغنا الی المکارم و المعالی حصون مسیتعہ و عرہ ایتہ مے گوید کہ
پس باوصف بدگوئی و عیب جوئی ایشان برہمان بغض و عداوت کہ میان ما و ایشان بود
فایم و ثابت مانیم و حال این بود کہ جاہے استوار و ابروی نخوت شعار مادم بدم مارا بلند
یعنی پریم باوجود آنکہ جوڑوں کی اوسی عداوت پر جمی رہے جو ہمارے اوکلی چلی آتی تھی
اور حال یہ تھا کہ ہمارے کوٹ اور گدہ اور ہمارے بڑے بات مہکودم بدم بڑ بانی ہتے

قال قبل ما الیوم برصیت بعیون الناس فویضا الغیط و اباہم کلمہ ما زایدہ فحمت
بین المضاف و المضاف الیہ و برصیت متعدی بنفسہ فالبارد خست علی المعقول زایدہ و کنے
تبرصیت العیون عن الاعمار فان البیاض العین کسایتہ عن العمی قال تعالی و ابرصیت عیناہ اع
ثم قال فارتد بصیرہ مسکن فی الفعل و المجرور فی فیہا للفرقة و التقیط بالہطین بنیما تخانیة
ان یکون الانسان طویل العنق و یکینہ بعن البتکیر فان التکیر عین سفہ و نقیال غسر عیط اذا
کان انیامیعا و الابر الکرایة و العصیان و الحجة الطرفیة حال من المسکن فی برصیت
یقول قبل ذہ الیوم اعمت غرتنا عیون الناس حیث لا تیطیعون ان بنیطروا الیسنا وقد
کان فیہا تکبر و ابار مے گوید کہ پیش از امروز ابرو سے ما آب و ناب با چشمہا سے مردمان
کو گر داند چنانچہ نگرستین مانی تو استند و حال این بود کہ خود او تکبری و عصیان فی داشت یعنی
آج سے پہلے ہمارے چکنے و چکنے غرت فی لوگوں کو انہوں کو اندھا کیا چنانچہ وہ مہکودیکہ

عمرو بن کثوم التغلبي فان کان دشمنی ہم عند عمرو بن ہند و المراد عند عمرو بن ہند و مل للاستقام
 و معناه النفي و بخبر تغر بن المنذر و المقصود بالنداء ہونی لہیت الاتی نقول یا ایہا الذی سنیق بالوشے
 عند عمرو بن ہند و بلغہ عن بالفرقیس و لیس لہ بقا فان الکذب لا یبقی و لا یدوم مے گوید کہ اسے
 انکہ لہ و بن ہند اہمات دروغ آراستہ پراستہ میرساند و این را بقاسمی نسبت چہ دروغ از
 خود مے کشاید یعنی سہی وہ کہ عمرو بن ہند کے کانوں میں ہمارے طرف سے پہونکتا ہے اور چوٹی
 چوٹی باتیں بڑے ٹیپ ٹاپ دیکر سناتا ہے اور چوٹی کی پانوں میں ^{چوٹی} قال لا تخلفنا علی غراک
 انا طالم اقد و شے بنا الاعدا خال حسب و طنہ حذف مفعول اللثانی و لا یحذف الاعدا
 فہ نص علیہ الرئی و الغرار بالفتح اسم الاعرار و ہوا کحک علی الضر و الا یلام و اما بالضب
 تعقدیر اللام و بالکسر علی الاستیاف و بنا مستعلن بوشے فان الوشے متبدرے بالبار نقول
 لا تخلفنا خاشعین اذ لہ علی اعراک عمرو بن ہند علینا بالوشی و القول الباطل لانا و افاناد
 بنا اعدا رنا قبلک فم تخشع لہم شیئا مے گوید کہ تو این کجاں مہسب کہ ما براخو اسے
 داغ اسے تو کہ بخیرت عمرو بن ہند آرا بجا رمی برے سر سرد و آدم و دست زارے پیش
 ہچو تو سی بد ارم چہ پیش ازین ہم بدخو اذان ما غمارے کردہ اند و باہان شان و شوکت
 خود بودہ ایم یعنی تو یہ نہ سمجھنا کہ ہم تیرے ان باتوں سے کہ آج کل تو عمرو بن ہند کی کان
 بہر رہا ہی تہوڑے بہت دب جائیگی چنا نچ پہلے اس سے ہمارے پیری برا چاہنی والوں
 نے یا دشاہ کے کان پر سے مگر ہم ویسی ہی مگر می رہے قال فبقینا علی الشارۃ فبقینا
 حصون و عترۃ فقار الشارۃ المنقض و العداوہ و نماہ رفقہ و الحصن کل موضع

يقال اجمع امره اذا غزم عليه قال تعالى اذا جمعوا امرهم وموليس بمعنى الاطلاق كما توهمه
 بعضهم فانه يحسن على والعشرا بالكسر محدودا ما بين المغرب والعتمة فتقبل انه من زوال
 الشمس الى طلوع النجود صبح الرجل اذا دخل في الصبح والضموضار بالفتح تين كثيرة الاصوات
 ولهم حال منه يقول غزمو على امرهم المقدّر في انفسهم عشا فلما دخلوا في الصبح دخلت فيهم
 كثيرة اصوات مختلفة كثر وابل اجتماع مے گوید کہ منکام عشا غزم امر مقصود کرونو
 وقتی کہ داخل با مدوشند شور عظیم ایشان ہم دخل با مد و گوید عینے رات کے وقت
 ایک بات اونہوں نے جی میں ہٹانی اور جب ترٹکا ہوا تو وہ اکٹھی ہوئے اور بہت بڑا
 شور مچایا۔ قال من مناد ومن مجيب ومن بصهال حنبل خلال ذاک الرغاء
 من بیانیة وموبیان الضوضاء ومناد مجيب کلاهما تقدير المضاف والمضمار صوت
 الفرس وخلال الشئ بالكسر وسطه ومنه خلال الدیار و ذاک اشارۃ الى مجموع الاصوات و
 الرغاء بالراء المهملة والعین المعجمة کفراب صوت الابل ومن قولهم لا راغیت فیہا ولا ناغیتہ
 يقول اصعبت لهم ضوضاء من صوت مناد و صوت مجيب و صوت فرس فیہا صوت
 الابل مے گوید کہ شور ایشان از بانگ آواز کندہ و بانگ جواب و ہندہ و بانگ اسپان
 کہ دران بانگ شران و در مخلوط و مولف بود عینے صبح ہوتی سے شور او نکھا او ہٹا
 جسمیں بچارنے والون اور جواب دینے والون کی آواز نہی اور گھوڑوں کا ہنہانا اور اونٹوں
 کا بڑا ہٹا تھا قال ایہا الناطق المرش عنہ عزم و وہل لذاک نقار النطق ہوا تکلم بما
 یفید فی الحجۃ و قرش الکلام زینہ و زحف و عزم یعنی انقضتہ معنی التبلیغ و عزم بہ

منادی الذئب ولا یسمع الخمل الخلاء هذه الخجلة میان لقوله یعلون علینا والخی
 البری من الذئب والخلاء البراة منه والخجلة اعتراض علی مذنب المختصر فیقول یخاطبون الذئب
 ہو جسے من الذئب منا من ہو مذنب من غیر نام ولا یسمع البراة البری اذ سمع قول الوشاة وعلی بہ
 وفیہ تعریفیں بعد وہ بن مند فانه کان یسمع قول بنی تغلب ویوشتم علی بنی کبر مع گوید کہ میگیا ہاں
 مارا بان گہنچا ران سے آئین زد کہ ازما نتیقہ ذکر بیگناہی میگیا ہاں اسود سے منید ہد چہ قول مخالفان
 شفیقہ شیوہ بان کار سب سے گردو معنی وہ ہمارے بیگناہوں کو پرانی گنہہ کاروں سے مٹا
 ہین مگر جہان گمانی بچانی والے کے سنی جاتی ہین ومان بیگناہی کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے قال
 زعموا ان کل من ضرب العیر موال لہنا وانا اللولاء ختلف فی معنی قولہ من
 ضرب العیر حسب اختلاف معنی العیر ختلف قیل ان من کان یعرف ہذا البیت قد ذہب ^{بغنی} ^{الکفر}
 لیتقاد من القاموس ان من ضرب العیر کنایۃ عن الناس حیث قال وما درے اتے من
 ضرب العیر موالی ایے الناس ہوا انتہی اقول انا ارادہ العرب الناس لان اکثرہم کالوایل
 الو بر فیضون او تاوا الخیامہ ایضا کالوایل ^{معیشت} الخ وحشی وعسے بالموالی الی اطلاق موالی الموالات
 والولاء بالفتح الموالون قال فی الصراح وبقیال وحم ولا رفلان اسے مولون کہتے ہیں قول قالوا
 ان کل الناس مولون ہم فیدرنا جہم سے گوید کہ آمان چینیں کجاں تیرید کہ ہمہ مردمان خلفاء
 ہاں ہند و ما خلفاء ایشان شہیم و ہر کس ہیکہ از ایشان جدا رہے گردو۔ بر بالازم سے آید یعنی
 اوہوں نے بھیہ برا گمان کیا ہے کہ ہمارے لوگ ہمارے ہم سوگند میں اور ہم اوکے سوگند میں
 اور جو وہ کہ میں وہ ہم ہیں قال اجمعوا امر ہم عشا و فلما اصبحوا اصحبت لہم نضوا

فیوماً والانباء جمع بناء وهو الحسب العظیم والحطب الامر العظیم وعناه اذا همه واداه ساره
 حزنه ضد سره وكلما انفعلين مجهول والمجمله نعت خطب والضمیر المجرور لریقول وانا امر عظیم من
 الاخبار والحوادث یوذینا ویزنا سے گوید کہ منجملہ اخبار وحوادث بما امرے رسیدہ کہ بدان
 محکمین وگران خاطر سے گردیم یعنی منجملہ حادثوں اور خبروں کے وہ بات حکم پہنچی جسے
 حکم سنا یا اور چاہے سبھی کو کہا یا قال ان اخوانا الارقم یعلون علینا سے قیام افتخار
 نفتح ان علی ان المجملہ بدل من خطب کما فی قولہ تعالیٰ وقضیا الیہ ذلک الامر ان دابر ہوا
 مقطوع وبالکسر علی الاستیفاء کما ان سائل عن ذلک الامر فقال والارقم لقب آل شہم
 بن کبر و اخوانہ معاویہ و حارث و عمرو بنی کبر بن حبیب صفوان بن عمرو بن نعم بن ثعلب وقد یقال
 انہم آل ارقم بن عدس بن معاویہ بن ثعلب قبیل انہم آل ارقم بن کبر بن حبیب المذكور و یقال ہم
 الارقم کما یقال لآل اوص بن حفص الاحوص والاول اشہر وسموا به لان عیونہم کانت اشہر
 بعیون الارقم و ہو مختلف بیان لاخواننا وعلما علیہ یفہ علیہ وقد سے قال تعالیٰ ولعلنا بعضہم
 علی بعض لیسئل اسم القول کالقول ومن کثیر القیل والفعال والاحاد بالہتد الاستقصاء فی
 النزاع والکلام والمسببۃ والمجملہ ظرفیۃ حال من الضمیر نے یعلون و منہ ہم قولہم ان بنے کبر
 لم یستقوا شبان ثعلب فاقوا عشا یقول وذلک ان اخوانا بنے عمنا الارقم بیون علینا سبب
 کلام سے گوید کہ ان بن است کہ برادران ما ارقم براتے سے مسکنہ و حال میں است
 کہ در قول ایشان مبالغہ بیا است یعنی وہ بات یہ ہے کہ ہمارے چچری ہمارے ارقم پر
 نعت سے کرتے ہیں ایسے صورت میں کہ اس کے کہنے میں محض مبالغہ ہے قال یخلفون الہر

خارج الكوة في البيت عند وقوع الشمس عليها فارسيه گرد هوا که نور آفتاب از وزن پیدای گرد
 و يقال المترب الذی یقع علی الشیاب و کلها صحیح و جمیعہ جزکان مع وحدۃ اسمها مترب
 عند ہم و منقولہ تعالیٰ کا ترجمہ و سرائی طین بقول اذا امرت ملک السماء فی سیرا مترسے
 یا مخاطب من مترسیر یا و سوغ خطواتها خلفها غبارا و دقیقاً ضعیفاً کا ترجمہ اربار او دفاق التررب
 التی تشر علی وجه الارض و تقع علی الشیاب سے گوید کہ چون آن شتر مادہ روان و دو
 گرد و پس تو اسے مخاطب بجهت تیز و بدین و کا محاسنہ سداخ نہا پیش بدنبال شتر تک غبار سے
 پر بنی کیساں گرد هوا که نور آفتاب از وزن پیدا گرد و یا برنگ بارنگ خاک کے کہ بر جاہ سے
 می شنیدے باشد یعنی جب وہ ساڑھی چھٹ کر چلی تو اس کے تیر چلنے اور بڑے بڑے دکان
 کھنڈے سے سچی اسکے ایک ایسا ہلکا غبار دیکھیے تو جیسے دھوپ کی پڑنے سے روزن پڑا
 پر کچھ گرد سے دکھائی دیتے ہے یا ویسے خاک سے جو کہ پون پر پڑتی ہے فال طرافا من ^{خلفہ}

طراف ساقطات الوت بہا الصحراء الطراق بالمہملین فالقاف لکتاب القطعة
 من جلد النعل فارسیہ پار فعل و نعل معبر کیون من الجلد بحیث شید با سور علی الرسغ کما ان
 نعل الفرس و نحوه کیون من الحدید و یضرب بالسا میر معطوف علی نینا و من خافین طرف فاعل
 طراق و الطرفیۃ لغت طراف و جمعۃ الضمیر و ال ساقطات باعتبار ان کل خلف طرافا کیون لغتہ
 و ان کل طراف فی معنی الجمع باعتبار الابرار کما قالوا فی توجیہ قولہ تعالیٰ فلو ان سابع
 سموات ان السمار فی معنی الجمع و عنی بالطراق اقطاعا کما تدل علیہ کلمۃ ساقطات و
 اوسے بر ماہ و اظہر و رنہ و لایسبخی ان یوحذ بمعنی الالق و الابطال فان قولہ فرسے بہا

فالقار فطما بن السقف محرکہ و هو الطول مع نوع الخمار سے گوید کہ بر کام خود بچنین شتر مارہ
 یا سے بیچیم کہ تیز رفتار باشد و بان شتر مرغ مادہ بماند کہ نوجوان داماد و اولاد صغار و صحرا پرورد
 و دراز قامت و خیز کوز پشت بودہ باشد یعنی اپنے مطلب پر ایسے ساندنی سے مدولیت مہون
 جو بڑی تیز چلنے والی اور ایسے شتر مرغ کی مانند ہو و سے جو اچھے جوان اور چھوٹی بچوں کے مان
 اور کھل کے پلے ہوئے اور لائے قد والے اور تو سے سے کبری ہی ہو و سے قال السنن
 ببارۃ و فرغها القصاص حصرا و قد ونا الامسا رائس الصوت سمعہ وادکرہ المسمکن
 فی الفعل المعقد و لیس ببارۃ الصوت النحی و فرغها خافہ و القصاص القاص من قضیۃ و اضا
 و العصر العشی الی احمرار الشمس طرف و الدنو القرب و الامسا و الدخول فی المسار و کل البیت
 نقلہ و صفها اولاً بکونہا ام ریال فان لم یصل بیان تریان تلیخ اولاد و اسرع ما یكون و صفها ثانیاً
 سمعت صوتاً خفياً و فرغها الصیاد وقت العصر و قد قرب ان تدخل فی المسار فاصعدت فی السیر
 علی قدر قوتها سے گوید کہ گاہا و از سے شبنید و مہنگام عصر اور صیادی تیر سانبید و قریب
 بود از ظلمت شام و اخل کرد پس در تیز رفتاری سعی یلیغ لکار برد یعنی او سے آوے کر
 بہان سے اور شکاری کی چونکانی سے چونکہ ہوئی جب کہ عصر کا وقت آخر تھا اور شام ہی
 الکی تھی ہوا سے بڑے دور کی تاکہ جان او سکے بچی اور شام سے پہلے چلے چون کہ جا دیکو قال
 غیر سے خلفها من الوقوع و الربع منبہا کاتہ اسپار الفال للتعقیب و الخطاب لکل
 من یتقی تہ الریۃ و الضمیر المجرور للسنافہ و کلمۃ من البیتۃ و الوقوف سرقۃ السیر و الربع من
 الخلو و الیمن الیمین فالنونین العبارۃ لقیق الضعیف و الامیار جمع ہار و ہوا میر سے

در اینجا چه بر آید از این کلمات که در این کتاب آمده است که در این کتاب
در این کتاب که در این کتاب که در این کتاب که در این کتاب که در این کتاب

در این کتاب که در این کتاب که در این کتاب که در این کتاب که در این کتاب

الذم من بعد التعقیر تا موضع شخصین بر اثر وخت چنانچه بیان روشنی صبح بلند و تابان گردید یعنی
میزدے اوسراگ کو بہت سے لکریاں لگا کر موضع عقیق سے موضع شخصین تک روشن کیا گیا ہے
دیک اوکے صبح کی روشنی کے طرح او بہت سے قال غیر انی قدم استعین علی الہم ادخف
بالتوحی النجا کلہ غیر مہین یعنی لکن فائناستعمل فی المنقطع لرض علیہ الرضہ وقال بیت
وکل ابی باس غیر اتنے اذ اعرضت اولی الطرایب لیل وکل قد للتحقیق کما فی نور تعالی قد اعلمتہ
المعوقین و استعین مضارع شکم والغرض بیان الاستمرار والہم المقصود الاتم والتموه التوسیع المقیم
کالتا دے اراوبہ والبا للتعقیر و ہنجا سر سے لیسر و منہ تا قہ تا حبیثہ و نجیہ بقول وان بعدت
مہذ عنہ و نفرت سے دلاکنے اناستاد بان استعین عظم ما مہمت من امر اذا استخف الاسراع
المقیم الثا و سے منہ و حرکہ عن محلہ سے گوید کہ اگرچہ خندا من بریدہ دور سے گزیرہ
مگر من خور وہ ابن ہستم کہ بر طلب سترک خود قستی بارے سے میجویم کہ من مرقیم با ضرورت سفر
ازجا بچیمانہ یعنی یہ مانا کہ سہاب دور چلی گئے مگر یہ دہنگ اپنا سدا سی چلا آتا ہے کہ
جب مجھ بیٹھی بیٹھائے کو ضرورت جگہ سے ہلاوے تو میں اپنے کام پر مدد و ہونڈتا ہوں قال
یرزوف کا ہما مقدم ریا ل و و یہ ستفقا رالبار للابستغاثہ وہی متعلقہ باستعین
والرزوف بالہنجرہ فانہا من قول من زف النعام فی سیرہ اذا امرع و منہ قول تعالی قال
الیہ یرفون اذ التقوا بالکسر ثانی البقل و ہوا الفیثۃ الثا لج من النعام والریال جمع مال و ہو ولد
النعام و مصفاہ لان حب الاولاد یكون باعثا علی سرخہ السیر و البدویۃ نسبتہ الی الدو و
ہو العلامۃ و کنہ بر عن قوم تانان الجوان الصوا سے لضعیف فی الحضر و استفار بالہنجرہ قال

راس الجبل قراہن میں بعید سے گوید کہ منہ پیش چیمان تو در آخر روز آتش برافروختہ چپہ
 سرکہ آترابند سے کند و منہ نماید یعنی منہ نے تیرے آنکھوں کے سامنے دن کے دہیتے
 اگ جلاسی چنچہ پہاڑ کے چوٹی او سکواو بہارتی ہے اور گولم گھلا دکھاتی ہے قال فقہمورت
 نار مان بعید نجر از سے مہمات منک الصلوا یقول تو انار اذا ارانا
 من مکان بعید والنحراری بالمعجات الثلث کما بالی حبیل معروف کما نوا یوقدون النار علیہ عند
 حدوث امر فیتبعون علیہ والبار معنی علی و میات اسم فعل ماض معنی بعد اشد البعد و الصلوا
 بالفتح مصدر صلب بالنار اذا اصطلی بہا و اشتد و بالکسر النار و کلاہما محتمل بقول فرات نار مان
 مکان بعید علی راس جبل خزارے بعد منک الا اصطلاہا اولک النار اشد البعد سے گوید
 آتش اور بر سرکہ خزارے از دور دیدے مگر متعلق تو بدان آتش و یا خو و او از تو بیدار و راست
 یعنی پہر قونے او کے اگ کو خزارے پہاڑ کے چوٹی پر دور سے دیکھا مگر تیرا پنا او سے
 یا وہ آگ آپ ہی تہم سے بہت دور ہے قال او قد تھا بین العقیق شخصین بعو و حکما
 یلوح الضیاء المستکبر فی الصل لبند و ہذا الایقا و غیر الایقا و الاول لاختلاف الموضع
 و العقیق موضع نجد و شخصان موضع آخر وضع اسمہ علی صنیعہ اثنیۃ کالجربین و الفالینین
 الی وقد تثر المبحث فی اول الفصیذہ الاولی و العود و الخشب و تنکیرہ للکثیر و الباء للاستفانۃ
 و لاج الشہ ظہر و لمع و لصیار الصغیر و ہوا قوس من النور و کذلک قال تعالیٰ جعل الشمس
 ضیاء و ہوا نور و اراد چنیہ العجرفان العرب تشبہ النار بالفجر قال الحاسی ہبت و منبح بعد البعد
 و عوۃ بشقرا مثل العجرفان و قودما اسے دعوتہ بنا شقرا و عوۃ کا فجر بقول او قد

پس واو سے شریب است پس موضع شغبان است پس ابلا است یعنی پر سب سے
 نزدیک روض القضا ہے پھر موضع شرب کی واو سے پر شغبان ہے پر ابلا ہے قال
 لا ارا سی من عھدت فیہا فابکی الیوم ولھا وما حکیب البکاء الطرف اغنی
 فیہا تجھل ان تغین باسے وان تغین بعدت الدلہ بالذلال المعطل فاللام بالفتح والتحریک ذہاب
 القلب من الغم والفعل کفرح لقیال دلہ اذا تجر و جن جبا منصوب علی انه مفعول لہ او حال تباویل
 المشتق وما نافیۃ او استہناسیۃ کحانے قول الرزیبے رض عم و ما یرد بکای زندا والاحارۃ
 المرود منہ قولہ طمحت فما احارت شیئا اسے قماروت شیئا و ما احار جوا با مارده لبقول لا ارا سے
 الیوم فیہا من عھدت بہا و لا ارا سے الیوم من عھدتہ فیہا فابکی الیوم من دلہ او الہا و ما یرد بکای
 مے گوید کہ من در موضع مذکورہ امروز آئے نامے بنیم کہ در انہا بد و ملاقتے شدہ ہو وہ میں امروز
 از در عجم مے نام و مے گریم و حال آنکہ گریہ سچ سو دنے دہ چہ بر من چہیزے روئے کند و یا چہ
 رد خواہد کہ یعنی وہ مکان آج سوئے پڑے ہیں اور جن لوگوں سے وہاں کہیں ملاقات ہوئی
 وہ وہاں نہیں ہیں سو عجم الم سے رو تا ہوں اور رو تا کچھ فایدہ نہیں دیتا ہے یا کیا فایدہ اور کجا قال
 ولعینک او قدرت منہن النساء صبیلا تلوے تجھا العلیاء البالیات
 ادخلت علی مشتی العین اسے ملائمتہ بخدا رک و حضورک و اطہرت نون تو بن ہند لافسرا
 و الا صیل آخر الیوم و روئے حسنیہ او ہوا الآخر نقیض الاول و اراد بہ آخر الیوم و المنصب
 علی الطرفیۃ فی کل منہا و الو سے بہ رفعہ و اراد بالعلیاء اس الجبل لیسیل قولہ لاتے خزار
 و ہو جبل معروف بنی طیب نفعہ و لبقول او قدرت منہ سجدارک النساء نے آخر الیوم یرفعھا

کہ بڑے شمار میں ملائے ہوئی فراق کے خبر سنائی اور بعد کے اوسکے مقاموں میں سے
 بہت نزدیک موضع خلساے جو دھنار بلاؤتیم میں واقع ہے قال فالحمیة فالصفا
 فالعناق ففراق فغادب فالوفاء الحمیة بالمہمۃ فالحمیة الشدۃ موضع قال
 امر رئیس عم بجزع حمیة کان لم یتیم بہا والصفاح بالہلینین یعنی الفار کتاب جہاں بقرب
 وادریغمان والاعناق جمع عشق وحنق الجبل باعلاندہ وفاق الفار فالوفاء حمیة
 کتاب جبل والغادب بالمہمۃ فالذال المعجزة فالموحدة موضع حبیل فان ارید بہ الموضع فهو
 مرفوع عطفاً علی الاعناق وان ارید بہ جبل فهو مجرور عطفاً علی فراق والوفی مقصود موضع
 ولاکنہ تدریسہ ورتہ بقول فاقربہا بعد الخصال الحمیة فالصفاح فعوالی ففراق فغادب فالوفاء
 مے گوید کہ بعد از ان اقرب مقامات ملاقات او موضع حمیة است پس صفاح است پس
 موضع بلند کو وفاق پس غادب پس وفاست یعنی کہ بعد اوسکے ملاقات کے سب مقامات
 میں سے بہت نزدیک موضع حمیة ہی پر صفاح ہے پھر کوہ فراق کے اونچی مکان ہیں پھر غادب ہے
 پھر وفاست قال فریاض القطا فدویۃ الشربہ فالشعبان فالابار ورض القطا
 وقد یقال لریاض القطا موضع والادویۃ جمع واد وادواہا الواو سے وانما جمیعہ باعتبار
 الامزاج کان کل ہمزہ منسہ واد مستقل والشربہ بالمعجزة فالمہمۃ فالوحدۃ کقصد موضع قال علامتہ
 ح حبیل یا بار و باحان شربہ والشعبان اکثہ وضع اسمہا علی صیفۃ الشیبۃ کالجرب و
 الاجبادین والابار فالموحدة کالجرب موضع و ہذا بعد الموضع المذكورۃ بقول فاقربہا ریاض
 القطا فدویۃ الشربہ والشعبان فالابار مے گوید کہ بعد از ان موضع ریاض القطا

المشوار بقول حسب تنی اسماء فبفراقها ولا عذر ذاک فانہ کہ من تاویل من الثوار سے گوید کہ
 ما لا اسماء از فراق خویش گاہی خشید و این مضامین مدار و چنانچہ قلمت گاہی میر نجد و تنگ بی آید
 یعنی اسماء نے بگوہر سندی کہ آب ہم چلے میں اور اب ہمارا تھا از فراق ہے سو یہ بات اچھی بات
 اسلئے کہ بہت سے رشتی والے رشتی رہتے اور کما جاتے میں قال او ندیا اینہما ثم ولت لیت شعر
 منی کیون القار بقول و لاء و ذرہ او ادر عشم و اشعر لکنہ الاطلاع و حبل الاستقامت مفعولہ و غیر
 مخدوف و کان تا نہ بقول اخیر تنا بفراتھم و استناد پر بلافا و برت غنا و لیت اطلاعی باز منے
 یوجد القاعدہ حاصل سے گوید کہ پشتر از فراق خویش آگاہی داد و بعد از ان پشتر
 کرد آئید لہ خود گرفت و کاشش کہ این میدانم کہ باز کے ملاقات خواہ شد بغیر پہلے
 جائی سنا ہی پر پیہر کہ چینی موٹی اور کیا اچھی بات ہوئی کہ پہلے کاتیا محبو لک جاتا قال
 بعد عہد لنا برقمہ شمار فاونے و یار یا اخلصا الطرف متعلق باذنت فہو ظرف
 الایدان و العہد القار و الباء للطرفیۃ و البرقہ بالضم الارض العلیظہ و برقات العرب کثیرۃ
 منہا برقمہ شمار و قال فی القاموس برقمہ شمار جبل معروف و قد عدنا من البرقات حیث عد
 البرقات و القار للترتیب و الاو سے الاقرب من الدنو و هو القرب و الترتیب بحسبہ و الیدیا
 جمع دار و الضمیر الجور و اللاماء اخلصا بالمعجزة فاللام فالمتحد کحوار موضع بالمدنی سنی تیمم
 بقول اخیر تنا بفراتھما بعد ما عہدنا بہا برقمہ شمار فاقرب و یار یا اخلصا سے گوید کہ اسماء
 فراق خویش بعد ازین حسند و اد کہ برقمہ شمار ملائے گردید و بعد ازین موضع اقرب معان
 ملاقاتش زمین خالصا است کہ در و نہا رہنے تیمم و متع است یعنی اسماء نے بعد اسکے کہ

الكبرياء شيئا في ثم أخذ الهند والاشراف من الفريسيين وبعث بهم الى مكة للحجف وبعث معهم العنقا
 بالعجز المتبني وفي ذلك يقول الحارث ذابعت فملا سعت لصح الصديق كصلح ابن مارية الا خصم
 وقيس تدارك كبر العراق وتغلب من شدة الاعظم عني بان مارية بنت الصباغ العنقا وهو المراء
 يقول في فريسي العنقا بنو سعي حب كاذب شيمه فليثوا على ذلك ماشاء الله ثم سرح النعمان
 بن المنذر المذكور كجا من بني تغلب الى جبل طي فزولوا به صنف كان لبني شيبان وتيم اللات من
 كبر فذكر كبر تغلب انهم اخروا هم من الماء الى المفازة فمات العموم عطش فانت بنو تغلب عمر ومن
 هند واستعدوا على كبر وقالوا لسبكت غدتم ونقصتم العهد فقاتلهم كبر انتم الذين فعلوا ذلك
 راو عتيم الباطل علينا وقد سقيناهم اذ اوردوا وحلنا بهم على الطريق اذ اخرجوا فمات علي بن ابي طالب
 اسيل وانشد الحارث هذه القصيدة يذكر فيها عدة ايام العرب يعير بنو تغلب بعضها بقصر حيا
 وبعضها بقرانيا بعد يومين من هند بانه لا يلزم كبرا ما حدث ثم تغيروا على هذه الحال ولم يزل في
 نفسه من ذلك شئ حتى امراستهم ام عمرو بن كلثوم فوقع ما ذكر في ترجمته عمر بن كلثوم
 قال ابو عمرو الشيباني لو قال الحارث هذه القصيدة في حول كامل لم يكن ملوما وقد قاطها على الاشكال
 وقال الاصمعي لما انشد الحارث هذه القصيدة مرتجا لابن عمرو بن هند قام عمر بن كلثوم واخرها
 قصيدة النوتبة اى المذكورة قال شيبان في انشد بالحارث مبنو كما على قوسه لا تشعرا
 يشه من شدة الغضب هذا حقيقة العلم عند الله قال اذ قلنا عينها اسماء ربنا وميل
 منه النوا من الخفيف والقافية متواتر يقال آذن به اذا خشي في البين الفراق والشوار
 بانفع السكون والاقامة وسنا والملال اسير على القلب فان الملال من صفات المدرك وللاودا

الحارث الحارث مبنو كلثوم بن عمرو بن هند

ہند یہ بخوبی کلمہ کل مجرورۃ عطفاً علی اسباع او علی جامعۃ والنسر طیر معروف یا کل البیض فایستوی
 اگر کسی و مندیگد با کف الفارسیہ کیسور او تشعیر بالمختصین فالہتد النسر لمن یقول ان فیعلما فیعلما
 بنی من السب و شتم فلہما عدو فانی واللہ لقد ترکت ابائہما صغیراً طعمہ للسباع او کل صبیح و کل نسر
 سن لافید علی الکب سے گوید کہ اگر سپان ضمضم مراد گویند و دشنام ہا بہ ہند تخی بیانہ
 ایشان و معذورانہ چہ من پر لایش از کب شتم و خورش در زندگان و یافقاران و کرگان سالخوردہ
 مؤذوم یعنی اگر وہ دونو چھکورا کہین اور میرے آبرو و گارٹین تو وہ معذور ہیں اسلئے کہ میں نے
 او کی باب کو در ندون یا بخون اور پرک گدوں کے لئے چوڑا و اعلم انی قد اتبعت فی شرح ہذہ
 القصیدہ ما کان مذکور فیہ و پوزاد و ترکت ما سکد صاحب العقد الثمین فی سلک المخولات و ان
 کان قد ذکر بعض الشراح بعضاً منہا و لکن فی اوقت تحقیق صاحب العقد الثمین ہذا و العلم عند اللہ

القصیدۃ السابغۃ

ہذہ للحارث بن حلزہ کبیر الحار الجعفی و شہید اللام فالعجیز بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مکہ
 بن عبد بن سعد بن حاتم کعبہ بن حاصم بن ذبیان بن کنانہ بن شیکر بن کعب بن وائل الی آخر
 السب الذکور فی ترجمتہ طرز و من حدیث ہذہ القصیدۃ علی ماروس عن ابن الکلبی ان المنذر
 بن مار السہامی اصبح من کبر و ثوب و شرط علی النسر یقین ان اسے قسنبیل و جد نے قوم منہم فہم صنایع
 لدروان و جدیہ مجتہدین قسین منہما ففیظرا قرہما الیہ و قد توفی ہذا الامام قسین بن شہر حیل بن

ضمضم باجمین گزرم بن ضمضم و احاء حصین بن ضمضم ^{بن ضمضم} الذی انین بن بنی مره بن عوف بن سعد
 بن ذبیان بقول و صدقانی قد اخذت ان اموت و لا تكون و لا تدور حادثة الحریا و رحی الحریب علی ابنه
 ضمضم سے گوید کہ تم جدا کہ میں ازین تیرسم کہ میں میرم و حادثة سمحت جبک و یا آسیای گردان
 پیکار بر سر پران ضمضم گرد و بیعنے خدا کی قسم کہ میں سببات سے بہتہ در شامون کہ میں مرجاؤن
 اور لڑائی کا وقت یا لڑائی کی چپٹے چکی ضمضم کی وہ وہ بونٹو کے سر پر نہ چپٹے قال شامی عرضی و لم
 اشتہا و الذی بن اذالم القہا و فی اشتم الطعن ^{سے العزیز} و العرض بالکسہ جانب الرجل من نفسه و
 یحفظ من النقص و یتکث ایضا و احادثة الشامین الیہ علی قصد الاستمرار و الماضي لیسکون الا
 صدوقہ و یبغی ان یفیع نقلا لایہ ضمضم المعروف و الذی لقرام لا یجب یقال نذرہ علی غنہ اذا اوجہ
 علیہ بالقرام و لغت حرک العزیز فی الم القہا علی المیم کما یقال فی قاری بقول الذین کبیرن عرضہ و نقصان
 منی علی الدوام او غنادک فی الماضي و لم اشتہا نقط و ینذران قتلہ اذا لم القہا سے فی عنیتہ میگیو کہ
 انا کما پیوستہ آبروی من کتند و مراد شام میدهند و من بد شنام اثیان نیز و احاتم و وقتیکہ مرا
 نمی بنید نذر خون من سے کسند یعنی وہ کہ سدا محکو گالیان و تی ہن اور من نے بھی اور کو
 گالی ہنیں دے ہے اور میرا او کما سنا سامنا ہنیں ہوتا ہے تو وہ میرے مارنے کے
 تیر من کرسٹہ ہن اور اپنے ذمہ پر واجب ہر تاقی ہن قال ان لقیلا فلقدر کتہ
 اباہما جزا السباع و کل لندر شام جزا الشرط محذوف اقم سببہ
 مقامہ و الجزر محکہ الطعمہ و السباع سبع سبع و ہو کل
 مقدر من الحویان و فی دیوان جزا الجزا مقدر و ہو ایچہ فالیم فالہما الصبیغ فارسیہ کفتاؤ

و غنم بکمل فرسان طی فایضم قد کا نواقدا غار و اعلى ابل سے عیس و قد کا نو خلو فایض
 عنتره ذلك فکر وحده عليهم وانقد الابل من ایدیم و حذیم بالمهله فالذال المعجره فالتعانیة
 کثیر علم و فی بعض النسخ خذلم بالمهله فالعجره فاللام کحجر نقول لید عطفنا ما و حد سے فر سے
 علی الذین کا نوازه قد غار و علی اهلنا من فرسان طی و قد کان الدم لیل من صدره
 حتی جعلو لیلین حذیم یعنی و منہم و حاد و امنی بہا و ترکوا الابل سے گوید کہ سو گند بخدا کہ من
 او ہم اپ جو رابر غار نگران سے طی کہ بر شتران ما دست غارت کشا وہ بود نذر اکلندم
 و جال این بود کہ خون ارشید او میرفت تا ہیکن آن سواران و و میران حذیم اسپر خود گرد آید
 و شتران ما گنبد شتر یعنی خد کے قسم کہ خاص میں نے اپنے گھوڑے کو بنے طی کے اون
 لیٹروں پر و الا جنہوں نے ہمارے اونٹوں پر ڈارا رہا اور جلال ہوتا کہ گھوڑے کی چاتی ہو بہا ہوا
 رہی تھے یہاں تک کہ اون سواروں نے حذیم کے دو بیٹوں کو مجھ سے لینے کے لئے ڈال آئے
 بنایا اور اونٹوں کو چور کر ہاگ گئے قال و لقد خشیت بان اموت ولم تکن للحرب
 و ایرتہ علی ابنہ صمضم اللام موطیہ للقسم و قد للتحقیق و المناصفہ یعنی الحال و قد جو زوا
 وقوع جو بالقسم بلا تکیہ ایضا نص علیہ الرضی و الباء و حذہ علی المعقول زایدہ فان
 اکتیہ متعد بنیہ و نک مثل قول الراسم نصیب باسیف و زرجو بالفرج اے زرجو الفرج و لم تکن یعنی لا تک
 و نے دیوانہ و لم تدر من و اید دور و جو یعنی لاتر و والدیرتہ کا و ثرہ العامتہ و منہ تر نصیب کم الد و ابر
 ای الحوادث و یجزان کیوں صفت لخذوف و ہو سے و ہذا قرب قال ۱۶ اذا دارت رسی
 الحرب الزبون و ابجار و الجور و اعنی للحرب حال من و ایرتہ مقدمہ علیہا کو ہا کر تہ محضہ و معنی با

کہ جو توجہ جانتے ہے اس پر سمجھ رہے اور جو نہیں جانتے اس سے واقف ہو قال حالت رما
 نبی بغیض دو کلم و زوت جوانی الحرب من لم یحرم یتقال حال اثنے دؤ
 اذ واقع صاحب زادنہ اے قدامہ و عنے نبی بغیض عبسا و ذبیان فاحتم نبو بغیض بن
 ریش حکام غیر مروتہ و ضمیر جمع المذکر المفرد المونث فی الخطاب شایع عند ہم قد ذکر تہ فی موا
 عدیدہ مع الشواہد و زواہ بالمعجۃ فالواو فارقہ و منہ الزاویۃ و الجوانے جمع بغض من جنہ الذی
 علیہ اذ جرحہ بکیت لمنہ غمہ و عنے بہا النفس التی حیث الحرب علی عبس و ذبیان کتیسین
 زبیر عین و حدیقہ بن بدر من ذبیان و جسم الذنب اذ جرحہ و کسبہ و عنے بہ من لم یکب
 الحرب و قد استلہ بر کسب بن زیاد و شداد بن معاویہ و لذلک قال ربیع بن ایت صریحاً علی
 البلاء و حتی صطرت اجدہ منیتہ حرب جبا فاما تفرج عنہ و اما اسما یقول حالت رماح عبس
 و ذبیان قد اکرمہ سے بانے اشد المنع و فارق الذین جبا الحرب الذین لم یکسبوا -
 مے گوید کہ جنگ عبس و ذبیان در میان ما حاضر گردید و کسب بن زیاد باعث جنگ بود
 از کھانی کنارہ کردند کہ هیچ خسل ایشان در و نبود و بی گناہ گرفتار بلا گردیدند یعنی
 عبس اور ذبیان کھار سے تمہارے تو مون میں لڑائے قائم ہوئے اور یہہ بڑا پردہ حاضر ہوا
 اور لڑائی کے اوٹھانے بہر کانے والے اک ہو گئے اور بگیناہ آفت میں پڑ گئے قال
 و لقد کرت المہر بنہ مسموہ عنے قحتمی انخیل با بنہ حذیم الام موطیہ مینقسم
 و الکر العطف و المہر بالنعم و لذلک فرس ذکر اذ اقولے و اراد یہ فرسہ او ہم دو
 کر فضے اذ مخرج منہ الدم و سال و الخو الصدر و الخمدہ حال من المہر و التی جعلہ خارجاً و جنبہ

التي تركب في ديوانه جمالي وجميع حمل والعرب تستخر بالقبيل وركاب جسم وكميون بها عن سيم
 حيث يشاء وان محاذيهم فيه والمشايع الرشيقي الصاحب الذس يث ابعاك والليل العقل
 والجنحة الاسستية حال المحمذ باهله فالقاء الكدسع والضمير المنسوب للمعب والراس النظر بالقبيل
 وروى بالمراد البالم المحمذ لفظا وعنه يقول ان ركابي متفاداة لي وطمية تسيح تحي حيث اشاء من السبل
 يكون عني عطف وادفعه براسه او با محكم مے گوید کہ شتران سوار سے من مطيع و متفادوم بودہ
 چنانچہ ہر جائے کہ سوار ہم سیروم و عقل سلیم من رشتیق است و براسے و یا بارے کہ استوار
 و محکم شد او را سیر نام یعنی میری سوار یاں سیر سے کہنہ من میں جہان چاہتا ہوں و ان
 جاتا ہوں اور میرے عقل میرے ساتھ رہتی ہے کسی سچے کی بات پر او کو تکلیف و نیا ہوں قال
 انی عدائی ان ازورک فاعلم ما قد علمت و بعض مالم تعلمه يقال عداء اذا جاوزہ
 و کاف الخطاب کسورة و نے فاعلمی جمع میں بحقیقہ و المجاز فان معناه فاستقی علی علم
 ما قد علمت و اعلم بعض مالم تعلمی علی ان بعض مالم تعلمه عطف علی ما قد علمت و يجوز ان يكون فاعلم
 بعضه مستقی علی علمه و يكون حامل بعض مالم تعلمه محذوف فایجاد علمتہ فی تصورہ و يقول انی جاوزت
 ان ازورک یا علمتہ لوقوع الحرب بیننا و بین قومک فاستقی علی علم ما قد علمتہ من جسے
 و شقی و اعلم بعض مالم تعلمیہ من مقالته شدا یا لفران مے گوید کہ اسے علمتہ از من
 بفرسنگہا دور افتاد کہ چشم شتاق را بنور جمال تو برافروزم پس اکنون میباید کہ آنچه
 تو از من میدانی بران مستقیم و قائم باشی و آنچه کہ نے دانے از و آگاہ شوے یعنی
 او علمتہ یہ بات اب کو سون جا پڑے کہ میں تجھ کو انکھ ہر کے دیکھوں میں اب یہی مناسب ہے

بیک و سنت یک لجاج و ذوال کثیر فی محبوبہ مشفقہ محمدی القدی خمیسی بلیغہ یا القدی وغیرہ
 عنترہ و ہوناموی حذف منہ حرف اللذام بقول والند شقی نفسی ما کان بہا من اللذام و ابرہ
 سقہما الذی بعرضہا من قولہم فی قول الفوارس من قوسے و یک یا سنترہ اقدم علی الاعداء
 مے گوید کہ قسم بجز کالین قول سواران کہ اے کنجت عنترہ پیش برو برو دشمنان حملہ کن جانم را
 شفاے کلی بخشید و مرضی کہ لاحق حال او بود یک قلم نایل گردانید یعنی خدا کے قسم کہ سوار و کتا
 کینے کی اور کنجت کے مارے عنترہ اکی برہ اور دشمنوں پر حملہ کرے جان کو بڑے راحت
 اور برے مرض کو بالکل بویا فال و الحنیل تقم الجبار عوا بامن بن شیطنہ و انصرتم
 او و حالہ و الحجة حال من فاعل شفی و ہوا العال نہیہا و الاقحام الدخول بلارویۃ و فکر و نجبا
 بالمعجۃ فالوحدة فالہلک کسحاب بالان من الارض و العوا بس جمع عابس و ہوتغیر الوجہ منسوب
 علی الحالیۃ و الشیطان المعجبین منہا تمانیہ بصفتیل الفرس الطویل الذکر و الشیطانہ موشہ و الاجر و ما کان
 من الفرس قصیر اشعر و الجبار و المجرور حال بقول و لقد شفی نفسی قولہم ذلک و قد کانت الحنیر
 تدخل الارض اللبنیۃ و من عوا بس الوجہ من بین فرس طویئہ و فرس طویل قصیر اشعر مسکویہ کہ
 حال این بود کہ پائے ستوران در زمین نرم و گردناک فرومے شد و ہمہ ترش روے و در میان
 اسپ مادہ کلان داسپ کلان دکم موے بود یعنی حال یہ تھا کہ بڑے بڑے کہوڑے
 کم بالون والے اور اچھی اچھی گھوڑیاں لائینے قد کے نرم زمین دہنی جاتی تھیں اور چہرے اونکے
 بگڑ رہی تھی قال ذلل رکابی حیث شئت مشابہی لہی و حفرہ براے مبرم
 الذلل جمع ذلول و ہوا ضد الصعب یقال صعبت علیہ و اتبہ اذا عصت علیہ و الرکاب الابل

و شکایت آنها با شک روان و بانگ نرم که از صہیل کم میباشد من خود بعینے پیرا
 اپنے چہاتی کو تیرون کی مار مار سے پیرا اور بہتے آنسوؤں اور چوٹی آواز سے ادنیٰ سخن
 کی شکایت مجھ سے کی قال لو کان بیدرے ما المحاورۃ اشکے و لکان لو علم
 الکلام مکلئی با استغنامینہ کمانے قولہ تعالیٰ ما کنتم ندرے ما الکتاب و المحاورۃ مرچہ
 الکلام بین المخیطین قال تعالیٰ فقال لصاحبہ وہو یجادرہ و یکلے خبر کان و نے دیوانہ
 م و کان بیدرے ما جواب نکلیم بقول لو کان یعلم ذلک الفرس ما راجعۃ الکلام بینہ و بین
 صاحبہ لا اشکے الی باللسان و لکان مکلئی و علم الکلام مے گوید کہ اگر آن اسپ صفت
 گسکوہ با مچھے دانت بزبان خود شکایت میکرد و اگر گفتہ شود کہ درن میدانست من
 گسکوہے خود بعینے اگر وہ گھوڑا بات چیت کرنا جانتا تو زبان سے سکوہا داکرنا
 اور اگر وہ بولنا جانتا تو مجھ سے بولتا قال و لقد شفنی نفسی و ابرہہ سقمہا قیل القوار
 و یک عنترۃ قدم اللام موطئۃ للقمم و اسقم بالضم المرض و اراہبم النفس العار الذک
 کان الخیضۃ من قولہم انہ عبد و ابن سوداء و کشرہ ما بقول ہذہ الکلمۃ فیہ تیس بن زبیر و عمار
 بن زیاد من عیس و قد کان بینہ و بین عمارۃ عداوۃ و محاباۃ و تخیل فی الاصل ماض
 مجول ثم نقل الی الاستیعاب معینۃ المقولۃ فا صنف اصناف الاسم و منہ قولہ تعالیٰ و تخیلہ یار
 ان ہولاء و وی کلمۃ تعجب فیقال و یک وقت کہنی ہیا عن الویل فی کون بعینے و یک و ہے
 کلمۃ یہے ہیا علی الخالف و قد استعملت ہمنما لوافق اشعار ابانہ کالمخالف حیث لا اقدم علی تم
 قد یستعمل کلمۃ اشرو و انقض فی موضع الخیر و الحب کما یقال لا اباک و لا اخاک و ترتب

البیہ تذخل فیہا و تخرج منہا مے گوید کہ عشرہ رادرین حال میخاندند کہ نیزه ہاے دشمنان
 در سینه او ہم اسپ او بان سہاے چاہ در سید و برے شد عینے وہ لوگ عشرہ کو اسپ
 حال میں پکارتی تھے کہ دشمنوں کے بہالی گھوڑے او ہم کی چاتی میں گھستے اور نکلے تھی صبیہ
 گھوڑین کے رسیان گھوڑین میں جائے نکلے میں قال مارکت از مہم شجرہ نخرہ و لبانہ
 حتی تشر بل بالدم الشعرة بالثقة بالعبوة فانتمہ بالضم ما فوق صدر الفرس و نخر الفرس
 صدرہ و اللبان بالفتح صدر کل ذے حافر عطف علی الشعرة و المجروران ما دام
 و تشر بل السیس المر بال بقول مارکت ارجی الاعداد و اذ نتم شجرہ صدرہ و صدرہ حتی تشر بل
 صدرہ و لفضہ بالدم سے پس سر بال الدم مے گوید کہ پیوستہ سینه آن اسپ مدارا
 پس پاسے گرد و در تیر و سنان او اسے انگنم تا ایچہ سینه او و یا خود او جا م خون پریشہ
 یعنی میں گھوڑے پرانا اور او کے چاتی کے کہیں تھے دشمنوں کو مہار: بیان تک کہ
 بہا لون کی طراسے وہ یا اسکا آکا بہو لہان ہو گیا قال فار و عن و وقع القفا
 بلبانہ و شکا الی عبیرة و تخم الماز و الار الاخراف و الوقع الضرب بالے و لفتنا
 الراح و البال و التقذیر و اللہما سترہ و اللبان صدر الفرس و غیرہ من ذوات الحوافر
 و العبوة الدمع و تخم صوت الفرس و دن الصہیل قال ع لیبو ذینے الختم و الصہیل و فی
 الصلح تخم بانک کردن اسپ بر علف و بالحد مو غیر الصہیل بقول نصر ف صدرہ او
 فالصرف بصدرہ عن و قفات الراح و شکا ہن الی بدیع سایل و صوت
 دون الصہیل مے گوید کہ پس سینه جو فوراً از صد مات نیزه ہاے دشمنان بگردانید

المعجزان بحث بعضهم بعضاً على الاقدام ولا يقيد منهم احد والحجة حال والكر العطف والمنع
 كعظم المذموم جداً وتعباً له مجرد وعنى بغير مذموم غير مذموم فان المقام مقام المدح وفي مثله
 يعقبتعنى الاصل لانعنى المسبب والزيادة وغير مذموم منصوب على انه حال من ضمير المتكلم يكره
 فيه ما صدر عنه وحده يوم اعترض على عيسى وذهبوا باليه حيث كره عليهم وحده واستغذوا بالبر
 من ايديهم وبنوع عيسى بنظرون فيقول لما رايت بنوع عيسى اقبل جميعهم بحيث بعضهم بعضاً على
 قتال العدو ولا يخرج احد منهم كهرت على الاعداء عنيب مذموم والغت الغنمية من ايديهم
 حى كويده كچون قوم خود رايد بخيالت ديدم كه همه كيد كير را بر جنگ دشمنان حى انگيرند و
 كس نمخيزد خود او سپ خود را كروايدم و بر دشمنان افتدم و حال اين بود كه قابل تخمين و آفرين
 بودم و بجز آفرين گاهي نشنيدم لعينى جب مين شى و گيها كه سار سى قوم اسپين ايك دوسر
 كو او بهار تى هى اور كو سى مرد او بهر تانين تو مين هى لوتا اور دشمنون پرتوت كركر اور حال تيا
 كه تخمين و آفرين كفايل تيا اور واه واه كى سولس كه بهي كچه اور نين سنا قال يد عيون عنت
 والراح كانها اشطان مير فى لسان الادهم الصنير فى الفعل سنى عيس
 وعنت ترخيم عنته فى غير موضع السداء ضرورة منصوب على انه مفعول وروس عنت
 بالرفع على ان يدعون بعينه يقولون وهو منا وسى والاصل يقولون يا عنترو والواو حالية و
 الاشطان جمع شطن بالمعجمة فالمعنى المحسب الطويل وقيل مطلقاً وتشبيهه فى الطول والحركة
 واللبان صدر الفرس والادهم علم فرسه نص عليه فى القاموس واللام زائدة فيقول
 يدعون عنترة باعلى اصواتهم حين يرحل الرياح فى صدر فرسه ادهم وتخرج منه كمان شطن

بہادر ایسے بولوں سے کرتی تھے جس کے معنی سمجھی نہیں جاتے تھی یا ماری مرنے کی بوقت
 ایک آواز ادا ہونے سے نکلنے تھی اپنے چچا جان کی وصیت کو نہیں بولا قال اذ یقولون فی الآ
 لم احم عنہا ولو انی لصا بقی مقدمے الطرف ابدال من الاول ولم احم بیان مجید حفظت
 اذ تعلق بقولہ لم احم وطرف لہ وبقال انما ہذا جلد بینہ و بین عدوہ کالجنتہ والصغیر نے الفعل
 لہ یعنی بس فان عنترہ کان یون تدلہم فی الحرب وقد قال فی موضع ۴ ولقد غدوت
 امام راۃ غالب اسے نبی غالب بن عباس وہم مطہ و خام عنہ بالمعجزہ اذ انکض عنہ علی عقبہ
 والصغیر الحبر والاسنتہ وفضائق الامراذ اصاق شدیداً و ہذا التفاعل للبا نعة کالتبارک والتعالی
 ومنہ تبارک الذی و تعالی شانہ والمقدم موضع الاقدام والحجۃ متصلہ بقول حفظت وصیغہ
 اذ کان یحیی بنو عباس جنبہ پیہم و بین اسنتہ اعداد ہم سلم اتاخر عنہا اولم اتاخر عن الاستتہ
 اذ یقولون بل ایما ولو کان موضع اذما می ضیقاً شدید الصنیق حے گوید کہ وصیت عمر گویا
 جو راوقتی فراموشش کردم کہ قوم من مرا سپر سنا ہمارے کردند کہ پس پانچم دیا من پس یا
 شدیم رفتی کہ قوم من مرا سپر سنا ہمارے موزر اگر چہ بیاعت تنگی موضع اقدام پس ہم زخم
 یعنی میں اپنے چچا کے وصیت کو ایسے وقت میں نہ ہوا لاجبکہ باجی بند اپنے میرے پناہ
 میں تھی اور میں اونکی سپر تھا کہ چچی نہ تھا میں یا یہ کہ میں چھی نہ تھا ایسے کڑے وقت میں
 جب کہ میں اپنے قوم کے ڈال رہا اگرچہ تنگی مکان کی ضرورت سے آگی ہو نہ علی قال لما
 راۃ القوم امین جمعہم تہیدامرون کمرست غیر مذموم عنہ بالقوم تو رہے بنے
 عنس اور مطہ بنے غالب بن عباس والاقبال التوجہ لیسیل والجمع الجمع والندام بالنداء

منہ علی عقبہ
 ان یون الطرف
 متعلق بقول
 اذ یقولون

اشتقتین عن الاسنان کما یعین الخوف والغریح لانهما تبعد وعنده نقول والتدلف ذکر
 وصیة عمی فی ذلک الضحی اوست الحرب صین تبعد الشفتان عن الاسنان فتخرج عنده
 خوفا وفرعاً مے گوید کہ قسم جدا کہ من وصیت عم بزگوار خود را در عین چاشت بزور جنگ
 اندران ساعت کز غایت بیم جان لبها سے مردان کارزار از سلک دندا ہما سے بر طرف میگردد
 فراموش ساختم و بران کار بدیش ہم لعینے خدا کی قسم کہ میں لڑائی کی دن ہیگ دوپہر سے بین
 جب کہ ڈسکے مارے وات لکھی پڑتے ہی اپنے چچا کی وصیت کو نہ بولا قال فی حوتہ الحرب
 التي لا شیکي عمراتها الا بطل غیر تعظم حوتہ الشی بالہتہ معظہ والظرف بدل من الاو
 ویکوز ایکن ظرفا لغاوص شفتین ورنے دیوانہ نے حوتہ الموت والمراد بالحرب فامعنا محله لغیرہ
 بالمعنی فامعنا الشدة والجبر وعسلی وایہ القصاب للحرب او للجوئہ وعلی رواۃ الدیوان للجوئہ والابطل
 الشجاعت فاعل العنصل وایہ تعظم بالمعنی صوت الا بطل عند القتال وتکلم کلام لا ینہم معناه
 والاشدنا رعلی المعنی الاول منقطع وعلی الشانی منقطع فان الاشکار کیوں بالکلام فلا ینہل فیہ صوت
 الا بطل عند القتال واما ینہل فیہ الکلام الذس لا ینہم معناه نقول ذکر ت وصیة عمی فی معظم
 الحرب التي لا شیکي الشجاعت شاید بالکلام الا الکلام لا ینہم معناه لعروض المقاساة والمعاناة
 او ولاکن کان ہم صوت عند القتال مے گوید کہ در عین جوش جنگ کہ بہا دیران
 دلاور شکایت سمجھتیہا سے او بعینہ از کلامے نمی کر و نہ کہ معنی او فہمیدہ مے شد یا مگر
 از وہان ایشان بر مے آمد کہ ہنگام کشتن وزون از انان شنیدہ مے گشت وصیت عم بزگوار
 خود را بدوشتم لعینے لڑائی کے ایسے وقت میں جسکی نتیجہ ان کے شکایت بڑے بڑے

کہ خیر تو سے سفید رنگ و باہمی و لب سفید باشد و ہمراہ ما در خوردن میگردد یعنی
 میں سنتی سے چیدیا اور اوسکو کچی ٹیب سے خبر ہو گئی چنانچہ اوسنے میرے طرف ایسے
 گردن کو اوبہار کر دیکھا جو اوس ہر نوٹہ کے گردن کے مانند تھے کہ وہ اپنے مان کے ساتھ
 چلتا جو وسے اور رنگ اوسکا گورا اور اوسکے ناک اور مونٹ پر سفیدی کا وہا مو وسے قال
 نسبت عمر و اغیرت اگر نعمتی و الکفر محبتہ لنفس المنعم منی الرجل مجہول اذا
 اعلم نفعہ الی مثله مع عمل مفعولہ الاول ضمیر المستکم والثانی فی عمر و اول الثالث غیرت کہ عمر و علم
 ابن عمر و اشکر فی الاصل اطباء النعمۃ بالسان و القلب و الجوارح و الکفر فخرنا و وجدنا و الخبیثہ
 - بیبا الخبث کا یہاں سبب و محبت سے سبب الحین و الخبیل بقول جنس فی الناس ان عمر و الاشکر
 نفعہ علیہ و الکفران سبب بخت لنفس المنعم فلا ینعم بعد ذلک میگوید کہ من شینہ ام
 کہ عمر و اشکر مجی نے آرد و حال ابن است کہ کفران نعمت طبیعت منعم را خراب میگرداند یعنی
 میں نے سنا ہے کہ عمر و احسان یہاں نہیں مانتا ہے اور بات یوں ہے کہ احسان کے مانع سے
 محسن کا بے برا ہو جاتا ہے پھر وہ رک جاتا ہے قال و لقد حفظت وصاۃ عمی بالضم
 او تخلص الشفقتان عن وضع الفم الام موطنہ للقسیم دارا و بالحفظ الذکر و عدم لسان
 و الوصاۃ الوصیۃ و العلم معروف و لا ینعید ان کیوں المراد بہ اللاب و الضحی فوق الضحوة و ہو
 ارتفاع النهار و اللام نسیب للعبہ و روسے فی الوعی و الطرف علی کلا التقدرین طرف بحفظت
 او بدل بن الطرف و تخلصت لشفقتہ اذا التفتت و تعبت و تشجت و الوضوح محرک البیان و وضع
 الفم کما یقع من الاسنان و لذلك یقال الوضوح لا یسنان لکن تبتد و عند الضحک و تضحی

ان ارید ہا عتدہ اللجنس و الکلام ح خارج محسب الشل و موشع بالحث و التخصیص یقل
 له و لک اذا کان علی قرب الحصول له و الارتقاء الرسه و المراماة بقول فذمبت و تحت و تحت
 فقالت انی رايت غفلة من الاعاوس الذین هم اقا بہا فتم و باور فان الطنبیہ مکتنة ^{بوصول}
 لمن مویری ویراے مے گوید کہ چنانچہ آن کس نیز کہ تحت رستہ بجانب اوشافت و
 بعد از تقش و تقص بسیار اینجور من آور که دشمنان را درین وقت غافل یافته ام پس برخیز و
 مشوق خود بمرت آریچہ آہو مادہ شکار آن کس میگردد کہ تیر بروقت میزند یعنی
 پروہ لو طرچی کہتی ہے او دہر کو چلتی ہوئے اور بہت سے چہان میں کہ بعد بھیخہ رلائے
 کہ میں نے دشمنوں کو غافل پایا اگر بن پر سے تو ابھی اوٹھ چل اور اپنے پایسے پر قبضہ کر
 اسلئے کہ ہر فی شکار اوسکا ہے چو تاک پر تیر مارے قال فکنا ما التفت بحید جدا یہ
 رشا من الغرلان حرار ثم بذہ الفار نصیجہ تدل علی مخدوف و تقض عنہ فانہ تدل علی
 ذنابہ الیہا ختیہ و املا عہا علیہ و النفا تھا الیب و قیہ شعار شیبا عتہ حیث ذمب الیہا نے
 الماعدا و الحیی معروف و الجدا یہ کبیر الجیم فاللال المخذ الغرال و الرشا بالہتہ فالعجہ تمہوز
 اللام محو کر و کذ الطنبیہ اذ اتوی و شہ و الحرا الایض اللون من اولاد الطنبی و الارثم باطلہ
 فالشہ آفل صفہ من ثم کفرح اذ الایض انفہ و شفتہ بقول فذمبت الیہا ختیہ فاطلعت
 علی فالنقت الی العین ریشہ عرق ولد من اولاد الطنبیہ فوسہ شیعی مع امہ الایض اللون فی الحجۃ
 ایض اللانف و اشقہ مے گوید کہ بجز دشمنین اینجور راہ مشوق بردہ شتم پرورے
 دشمنان کردم چنانچہ حکم اثر محبت بجانب من گبر و نے اظنفت شد کہ گردن آن آہو برہانہ

عزیز اللہ بن علی
بن ابی طالب
بن عبدالمطلب

طبیعت صعیبہ حاصلہ لمن حلت ہی حرمت علی او و حرمت علی او و قدر حرمت علی بان نزوح
 من بعد ابا و بان وقت الحرب بین قومی نبی عیسیٰ و قومی بنی زبیران و لیتینہما لم تحرم علی بان لم تنزوح
 او لم تنزع الحرب بینہما معے گوید کہ اسے مردمان پر نہیں پیدان آہو مادہ شکار یعنی عبدہ را کہ او
 در تنجہ کسی است کہ در حق او حلال است و برین بدینو چون حرام است کہ او شوہر کردہ و یاد در میان
 قوم من نبی عیسیٰ و قوم انبی زبیران جنگ عظیم افتادہ و اسے کاش کہ او برین حرام شدہ سے
 کہ او شوہر نہ دے و یا جنگ واقع گشتی یعنی اسے لوگوں دیکھو او اس شکار کے ہرنے
 یعنی عبدہ کو جو اس قبض و تصرف میں ہے جسکے لئے وہ مباح ہے او مجہد پر اسلمی حرام کہ
 او سنے خانہ ذکر کیا یا اسلکے ہمارے قوم او را اسکے قوم میں لڑائی پڑے اور کیا اچھی بات ہوتے
 کہ وہ خانہ نکرتے یا مجہد لڑائی پڑے قال فیبعثت جاری فعلت لہا اذہبی مختصی
 اخبار مالمی و اعلمی الغا للترتیب علی ما ہو صلحا و البعث الارسال لختس بالجیم تعضت
 الاخبار و بالھا و المہذ طلب خبر الخیر و لذلک قال فحسوم یوسف و اخیه و یقال و علم
 اسے کہ جبے علم و تقیین فی ذل الامر فقیول استفتت الہا فیبعثت جاری الی دار بافعلت لہا اذہبی
 الہا فیفتحنہ لی اخبار یا کو فی منہا علی علم و تقیین معے گوید کہ مشتاق خبر او گردیدم چنانچہ
 لہیز کہ خود را اچھا بن از فرستادم و گفتہم کہ برو و براسے من اخبار توں بگو و اگر تہیہ بگو یعنی
 میں مشتاق اسکے خبر کا ہوں میں نے اپنے کو تہیہ اور در حقیقت کیا اور یہیہ کہا کہ اسکے خبر دون کا

ہمیں بیک تپا لگا قال قالت راست من الاعا و عنی و الشاہ حکمہ لمن
 ہو حرکم ہذا الکلام یل علی محمد و فی المعزۃ العظمت و عنی بالشاہ الطیبیہ و اللام فی اللوم

و یقال ارادہ اذ انخرم اہلک کہ و منہ سب ابابکر و عمر یہیہ الاسلام و الخبز خال و الابدار الالہبار
 و النواجذ الہ نراس و الانیاب من بخذہ بالجسیم فالعجزہ اذ اعضد جمعہ جند و یکنیہ بابا و النواجذ
 عن الخوف و الفرز و تغیر الوجدہ قال ^۱ کہ سطر بادے النواجذ کالج و لما کان قد استقبل ہذا
 فی الصبحک اریفنا ہم بقول ان صبحک حتی بدت نواجذہ قال بغیر سیم بقول لما رانی قد نزلت فی
 سواد الحرب او عن فرسہ اریقت کفاف علی غفہ حتی کثر سنانہ من غیر صبحک و تبسم مسکوبہ کہ
 چون مرادید کہ در سیران جنگ و یازشت اسپ فرزد آدم و قد داد نمودم بر خود بر تندرہ
 دندان بر آورد یعنی جب او سنہ یہ و یکہا کہ مین میدان مین او ترا یا گوہر سے زمین پر
 آیا اور اسکے طرف کو چلا تو او سنہ ڈر کی مارے دانت اپنی نکالی اور گر گرانے لگا قال
 بالرحم ثم علوہ مہند صافی الحدیدۃ محمد یقال علاہ السیف اذا اتی علیہ من فوقہ
 بالسیف او ضرب علی راسہ و المہنت اسم معنول من مہند السیف اذ اشجذ و جدید السیف اسمہ
 و الخنزیر بالمعتمین کثیر القاطع بقول قطعنتہ بالرحم ثم اتیتہ من جانب فوقہ و ضربت علی راسہ
 سیف شہی صدف الحدیدۃ قاطع شدید القاطع سے گوید کہ بعد از ان بنوک نیزہ اش
 فرو و ختم پس از ان قدری بالاشدہ بر سرش یعنی بزدم کہ برسنگ نمان کشیدہ و آہن
 صغیر یافتہ و بغایت بران بود یعنی پیر مین نے او کو بہالی کی بہال مین بندہ اور
 پراوہر کر ایسی لوازاو کی سر پر لگائی جو سان پر چڑھے پوسے اور پہل کی چکتے اور بڑے
 کاٹنی دالے تہی قال عہدی بہ بد النہار کا منا خضب النہان و رہہ باعظم
 العہد اذ عدتہ بالبارکان یعنی و المعرفۃ یقال عہدت بہ اے لقتیتہ و منہ قول عبد
 الملک

والسرخه الشجره العظیمه وکلمه فی معنی سلی کا فی قولہ تعالیٰ فی جذوع النخل وکنے کو کہتے ہیں
 علی سرخه عن طول قامتہ کما کنے تا بطشاً قال بیت لغم فستی لغم کان رداہ علی
 سرخه من مرچ و منہ شاق و طول القامه مرچ فی الرجال و غیرے بچوں یقال حدے الرجل
 بالمعقلہ فالعجیزه مجرور اذا لم یسب الفعل کا معنی مجرور لا اسبت بالکسر کل جلد مرینغ مطلقاً و تباہی
 بالقرظ خاصه فارسیہ چرم پختہ و ہندریہ ترے و کیئے بعن التریاست فان اعینہم و ما دانہم
 بیسویں کتاب النعال و لذائقہ لابن عسر رض انک تمسب النعال استیئہ اسے اتنی قلبہا را با
 القوم و التورم و ما لدن الحدیوان مع غیرہ و کیون صغیفہ من الامسلاہ و من جتہ الارماغ فکنے
 سبھی کو نہ تور ما عن قوتہ و شدتہ و انما و صنفہ بالصفات المذكورہ لان تمسب لنفسہ منی و کان
 ذلک من عادات العرب غالباً یقول عن شجاع لایابی بالبحر است و یطیل عندہ و ما را
 طوی القامه عیش نطن کان ثیابہ علی شجرہ عظیمہ سید القوم حیث یسب النعال استیئہ قوی
 شد یہ حیث لم کین تور ما مے گوید کہ از خپین بہادریہ باک کہ پروا سے زخمہا نہ داشت خون
 افزائش نبردش باطل بود چندان دراز قامت کہ گو یا جامع اشش بر درخت کلان است و
 سالار و تمدنہ یعلین سپرم پختہ ہو شد و نومند و توانا کہ از شکرہ و ہر بر بادہ یعنی ایسا سردا
 جو خون کونہ فی اوراد کے بلہ بر یون کا خون او سپرہ ضایع جاوے اور پڑا لانا جس پر بہر گمان
 ہو کہ کپڑے او کے اک برس و سخت پر من اور پڑا توانا جو اپنے مان کی میٹ سے اکیلا پیدا
 بہادری اور زہے استرکی جو تیان پنہ جس کو زہے سنی من قال لما رانی قد نزلت اریہ
 ادرسی نواجذہ بعیر مستقیم را بالانزال النزول نے میدان الحرب اور النزول عن النکر

سے زین ان المول
 و دقتہ موضع ان المول
 قال ان عمر
 فی جنت نخدہ

بضرب شیراز و لاور سے کسبم کہ حامی سنگ نام و صاحب نشان و عداوت بود کہ بیان
 شناخت می شد چنانچه از ہم برید و تیغ بران افتاد عینیت بہت سے گئے گندہی چوڑے چکی زینت
 کی مخلوق کہ تواریکی داد سے کاش کرا ایک ایسی ہو یا سے الگ کی جو بڑا سنگیلا اور ایسے
 نشان پی والا تاج سے وہ لاکہ بن جن چھانا جاتا تھا قال رب بڑ بڑا آدم ^{القدر} شستہ سائیک یا
 الخبار ملوم اور بگتف صفہ شہتہ مجرور علی آتہ جابر علی نامی الخشیقہ من ربیت یارہ البصیح
 اذ نخت بہا و کنے بر عن العجم الکرم و القراح سهام القار و شتا الرجل اذ دخل فی اشتوة اسے
 اعطوا اللک و العقیة الرایة و الخبار بکسر جمع ناچر عین الخمار و کان و اجم اذ انام حم
 و کان الخمر انب علیہ ایہ العیال الناس و معنی تک رائیہ الخمار ان شیری الخمر بحیث لا یقی فی
 الخمارت شوی من الخمر فیکر الخمارت و الملوم کسبم من یومہ الناس کثیرا علی اطلاق المال
 بقول عن حماد بن ابی یوسف الخمار اذ دخل سفرا فخط شرب الخمر بحیث و انیت الخمر
 بیومہ الناس کثیرا علی اطلاق المال سے گوید کہ از جنین دانا و روزی اول کہ چون در خط افتاد
 و شتر بر و ایندن تیرا قمار سکی لکبار بود و چہ بیان سے حوزہ کہ رایات و و کمانے معرو
 ہر زمین انگذہ چہ و کمانہ شراعی باقیے گذشتہ و این دان بر عدل و علامت در حوم آمو
 یعنی ایسے جو امر و کتہ کہ جبہاں پڑے تو دو نو تہہ او کے جوئی کی تیروں کو چہ پٹ
 و درازین اور اسقدر سنی والا ہنار کلاون کی و کمان کی چندے کرا وینہ کہ دان شراکت
 یونہ پوچھو ٹا سنا اور لوگوں کی پڑے پہنی ہنہ قال بطیل کان شیا بہ فی سرخہ بچد سے
 فقال السبت لیس شہورم البطیل الشجاع اللہ یطیل عمدہ و مارا لقرآن مجرور کا

تاریخ الخلیفہ

ما بین عقدتین من القصب و نحوہ و فی دیوانہ صدق القفۃ و القفۃ قصب الریح
 و المقوم کالمعظم من قومہ اذا نزل مسیدا و عوجہ نقول منت علیہ کنفی بطبۃ عامۃ متلبۃ
 بریح مقوم حکم الکعب شد یا القفۃ سے گوید کہ دستم بحال چلائی بکار بروہ یک روزه
 بران احسان کرو کہ راست و درست و ہمہ بند ہیش سخت و درست ^{و درست} ^{و درست} میری ہاتھ ^{درخت}
 پھرتی سے ایک ایسی پھیالی کی ہا سے احسان او سپہ کیا جو پورا مسید ماساد ما اور پروں کا ^{مظاہر}
 یک ہا قول بر حقیقۃ الفرحین ^{مبید سے} جرمیما باللیل معتس السیاح الضرم ^{الضرم}
 بدل من عاجل طغنه با عادیۃ الجار و لغت مخدوف ^{و لغت} ^{و لغت} باغاف و ناہلہ فالخیر ^{مخرج} ^{مخرج} الملاء من
 اللہ و مستغیر ^{مخرج} ^{مخرج} الدم من منقذ الطغنه و حسب من باخیر ^{مخرج} ^{مخرج} الملتین مضو حاکم و المصوت فاعل ^{مخرج}
 و العرب ^{مخرج} ^{مخرج} بالطنین و الضریہ اذا کان لہا صوت ^{مخرج} ^{مخرج} یسمع من مکان بعید قال حسان ع لضراب
 یا زان الخن ^{مخرج} ^{مخرج} لہ اسے سیدہ الخن بن کائن ^{مخرج} ^{مخرج} السید و بالیس خوف و معس من بطون ^{مخرج} ^{مخرج} بالیس ^{مخرج}
 سیدہ و الضرم ^{مخرج} ^{مخرج} بالخیر ^{مخرج} ^{مخرج} فہذا جمع ضارہ من ضرر ^{مخرج} ^{مخرج} کفخرج اذا اشتد جودہ ^{مخرج} ^{مخرج} نقول جاوت علیہ
 و طغنه ^{مخرج} ^{مخرج} و سیدۃ الطغنین من منقذ ^{مخرج} ^{مخرج} سیدہ ^{مخرج} ^{مخرج} صوتھا ^{مخرج} ^{مخرج} بالیوف باللیل من السیاح ^{مخرج} ^{مخرج} الجیاع اسے
 مطر نہا نیا کل منہ سے گوید کہ دستم ^{مخرج} ^{مخرج} بیچین ^{مخرج} ^{مخرج} طغنه بران احسان ^{مخرج} ^{مخرج} نمود کہ ہر دو جانب
 منقذ او فرات و کشا و برو و باک ^{مخرج} ^{مخرج} بندش ^{مخرج} ^{مخرج} شب ^{مخرج} ^{مخرج} گرد ^{مخرج} ^{مخرج} درندگان ^{مخرج} ^{مخرج} گرسنہ ^{مخرج} ^{مخرج} و طلعت ^{مخرج} ^{مخرج} شب ^{مخرج} ^{مخرج} سیدہ
 مطوفش ^{مخرج} ^{مخرج} راہ سے نمود ^{مخرج} ^{مخرج} ^{مخرج} میری ہاتھ نے پھیالی کی ایک ایسے دار کے ^{مخرج} ^{مخرج} سات او سپہ
 احسان ^{مخرج} ^{مخرج} کیا ہوا ^{مخرج} ^{مخرج} او ہر سے ^{مخرج} ^{مخرج} او ہر کو ^{مخرج} ^{مخرج} نکل ^{مخرج} ^{مخرج} کیا ^{مخرج} ^{مخرج} او را ^{مخرج} ^{مخرج} کے ^{مخرج} ^{مخرج} منقذ کے ^{مخرج} ^{مخرج} دو ^{مخرج} ^{مخرج} طرفین ^{مخرج} ^{مخرج} چو ^{مخرج} ^{مخرج} طے ^{مخرج} ^{مخرج} چکی ^{مخرج} ^{مخرج} تیر
 او ^{مخرج} ^{مخرج} جب ^{مخرج} ^{مخرج} وہ ^{مخرج} ^{مخرج} کتا ^{مخرج} ^{مخرج} تو ^{مخرج} ^{مخرج} ایسے ^{مخرج} ^{مخرج} او ^{مخرج} ^{مخرج} از ^{مخرج} ^{مخرج} موسیٰ ^{مخرج} ^{مخرج} حسبنے ^{مخرج} ^{مخرج} راست ^{مخرج} ^{مخرج} کی ^{مخرج} ^{مخرج} پہ ^{مخرج} ^{مخرج} نہنے ^{مخرج} ^{مخرج} والے ^{مخرج} ^{مخرج} درندے ^{مخرج} ^{مخرج} سے ^{مخرج} ^{مخرج} ہو ^{مخرج} ^{مخرج} گی ^{مخرج} ^{مخرج} کو ^{مخرج} ^{مخرج} اندر ^{مخرج} ^{مخرج} سے

عن فرسے و اصارعک ثم استعدت استعمال الاسم باعتبار اللفظ الضعیف و استند
 الیه قال زمیر عم و عینیت انزال و لرج فی الذعر و المنازلة ان یقال انزال انزل
 و کراسته کنایة عن کمال قوته و شجاعت و هو معروف عند ہم قال امرؤ العتیس ۴
 و انزال لطلال الکریه نزاله و للمعین اسم فاعل بن امعن فی الامر اذا مضی فیہ و توغل
 مجرور علی انه لغت بجمع کما فی قوله تعالی لا فارض ولا کمیرفت بقرة و الهرب محرکة الفراء
 مضوب نزع الفاض فان الامعان لیس فی لغت و المستلم طالب سلم اے الصلح
 یقول و رب رجل نام سلاح ستور بکره الشجعان الدارعون قوله نزال لم ین معنی فی
 الفراء و لا طالب الصلح لاعتماد علیه قوته و بالذکر سے گوید کہ بس دلاور سلاح پوش
 کہ دلاوران سلاح نزال اور امر وہ ہمید اشتد و بیچ و جہ گریزان دشتے جو بیان نمود
 یعنی بہت سے ایسے سوہا جو تیاروں کے پورے اور تیاروں میں چھپی ہوئے
 اور اسکے اس کہنے سے کہ کھڑے سے نیچی اوتر اچھی اچھی بہادر تیاروں والے
 بہت گہرتی تھے اور نہ وہ لڑنے سے بہالتا تھا اور نہ وہ صلح چاہتا تھا قال جاد
 یدای له لعل طعنة متیقن صدق الکعب مقوم یقال جاوه و علیہ
 ولہ اذا حسن الیوم من علیہ و فیہ اشعار بان الطعن کا نا احسانا الیجبت سخاہ مز
 مقاساة الشداید و الحمد جواب رب و الیہ سے الیہ و یؤیدہ رواہ جاد لہ کف
 و البار الادلے صلح الجوه فانه یقال جا و علیہ بہ و الیہ شایة للکعب و اشرف اسم
 مفعول بن ثقفہ اذا سواه بالثقفہ بشفة مخدوف و الصدق بالفتح الحکم و الکعب

عنه یحییٰ بن محمد الحروب منهم بائنه احمج علی الحرب و اشهدنا علی سبیل و اعف عند
 حضور الغانم و قتمه انما انعم و لا اشتکر سے گوید کہ حال من از مردان پرست حاضر
 میدان جنگ ترا ازین جنبه خوانند و او کہ من بجنگ سے آیم و روغنیت نمی آرم یعنی
 تو مردوں سے حال سیدرا خوب پوچھ بی سو جو لوگ لڑائیوں میں حاضر ہوئے ہیں وہ
 تجھ سے یہ کہنے لگے کہ میں لڑائے میں جی جان سے آتا ہوں اور عنینیت سے بچتا ہوں قال

و پد حج مکرمہ الکلماتہ لرا لہ لامعن ہرباً و لا استسلم الا واد و اورب و المدیج
 بالدرال المہظہ فالجیمین کبیر الحجبیم الا و لے و نسختا التام اسلحہ استوریہ و ارادہ معاویہ بن
 نزال الثمینی السعدی جد الاحنف بن تمیم السعدی و من حدیثہ ان نبی عیسیٰ لما خرجوا
 من بنی ذبیان النطلقۃ الی نبی سعد بن تمیم فی القوامم و کانتم لہم حیل عتاق و اہل
 کرام فرغت نبو سعد فیہا و ہوان یعدہم فہم فہم فہم بن زہیر بن عیسیٰ فلما کان للیل
 سرج فی السحر و علیہا الا و لے و نسختا التام اسلحہ استوریہ و ارادہ معاویہ بن
 نبو سعد یرون ناراً و یمینون خیر الیہا و نسختا التام اسلحہ استوریہ و ارادہ معاویہ بن
 فاد کو ہم بالسنروق و ہوا دین الیہا و الحجبیم بن تھا تو ہم تھے انہرت نبو سعد و
 غترہ معاویہ بن نزال ثم رجع نبو عیسیٰ الی بنی ذبیان و لے صطلو اذکرہ غترہ ہبنا و
 فی قصیدہ اخری و من عادیہ العرب انہم ذکرون رجلاً معیناً الکلیبۃ ربی فی مقام المدح
 و الکماۃ جمع کئی من کے نفسہ اذ استرا بالدرع و بعضیت فغناہ لالسب الدرع و بعضیت
 و نزال کلمۃ معنایا نزال انزل یقولہا فارس نفا رس اے نزال عن فرماک انزل

اور بڑے بڑے سور ماسپاہیوں نے اوسکو چاروں طرف سے گھیر کر بہاوان سے
 کہاں کیل کیا ہے قال طور ایجر واللطعان و تارة یا ویسے الی حصد القسبی غیر مر
 ورفے دیوانہ عرض لظفرعان یقال حسرہ وہ لادوا عجزنیہ وخلصہ لہ و یقال عرضہ لہ اذا جملہ عو
 لہ و کلا افعلیں مجول و الطعان مصدر و اد سے الی مال و توجہ و الخصد بالمہلات الملت
 الصلب الحکم القسبی جمع قوس و الاضاق الی غلیظہ و موہنت محذوف و العرمرم بالمہلات الی اکثر
 جبتا و کل الغیب نعت لہ منس الذکور و بیان لجال نفسہ یقول بعین ذلک الغریس تارة
 مطاوعتہ الاعدا و تارة توجہ الی حبش کثیر بحکم القسبی الماہر فی المرجمے ایے اطاعن بر تارة
 و اجمل بر اثرے سے گوید کہ گاہی برائے مطاوعت اعدا و معین و خالص کر وہ شیوہ
 و گاہی بشکرے ہی افتد کہ بسیار انبوزہ و سخت کھا نہا می باشد یعنی کہہی نیزہ باز و شمشون
 کے مقابلہ کے لئے معین کیا جاتا ہے اور کہہی ایسے لشکر پر ٹٹ کر گرتا ہے جو گنتی میں شمار
 اور گرتے کمانوں والا ہوتا ہے قال یجرک من شہد الوقایع لست اعتمتی الوبع
 و اعنف عتد المعتم الفعل من الاخبار مجرؤم علی انه جواب ہا سالت فانہا بنی اس
 قال الرضی و معناه فی المضارع الخوض علی الفعل و الطلب لہ فہی معینے الامر و کاف الخفا
 کسورة و الوتیل جمع و تسینہ و ہون اسما الحرب و اتے بالفق مقدر السبار و التضمین الی انبا
 معنی الاعلام و الغشیان الهجوم یقال غشیئہ اذا ہجم علیہم و الوعی بالمہلتہ و المعنیۃ لا صوت
 المتجمد و یقال للحراب متبع الاصوات و عفت الرجل عفتہ و عفا فاعفا و اذا جتمت شیا
 من حیار او استفار و متیل کف نفسہ عمال یکل و لا یکل و المعتم الغشیئہ یقول سے الفرسان

ہلا کلمہ تخصیض و الفعل الماضی معنی مستقبل فان العرب كانوا خصیضون ہم علی السوم
 عنہم فال علمین لطفیل بنیاطب زوجتہ بیت طلقت ان لم تلی اے فارس حلیک
 از لائق صد اخوشما و عنی بنخیل الفرسان۔ جو انما قال لها یا بنت مالک لا یختم کانوا یختمون
 از و اجہو یا مثال حدیثہ الکلمہ قال حاتم یا بنت عبد اللہ و انت مالک و قال آخر ع
 یا جرتی یا بنت آل سعد و الجمل بعدی بالبار و منقبہ یقول ہلات لیلین الفرسان عنی
 یا بنت مالک ان کنت لا تعلمین اے فاسالیم ان کنت کذا کہ مے گوید کہ امی بنت
 مالک اگر تو ماننے والے میں چہ را از حال میں میں سے **عین** اے بیٹی مالک کی الفرض
 اگر تو میرے خوبوں سے واقف نہیں ہے تو پہر کہوں پوچھ کچھ نہیں کرتے قال اذا لا
 ازال علی رحالہ سبحانک و تعالیٰ وہ الکلمۃ مکملہ کذا ظرف و الرحالہ نوع من
 السرج یعنی من الجبل الرکض لاکون منبہ شتی من الخشب و السباح الفرس الجواد الذی سے یہ
 کا یہ سبب فی الماء و الهند بتقایم النون اللجیم اللجیم المشرف الصدر و استعار التناول و
 الکلمۃ جمع کے و هو الشجاع الفؤاد و مکملہ الجروح یقول ہلات لیلین الفرسان عنی اذا ازال
 علی رحالہ فرس جو او مشرف الصدر تذا و لم الشجان بالطنعان اللکثیر محروح شدید
 الجراح مے گوید کہ تو چہ اپنے پر ہی حدیث وقتنی کہ بر زمین اسپ میا شتم نہ جو غرقا
 و توانا و تو مند و بلند سینہ است و بجاوران دلیرا و در میان تیر و سمان گرفتہ و
 بغایت یسیر گوید مے باشد **عین** تو سواروں سے جب کی باب کیوں نہیں پوچھتی کہ
 ایسے گورے کی کاٹھ پر ہونا ہوں جو چال و ڈال کا ٹھیک از راٹھوں کا ٹھہ پورا ہے

میں نے پچھرا چنانچہ خوف کے مارے لوگے شانوں کے گوشت ایسے پھرکتے تھے جیسے
 کہہ دو کی باجھ پھرکتے تھے وہی قال عجبت یداسکے کہ بجا جلی طعمہ وراثتس نافذہ
 کتوں العدم وروے سبقت لہ العجذہ السرخہ وبعیل کفرح لازم واسبق متعلالان میں
 نہ وہاں لازم ویسے تخیل اسکیون ششی الید مضافا وان کیون مفردا مضافا فان الید سے
 کالقبی فی سنی الید والعامل مقتضی الاجل من کل شے اصنیف اضاقۃ الصنفۃ الی الموضوع
 وفی دیوانہ مبارک طعمہ والماران الرح اللین الصلیب اصنیف اضاقۃ الآلہ الی العسل فانہ
 آلہ الطعمیہ ان المسبق ولذک فصلت عن الاولی والمرشاش کسباب یا تیرشش من الیم
 والجمع ونحوہ مجرور عطفاً علی الاحبل والنافذہ نعت طعمہ والطاہران ہذہ الطعمہ غیر
 الاولی فان السکرۃ اذا احدثت کمرۃ کانت الثانیۃ غیر الاولی وفیہ تفسیر بانہ عجلی
 بطبعین تبولینین والعدم دم الاخوین وقیل البقم والجار والمجرور خبر مبتدی محذوف
 والعجذہ نعت رشش بقول عجبت لاسبقت غیر سے کہ یداسے لطفہ عاجلہ وراثتس
 من طعمہ اخر سے نافذہ لوزہ مثل لون العدم مے گوید کہ منہستی کبار بروم چنانچہ
 دستم کجاں چستی وچالا کے یک طعن شتابے ویک طعن دگیر کہ ازیک جانب ما
 بجانب دیگر نافذ و رنگ خون منتشرش برنگ دم الاخوین میانہ پیشش او نمود یعنی
 میرے ہاتھ نے بڑے پرتے سے ایک نیزہ بہت جلد او سپر چوڑا اور ایک دوسرا
 ایسا لگایا جو آر پار ہو گیا اور او سے نہو کے رنگت دم الاخوین کے رنگت سے بہت ہو
 ملتو تیرے قال ہلا سالت لحنیل یا اسبت مالک ان کنت جابلہ بما لم تعلم

شنبادان شنبالی و نگرے عن الادناس مثل علتہ سے گوید کہ چون ہوشش می آیم
 در بزل مال کو تا ہے نے کتم و عادات و کرم من ہمان است کہ سے وائے یعنی جب جگر شو
 آتا ہے اور شراب کاٹا اور تر جانا ہے تو دولت کی لٹا نے میں کو تا ہی نہیں کرتا ہوں اور
 میرے خوب و بیسی ہے جیسے کہ تو جانتے ہے قال و حللہل قانیہ ترکت مجد لا مگو
 فراضیہ کشفق الاعلم الواو و اورب و حللہل الزوج و العاویۃ الحمیدۃ اللہ تسقے
 کبہنا عن زوجا و عن الخیل و الترمین و ترکت مستقنن بمعنی صیرت و ضمیر المفعول محذوف
 و الخول بالجم فاملتہ کعظم اسم مفعول من جدلہ اذا صرح علی الحدیث اے الارض و مکا
 صفیہ و بلینم ذک اصطراب اشق فی الحدیث کئے بکاء و الفریبہ عن اعطایا اللہ
 تحہ تتیق بالقلب و کیوں فی الکابل تصطرب عند الخوف لعلقها بالقلب و کیے باصطراب
 عن عروض الخوف و الفزع و الحمیۃ بحث ما الاجزاء و الشذق جہن العم فارسیہ
 کج و بان ہندیہ باچہ و الاعلم شقوق اشق فارسیہ کفتہ لب ہندیہ کہند و لعیف نفسہ
 یا شقاۃ بعد ما وصفہا بالسخاۃ و بقول و رب زوج حمیدۃ غنیۃ عن الزوج او عن الخول
 کبہنا ترکتہ مصر و علی الارض تصطرب فریبۃ خوفا علی نفسہ کما تصطرب شذق رجل
 مشقوق اشق سے گوید کہ بسی شوہر این چنین زن خوب رو کہ حسن و جمال خود پر در
 شوہر و حاجت زیور نہ داشت بر بندیش در انکند م و گوشت پارہ شانہ او بزرگ کج و بان
 کفتہ لب جم سبید چہ بر جان خود سے ترسید وینے بہت سے خاوند ایسے عورتوں کے
 جو اپنے جوین کے بہر سے خاوندوں کی پروا اور زیوروں کے حاجت ترکہتی تھیں زمین

المعجم کہ عظیم البرقین الذی وضع علیہ القدام اے المصنفاة قال فی القاموس وابرئ
 منذ کم عظیم وکرم علیہ المصنفاة وقال ندسے بن زید وابرئ علیہم اقدم فیقول لقد شربت من
 الخمر نزل الہیاء رقیح من الریحان صسفر اللون ذسے خطوط مستقیمہ وفتحہ کا بن الحسن
 بقرون بابرئ امیغ کا بن فی الشمال صلیبہ مصنفاة یخرج منها المراح صافیہ مصنفاة
 حے گوید کہ بجام گلبینہ کہ زردگون و باخطوط باریک دور دست راست و قرین بربی
 بود کہ سفید و تابان و دور دست چپ و باصافی و پاکسیدہ بود یعنی کا بخی کے ایسے پیلے
 میں جو رنگت کا پیرا اور سیدھی طاریون والا اور دامن ہاتھ میں اوترا ایسے چاکل کی سا تھی
 تہا جو صاف و تابان اور باہن ہاتھ میں لے ہوے اور او سپر صافی پڑے ہوئے تھے

قال فاذا شربت فانت مستہلک مانی و عرضی و منہ لم یحکم الاستہلک
 الابلک و الماک لال کنایہ عن بدلہ و القادوس قولہ تعالیٰ اکلت مال السبا و فر العرض
 و عوا اذا زاد و وفرہ اذا زادہ ولم یحکم مجول من کلک اذا جرح فیقول فاذا شربت من الخمر
 فانی ابلک مالی غیر مبال بہ بقیہ عرضی غیر مجروح مے گوید کہ دستہ کہ میں می نوشم
 مال خود را صرف می کنم و آبروے من افزون میشود و ریش منے گردو یعنی چہن
 شتر پتیا ہوں تو مال اپنا کھاتا ہوں اور آبروے میرے بڑھتی رہتی اور کوئی دہا نہیں کھاتا قال

صحبت فلما اقصر عن ندسے و حکما علمت شمایی و کتر سے الصحو نعتیق اسکے
 و الذسے الحو و تکیرہ للعنس و الکاف ہتیمہ مرفوع علی الجنبیہ و الشمائل جمع شمال
 و هو الطبع و الخلق و الکترم و کترہ فیقول اذا صححت عن اسکے فلما اقصر عن جنس الذسے

عسیر عسیر سے گوید کہ ہر کہ بر من ستم کند مزہ ستم او در حق او مکروہ و نا
 و بیان مزہ شریک تلخ و ناخوش باشد یعنی اگر کوئے محبوستاوے تو میرے سناکجا
 مراد ان میں کے پہل کے مزے کے برابر ہونے یعنی او کے حق میں اچھا ہونے کا قائل و نقد ستم
 من المرأۃ بعد ما رکذ الہوجبہ بالمشوف المعلم اللام مطبہ للقسیم والمدامہ الجبر
 کالمدام لانه لیس شراب سیطاع شربہ و ایما الایحی و ہی من الصفات الغالبہ والکروہ
 القیام و اسکون و الہوجبہ جمع ما جبرہ و ہو نصف النہار من عند ذوالشمس الی
 العصر سمی بلان الناس سکنون فی بیوتہم کانہم ہما جبرون و المشوف الشین المعجمہ اسم
 منقول من شافہ اذا جلاہ قیال و یار شوف اسم محبوت و فیہ اشعار بالاستعمال و المزاوۃ
 ایضاً و المعلم اسم منقول المسکوک و الطرف متعلق بشریت یقول و اللقد شررت من الخ
 بیدل الدینار المنفق الصافی المضروب بعد ما سکن حر الہوجبہ سے گوید کہ ستم
 بخدا کہ من بلاریب از باوہ صافی بیدل دینار نانبدہ و نگارین بعد ازین کہ گرے
 نیز و زما فرو نشید جاہا شیدہ ام عینے خدا پاک کے قسم کہ میں نے بعد اسکے کہ وہ
 ہندے پڑیں کہے چکول خپج کر کے شرابین پی میں قال بزجا تہ صفراء دانہ
 اسرۃ قرنت باز صر فی الشمال مقدم البار للاستعانة و الطرف متعلق بشریت
 و الزجاج فارسیہ الگینہ و شیشہ و منہ یہ کپنج و کپنج و الصفوہ حب الاوان عند العز
 و الاسرۃ المخطوطہ استقیمہ و عنے ہا القح من الزجاج و قرنت مجہول و الا زہر الایمن
 الواضع لغت ابریق و الشمال لغت فیض الیمین و الطرف لغت ازہر و مقدم بالفارقال

و کلمات التسمیٰ و کلمات
 و کلمات التسمیٰ و کلمات
 علیہا فیہ سبب جلاہ

تو بہت نامناسب کیا اس لئے کہ میں سو رہا سپاہی چون اور زرہ بگڑ بیچی ہوئے سواری کے
 کپڑے بگڑنے میں پورے چار گھنٹے رکھتا ہوں اور پردہ نامر سے چاہی یا پہن کہ میں تجھ کو
 حذر دیکھوں گا اس لئے کہ سواری زرہ پوشش کی کپڑے میں بگڑ پورے عہدت حاصل ہے پھر تیرے
 کیا حیثیت ہے قال اشئی علیہا علمت قاسمے سہیل مخی لفتی اذالم ظلم ظلم نیال
 اشئی علیہہ اذ اذکرہ بہ وغلب فی ذکر القائب ضمیر المفعول و بیان المفعول کلاما محذوف
 و اسح السہیل اللین و الخالقہ البغیر فاللام فالعاقب المعاشرة بالاخلاق الحسنہ و ظلم محذوف
 رقیول اشئی علیہ علمتہ من شایعی و اضالی فانہ سہیل معاشرتی بالاخلاق الحسنہ اذ ا
 لظلم لیس معاشرے و لاسک ان اخمار المن قب من المعاشرة بعد علمہ بہا ظلم صریح مملو بہ
 کہ تائین من بیان سیکن کہ تو از انحال و شبالی من آرزایے دانے چہ حسن معاشرت من و
 سہیل آسان است کہ بر من ستم کر وہ شود و درین ستم نسبت کہ نسبت و مدایح کے
 پوشیدن ظلم صریح است یعنی جو اچھی چیز باتین میرے تجھ کو معلوم ہیں تو او کو لعل لگلا
 بیان کر اور ہرگز نیچہ اس لئے کہ میرے ساتھ اچھی مزے سے رہنا سہنا جب تک ٹھیک ٹھاک
 ہے کہ مجھ پر ستم نہ ہو سے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اچھی باتوں کا چھپانا برا ظلم ہے
 قال فاذا ظلمت فان ظلمی باسل مراد اقمہ کظلم لعلقم ظلمت ماض مجہول و
 اضاد الظلم اسے ضمیر الممتک من اضادہ المصدر الممتد سے الی المفعول و الباسل الشیء
 الکریمہ و المذاقہ الذوق و الطعم بانفتح الذوق و لعلقم المحنظل و کل شے مرفیول
 فاذا ظلمنی احد فان ظلمہ آیا ہے کہ یہ مرا مذاق مثل ظلم المحنظل او کظلم کاشے مرا ہے

عرق غلیظ و کدر کہ بردہ در عرق زیتون و یا قباران غلیظ کہ بگرد و سبوجو او آتش اخضر
 باشد از پس گوش چینی ناتم کہ تند خور و ولیر و دلاور و نیک نژاد و خوشترام واقع شد و در سببان
 بودہ کہ کریم و کرم و قوی و محکم و فارغ از کشاکش سواری و بار بردارے باشد در ان سبگرد
 یعنی وہ کاہر اسپنا جو در عرق زیتون کے ٹھسٹ یا دھونے تیل کے مانند ہو جسکے گریہ کے اس سبب
 اگ جلائی گئے ایک ایسے اوشی کے کانون کے سچھی سے ہوتا ہے جو مزاج کی گرد سے اور کچھ
 کہنے والے اور نسل کے سچی اور سبک کٹ کے چنے والے اور بار و صفا ان کھا لو گے ایک
 ساندکے مانند ہے جو چولے کا پورا اور سوار سے بار بردارے کے فارما سے چوتھا ہے قال

ان تغذی دونی الغشاء فاسے طب باخذ الفارس من المسلم فقال اخذت فاذ
 قاعا بالعبین المعجی فاللال اہلذ فانفا اذا ارسلت علی وجہها و الخطاب فیہ لزوجة غبت
 لان سار العرب کن یعیرن بحین الارواح و یخبرن منہم شہما اذالم یبیرہم یا یودے الی
 الشیخ و القناع مکبر انصاف الخمار فارسیہ برانز و دانسے و باشام و منہدیہ اور سببہ واجب
 امشرط و مخروف و اتیم تمام سببہ و الطب بالفتح الحاذق ایسے بالبر و المسلم اسم فاعل
 من المسلم الرجل اذا لبس اللاتمة اے الدرع یعول ان ترسل الخمار دے و تخجی عنہ فلا یعنی
 و لک فی حق فانی فارس شجاع حاذق مجرب باخذ الفارس اللدیع و انما یخجی عن الجبان
 و قبل معنا و ان تخجی عنی تو خدی لای الذانی ماہر باخذ الفارس اللدیع کفیل لا اکن میگوید کہ انت
 مالک اگر پردہ بر روی خود بکدے ہر ر و خوند نہی در حق چون نہی شاید یرین گویند سوار زہ

عاشق عجب کلام و نام

پوش مہارتے دارم و دلیر و دلاور ستم بردہ از نامر می باید و یا ایک ترا مزہ و خواہم گرفت چون آ
 زہ پوشن یا بیکد از من ترا کجا خواہم کہت عیسے اگر تو نے اپنے کھڑکی دینی دلی اور مجھ سے یہ را سب

والبار للمالب والضمير المحرور للتخيل والنسب الجوانب على الطرفين والتمتع بالواقفين كبدية
 آتية معروفة شبيهة بالبحر الصغيرة تؤخذ من الخابس وينباع مضارح من الامبياع ان
 قال في العاموس ابياع العرق سال من قال ان اصله من فاشبع الفتح ففشا عينا ففصل
 واصل مرفوع على الحسب من اسم كان والضمير لاحد ما لا على التعيين والذفرى بالجمعة
 فالفار فالعذ مقصودا بالكرم خاف اذن العبير سبل منه العرق عند شدة الند وكثيرا قال كعب
 ع من كل نضارة ذفر في اذا عرفت والعنوب الناق العبوس والحبرة الماضية كالمجتمعة
 ومنه وانه نذرة والحرة الكرمية الاصل والزيادة المتخفة في المشي والغبثين بالفار قالون
 كسيف الغفل الكريم والكرم حروف وروى بدلته المكدم بالبدال المهلة ومعناه المعفص ويكنى
 بعن الغنى القوس فان الضعيف لا يعرض ولا يعرض وفي ديوانه المحرم وهو الغفل الذي
 لا يركب ولا يحل عليه وعنه بالناتة الموصوفة نفسها على التخيير مدحها بيان العرق
 من خلف اذنها وهو مدح في الناق والاسيما اذا كان كثيرا قال كعب ع من كل نضارة
 الذفر في اذا عرفت ثم شبه العرق اسيل مثل الزيت والقطران في اللون والقوام و
 هذا التسمية معروفة عندهم قال نجر بيت وتفتح ذفر باجون كانه عصيم كميل في المراهل
 عقد اس وثر شمع ذفر انا بعرق غليظ اسود كانه بقيه قطران عقد في العذور يقول كانه
 مثل زيت او قطر انا وقتد بالوفو وقتد بالعبية التي رخته غلظ واشتد وهو العرق
 الغليظ الاسود يسيل من خلف اذني ناقه منها عبوس ماضية في المبالك كرمية الاصل متخفة
 في المشي شبيهة بالفضا الكبريم القوس الفضة الغير المذلل بالحمل والركوب ميگو يد كـ

کسیجہ فیہا علی الاثرین ارنال و تعیل اسک مع الاثرین و الجار والمجرور فی محل نصب علی الخائفة
 من الحسن فی برکت و العقب محرکہ ما فارسیہ تی و ہندیہ بانس و اراویہ یا زمرہ بے اسے الراف
 الذی یقال لہ فی الفارسیہ ناسکونی و فی الہندیہ بانسل و ہنرے و مرلی و ذلک لانه و نصفہ
 بالہضم و العقب الہضم جو الرنا قال فی القاموس و قد یہضم و ہضمہ تکعظہ و ہضم التی
 یزمر بہا و الحش علیہ الصوت یقول صاحب جلیوس الابل علی جانب ما الرواع فصات صوت
 حرار علیہ الصوت فکما ہنا حلیت علیہم مع عقب و ہول صوت صوتہ و قیل صاتت ما تحتہا
 من الارض عند جلومہا صوت عقب کسر علیہ الصوت فکما حلیت علی عقب کذلک و
 الخی ان ید و صف لہا بالمثل والنا لہ لا توصف بہ فان الشغل مان من مرعہ اسیر مہگوید
 کہ بر جانب آب رواع آنجان نالار قشستہ کہ گویا ناسکستہ و بدو از ہمراہ خود دے دشت
 غرضک بانک ناموز و نش سیاگک ناسکستہ بدو آڑے ماند عینے آب رواع کی کسار
 پر ایسے بولتی تھی جیسے جرس بے بانس بولتی ہو دے اسلئے کہ راہ گے گرد و غبار سے آواز

ادکے بے ہوگی قال و کان ربا اولحمیلا معقد الحش الوقود بہ جوانب ثم

میاع من ذفر عصب حسیرة زیاقہ مثل الضیق المکرم الرب بالضم
 مثل الرزیت و السمن و الکھیل الجار المہذہ مصغرا القطران ^{ظلی} یہ تعبیر الماجرب ہندیہ دیونا
 بالواو والمعروفہ والمعقد اسم معول من المعقد الذلیر اذا اعلاه حش علیہ و تقعد حش النما
 بالہذہ فالہذہ او قد بالہذہ المعول و الوقود بالفتح ما یوقد بہ النار و فی دیوانہ حش القیا
 بہ و القیان کبیرة کفان جمع قین و ہوا العبد المعول معروف و معقول الفعل محذوف

خفیظ و عنیب سے اس پر چلتے سے تو وہ بنا او سکو موند سے کا شیخ اور بچوں سے نوجیا

قال البقی لھا طول استقامتہما سندا ومثل دعایم لتخیم الابغار معرو

واللام علی عنا او عنیب من واسف بالکسر مصدر سفر من عربی بدلتقر بالعان فابطلت فایم

اسم مفعول ما یتب بالآجر والجازة یتقال بنا مرقوم و اسندتہ کہ الحکم اسندتہ علی بعض و استعین

معبودہ والد دعایم جمع دعواتہ و ہستہ الاسطوانۃ والما و مشبہا قواہم الطوقیہ و التخییم نفع الیاء

التحاشیہ طرف من تخیم الرجل اذا خرب البیتہ او کسبہ باسم فاعل منہ و اضافۃ الدعایم علی

الاول الاولی ملائمتہ و ملائمتہ الی وجب من الشرع انما یوجد فی دیوانہ بقول ذہب طول السفر

مباکان زاید او غیرا ترک ہا و منها جدا محکم خلیا مثل بنا مرقوم و قواہم طوقیہ مثل سائین

موضع التخییم او من تخیم سے کو یہ کہ چندان سفر کر دوں کہ طول و امتدادش از ویانہ

باقی گذشتہ کہ بیان بنا سنگ خشت استوار و دست و پائی فرو ماندہ کہ چون ستون ہا

در رخ نمید و یا خمی زندہ ہند و سک باشد یعنی او سنی اتنی بڑے بڑے سفر کی ہوں ^{حک}

درامی نہ او سکے لے یا او سکے دلیل طول سے ایک ایسا بن بستے چوڑا جو اطمینان ہنرون

کی عمارت کی ماند حکم او ایسے ہاتھ پاؤ بستے رکھی جو خود خمیر یا خمیہ والی کے ستون کے برابر

ہین قال برکت علی جنب الراءع کا نما برکت علی نصب حشبن مہضم

ابن ول جلوس الابل علی سیدہ جلوسھا و جنب الجانب و الرءاع بالہلات الشدث کتاب ابو

و جنب موضع فرامین و یوید الاول ما فی دیوانہ فان فیہ علی ما و الرءاع علی ان اتنا

الماد الیہ من اضافۃ العام لے الخاص کما فی شجر الاراک و علی الشانیتہ بفرع مع کما فی قول

فی العشر عند حصول الطعام عظیم الراس تنبع الشکل سے عن سنوئی ریشہا سے گوید کہ
 از ضرب تازیانہ سے ترسہ و پہلو سے راست خود را چندان میدزد که گویا ادر ازان دود سے کند
 کہ در آخر روز قریب نان خوردن آواز دے کند و سر کمان و شکل بدن اوار و یعنی از گر کہ گویا
 شتر از تیش سے گریز عین سے وہ گھوڑے کی مار سے ڈرتی ہے اور دامن جانب کو ایسے
 دباتی ہے جیسے اسکو شام کو کہانے پر بولنے والے بڑے سردار بڑے صورت یعنی بلی سے
 بچاتی ہے جس سے اسکی نوع کو نفرت ہے اور خصوص جبکہ وہ نوچتا ہی چوہ کو قال جبر حبیب
 کل عطف لہ عصبه اتقا بالیدین وبالغصم الہر بالکسر ذکر السنور مجرور
 علی انہ عطف بیان لہزج الغشے و مرفوع علی روانۃ الدیوان علی انہ فاعل نیائے و ہونیم
 علی صیغۃ الغایب المذکور و لمحیب المربوط الی المحیب و یویدہ قول امر و لغتیں سے ترے
 عند ہرے لغت ہر مشیرا سے مربوط و لعطف لہیل و اللام یعنی الی و عصبی تانیث الی
 حال میں بسکن نے عطف و اتقاہ جسد میں و میں عدوہ و بسکن نے العصل لہر و لغت ہر
 لسانہ بقول عن ذکر سنور مربوط بچندہا و سقوط سہا کل مالک الیہ کلمات المناقہ
 نے حال عصبہا علیہ اتقاہ و لک الہر نجد ش الیدین و بعض الفم قرینہ نے تنقید ذلک الجواب
 و معنی لغتیں علی مافی و یوانہ انہا تنقید جائزہا الوشے مخافۃ السوط کا تا بعدہ بعد کبر مہما
 و تعقب ذکر سنور کذا سے گوید کہ گویا ازان تر کہ بہ پہلو سے خود را دور سے کند کہ پہلو میں
 مبتدا و ہر گاہی کہ در عین دشمنائی بران زرگر بہ توجہ گر دو بندہ اش میگزود و بہ پنجہ اش میچرا
 یعنی گویا ایسے بل سے پہلو دہاتے ہے جو اسکے پہلو سے پٹا ہوا ہے اور جب کہ ہی وہ بڑا

بجانب وجه الوضوء بعد تحييده وترجم يقال ناسه اذا بعد لازم وعده بالبناء فهي للنفذية وقد
 اخطأ من قال بها لعينه عن فان معناه حاتها بعد عن جانبها وهو كحائز والدف الجانب
 . واصفاً للجانب اليميني من اصافة الشيء الى نفسه باختلاف اللفظين وذلك جائز عندهم
 قال الرضوي والعرب يجوز اضافة الشيء الى نفسه او خالف اللفظان والجانب الوضوء من جانب
 اليمين بينهما فانه لا ينزل منه ولا يركب فهو وضوءه والاشئى منهما يسار بالانه ما نوسس البركوب
 والترول ومن معينه عن كحائز في قوله تعالى ذلك ما كنت منه تحيد والهزح كلف المنفى المصوت
 والعشيرة آخذ الزهار وكان وقت اكلم غالباً وعليه قوله تعالى ولهم رزقهم فيها بكره عشيياً
 والماؤ كعظم العظم الراس ابيح اسفل وعنه به السور يقول في الآتي من جنسها فانه عطفها
 له والعرب يذكرون تعلق السور بالثاء عند وصف سيرها كما ان الابل تكرر السور وتخاف
 طبعاً قال امرؤ القيس بصيف انا قد عيت كان بها بر اجنياً بجزه لكل طريق صادقاً فاق
 والخذ الكبر والرغم الغضب قيل بصيف مرجاوشا طاه في السير بحيث كاتها بعد جانبها
 الوضوء من سوز مر لوطها فيل يصعبها بانها تجاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوضوء
 عند كان يراني شهما فيه وهي بعد عنم جانبها ذلك اقول هذا اقرب الى الصواب فان
 تخفيض الجانب الوضوء الذي هو جانب اليمين يعنى ذلك لانه من ضرب السوط لا تزك
 انهم يكون ضرب الكباد الابل عن اسفروا انما هو يعبر عن ضرب ايما منها فان الكبد انما يكون
 في جانب اليمين المتجه في الشئ والاشا طاه في السير فلا تخفى بالجانب الوضوء كما لا يخفى
 يقول تجاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوضوء اي يمينها عند حقه كاتها بعد عن مصوت

کل یوم بیضہ بڑے عشرتہ مثل العبد اور مثل العبد او حال کو نہ مثل العبد لابس الغزو
 الاطو علی مقطوع الاذن من الاصل مسیکو بد کہ دراز قامت کہ ہر روز بیضہ ماسے خود را
 در موضع دو عشرتہ جی بید اگرچہ دور فرستہ باشد و مثل غلامی کہ پوستین دراز پوشیدہ
 و ہر دو گوش از بریرہ یعنی لایبقہ کا جو اپنے اند کو وضع دو عشرتہ میں ہر روز کوشا
 گو دیکھیں چلا جاوے اور مثل ایسے غلام کی ہے جو بڑا پوستین پہنے ہوئی اور سچھچھہ کا چچا
 جیسے قال شربت بہار الحدسہ صین فاصنحت زورا عن جیاض الدیم
 الضمیر المکن فی الغفل للناقہ والبا قیل لایۃ و خند علی المنعول فان الشرب تیبہ
 نفسہ وقیل معینہ من والدرض بالہمالۃ الثلث فالضاد للجمہ کتفہ و وسیع کسبع
 ما ان مختلفان شاہا لث اعز علی التعلیب و ارا دہا معاض علیہ فی القاموس و لیس رض
 موضع کا تو ہمہ بعضہم و وسیع معینہ صار والنوراء المنخرقہ والحیاض جمع حوض والدیم
 باللال المہذ کصقیل حیل معروف منیم و بین العرب عداوۃ حتی یکنی عنہم الا عدام قیل شرب
 ملک الناقہ من ہا و درض و وسیع و نہارت منخرقہ نافسہ عن جیاض الدیم الذین
 ہم اعداء لہم شرب شیامہنا سے گوید کہ آن شتر مادہ آب و درض و وسیع
 کہ منجد آہا سے عرب است فروکشیدہ چانچہ ازا بکیر ماسے گروہ دیکم اعداء ہند متفر
 گردیدہ یعنی اوس ساندنی نے دروض اور وسیع کا پاپیے جو عرب کی پانیوں میں
 سے میں موویل ہا کے دشمنوں کی حوضوں سے کوسوں پہا گتے ہے قال و کاتما
 شامی سباب و فہا الوحشۃ من مزج العشی ماوم و نے دیوان بیت دکا نمائیا

اوستوش این او ثوب صوف غیظ بطرح علی صرح این غیظ علی سے گوید کہ آن شتر
 مرغ مادگان جوان اتباع اعلا کی سترش سے کند چنانچہ ہر کجا کہ اوسیر و دو ہفتہ میں مرید
 و ہر کجا کہ اور سے چینیہ سبحان و مید و نذر حال این است کہ خدا او یا سر بلند او گوارا بخش
 زنان می ماند کہ پوشیدہ باشد و یابدان جاسپین مشابہ اقا و کہ بگووارہ زنان سے آمد
 یعنی وہ جوان شتر مرغیان او کی اونچی ستر کی تابعین میں سوچان وہ ہا ہے وہ دان
 بانی میں اور جہاں کہیں او کو دور سے دیکھتے ہیں طرف او کے دور قی میں اور حال یہ ہے
 کہ وہ آپ یا او کے چہرہ و توان کے جنازہ کا گوارا ہے جو بلند اور نمایان ہوتا ہے یا

نوی شین کار با کرا ہے جو گوارا پر پڑتا ہے قال صعل عیو و غدی الحشیرة بریہ

کا العبدوی العسر والطویل الاصل المصل بالعتین الطویل مجرد

علی از نعت قریبین الیسین اور فرع علی از نعت من محذوف و الاول اقرب

و بعد من عاد المرض اذا زاره و المضاع یرل علی الاستمرار و ذو العشرۃ موضع بالحق

والبیض بافتح جمع بیض منقول یرد و نبت اشعار صبر و عسیرہ فان الظلم حیب البیض

ولذا کہتے بابی البیض فاذا ترک بالسرع و لہ نیز کروں و کاب بالبیض قال امرؤ القیس میت

علی تقنی حین لہ و لعرس بمنعج الوعد و بعض صیغ و العبد ہنا تعامل البحر و الحار و البحر

فی محل الرضع علی الحشیرۃ اونی محل البحر علی از نعت صعل او فی محل النصب علی

حال من المسکن نے یہ و در الفزہ ثوب معروف یقال لہ پوسنین و الطویل نعت و الاصل

ضف من الصلم و قطع الاذان من الاصل نعت لعبد یقول طویل او موطویل یرنور

بدل جرح البارز المرفوع في فاعل لقلص الغمام وقتة الرأس اعلاه و
 المجرور للتعليم المذكور والمنصوب له اول راسه والثاني ظاهر والجرح بالكسر وكسبتا
 للثابتية المحمودة المحمل وهو ما يحل على الشيء وظاهر كالألمسنيين لا يطبق المنعش الا
 بتأويل بعيد فان ظاهره هو المخرج بمعنى ما يمنع على نفوس النار من الخشب نص
 على هذا المعنى في المحيط وقد استشهد بهذا البيت وهو الذي يقال له في بلادنا كواره
 على الاصل وكوارة على التخفيف وقد يطبق المخرج على خشبات يشد بعضها الى بعض
 ويحل فيها الميت وكل المعنيين محتمل في رواية الديوان والزوج ثوب صوف غليظ
 يطرح على الوجود والمنعش سرير الميت اذا كان الميت عليه والميت المحمول عليه
 وكلاهما يصح في البيت وقد يطبق على شبهة محتمة يكون مشبكاً ويطبق على المروءة اذا
 صنعت على جنازتها صرح به في المحيط واللام في لهن للاختصاص والضمير للنسار
 فان ذلك يجعل على نفوس النساء خاصة والجماد والمجور وقتة نعش او مخرج و
 الخميم كعظم معناه العظمي ماخوذ من خميم الشيء اذا غطاه شيء يعيق نعت له ثمان وحلقة
 والتشبيه باسرها حال وقال شارح المنعش الشيء المرفوع والمنعش المنعش والخميم
 المحمول خميم ثم قال شبهة فلقته بركب من مراكب النساء جعل كالخميعة في مكان مرفوع
 ولا يخفى ان كلاما من معنى الخميم والمنعش لا يساعد اللثة على ان يعزل عن
 الشعر يقول تبع تلك لقلص اعلى راسه فغير من حيث سار وبتين نحوه حيث كان يبرئ
 من يديه وهو كانه في ارتفاعه وكان راسه الاعلى ما يوضع من الخشب فوق نوط النساء

على الخشب
 بعد ثمان

النعام ای تیز سیرہ سے گوید کہ دسیر خود چنان باشد کہ گویا تودہ ہا سے ریکٹ
 شتر مرغ سے کہند کہ خاصہ نوع او این است کہ وسط ہر دو پا تقریب و چون بریدہ
 گوش سے باشد یعنی چال او کے ایسے ہو کہ گویا ریت کے تھلون کے ساتھ ایک
 شتر مرغ کے رونق ہے جسکی پاؤں آسپین پاس پاس اور اصل خلقت سے پوچھا
 ہوتا ہے قال تاوی لہ قلم النعام کما اوت خرق یمانیہ لاجم
 طمہ علم یقال وی الیہ اذا التواء الیہ قال تعالیٰ ساوی الی حبیل وقال طرفہ سم
 ویادوی الیہ الا شعث المتخرف - فاللام ضمیمہ یعنی اے والقطص لضمیتین جمع قلوب
 وہی انشے النعام ویکنی بہا عن فت یا تھا و اوت ماض معینہ المضارع والخرق بالحقہ
 فالعجزة فالعزف کتیب جمع خرقة وہی الجماعہ من الابل وخص الیمانیتہ بالذکر لان اغلب
 رعاة الیمین من الحجرتہ تقریہم والاجم من لا یقدر علی الکلام ایضاً واطمطم بالہلین کسسم
 من فی لسنہ عجمہ فارسیہ کنکلاج وسمند یہ تو ناما و عنی بہ العبد الحبشی نقول تاوی الیہ
 فقیات النعام کما تاوی جماعات اہل یمانیتہ الی عبد حشہ یرعایہ سے گوید کہ
 سب سے شتر مرغ ماوگان نوجوان بجانب او پنان مسیگر امید کہ شتران بن بجانب غلام
 حشہ کہ راعی انہا سے باشد جوق جوق سے آئند یعنی جو ان شتر مرغیان اور
 پناہ میں آتی ہیں اور او سپر دہشتی میں جیسے میں کے اونٹ اونٹیاں اپنے چرواہے
 جیسے غلام کے جانب کو ڈرتی ہیں قال متبعین قتلہ راسہ وکانہ حدیج علی
 نفس الہین محشم و من دیوانہ ۶ رنوج علی صرح الہن محشم و من الہیط صرح

من دتھا اذا كسره ووقه يقول ذات نشاطا تقرب سب ونبها حينئذ شمالا من حرج
 وثنائا بعد ما رست في الليل متجثرة في مشيها عاية التجر تقرب لاکام ضربا شديدا
 وقد فاء وفاقا حاشا لبعثة خطوات من حفا شديد الوطى او ذات حفا مشددا ووطى منها
 او كل حفا كذلك مے گوید کہ بعد از شب روی کہ موجب فتور و کس میباشد دم خون
 از دوزخ نشانی بود این بود که بر بند و سنگام رستن خزان خزان برود و دگرها سے فرسخ
 حفا شدید الضرب توده های رنگی کشند و بسیار عیسیت ده جو است پیر چکر او سنگ کا
 مارے دم کو او پر او در مارے اور چینی میں بہت ہی مشککہ چلے اور بر سرے برے برکت
 سے ریت کی تھلو تھلو قوری پتھر سے قال و کاتما لقس الا کام عشية تقرب
 بين المشيمين ص سلم ونے دیوانہ و کاتما لقس الا کام علی صیف المتکرم الوطن الوضو
 کلاما قدر تشبیه انما العشیة آخر النهار وبالجملة بعد الزوال و عینے باعشیة سیرا
 والبار الاستعانة والبعين البعيرین مطلقا صنف الیه القریبیا صفا لفظیة
 فیر فی حکم المنکرة والمنتم بالنون فالمتحد کجاسر حفا البعیر والمنعام والمعالم بالمتهم
 کفظم قظوع الا فین و کلاما وصف اللطیف من حیث الشوق فان کل قفا
 بلون بعد غنیها تریا و اذ انما غایة السفر بحیث کابها متطوع حستان وبالجملة
 سے چنل انام و العرب تشبیه التواشر لقیة بالقلیة قال ربیر عیسیت کان الرجل منها
 فون ص صعل من الظلمان جو جو او ہوا و بقول و کنون فی سیرا کاتما من الرمال
 او او ہا و یہا عشیتہ میرا ہما ہو قریب الحفن منقطع الا فین اسے بھل من

کلیمہ شمشیر
 ۱۱

صعل
 الصعل الذی من قول
 والوجود التصدیق والوجود

موضع شدن سپین شتر ماده یا یک شانه او مرابرسا مذکر در سخن او این دعا کرده
 که گاه می آید و در چنانچه گاهی آستین نشد و پندتا نفس بچسته از دولت
 شیء محروم بماند غرضش که تو نمند قوی باشد لعین می آید ارمان بیہ ہے کہ
 میں کہیں عبیدہ تک پہنچوں ہر موضع شدن کے ساتھ نہیں میں سے کوئی ایسے
 سادہ منی اریان تک پہنچاؤے جسکی حق میں بیہ دعا مانگی گئے کہ وہ کہی گہان
 ہنومے سو وہ کہی گہان ہنومے اور تہن او کے دودہ سے ہمیشہ محروم

اور منقطع رہے غرضش کہ قوی و توانا ہو وے قال حظارة زیاة عقب الرش

لقس الاکام بوحد خف میثم وے دیوانہ تقص الاکام

بکل خف میثم وروے بذات خف میثم الخطران ان یضرب البعیر ذنبه بمینا و ثمالا

و منة ناقة حظارة ویکنے بعن نشاط و عقب الشیء بعدہ مصنوب علی الطرفین

والسری الی بنی اللیل و حد بالذکر لانه یعرض لکسل و العتور بعدہ قال علیقة

لیصف ناقة بلیت و یصبح عن عقب الرش و کاهنا مولدة یخش القنص شوب

و الزیادة مبالو تم زاف بالحمية فالقار اذا تجتر فی المشی و الوطش بالواو

فالمهملین الضرب الشدید بالخف و الاکام الرمال و الموحد بالواو فالمعجزة بالمهمل

سنة الخطوات و الخف معروف فیقال لرحیل الابل و السنام و فارسیه

سجیل و الوقص مصدر و قص العرس الاکام اذا وقها و کسر فیه سہا استقام

لو علی الناقة ایانار عنی بذات خف نفسها علی التثمیم و الخف التثیم شدید الوطی

موضع الحرام من الفرس بقول و فرشته اللین سرخ کیوں علی فرس ستمخا
 برقع المراکل علیها الخمر منی گوید کہ ستر نرم من زینی است کہ بر پشت آبی
 باشد کہ اظهارش استوار و برود و بپوشش بلند و موضع ننگس تازه و فریب واقع
 شدہ یعنی میرا گدا گدا ایک ایسے کٹورے کے کاٹی ہے جو انہوں کا نہ

پورا اور پلہ دن کا اوہرا اور موضع تنگ کا چڑا چکلا ہے قال بل سلیغنی

دار الشذیہ لعنت بحجروم الشراب مصرم کلمہ بل لقتنی

والابلاغ الاصل یعدی الی مفعولین قال تعالی ثم العین ماسر والقفل لاوحید

المونث و اذمنت النون الخفیفة فی فون الوفاة و مشاہ قول زہیر ع بل تلغنی اذ

دارسم قیس و الصمیم المحرور نعینہ و الشذیہ لثبہ الی شدن بالمعجزة فالتمہة محرکة

موضع بالین و تمیل کان نجلا من فحولہم و لمن مجہولاً اذا دعی علیہ بالشر و

عنی بالشراب اللین فانه یشرب و بحجروم الشراب عن الصرع الذی عرم اللین

و المصمر کمد طم المقطوع المراد بالمقطوع عن اللین و کسہ لقطعه عن اللین عن عفتها

و عن قوتها و جلا دتھا فان کلام من المحل والوصنع والارضاع یورث الصنف

و ہذہ الکناہیہ معروفة عنہم قال زہیر ع علی فرج محروم شراب مجد و یتمینہ

و ضولہ الی عینہ و یقول بل یصلی الی دارنا قہ شذیہ دعی علیہا بان لا تحل

ابداناً فاسجیب حتی کان ضرعها محروم اللین معطلو ناعنہ اسی لم تحل قطا حتی

تقت و ترفع فتصیہ ضعیفہ عے گوید کہ آرزو دارم کہ منجدہ شتر مادگان

نام والصغير منها العتية و فوق سمعني على والطير انما هو والوجه والحشية الفرس
 المحشوب القطن ونحوها واسرارة الطير والادوم الاسود ومن الحنبل وهو علم فرسه نفس عليه
 في القاموس والمجسم مفعول من الجهم الفرس اذا ايسر اللجام قيل تدخل حنبله
 في السواد الصلاح على ظاهر فرش لين ناعم محشوب بالنعوف او القطن واما
 ابيت لسببتي على طير فترس او تم لم لا يوضع عنه اللجام من كونه يركب على
 صبح وشام بر بستر نرم راحت وآرام ليس يركب من برشت ستور سياه كه كمام واد
 ميا شد همه شب مگر آرام لعينه عيله گدگدی گدی پر رات دن بهی برشته
 ہے اور میں سارے رات ایک کالی کھڑی کے پیٹھ پر کاتا ہوں جبکہ منہ

بین الکام ہوتا ہے قال وحشیتی صرح علی عمیل الشوی ہند مراکھ

ملبیل المحرم العیل الضخم الغلیظ من کل شئ والشوے الاطراف
 وفتح الراس والہند تقدیم النون علی الہاء المرفوع والمراکل جمع مرکل من المرکل
 وهو ان تضرب الفرس برجلک لیسرع فی السیر وقد استعمل الجح فیما فوق
 الواحد قال فی الصراح مراکل ابداتہ دو پہلوی ستور کہ بروی کد زلفہ
 ارتفاع المراکل واسودادہا. بعضی نے الفرس قال زبیر غ و صاحبی وردہ
 ہند مراکھا وقال ایضاً ۶ الی صدقہ سود المراکل ضمرو بالحقہ ہو کنتایہ عن کثرۃ
 الرکض المستندۃ کثرۃ الرکوب والسبیل تقدیم النون علی الموحد الضخم لیسر
 والمحرم تقدیم الہاء علی الخجۃ طرف من حرم الفرس اذا شاع علیہ المحرام ہون

گاہیں جیسا کہ گرد و حال میں آست کہ بان میخوارہ نعمہ سمر الطیب خاطر
 می سرا بدیعینے شہد کی گہی جو اچھی بو پر مرتی ہے وہاں مسترف ہی کسی کو آئی
 ہنیں دیتے اور خود کسی دم ہنیں ٹٹے اور حال اوس کا یہ ہے کہ متوالی گوئیہ کی طرح

اپنے موجود میں کاتی رہتے ہے قال ہر جا بیک ذراعہ بذراعہ قدح
 الملک علی الزما والاحدم ونے دیوانہ عزداہن ذراعہ بذراعہ فصل الملک

علی المراد الاحدم المزج بالمخترہ فالحیم کلتف المطرب المنعے تاکید لغزوا و الحکم مع
 وسین من سن اسکین اذا حردہ و یزئمہ بیک والذراع البید وکنے یہ ^{التنقیص}

الذی یلون عند النساء والاطراب والقدح احراج الشارح الزما منضوب
 علی المصدرین من غیلفطہ و یویدہ مانے دیوانہ کما مر الزما و جمع زندا فارسیہ ^{مستتر}

والستقل فی الهندیہ چچاق و ہوتر کے فی الاصل والاحدم بالجمیم المخرج من ذہب
 انما طلعت الملک و ہو من کتب علی الشے اذا لجم علیہ ليقول لایزال عیننی

و لصیق اے لیرب بیدہ علی بیدہ کما فیصل القادح الملک علی الزند الذاہب
 الانال المخرج من النار ولا یغیہ و لک مے گوید کہ پیوستہ میرا بید ^{ست}

بر دست نیز زخیا کہ مرد بر بیدہ انگشت محنت چچاق می کشد و رونے گرداند
 یعنی وہ بھی گاتی ہے اور تالیان بجاتی ہے اور برابر بجای جاتی ہے ^{میں}

کمر و لکیران والا چچاق پر برابر تالیان ^{طوبانی} قال مشی و تصحیح
 فوق طہر شید و امیت فوق سدا و هم بلجم کلاا ^{لغفیلر}

وکوبها بجزی الما و سہا کل غشیہ غیر منقطع ہے گو بد کہ ہر بار بسیار بار
 اندک و بسیار بران چرگاہ بار بیچنا پنچہ ہر شام آب اندوچارے میماند منقطع
 نے گرد یعنی بہری ہرے مادل تہورے بہت ہمیشہ او سپر بہرے
 رہے یہاں تک کہ ہر شام او سمین پانی چلتا رہا اور کہہی نہ تو اقال و حلا
 الغراب بہا فلپس ببارح عزو کفعل الشارب المترنم و فی یونہ
 بیت قرع الذباب بہا یعنی وعدہ نہز کفعل الشارب المترنم یقال خلاہ
 اذا تقزوبہ و عنی بالذباب الزنبور و هو ذباب العسل فانه یحب الورد و الریحان
 و تیلند بر و ایچھاقت و ضمیرہ المثلث بے فی قولہ لیسف وادی العرض حیث
 قال فذاک اوان العرض حی ذبابہ زنا بیرہ و الارق المثلث و الضمیر المحرور
 للروضۃ و البارج الزایل المنفک و الغزو بالمعجزۃ فالملکتین بالکسر و محض
 المظرب رافع للصوت من عزو کفرح و یقال و استغزو الروض اللذی
 اذا دغاه المارکان یغزو عنی لفعیل الشارب المترنم تغزیدہ و ترنمہ و کنی
 تغزو الذباب عن حلو ما عن عنیدہ و تغزیدہ عن نشاط و بشاط عن کثرۃ
 یا صین الروضۃ و حسنہا و طراوتہا کما کنی المثلث سجویۃ الذباب عن
 خصب وادی العرض بقول و تقزو بہا زنبور العسل فلا یفک عنہا و حوتیم نم
 من النشاط کما تیزنم الشارب الخ المترنم ہے گو بد کہ گس شہد بیان
 چرگاہ تازہ خلوت گرنیدہ و دیگرے را دران گذاشتہ چنانچہ اردے

سیل برسون کا ضامن ہوا اور گوبر کا نشان او سمین نہیں پایا گیا اور در ذن
 سے محفوظ رہے ایک خمین عورت کی پاس ہی جسکے دو باس اوسکے موندہ سے
 بہا رہا آتی ہے قال جاد دست علیہا کل بکر حرۃ قر کن کل فرارہ
 کالذہم فقال جاد و جاد علیہ و جادہ اذا من علیہم و انعم و الضمیر المحرور
 للروضۃ و السبک بالکسر کل سحابة کثیرۃ الماء و الحجرۃ مشہا و بی و یوانہ کل عین
 شدة و الین السحاب الذی یاتے من جانب القبۃ و النثرۃ بالشلثۃ فالجحدۃ المشدۃ
 السحابۃ کثیرۃ الماء و الضمیر فی ترکن کل بکر من حیث المعنی دون اللفظ و القوۃ
 الارض الطینۃ المستویۃ و التشبیہ بالذہم فی المعان یقول جادت علی کل لک الرود
 کل سحابة کثیرۃ الماء ترکنت کل ارض منخفضة مستویۃ تلعب کالذہم
 لما کان فیہا من الماء المحتبئ معے گوید کہ ہر ابر بسیار بار بران چو الکا
 چندان برابرید کہ ہر خورد مناکی را چون دم سحابی تابان و در خان گردانید لعمری
 جو بادل یابی سے بہرے ہوئے تھے اوسپر اتنے برسے کہ ہر چو تھو گہرے
 کو رو پیچے کے مانند چکول کیا قال سحبا و سحبا با کل عشیۃ یجرک
 علیہا الماء لم یضرم المص و السب و اسیلان من فوفی و السحاب مصدر
 سب الماء و اذا سبہ فالسب و کلاهما مفعول علی التمییز نحو الی الفل
 و کل عشیۃ مفعول علی الطرفیۃ و العشیۃ آخر النهار کالعشی و علی معنی
 و النضم الانقطع و الجحدۃ سال من الماء یقول جاد علیہا سح کل سحابة کثیرۃ الماء

المرعى الطيب عطف على فاعله والالف لضممتين مالم ترع من الرياض كما هنا نعت
 من ان ترعى قال طرفه ثم فالكسب معشيب الف وتضمنه كلفه والعيش المظهر الكثير و
 فيه ايوان بكثرة الكلاوة والرياحين واما فكيف معبىء المعدوم كما في قول تابطرا
 ع قليل التشكك لهم نصيبه وكان الاصل قليلا ثم اذ من حذف الت اقيام المضاف لله
 مقام المحذوف كما قالوا في اقام الصلوة او عمل الفعيل معبىء الفاعل على الفعل
 بمعنى المفعول فهو عمل به مغالطة او اول الروضة بالرعي كما اول الارض بالمكان
 في قول ابي انجم خروا ارض القبل اقبلها فان الظاهر اقبلت على ان تانث
 الروضة لفظ والدرن الترتيب ونسيم اشجار حوضه الرائية وخلقوها عن نيسها
 كسفن المرقين والمعلم مصنع العلامة مطبقة الوطى ونسيم ايامه الى سنامته مائة
 من الغيات وكل ما بعده من الايات نعت للروضة ليكون امر المشبه اتم
 المحمل فان كتميل المشبه به ليشبوهن كما مر في لبيبا الف ان يرعاه الله واسب
 علم برعه وانه طرقتى النبات حيث كفل نبتة بحيث كسيرة ليس فيه شيء من الرطوبة
 المفسد لطيب الرواح ولا هو منقته الوطى طمحيته منها تاتي رحيمة الطيبة من فمها مكيو كيه
 كد يا كوي ابر الكاه تازه ويا كسيرة كد باران بيار مستخلص كل ووريجان او كشته كسو
 اور انچر بيه ودر گرين چار يا بيان نيا لوده ويا پيال كسے مگر ویده بخور ووزنی است
 كه بوی معطرش از حقه روان او نه آید یعنی یا گو یا ایسے ہرے ہرے
 پر گاہ جب کو کسی چرندے نے زمین چرا اور ایک بڑا بہاری مینہ اوز کے

انہا بلعناک من فہما قبل ان یفکت او تمیت سے گوید کہ بوی دہانش بریناشتا
 چنان خوش است کہ گویا نازن شک عطاری بخوروزنی است کہ پیش از لہو رسک
 دہانش بوی سنگین از دہانش تو رسیدہ غرضیکہ بوسے دہانش بوی سنگ از فر
 مے ماند یعنی اسکے موندہ کے جوش ہناری نہا را ایسے بجا کہ گویا مسک نازک عطر
 ایک حسین عورت کی پاس سے حبلی خوشبو اگلی دانتو کنی دکامی دینے یعنی ہنسی بولنے

سنی پہلی اسکے موندہ سے چھو پونچتی ہے قال او عا لفا من اذ رعایا معقنا
 مما تنقہ تلوک الاعجم قیال عنقت الخمر اذ امت وحلت فی عائق وهو مصفوب
 صفا علی غارۃ فہو اسم کان و الخبیر هو الطرف السابق اعنی مجید و کدانی نسبت
 الاتی و الاذرعان کعبیرۃ الہنترۃ فہما بلہ یا شام معروف قوی منہ الخمر و المفقہ اسم
 معقول من اعتق الخمر اذ ترکہا مدۃ فی طرف کعتقہا شد و اذ الاعجم صفتہ لمخروف
 فاذ قیال اول اعجم و قوم اعجم و البیتا نما یو جد فی دیوانہ و لم ارہ فی شرح بقول
 او کان خمرنا حقیقۃ من جمود اذ رعایا معقۃ من جموعت قہا ملوک الاعجم بحمدیہا
 تاتی ریچمان ہما سے گوید کہ یا گویا شراب کہ نہ از شرابہای اذ رعایا از
 شرابہای دیرینہ شایان اعجم بخوروزنی است کہ بوی او از دہانش تو رسیدہ
 یعنی کوئی پرانے شراب اذ رعایا شہر کی شہر بون میں سے حسنکو شایان اعجم نے
 پرانکینہا ایک حسین عورت کی پاس سے حبلی بوا اسکے موندہ سے برابر آتی ہے
 قال اور وضۃ انفا لضمین شہما عیش قلیل الدمن لیس لمعالیہ

میٹھی اور بہت مزوں کی تہے یعنی جیسوہ تیری طرف سے دیکھ کر مسکراتی تہے قال

و کائنات نظرست یعنی شادون رشاد من الغزلان لیس توام

الشادون الضربی الفستی والرثام ہوز اللام محرکہ معناه الشادون والغزلان جمع

غزال وهو والد الطیئے اذا شتے و درشب والتوام کل مولود مع غیره و يكون ضعیفاً

و کہے نفی کونہ تو اما عن قوتہ بقول و کائنات نظرست جین نظرت الیک یعنی

ولد طئی فنی قوتے من اولاد الطیئے اے نظرت الیک کہا بیظرنوے مسکریو کہ

عید و روحیان مے گزست کہ گویا چشمان آہو پچہ جوان مے مگر و غرض کہ چشمانش چشمان

مے ماند یعنی او سنی بچکو ایسے آنہوں سے دیکھا جو ہر نوٹہ جوان کی آنہوں سے ہوتا

مشابہتین قال و کائنات فارة ما حمر لیسیم تسقت عوارضها الیک

من الغم الفارة نائجة المسک و عنی بالتاجر العطار و بایع المسک و تعبیه الجبذیة

من الغنائة و ہے بحسن کالتسمة و عنی ببا عیلة علی التجریہ و الجار و المجر و

فے محل الرفع علی از خبر کان و المسکن فے سقت للفارة باعتبار الیخ اولیجما

علی الاستخدام و العوارض جمع عارضه و ہی السن التي کون فے عرض الغم مفعول

سقت للگرام فے الغم بل من المضاف الیہ و هو الضمیر لصیف کلمتہ فہا و العرب

مجتہ اذا کانت طبیئے علی الریق و تشبہا بیریخ الحذر و المسک و العود و الخراس

دخو ایقول ان یریخ فہا طبیئے علی الریق حتی کا تہا نائجة مسک من و از فخرج

مجید تسما سقت رائجہ کائ السائجة عوارضها الیک من فہا علی معنی

چہ خوراک ایشان ہمراہ ایشانت و شتران سیاہ صبر زبانشکی ہے کنند یعنی
 اوزن کو پھیندون بین یا لکس اوٹھیمان دودہ دینے والے اور کالی کوٹنے کے
 دردنی پر ون کی سے کالی بین اور اس سے کہانا اونکا اونکے ساتھ ہی اور
 اوٹھیمان پیاس کو بہت نہیں مانتے تو دوسری کر جاوینگی قال اذہن تہیک
 بذی غروب و اصح عذب معتدل لذیذ المطعم مضروب
 لعل محدود و مشتمل فی القرآن والاستیاء الایسی کالسی والغروب ^{انہ} صفة
 الاستنک والمعاہنا والواضح الایض الصافی و فی دیوانہ باصلیہ نام و الی
 الاصل فی الرجل المانع فی الامور استیاء للصلح الحدیث فانہ قابل عام
 الجید الحسن والاول اعرف قال الحماسی قلت بغام و بذی غروب ما قتلوا احاک
 و کل من ذی غروب و واضح لغت للثغر فانه یوصف بالجدۃ والبیاض والمقبل
 طرف ابو محمد مرفوع علی انہ فاعل عذب والمطعم الطعم و عنہ بہ طعم بقیہ
 و فی الحبیت النغات من لم تکلم الی الخطاب فانه یخاطب نفسه و یقول اذکر اذکانت
 تا سرکہ عقبہ شہر جدید یا بیض صاحب حدیب المقبل انے حین تقسیم البایک
 مے گوید کہ وقتنی رایا دکن کہ عقبہ ترا سبک و ذانے اسیر ہو چکا
 کہ تیز و باریک و سفید و تابان و شیرین بوہ گاہ و نوش مزہ ہو و ذہ یعنی
 در و دتیو تقسیم میکرد یعنی جب کی بابت یاد کر کہ وہ تگوا ایسے دانتوں کی
 لے دکا کر پیاستی تھے جو تیز و باریک اور بہت ادھلی چکپتے اور چونے منہ پر

واقا ئیش کہ خاکشے خورند از قریب ارتحالش مرا انگما ہی دادند و تیر سائید ندید
 خاکش و قتی میخورد که سیاہ باقی نماند و چون گیاہ باقی نماند کوس رحلت نیویا
 بعینہ جب میں نے یہ دیکھا کہ لاو او سٹ او سکی بیاسی بندون کی خوب کلان
 کہا تری میں تو چمکاو اسکے کوچ کرینیکا کھکا پیدایا اسلئے کہ کہا س ہونے پر خوب
 کمان دیا کرتے ہیں قال فیہا اسنان و اربعون حلویہ سودا کخافیۃ
 الغراب الاسحم الضئیر الحجور المحوڑہ والحلوۃ الناقۃ ذات اللبن و سودا جمع سودا
 و الظاہر ان یاتے بہ حمیرۃ الوقوع نعت ہمز و ہوتیزمانون العشرۃ من العقو و
 لکنہ نظر الی جمعیتہ معنی من حیث وقوی تیز الغد و اکثر کما قبل الدرہم البیض و
 الی یزار الصفر علی ان یکن الیلام فیہا للاستغراق علی ان حلویۃ الابل و الغنم الی
 منہ نضاعدا الض غلیبہ فی القاموس و الخافیۃ واحد الخوافی وہی المراثی لک
 تخفی عند الضیم المطایر جاجیہ و اختلف فی عدد ما یقتیل سبع و قیل عشر و قیل
 ہی الاربع الاولات فی المناکب و الاسحم الشدید السواد و سفی و کرا الحلویۃ اشعار
 بان طعامہم معہم و سفی یا السواد ابدان بانہم بیرون فی اسیر فان سودا الی
 تصبر علی العطش اکثر من غیرہا بقول فی ملک المحولات اسنان و اربعون ناقۃ
 حلوۃ شیبہ سودا یا سودا و سفی فی الغراب الشدید السواد فی مختلفون و لا یکثرون مسکویہ
 و ان ستران بارکش چیل و دو شترادہ شیردار است سیاہ رنگ کہ بہ پرناے
 و درونی کلاغ سیاہ مے ماند پس ضرور است کہ دو سترادہ ز ایک منزل خوانند کرد

محمودة وبالجملة جواب الشرط محذوف والمذكورة عنه لذلك المحذوف كما في قوله
 تعالى ومن يتبع خطوات الشيطان فإنه يأمر بالفحشاء والمنكر أي لضيل فإنه يأمر
 بكذا يقول ان كنت يا عبيد قد غرمت على الفراق فاني لا اشك فيه فان ركاكم قدرت
 في ليل مظلمة فاما يكون له عاقبة محمودة معي كويدك اے عبيد اگر بز فراق کرستی
 پس درین شبک نمی کنم چه ستران سواری شما در شب تیره بهما را راسته شده و یا خوب
 کردی چه اینجا مش تیره نخواهد شد یعنی او عجله اگر توسته جدا می پر کر با ندهی و همین
 سگ و شبهم نهین اسلکه که تبارک سوار بان چهارون سبب با ندهی گن یا نه
 کیا اسلکه که اسجام اسکا بهتر ^{بین} قال ما را عنی الاحمولة اهلها ووسط الیها
 تسف حب الخحم میقال رایه افرغوا المحمولة الابل اتے نقل علیها و الوسط لیکن
 الاوسط طرف ینصب علی الطرفین و الدیار جمع الدار و سف البعراکل البیاض
 من العلف و اسف ایاد و لفعل یتیل السجون من المجر و او المریدین و الفرق انه
 علی الشانی محمول و حب الخحم مع قوله الشانی و علی الاول معروف و حب الخحم
 مع قوله و الجملة حال من المحمولة و حب الخحم باجمعتین المکسورتین حب معروف یتقال
 الحیة و خاشکس و حب کلان و اما و جال روع فهو انهم كانوا اذا فتدوا الکلاء
 كانوا سیفون الیهم ایاه و یرسلون الیهم تحسب الماء و الکلاء ثم یرتخسون علی حکم
 یتقول و ما افرغ علی شی من قسہ یا رتخا لها الاحمولات الیها حین کن کسفین و اوسف
 حب الخحم فی الدیار التي كانت فیها معی کوید که ستران بار بر و از خویشان

بعینین و اولها بالعین المبرار الزیارة و تبرع الرحیل اذا قام فی الیوم
 و غیرتان بالمعنی فالوزن فالعینة فالنفاستیم مصغرا موضع وضع علی صلیبة
 التیة کالجین والاحب دین و العینم بالجمع کصنیل موضع التفریح یون
 یقول کیف تصور زیارتها و اذا قام اولها فی الیوم بعینین و اقام الیومیة
 بالعیوم بیبها یون بعید مع گوید که زیارت او چگونگی مستفوز گردد و حال
 این است که اهل او در موسم ربیع بموضع بعینین رخت اقامت افکنند
 و اهل مادرین موضع عینم فرد و آندہ یعنی اب ملاقات ادسکی ایسے حال
 کیسے ہو سکتے ہیں کہ ہاشمی او کے بہار کی دونوں میں موضع بعینین میں پرے
 ہیں اور ہمارے لوگ اوہنیں دونوں میں موضع عینم میں پھری ہوئے ہیں قال
 ان کنت از معت العراق فانما زمت رکاکم لبیل مظلم
 الارباع بالجمع فالعینة والعقد والات دام علی امرئ قال ارفعہ و علیہ و انما کاتہ
 حصرتبت ما یدکر بعد او شفی ما سوادہ و زم البعیر شدہ بالزمان و العینم جمل
 و المركاب الامل التی یکنیت اسم جمع و ضمیر جمع المذکر الخاطیة الخاطیة
 و هو شایع عندہم قال و لا تحسبی الی شغفت بعد کم ذقال عم فان شئت حرت
 النار سواکم قال تعالیٰ سلام علیکم ایل البیت خطا یا لارہ رض و اللیل المظلم
 بیان الموضع و یجزا سیکون زم المركاب فی اللیل المظلم کتایبہ عن کونہ
 مذموم العاقبة فانہم کافوا یرعمون ان کل امرئ کون فی اللیل لایکون لہ عاقبة

حال والواللقسم والحبسیت الکعبہ عرف بہ فی عرفہم وروسے لہما ایک درجو
 بالفتح فی القسم وکانت الجالیبہ تقسم باقسام شتی والمرعہ المطمیع وہستکن
 نے لیں المقدر وجملة ہستی جواب القسم بقول تعلقت عینہ علی غیرہ فقد منعتی ^{میتا} رزقہ
 واقفل قوعہا طمعاً فیہا او طامعاً فیہا واقسم برب الکعبہ والعبا ایک معنی ہے ان ما
 قدرتہ لیس طمع ہے گوید کہ ناگاہ اور ادیم و فرقیۃ اور گریم و برین زعم و
 کہ ادبست من آید قوم اور اسے کسٹم و قسم برب الکعبہ علی جان پد تو گرا من موضع ^{طلب}
 نیت یعنی اچانک گرفتار ہو گیا اور اس امید پر کہ وہ میری اہلہ آجائے
 اور کئی قوم کو مارا ہوں اور جن لای کعبہ کی قسم یا تیری باپ کی جان کی سوگند کہ وہ
 اسے ایک جگہ نہیں غرضکہ اس طریقہ سے اہلہ آنا اور اسکا ممکن نہیں قال و تقدیر ^{تقت}
 فلا تظنی عنسیر و منی نمبر لہ المحبب المکرّم اللام لوطیہ لبقسم والضمیر الجبرود
 بالفتح للزول المستقام والفعل المتکفیف کیفیہ المذكورۃ و معقول الظن الاول محذوف
 قال الرضی ولا تظنی شیئاً غیر نزولک کذا والمحبب المکرّم کلاهما اسم معقول ^{طلب}
 علیہ علی الماتحات وبقول والذات تقدیر نسبت قریبہ سے منہ دیکھتے معنی نمبر لہ
 المحبوب المکرّم فلا تظنی شیئاً غیر نزولک کذا سے گوید کہ قسم سجدہ اسے علیہ
 یہ من چیزان فردو آئے کہ محبوب و مکرّم نہ دوسے آید پس پھر امین فردو آمدن
 ہرچ گمان تیری یعنی تو میرے حی میں ایسے بیٹھ گئی جیسے کوئے محبوب کہم
 ہوتا ہے سوا کے سوا کچھ اور گمان کننا قال کیف المرار وقد تربع اہلہا

مقابله والشط البعد قال علقمه تكلفه ليل وقد شطر وليها والمراد مصدر
 بمعنى الزيارة منف وب نزع الخافض المضاف الى الفاعل وهو المفعول والمفعول
 تكلف العسير حسب اصحح والطلاب المطالبة فاعله وكاف الخطاب مكنون والظاهر
 ان يوتى بضمير الغيب اى طلابها كمنه ومنه سب اللغات من الغيبة الى الخفاء
 على انعمو حضوره بعنفه وتجرم بالهتمة فالمعجزة كمن علم الحرام بقول حلت حصة من فضل
 من بني ذبيان وبعثت عن زيارة الشاق وضارست عسيرة على ان الظالم كلب ياب
 محرم سمع گوید که عسیرہ ووزیرین اعدا کتب و بیان آمد رخت آقا بیت اندخت و
 ازین دورانداوه که او عاشقان خود را بنمید و یا عاشقان او را بنمید چنانچه
 طلب و طالع تو اے دختر محرم بر من سخت و سوار گردید عیسے عسیرہ و شمشون کی
 زمین میں جا بسی اور فاش تو کی دیکھنے دکھانے سے وہ پریمو اور شمشون
 کی تیرے طلب مجھ پر بہت تھارسی ہو گئی قال علقمتها عرضا و همستل قوما
 زعموا و رب البيت ليس لمريم قال علق فلان و سنانه تجود الا اذا تعاقبا و
 عشقوا و العرض محرکه ان بفتيت شيبا من غير قصد قال بلاعشى بيت علقمتها عرضا
 علقمتا رجلا غيرتي و عشق عرض غير بالرجل و عنى بقوهها سنی مرة من عوف
 بن سعد بن ذبيان و اما قال قتل مريم لانه كان من فرسان عيسى بن مريم عيس
 و ذبيان قال بن الخطاب المحلصة كيف كنتم في حرمكم قال كنت الف فارس و كن
 فارسنا عشرة بخيل اذا حملت فاجم و انزع المطمخ و المعنى كغيره من قول لم او

ویکل انہا بالبحرین فاصمان فالتمشلم مے گوید کہ جبکہ در موضع جوا و فروکش
 بیشتر و خوش و آقارب ما در موضع قرن سبیر بر بوع و بعد از ان در موضع صمان
 و بعد در موضع تمشلم زد و بے آندند لعینہ و ہ کیا دن تہے کہ عینہ موضع جوا ^{من}
 پھر تہے اور ہمارے لوگ موضع نمران میں پہر موضع صمان میں پہر موضع تمشلم
 میں چو قریب قریب واقع ہیں پراؤ ڈالتے تہے بل جہیت من طلل تھا و تم ^{عہدہ}
 اقومی و اشعر بعد ام البیستم الفعل مجہول من حیث الاعداد و البقاء و الحجب و ^{عہدہ}
 و من تمیزتہ تبیین جنس الخاطب و یروضع ایہام الضمیر کانے قولہ عم فذیک
 من ریع و قولہ عم فیالک من لیل الخ و تعادم الشئی اذا قدم و اتوقے المکان اذا
 جلا من ایلہ کا فقہ قال الاسدی ع اشفر من اللہ محبوب و ام البیستم کنیتہ علیہ
 بقول انبیاک اللہ من طلل قدم عصارہ و خلا عن ایلہ ہمارے ما تکت عن ام البیستم
 مے گوید کہ خدا ترانایم و ولیم دارا کہ تو شاں خانہ ہستی کہ کنیتہ و دیرینہ و
 بعد از رفتن ام البیستم خراب شد و ویران گشتہ لعینہ و خدا بچکو دیرتک قائم کہو
 چچہ تو وہ پرا نا کنہ طری حیر ایک زمانہ گذر گیا اور ام البیستم کی جائے چچی مینا
 پر اہے قال حلت بارض الزائرین فاصحبت عسرا علی طلاک
 انبت حمرم و سفی و روانہ شطت مزار العاشقین فاصحبت - الزائرین زائر
 و الاسد مہوز العین بزائر اذا صابت من صدرہ نفلان لہ فی الفارسیدہ غریبان
 فی البندیہ دہر کما و الاسم دہر و ک و کیے جن العدد فانہ یزیر کا ^{عہدہ}

في الطول والارتفاع وحجته التشبيه حال او معتدلة واللام المام كي و است لوم اسم فاعل
 من نوم اذا مكث وانسترو عن بلف على التجريد او شبه حاجته بجا تبة الماكث
 المنتظر يقول عرفتها حق المعرفة فوقف فيها ناستي وكانت عطية كالفق المشيد
 لافضي فيها حاجته ممن مكث وتيقظه في امر منه او من غيره من حله كويد كه اجازين
 كه آن خانه را بخوبی مشاهده نمود و چون قصر محكم بلند استوار بود باين نظردان
 اينجا ده داشتم كه حاجت برتو وقف منتظر بر ارم حسين ابدانك كه ميسنه اوس كه كه بخوبيه
 پيچيدان اينجا او شده كه جو ايك بر سه محل كه براي نيه اسلمه و بان كه ايك كه متوقف

متفرق كى حاجت كو پورا كردن و در دل كى ارمان نكردن قال محيل عسله بالجوا و اما
 بالخرن فالضمان فاستلم الحلال بقدره منقبه و رلباو و ابن الرصل عشيرة و قاربه
 معطون على عسله بالجوا و قد مر بالخرن موضع لسني يربوع منبیه رياض و اهنار و
 الصمان موضع بالجوفيه حرارة و ست قولهم من تربيع المخرن و شمتي الصمان و
 تقيظ اشرف فقد احضب و اشرف جميل و استلم بالفوقانية فالشكلة نفع اللام
 ارض و انفا و الترتيب و لعله يكره العهد السابق فان خطاب به و ارضية الواقعة بالجوا
 و وقوعه الناقه فيها ثم خطاب بالمثل بقوله ع صييت من طلل يدل على ان عسله لم يكن
 بتردد وقت الخطاب و قوله ع حلت بارض الزابرين الخ و قوله ع كيف المراد و قد مر
 ع ما يدل على انها لم تحسن في الجوامع بعد الخطاب اللهم الا ان يرد بالجواب
 غير الجوامع المذكور فانه ما ركض من قرية و او و في ديار عيسيس ايضاً يقول عسله بالجوا

واقف است خوش و خرم و صحیح و سالم باش عینی او عبد کی منزل جو
 موضع جابرین واقع ہے کچھ دہندہ سے بول اور مار و تارگی وقتوں میں خوش باغوش
 اور وقتوں سے محفوظ رہے قال دار لانس عصبیض طرفها طوع العناق
 لذیذہ المتقسم رفع دار علی الحبہ تیہ من مخدوف دالانہ الجباریہ طیبیہ النفس
 وعض الطرف تحفہ والطرف العین والغضیض غفیل فی معنی المفعول وہو
 روح قال مع عصبیض الطرف لکول وقد یقال لهذا الطرف الفاتر فارسیہ چشم نیم خوا
 کجا میتنا و من الصراح حیث قال الغض چشم فرو خوا با سیدن و الطوع المطیع المقاد
 سیوی فیہ المذکر والمؤنث یقال ہو طوع لغنا سهل الغنا و فی حدیث ام زرع طوع ابیہا و
 طوع اجہا و العناق المعانقہ منیناہ سحلا المعانقہ بلا تکلف ولا مسنج و المتقسم موضع
 التسمیم و هو الشعر کالمسیم یقول ہذہ دار الجباریہ طیب النفس لطیفہ المطیع فاترہ الطرف
 سہلہ العناق لذیذہ المقبل من الشعر مے گوید کہ این خانہ خوشیہ زنی است
 کہ مزاجش پاکیزہ و طبعش لطیف و حشیش نجواب و در چہ پائیدن معذر و بونگاہ
 سلک و دانش لذیذ و شیرین است یعنی بہ گہرا یک ایسے نوجوان کا ہے جو
 ہستی بونگاہ کی شیلی گلی گانے پر لگی ہوئی ہے اور اگلی دانت اوسکی
 جو سکرانی کی جگہ ہے جو منے چاہتے ہیں بڑے مزے کی میں قال وقتت فیہا
 نافتی و کاہنا قدن لاقتنی حاجتر المتلوم انفا للعطف والجور للدار
 والمضروب للثاق و القدن محرکہ الفقہ المشید و العرب تشبہ الناقہ بالعضر

والتفصیح الاشارة الى السور والرواكد التي است من كذا اذا ثبت والحتم جمع جاثم من ختم
 او المزمع كانه يقول والتلف جمعت في باناسي جسا طويلا او زمانا طويلا وانا اشكو
 بته وتزني او وهي تقصوت صورته اے اناف سو و ثمانية في مواضعها لازمة اما كنهنا
 مے گوید کہ قسم سبھا کہ من شتر ماہہ خود زانا بد پرانجا السیادہ دہشتم و حال این بود
 کہ بد بیبیا یہ ہا ی سیاہ و پای بر جای شکایت حال خود مے کروم و یا آن شتر ماہہ
 در آہنا ویدہ مے نالید یعنی قسم کہا کہ کہت ہوں کہ میں نے اپنے اوشیہ کو تو خاصہ
 و بان روکی رکھا اور حال یہ تھا کہ ڈنگیا یوں کو دیکھہ دیکھہ کر زار زار روتتا اور شکایت

کرتا تھا قال یا دار عبد الجواد ^{تظمی} و عجمی فحسب احاد ارضتہ و اسلمی عبد
 علم امر اءة من بنی مرو بن عوف بن مسد بن ذبیان و کان ہوا انا و یسب بہا و صغرا
 موضع آخر نصبت قال عجمیت عبید من فستی تبذل ولم کن نبت عہا کما تو حمہ بن
 فانه یقول عجمیتہا عرضا و قتل تو حمہا و علی ہذا التفسیر تو حمہا ہم قومہ ولم کن رو حمہا فانه
 یقال عجمی طلبا لہا فی لامبیتہ بیت و لرب الممثل بعلک باذن ضخم علی ظہر الجواد
 مہیل غادر تہ متعز او صالہ و القوم بین مجر و محب دل و الجواد بالجیم فالوا و کتاب
 موضع بالثمان و الطرف حال من اعداد عجم معناه انعم و قدر تحقیقہ فی شرح قول ہنیر
 ع الا انعم صبا ایما الربع و حکم و ارضتہ منسوب علی التذکرہ
 یا دار عبد کما یہ بالجواد بکلشی بنی و انعمی صبا یا دار عبد و حکمی من الآفات میگوید
 اے خا عبد کما یہ واقع است چیزی گو دہن گام صباح کہ وقت خات

بڑے سنج کے بعد چچا ماوقال اعیانک رسم الدار لم یتیکم حتی تکلم کالاصم
 الا عجم یقال اعیاء عنہ اذ اعجزہ قال عواذ جانب اعیانک واعد ربان و جلد لغو
 حال من الرسم و حتی غایۃ الاعیاء و جعل لستیکم علی شہین متعارف و نفاہ
 و غیر متعارف و مثبت و معنی یہ سکوت فایہ تکلم الاصم الاحکم و معناه حتی اجاب بک
 کما قال الخاسی بیت فاسمنا بالصمت رجع جوابنا فالمنع من ماطق لم یجاو و
 الا عجم الاخرس و نذا البیت انما یوجب رسی دیوانہ یخاطب نفس و یقول اعجزک رسم
 الدار عن معرفتہ تا حین لم یتیکم تکلام متعارف عند السؤال عن اہلہ الی ان تکلم
 تکلام غیر متعارف کما یتکلم الاصم الاحکم من اے الی ان اجابک بالکوت فخرج عنہا
 سے گوید کہ رسم کہنہ آن خانہ صر فی زمانہ و جواب و سوال نداد ترا ارتقا ضن او
 سنگ و ناچار گردنا امینکہ بجز کسی گو یا شد کہ گنگ و کر باشد یعنی سکوت او نسبتاً
 کہ خانہ خانہ یار مت یعنی او میں گھر کے پرانے نشان نے جب بات چیت کی اور
 سوال کا جواب نہ ملتا تو اس کے چھپانے میں توجیح ہو یا بیان تک کہ وہ جب کلمے
 بہر دن کے طرح تو لا تو پیر تو نے چھپانا کہ یہ وہ ہے گھر ہے قال و لقد صحبت
 بما طویلاً ما تستی اشکو الی سفیر واک حبشم اللام و طیبہ للقم و البأ
 لظرفیہ و الحزب و اللد و طویلاً لغت مصدر او ظرف و حمله اشکو حال من صلی اللہ علیہ و آلہ
 تزخ من رفا البغیہ او اصوات لصوتہ و الحزب حال من الساقہ و اما ز بعد علیہ و نہ تم
 حت نامتی و کت نامتی و یریدون جنینہم و کما رسم قال تخن الی اجبال تکہ نامتی

والاکار و خاد و منہا ترک و من الاستغراق المنفی المستغاد کما فی قوله تعالی
 بل تری من فطور اے لانترے شبہا من العطور و استردم بالبدل المہتد طرف
 من تروم الثوب اذا وصلی و رقعہ و روی من من ترغم و ام معینے بل و حد ما وجود
 حرف الاستفہام بعد ما قال الرضی وقت یجب معینے بل و حدہ و کذا اذا جارت
 بعد اداة الاستفہام ثم ان کلمتہ بل انکانت للاستفہام الا انکاری فالاقرب عن
 نفی الی نفی و البیت مثل قوله تعالی بل سیوی الاعی و البصیر ام بل سنوی الظلمت
 والنور ان کانت بمعنی قد فهو احزاب عن المنفی اے الاثبات و هذا اقرب
 فی الجملہ ثم انه ونب فیہ ینیب الاقتصاب و هو الانتقال الی بالیایم و کانت الجائزۃ
 و من ینیب یعنی ہون ذلک و لا یبعد ان یکون قوله تعالی افلا یظہران الی الابل کیف
 صفت خارجا تخرج الاقتصاب فانه التزم فی القرآن ما کان جاریا بسینہم
 و یظہر ذلک عند التوغل فی القرآن و شعرا الجاہلیہ یقول ما ترک لشعرا الاستغراب
 من موضع اصلاح و ترمیم و موضع ترمیم بل ما عرفت و ارالمجہوبیۃ او قدر غزواتہا
 بعد توہم مے گوید کہ شاعران معین موضع ترمیم و اصلاح و یا موقع ترمیم
 باے تہ گذارشتہ اند کہ کسی بدستی پر دازد و یا باقی بسر آید بلکہ خانہ دوست
 بعد از توہم نشا مکتفی یا نشا مکتفی یعنی سپی شاعران نے کوے جگہ آسے
 نہیں مہوڑے مہمین چونکہ لگانے کی حاجت پرے مادہ یچ گلانے میں کمی کر
 ہون کہ کچھ اسکو پورا کر میں بلکہ تولے سوچنی کے بعد یار کی گہر نہ پچانا

بن عمرو بن معاوية بن قراذ بالقاف فالمهملتين كغراب بن محرزوم بالمعجمين بن
 ربيعة او بن عوف بن مالك بن قطيبة بالقاف فالمهملتين من غراب بن عيسى بن
 كعب بن ربيعة بن ربيعة بن عطفان بالمعجمه فالمهمله فالفا وحركة بن سعد بن عيسى بن جيلان
 بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الى آخر النسب المذكور في ترجمه طرقة و كانت
 امه امة حبشية تسمى زينة وكان ابوه تقاه اولام تحرف به لما راى فيه من الخدق
 والشجاعة وكانوا يفعلون كذلك ويقال له عشرة الفجا وثقينة لثبا عطين سقينة و
 بعد من اعزته الجاهلية وكفى له فخرا انه قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم يا و صف لي
 اعرابي قط فاصببت ان اراه الا عشرة نقله في الاغانى وقتله وزير من جابر النهاب
 وقيل مبار بالهار فالوجهه كراد بن عمرو الطاسى و لقب بالاسد المرصيص والكريد
 الاخذ الشديد ومن حديث هذه القصيدة انه كان في مجلس بعد ما اعترف به
 ابوه به رجل من عيس و فكر شداوه و امره بنه عشرة و فخر عليه فقال الرجل الماشع
 منك فقال استعلم ذلك فاشد هذه القصيدة بيكر فيها ما يكره شعراء الجاهلية
 و فغير لقب معاوية بن نزال السدي من سعدتيم يوم الغزوة و يوم معروف
 قال هل غادر الشعراء من مبروم ام هل عرفت الدار بعد توهم
 من اول الكامل والقافية متدارك اصل هل هل على ان الهزة للاستفهام
 هل ميسر قد قد اتى بهار زيد الخليل الطاسى قال عم اهل روادنا سبغ القناع
 ذى الاكم ثم خذفت الهزة وانتميت هل مقاهما و معنى للاستفهام منها انفس

قادرین حین تطیش سے گوید کہ دنیا و مہا اہل دنیا برای ماست وقتی کہ کسی را
 می گیریم بقوت می گیریم و باز نمیکذاریم بعینے تمہارے دنیا اور سارے دنیا کہ
 لوگ ہمارے میں اور جب کو ہم پڑتے ہیں پھر نہیں چھوڑتے قال لسمی الطالمین
 و ما ظلمنا و لا کنا سبیدا الطالمین اسمی فعل مجہول و الابدۃ الہلاک من
 بادید اذ اہلک و تقطع فیقول سبیدنا الناس ظالمین و ما ظلمت احدا و لا کنا
 ہنک الطالمین سے گوید کہ مردمان مارا سکر مینا مند و نابر کسی ستم
 کردہ ایم نگر سکر ان را می کشیم بعینے لوگ سگو ظالم کہتے ہیں اور ہننے کسی کو
 نہیں ستایا ان رستاہ نو والون کو ہم مارتے ہیں و اعلم ان ہذا البیتین لا
 یومدان فی بعض الشرح و لا فی دیوانہ و لا کن و حدیث فی الشرح الفارسی
 و لا اثن بذلک علی ان التولید فیہا ظاہر و عسی ان یکون من الحاقات بعضہم بنا
 و تحقیق العظم عند الہ و ہوا علم بحقیقہ کل شے۔

الفصیحة السادسة

بذہ لسنترہ بن شداد و قیل بن عمرو بن شداد و قیل عنترہ بن شداد

بہر روی زمین از سواران و پیادگان پر کردیم تا اسیریکه باوصف فراخی و کشادگی
 گنجایش مانداشت در آب و در بار و اگر شتی نمی بسیار چندان پر کنیم که پوشیدگی کرد
 یعنی ہم نے سارے زمین کو سواروں پیادوں سے یہاں تک بہر دیا کہ وہ کچھ

سماں کے اور روی دریا کشتیوں سے ہم پاٹ دیتی ہیں قال اذا بلغ القطام
 لما صبی تخم لک الحجا برساجدین الفظام کتاب اسم من فطم الصبی
 لہذا قطعه عن الرضاع وکلت حال من صبی و الصبی لم یفطم بعد و الحزوظ المقطوع
 من علو الی سفلی و الطرف اعنی الہ متعلق بساجدین فان السجود یعدی بالمالک
 قال عم وقتن لہ اسجد اللیل فاسجد ہما و ظل تعالی سجد و الشمس و الحجا ہما جمع
 جینز کسیت و ہوا الملک است کہ و ساجدین حال تنہ یقول اذا بلغ صبی لب الفظام
 و جان لہ ان فطم تخم الملوک الحجا برساجدین لہ فاطمک شبانہ و کہولت
 مے گوید کہ چون کودک شیرخوار باقریب این میرسد کہ شیر از وی بریدہ
 شود سلاطین جبار و پادشہ می کشند دشمن و شوکت پیران و جوانان ما
 برین قیاس باید کرد یعنی جب دودہ تیار ہوجے پاملا دودہ چھوڑا سکی لک سنگ
 پہونچتا ہے تو بڑے بڑے جابریادشاہ او سکی آگے گر پڑتے ہیں قال

لنا الذنیا و من اضحی علیہا و منطش صین برطش تا درینا الام
 للاختصاص و اضحی ائمہ اوناقتہ و علی مبنی فی و المنطش الاخذ الشدید
 و قادرین حال و الالف الامشباع یقول لنا الذنیا و من یوفینہا و منطش

ربیعہ والفاء للطف والمعلوف علی محمد بن یقول الایا مخا طب بلع عن نبی الطاح
 وبنی دعویٰ کہ نقیبتہمنا کتیب وحب تو نما سے گوید کہ آگاہ باشی ای مخاطب و
 از جانب یا نبی طاح و بنی دعویٰ را بگو کہ شما با ما جنگ کردید پس مارا چگونه یافتید

یعنی او مخی طاب نبی طاح اور بنی دعویٰ کو ہمارے جانب سے یہ کہتا کہ تم نے
 حکو خوب بر بنابر تہ کہ یا یا قال اذ اما الملک سام الناس حقا انی ان

تیر الذل منی یا قال سامہ کنا اذ اکلنا اباہ و اذ اذہ اباہ تبعہ الی مفعولین و
 منہ قولہ تعالیٰ یسویکم سور العناب والحدف الذلہ وقر الشی ثبت وکن وروک

ان یغیر من غیر نقیبتین ذل والذل بالضم الذلہ یقول اذ اکل الملک الحجار الناس
 ذلہ و ہوا و اذ اکلنا ان سیترا الذل فینا او یغیر سے گوید کہ چون پادشاہ جاہا

این دآن الکلیف ذلت و خواری بدید ما ازین آیا سکیسیم کہ خواری در ما قرار
 بگرد و یا عزیز گردد یعنی جب پادشاہ ظالم لوگون کو ستا دے اور ادا کرنے

ذلت چاہی تو ہم یہ نہیں مانتے کہ خواری کو ہمارے ہاں بھگانا ملے یا وہ عزت
 دے قال ملانہ البر حتی ضاق عننا و مار البحر ملاء سفینا البر

تغیض البحر سوار کان معمور او غنیر معمور و مار البحر مضموب علی شریطۃ التفسیر و روک
 و کن البحر فیہ ایضا کذلک و سفین جمع سفینۃ مضموب علی انہ تمیز یقول ملانہ

البر خیلا و رجالا حتی ضاق عننا علی سعة و ملاء مار البحر اذ کن ملاء البحر سفین
 حتی لا یبقی فیہ موضع خال والی وصل اکثر کثرة لاختصی سے گوید کہ

انا حفظ من بطيئا وان عصى الناس كهم وحيد في الهلاك من بعضنا وان اطلع
 جميعهم في كويد كيك مطيع ومنقاد مامي باشد بحفظ و حمايت او ميگو شيم اگر چه
 مخالف همه مردمان باشد و كيك سر بر خط فرمان ما نميدارد و با هلاك او سعي مليخ نگار
 همه پريم اگر چه موافق و مطيع تمام دنيا بود لعين و سب جانتے مين که جو کوسے سهار
 بان کو مانی هم او کو طرح طرح سے پچانی مين اگر چه وہ سارے جهان کے نمالی او
 سب سے بگاری اور جو ہم سے پکار رکھے ہم او کے کھوج سٹاتی مين کھی نہیں
 کرتے بلکہ سٹا چوڑتے مين اگر چه سارے دنيا او کے پیٹھ پر ہو و سے قال
 ونشر بان و رونا المار صمو او شيرب بخيرنا کدر او طيبنا الور
 نقيض الصدور تيدے غفبه قال تعالى فلما ورد ما بردين والصفو كصب نقيض
 الكدر كلفت والطين التراب المحتاط بالماء يقيل انا اذا وردنا بار و كان معنا غيرنا
 شرب منه ما كان صافيا حيث يروه معنا و غيرنا و شيرب غيرنا بعدنا ما سبق منه
 كدر او طيبنا في كويد که چون ما و غيرنا بر آبي برسند ما صاف او ميوشيم چه ما
 سبقت می کشيم و غير ما کدر و گل سے نوشد چه بد نبال ما در دے آيند يعنے
 جب ہم لوگ کسی پانی پر پہنچتے مين تو پہلے ہم پیتے مين اور بہت صاف پتی مين او
 وہ گدلا اور سٹے سٹے کتے مين قال الابغ نبي الطماح عما
 و عيا فكيف وجد ثوما الاعرف تنبيه بنو الطماح بالمهلتين بن مارة بضم
 النون بن ايا بن نزار بن من اباد و عي بن جدي بن اسد بن ربيعة بن نزار بن من

ذو وقوة وخبثه ممنوع ما اردنا منه وتمثل حيث شئنا ان ننبه له وانا انما افترق
 بذلك لان العرب كانوا يفتنون الناس عن النزول في الاماكن الا بالاذن واليك
 وقت الحرب بين اهل اليمن وجرهم حين منعهم جرهم عن النزول في بلادهم فظفروا
 بجرهم واهزجهم من كرمه كويدك كايهنة ميبا ايندك هر چه سچو ايم اور ابا زيبداريم
 وهر جايي كه سچو ايم فرود سچو ايم و سچو كس مانع و مزاحم مانع گرو دوشيه حسن چيز
 كو هم رو كونا چاستي مين اوسكو زوكته مين اور جهان او تر ناچاستي مين و انا او تر تے
 مين اور كسي كايه غدر نهبين كه وه بكو رو كي كو كي قال وانا التاركون اونا
 عطفوا وانا الاحدون اوا رضينا يقال سخط عليه كفرح اذا غضب عليه
 ومنه قوله تعالى ان سخط الله عليهم وبقابله رضى الله عنهم يقول وقد علموا اننا شرنا غضب
 عليه وكنهه وناخذنا رضاه وكنهه وكل ذلك باختيارنا فلا احد يكرهنا على احدنا
 بكنهه او على تركنا رضاه سچو كويدك همه سچو ميبا ايندك ما كروه حوزا سچو
 كدازيم و مرضي حوزا ميبا كيريم و همه باختيار و رضاي خودي كينيم و سچو كس زهره
 اين بيازوكه براخ ذكرده و ترك مرضي مارا مضطر گرداند لعينه سب جانتر
 مين كه جو بكو بركتتي سچو ايم اوسكو چو طر تے مين اور جو بهارے مين كو بهاتي
 مين وه هم لسته نهبين اور هم اپنے مرضے كے پادشاه مين قال وانا العالمون
 اوا اطنعنا وانا التارمون اذا عصينا العصمة المحفوظ قال تعالى والله
 اعلم من الناس وكما الفيلين مجبول والغرم الجدة في الامر ثقيل وقد علموا

بر زمین آباد شدہ اند بخوبی مے دانشد لعیت سے جب سے معد بن عدنان کی اولاد زمین
 پر آباد ہوئی تب سے بخوبی چانتی ہیں قال یا ابا المظہر ان اذا قدرنا وانا المملکون
 اذا اقبلنا البارکة للعلم نقال علمہ و علم بہ و سن علم بذات الصدور و اللدا علم با
 و صفت و تعریف الخبیر المحض و حذف المفعول المعرّف من قدر الرزق اذا
 صموا من قدر علیہ اذا استطاعوا ولا یبعد ان یکون محمولا من قدر علیہ رزقہ
 اذا ضیق علیہ و انقلبت محمول من ابتلاہ اذا احبہ بقول وقد علموا باننا نطعم الاضیاف
 و المساکین اذا قدرنا علی ذلک و لا یجیل بالفضل اوصین علینا رزقا فاقو شر خیرنا
 علی انفسنا مع حاجتنا و انا مملک الاعداء اذا ابتلونا من الطروب و بخونا میگوید کہ
 ہمہ قبایل معد بن عدنان میدانند کہ ما چون صاحب و ست باشیم همانان
 و مسکینان را مان دسیم و مال زاید را منے اندوزیم و یا چون بغیر و فاقہ قبلا میگرددیم
 با وصف حاجت شدید همانان ما را میجو را نیم و خود را منے دسیم و چون در مواسع استخوان
 آرزوہ مشویم و دشمنان را می کشیم لعینے و وہ صب جانتے میں کہ ہم ہمازن کو کہا نا کہلانے
 میں جب فراغت ہوتی ہے اور جو کٹر نہیں رکھتے یا جب تنگی ہوتی ہی تو خود ہمو کنی
 رہتے ہیں اور مسکینان ہمازون کو مقدم رکھتے ہیں اور جب کوئی کڑی ٹھرا ہی میں
 ہنگو چا پختا ہے تو ہم دشمنوں کو مارتی ہیں اور چانچ میں پورے او تری میں غرضک
 ہم سخی و انا ہی میں اور سور یا سپاہی ہی میں قال و انا الما لقون لما اردنا
 انا الما لکون کجبت شیئا انا بالفتح عطفنا علی السابق بقول و علموا باننا

جب تلواریں کھینچی میں تو ہر سے سوا کوئی نظر نہیں پڑتا یہاں تک کہ گویا سارے لوگوں
 کو ہی سی نے جیتا ہے اور وہ ساری بوقتوں میں بلید ہوں اور روس کا تہ
 ہر سے من خوار و رقا بالظہیر الکریما بقبال و مہری الخجرا اذا عرجہ و کان ہمد و
 ہر جہا بکالت البار الشانیتہ یار والضمیر فی الفصل لعین تغلب علی الاتفاقات من تکلم
 فی الغیبیۃ و الخوار و رقا جمع حسنہ و ربا بھجۃ غالمعجۃ فالواو الہمۃ کعکس العلام الشدید
 القوی والابطل المکان الواسع الطین والضمیر الحجر والنخار و رقا اولکمرین وان لم یکن
 یجلو عن الضعف والکمرین جمع کرہ فارسیہ گوی و منبذہ گیند نقول یہ سرجوں ہیں
 الاعدا بالضربات لسیوف کجا بید حرج العنان الشدا و الکمرین فی ارضہم الوہبۃ
 او ارضہا کذک مے گوید کہ سرٹائی دشمنان را بضربات شمشیر این چنین بر
 زمین می عطا نند کہ کوکان پر زور گوید ہر بر زمین سداخ مے عطا نند لعین
 یہ لقب وہ لوگ ہیں جو دشمنوں کو سروں کو تلواروں کے داروں سے ایسے روکا
 میں جیسے قوی لڑائی گھنیدوں کو چوری میدان میں روکا تے ہیں قال وقد
 علم القبائل من معد اذا قبب بالبطحنا بیننا القبب جمع قبة و ہو کل منار
 مدور و الابطل المکان الواسع الطین والضمیر الحجر وللقبب او القبائل و بنین جمع
 موش غایب مجہول والالف للاشباع و کئی بنیاد قیامہم عن علمہم الارض
 بقول وقد علم القبائل من معد بن عدنان اچین عمر و الارض و بنیت لہم قبایب
 جیسا ہے گوید کہ ہمہ بطون مضر و ربیدہ ازال معد بن عدنان ازان روزے کے

القاف ومنها جمع فسطه وهو موجود في قوس الهمزة من غير بجر وكبير في غير الی فوق
 ويقال للادل في الفارسية عوکل چوب و دسته چالک و فی الهندیة کلی و للثانی
 فی العربیة الثقلی الکبر و فی الفارسیة حقیقة و فی الهندیة دند او نقال للمجموع کل فی
 و التشبی فی الطیران و الخیلة العقلیة لغت ضرب بقول و امسح الطیامین عن الاعداء
 شی مثل ضرب تام ترسی من السواد تطیر الی فوق کما تطیر الفلکون من ضرب الثقلی
 که زمان بوده نشین ایچ چیسیر از تاراج غارت گران مثل آن ضرب تیغ مخوف و مان
 کمینار و که از دستهارا چون عوکل چوب پران بیسی یعنی هودنشین عورتون
 کولبیرون کی مار و تارست کوی چیسیر ایسه نهین بجانی جسی توارون ده در بجانی
 مین جیسیر بیخه کلی که مانند او پر کورسته مین قال کانا و اسیوف مسلمات
 ولدنا الناس طرا جمعیا سائل اسیف اذ نرغ عن عمد کسد و الخیلة حال
 و کنه بولادتهم الناس عن الکثرة و العرب تغتخر بالکثرة قال الطائمی علیه تفری
 بیضها عما نکتنا بنی الاجلاد منها و الرمال و قال آخر بیت جمعناکم من حی عوف و
 مالک کتایت یردی المقرنین بکالها - و یقال جاء و طرا ای جمعین ماخوذ من النظر
 و هو ضم الابل من النواحی بحیث لا یسبقی و احد منضوب علی الجمالیة من الناس بقول
 اذ اسلک اسیوف عن الاغناد و یكون الاشحان مسلما یكون الاشح حتی کانا ولدنا الناس
 کلهم فکلهم نوبتغلب مے گوید که چون متیغها از دنیا مها بر کشیده شود بجز نادگیرس
 منظر یعنی آید گویا که ما همه مردمان دنیا را ایده ایم و همه نوبتغلب هستند یعنی

نفیحه و بالتسوی الور و ساتھ تفریح والور و علم فرسہ بقول لطیفین انرا سنا
 و بچاد علی خلاف بعلیب النساء من اللہم و نقلین لست لم بار و اجان لم تمغو نامن
 الاعداء اے ان لم تقالو اعنا ہے گوید کہ بڑخلاف طبایع زمانہ سپیان کریم مارا
 کاہ و دانہ و شیر تازہ میخوردند و ظاہر و باہر میگویند کہ اگر شما حفظ و حمایت مکتبہ شومہ را
 مانتید یعنی تمام عورتین گہورون کے کہلانے پلانے سے جتنے بن کر وہ ہمارے
 گہورون کو آپ اپنے ہاتھوں سے کہلانے پلانے میں اور گہلم گہلا کہتے ہیں کہ اگر
 تم ہلو بچاؤ تم ہمارے خاوند نہیں ہو یعنی ہکو وہ مرنے مارتی پر او پارتی میں
 طعابین من بنی چشم بن بکر جملطن بمیم حساب و دنیا الطعابین جمع لقبیہ و ہے
 المرءۃ ما دامت فی الہودج و کتے برعن الحجر ایر مرفوع علی الخیرۃ من محذوف و
 لمیم بالکسر الحال و الحسب ما بعد من مفاخر الاباء و المال والدین القہر و المذہ
 وہی ہبہا النصراتیہ فان بنی تغلیب کا نواضارے و تمکیر الشماۃ للتعظیم بقول بن
 جریر من آل چشم بن بکر جملطن بن فایح حسابا ہرا و قہرا ظاہرا و دنیا غالباً
 ہے گوید کہ آمان زمانہ شریف آل چشم بن بکر مستند کہ دین و حسب را حین و
 جمال آمیختہ اندر غرض کہ ابن ہمدانہ یعنی وہ پہلی سپیان چشم بن بکر کی آل و
 اولاد سے ہیں جنوں نے دین و حسب کو حسن خوبی کے ساتھ اکٹھا کیا ہے قتل
 و ما متع الطعابین مثل ضرب ترمی منہ السواعد کا لفظیاً مثل
 ضرب لغت محذوف و ترمے خطاب لغیر معین و من سببتہ و الغلون کسبر

ترانا یا مخاطب خارجیین من بلاد الی بلاد من غیر مسالاة وقد اتخر کل قوم مؤنفا
 قریبا لهم فہم یخافونہ حتی لا یخرجون من بیوتہم سے گوید کہ اسے مخاطب تو مارا
 می یعنی کہ ما از جاسی بجاسی مسید ویم واز کسی نمیزسیم و ہر قوم از ما میترسند چنانچہ
 خوف مار ضیق ایشانست و بحکم خوف از درون خانہ بر سنے آئند یعنی تو ہر کوی
 کہ ہم باہر نکلے میں جهان چاہتے وہاں جاتے ہیں اور تمام لوگ ایسے ہم سے ڈرتے
 ہیں کہ ہمارا دھڑکیں اور کجاہو اسے اور ہمارے ڈر کے مارے گھر سے باہر نہیں

نکلتہ قال اذا مار جن مشین الہونیہا کما اضطرب متون الشارعیات
 علامۃ اسارہ الضیول لاساء المذکورة والہونیہا تضغیر الہونی وہی اشبہ لثقیۃ قال
 شیون علی الارض چون او متون الطہور والمختور بصیر من بالسن ووقد الحضر فحقول
 اذا مشین علی الارض مشین مشیۃ لثقیۃ متونہا کما اضطرب متون
 الشارعیۃ الکاری سے گوید کہ چون بر زمین سے ہر دند آہستہ آہستہ میچرا
 و میا نہای باریک ایشان چون کر نامی میچرا ان مت مسید رز و عیسے جب وہ
 زمین پر چلتے ہیں تو ہولی ہولی چلتے ہیں اور متوالون کی طرح چومتے جاتے ہیں قال

لثقیۃ حیادنا و نعلن لستم لہونیہا ذالم تسموننا قال فانہ اذا طعمہ و الحیا
 جمع چو لہو و ہوا لفرس الخبیرہ لیسیر و تہمال جاو نے حد وہ اسے حسن دانما و معین
 کذبتہ الافراس لان مساو العرب کون یخین علی الخبیل و یغیضہا لمان رجالہم
 سیتوہنا الالبان و یخون لمانا قہ غریۃ النہن قال ہیئت تلوم علی ان منج الور

مجھ کے انہم صرح ہے بیجا دے والا استلاب اسلوب فعل جمع مذکر معروف مع ان
 والصنیر فیہ العبودۃ لم یبغض بالکسر الیوف المنقولات و بالفتح البغیات و رو سے
 ابداناً و بیجا والا بدانتہ لدروع لصغار و لم یبغض بالفتح تیا سبب ذکر السلوب منہ فلان
 کلام من السلوب والاستلاب تیقار الیہا تیقال سلباً ثوبہ قال تعالیٰ وان یشاہم الذبا
 شیما و قال الشاعر ع یارب لا تشلینی حبہما ابداً والا لیسے جمع سیر مضموب
 بالفعال المذكور ان عدد من السلوب کالاشیار المذكورہ ولو علی التجوز والا فهو مضموب
 فعلی تکرر مطلق علی الفعل المذكور المعتمد کبعض من قرئہ اذا شدہ مع غیرہ فی
 جعل واحد و لطف متعلق بہ قال تعالیٰ مقرنین فی الاصفاء و یقول انہم علیہم علیہم
 المقنولین من الاعداد و روہم و بیجا ہم او افراسہم و سیر فہم و اسرام المشدود وین
 انکال من الحدید و المیسوق اسرام المقرنین فی الاصفاد سے گوید کہ سو گند
 واوہ اندو عہد گرفت اند کہ اسپان زرہ ما و خود با و تہ نہای کشکان و نیز ایات
 رنجیر سبب آہنار بیا رند یعنی سخت متین دین کہ مقنولون کہوڑے اور خود دین اور
 نوارین اور زرین اور پکڑے جگر سے قید سے ضرور لاوین قال ثرانا بارین
 و کل سے قد اتخذوا محی افتنا قرینا الخطاب نکل من تیان منہ الرویۃ و بز
 الرجل اذا خرج الی القتل و منہ قولہ تعالیٰ و لما برزوا لکجاوت و یجوز ان یکون
 من بز الرجل اذا خرج الی الارض الفضا و صہیر الجمع فی اتخذ و کل نحو
 فائتہم و منہ معنی الحبیۃ و اضافۃ بالخافہ اسے المفعول و القرین کلین الانیس تلو

بیض حسان من ساء ما تخاف علی من ان یقتسین من الامراء ویدلکن فی السبلاد
 بالبیع او الہرب فتقاتل تخمنن فی جد و جہدے گوید کہ در پس ما زنان جمیل و
 شریف بیباشند و ازین می ترسیم کہ اگر خدا نخواستہ در پیچہ دشمنان خوانند
 اقیاد منقسم خوانند شد و یا خراب و خستہ خوانند گردید چنانچہ جابنازی میسکند
 در حفظ و حمایت آنان و قیقہ فرزند گنبدار یعنی ہمارے پچھاری گورے گورے
 پہلی بیبیان ہوتی ہیں جن کی مٹی یا خراب و خستہ ہوئی گا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ
 ہم او کو پچاتی ہیں اور مرے مارے میں کی نہیں کرتے قال احمد بن علی بن ابی حمزہ
 اذا لا تو الکتاب معلیما یقال اخذ علیہ عہد او مسیما فاذا اسم علیہ ومنذ اولہ قائل
 وقد اخذ علیکم موثقا و الموجد علیہم ميثاق الکتاب و لم یجولہ الا ازواج جمع لعل و
 الکتاب الجنود و العلم اسم مفعول من علمه بلاتہ یعرف بہا و کانت العرب تفضل
 قال ميثاق الفوارس لعلین تحت العجاہ خالی وعم یقول اخذ بن عبد علی الا ازواج
 و عمر بن علیہم حین لقتلہم الجنود المصلین بعلامات یعرفون بہا سے گوید کہ شوہر
 خود را وقتی سوگند میدہند و تحت عہد میگیرند کہ شوہران ایشان تقابل لشکر بای دے
 علامات و نشان بر تن میزند یعنی جب خاوند او کلی علامتوں والی لشکر و ن کی
 مقابلہ بر کوباندنی تود و ہونوں سے عہد بستنی ہیں اور قتمین ہستی ہیں قال لعینین افرا
 و بیضا و اسرمی فی الحدید مفرینا اللام و خستہ علی جواب بقدم استفاد
 من اخذ العہد کما فی قولہ تعالی و اذا تاذن ربک لبعین علیہم فان تاذن ربک لجر

الروس مثل الرصاع اذا بلین و حنلقن مے گوید کہ برکتوان پوشیدہ در معرکہ خبگ در
 مے آید و بیان گوے لکام کہند و پراکتندہ و برے آید یعنی لڑائی کی کہنت میں کیا
 پہنچی مچتی ہیں اور لکام کے کہنتے کی طرح بکھرے باون نکلنی ہیں قال و رثما من عمن
 ابا رصديق و نورثما اذا مئابستنا کلمه عن معینے بعد کھانے قولہم کارا عن کار
 و اضافة الايام الى الصدق من اضافة الموصوف المعنوس الى الصفه المعنوية كما في قوله
 تعالى فقد صدق و مبر صدق و مبر یعنی الاحکام فی الافعال و فیہ شعرا بان آباؤ
 كانوا فرسانا ايضا و الايراث تبعه الى مفعولين كالنورث يقول لکننا من بالوراثه بعد
 آباؤنا الصادقین فی الافعال و نورثنا بناء بعد متنا عنهم کلمات آباؤنا عن و فیہ شعرا
 بانه لا يقدر احد من الناس ان يرثها من مے گوید کہ چون بزرگان باہر دنما و ارث
 گشتم و روزیکہ با خواہیم مرد او لاد و اولوارث ما ہا خواہیم گداشت یعنی جب ہماری
 مرگی تو ہم ان گھوڑوں کی وارثت ہوے اور جب ہم ترہینگی تو ہمارے چھوٹی اونکی وارث
 ہوگی قال علی امارنا مبيض حسان نجا ذر ان تقسم او تہونا الا مار جمع الاثر يقال جلد
 علی امارہ ای بعدہ علی رسم قدمہ و فی وصف النساء باحسن و البياض اشعار بوجه
 اتقال عنہن و کانت العرب اذا ولدت لعتیر من نساء ہم خلفہم لیتا لہم عنہن نجا
 علیہن و خشیہ عار و خزی نہت قال عمر و بن سعد کیرب البیات لمارایت نساءنا
 یعنی بعض بالفراد شد لو بدت لیس کا ہا بد السماء و اذا بدت نجات کشیم و از من نال کشیں بیا
 و نجا و معروف و تقسم چھوٹی من قسمہ و ما نفل و الالف للاشباع لقیول و کیوں

حیاض نخر کما الی یاح اذا جبرین علیہا سے گوید کہ شکنہای آن زرعہ تا فرساج بوجہ
 البکر نامی مانند کہ بجنبا نیدن باو مانع جنبہ بعینے اون زرعہوں کو سلوٹین گویا ناالوان
 کے طری بن جو ہواون کے چلنے سے نمایاں ہوتے ہیں قال وکھلنا عداۃ الروح
 جرد عرض لھا تقایذ واصلینا الروح الفزع ویراد بہ الحرب لآہنا موضع الفزع
 والخوف واکبر وجمع حسد و هو الفرس القصیر الشعر و عرض مجہول والتایذ جمع تعذیرہ
 و هو الفرس الذی اتخذ من ایسے العد و ولتار اللاسیۃ کما فی الذبیحہ والاقلا فطام
 الفلو و هو قطع الارض عن ولد الفرس ليعمل جمع مونس مجہول والالف لاشباع فیہ
 بقول وکھلنا یوم الحرب جنیل جرد عرفن باہن تقایذ وقت و لدن فی یوتاشم فظہر مہلک کہ
 بروز جنگ یخنین اسپان مارا سے بردارند کہ مو سے اندام شان سیار کم و حوزہ واقع شد
 و این شہرت یافتہ کرمانیہ ماو خانہ زاد و منت پروردہ ماست بعینے لڑائی کو دن آسے
 کہوڑے کھو اوٹھاتی ہیں جبکہ بال بہت کم اور جگہ جگہ مشہور ہیں اونکو مہنی چہو گیا اور وہ
 ہمارے گہرون میں پیدا ہوے اور وہ زمین پستی رہے قال ورون دوار عادی حرم
 شعنا کما شمال الرصایع تد بلینا الدارع اللابس الدرع و درع العوم
 سببی تنجافا فی العربیۃ و برگستان فی الفارسیہ و پاکہر فی البندیہ و شمش جمع
 اشعث و ہو منتشر الرمس و الرصایع جمع صریقہ بالمہلات الثلث و ہر عقدہ
 اللجام عند العذار و فارسیہ گوے لکام و بلین جمع مونس غایب من ملی کر سفی
 و الالف لاشباع بقول یرون موار و الحرب لآبات للتجافیف و یجز جن منہا مشتات

وما والاقران وعنى ما يقوم هو الابطال والجوان بالضم جمع الجوان
 بالفتح يقال ملاسبض والاسود والمراد هو الشاني فيقول اذا ^{صنعت}
 ملك الدرود عن ابطال او ما من الايام رايت جلودهم ككثرة
 لبيها سودا ^{هے گوید کہ چنين زره نما کہ اگر روزے از}
 بهادران ما برکشيدہ شود پوستهای آنها را باعث کثرت
 پوشيدن آنها سیاہ و نيلگون بہ بينے يعنى ایسے زره مين
 اگر کسی دن ہمارے بہادرون کے بہ نون سے اوتا رہے
 جاوین تو حبلہ اونکے اونکے رات دن کے پینے سے
 کالے دیکھتے تو قال غصون ^{کان} نھن متون عذر تصفھا الریا
 اذا حبرنا ضمير جمع الموت الدرود المستفادة من
 كل سبعة كما في قول حنتره بيت جادت عليه كل
 بكرة فتركون كل تارة كالدريم فان الضمير في
 تركن لكل بكرة حسرة والمتون جمع من وهو الظن والظاهر
 والندر بالضم جمع عذير وهو الخوض فارسية ابيرو والتصفيق ^{تکبر}
 باليد والالف في ضميرنا للاشباع وايضا في عيب
 القافية كما سبق فيقول كان غصون ملك
 الدرود و امواج و جوه حياض

بن عالم الخرزجی طیب و معاشقا شتاد سبیا فائقین و یحییٰ و مسال ابو ذبیحہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و قال ما خلق لیسف یا رسول اللہ تعالیٰ ان
پرستی بخنجر ذکر ہے الاغانی بقول و کان علی رؤسنا بیضات و علی ابداننا دروع
جلود یامیہ و ابایدنا سیوف تستقیم تارہ و یخین من عے گوید کہ پر سر ہائے ما خود
تابان و بر تنہا میارزہ ہائے چرمی بیانی و در دستہا می مایہا ہائے بود کہ گاہی راست
شید و گاہی گجے گشت عیسیٰ حال یہ تھا کہ ہمارے سر دن پر خود اور ہمارے
برون پرین کے چرمین زرہین اور ہمارے ہاتھوں میں وہ تلوار بن تین جو سیدھی
طیرسی ہوتے تین قل علیہا کل سبائتہ و لاص ترے فوق النطاق لھا
السابقہ الدرع الکاکبہ الواسعہ قال تعالیٰ ان اعمل ما یفیات و الد لاص البطلین
کتاب الدرع اللیثیۃ اللامتہ و النطاق کتاب المنطقہ و لھا حال من عضو ناقص
علیہ لکونہ نکرہ مخففتہ و العضون بالجمعین جسم غصن و ہر کل تنہا ثوب او جلد
فارسیہ شکنج و شکن و منہ یہ سلوٹ بقول و کانت علیہا کل درع واسعہ کاتمہ
لیثۃ لامتہ ترے لھا عضو ناقص لہ فوق النطاق لیسر و عھا و سبھا عے گوید کہ بر بارہ
بود کہ فراخ و نرم و تابان و شکستہ ہائش بالامی میان بند آویزان بود یعنی ہم ہر ایک
دزدہ پہنچتے جو چوڑھے چکی اور چکتی دیکھتے تھے اور جسکی سلوٹین سکی کے اوپر پڑے تھے
قال اذا وضعتم عن الابطال یومار است لھا جلود القوم جو ما یقال
وضع عنہا و اطرح حمنہم و استکن فیہ کل سابقہ و البطل الشجاع الذی یطیل عنہ

مناظر تھانہ
دست مبارک

ذلک علی ان بنی بکر لم یکنوا مع المنذر یومئذ ولم یصل احد علی احد قال البرک یاسنی
 بکر السیك الما تعرفوا بنت الیقینیا الیک اسم فعل معنی تنسج والثنائی تاکید
 الاول ولما لم یعین لم والا استفهام للتقریر ولعل فیہ اشعارا بحرب یوم دارون
 فانه کان علی مقبل علی بکر بقول تنخوا عن یاسنی بکر ثم تنخوا عن الم تعرفوا الخبر السیقین مستا
 اے عرفتم ذلک میگوید کہ اے بنی بکر از ما کنسارہ کنید وخیو شوید مچہ چارہ پھلو
 امہ شما بدستاید یعنی باو بکر واکتتم ہمارے سے الگ ہو جاؤ گے کیاتے

اسک پہنچا جانا کہ ہم کیسے ہیں قال المالم تعمیر فوامنا و منکم کتاب لطمین
 دیر یعنی کلا الظرفین حال من کتاب مع کو نہ مکرہ مرصوفہ کمانے قولہ علمتہ مورثا
 طلل قدیم و کتابت جمع کبیتہ و ہوا محب و جماعہ الخلیل من المائۃ الی الالف و المائۃ
 افعال من الطعن والارتما والمرامۃ و کلا لفظین جمع مؤنث غایب بقول الم یصلوا
 جنود الی اعون ویرامون یمینم وقد کانوا مننا و منکم مے گوید کہ آیا شما آن سکر
 بدانتہ اید کہ از ما و شما بودند و تیر و نیزہ جنگ میگردید یعنی کیا تھے اون لشکر و کو
 نہیں جانا جو ہم تم میں سے تھے اون تیر و کئی بوچار اور تیر و کئی مار مارے برابر ہر طرف

مارتے تیر قال علینا البیض الیلب الیامنی و اسیاف ظمین و خیمینا
 البیض جمع بیضہ و ہوا لغز فارسید خود و الیب بالختیاتیۃ فاللام فالنوحۃ محمکہ و رب
 الحبل و و اجد و ما یكون یونیالان الحبل و فی الیمین تدرج جمید او الیقین الاستقامۃ
 ضد الانحرار یوصف بہا السیوف کنا تیۃ عن جودۃ الحدیدۃ و شدۃ الفصال قال جمید

ایشان سے گوید کہ چون نوبت مقابلہ رسید ما جانب میسر بودیم و برادران غمزدار
 در جانب یسار بودند یعنی جب دشمن کا سامنا ہوا اور سر نے مارنیکا کا وقت
 آیا تو ہم دائیں طرف تھی اور ہمارے چھپی رہی رہا ہی بائیں جانب تھے قال مضالوا
 صولہ ثمین ملہم و صلتا صولہ فرسین ملینا الصولۃ الحکمۃ والتاریفہ
 للوحدة و فی معنی علی والولی القرب فیقول فخلوا حمله علی من کان یقیرہم من الاعداء و حکمنا
 مرتہ علی ہر کان یقیرنا سے گوید کہ برادران ما برآ ہذا حملہ آورند کہ بقرب ایشان
 بودند و ما برایشان حملہ آوریم کہ بقرب بودند یعنی وہ اونپر پڑے جو اونکی مار پڑتے
 اور ہم اونپر ہر سلی جو ہمارے دام پر تھے قال فایوبا بالنہاب و بالسیایا و انبا بالملک
 مصعدیہ اللادب الرجوع والنہاب جمع نهب و ہوا لثیمتہ من المال و السبایا جمع سببہ و
 ہے الرماۃ الماسورۃ و المصعد کرم الشدود بالصفاء و ہوا یوثق بہ الاسیر فیقول فرحبوا بالمال
 والنساء الماسورات و رجعتا بالملوک و ہم مشدودن فی الاصفا و سے گوید کہ
 برادران مال و زمان آورند و ما شہزادگان را بمقتدا آوریم یعنی ہمارے بہار سے
 مال اور عورتیں لوٹ کر لائے اور ہم شہزادوں کو کپڑے کر لائے قال فی الاغانی ان
 نو شروان لما قتل الرما و طلب الحارث بن عمرو الکنندی فخرج الحارث لمرافقتہ
 السنذین ما و السماء فی جبل من ثعلب و بہار و آما و فلق الحارث بارض کلب و اغاڑ
 علی مالہ و اخذہ ثعلب خاصتہ ثمانین و اربعین من سبے آکل المراء فذک قول عمرو
 بن کلثوم عم و آسا بالملوک مصعدینا و لاکن سباق الکلام فی ہذہ القصیدۃ لا یغنیضی

الحفاط یوتہا رقع الجاہل فی الدین الاسود اسے تترقع و جہا لم فی
 المدین الاسود و یقول و نحن جبنا الابل للاغنیہ ما فی موضع ذی اسط
 وقد كانت نوقا الکبار الفراز الالبان تأکل العلف الیابس اذ قد کنت صغفها
 و لک سے گوید کہ ما بودیم کہ شتران خود را در موضع ذی اسط از
 چریدن باز داشتیم و نگذاشتیم و حال این بود کہ شتر ما دکان کلان و شید ^{دبا}
 کاہ جنگ سے خوردند و یا آنها را ہمیں سے خورائیدم غرض کہ ما از جای خود
 نچینییم یعنی وہ ہم سے تھی کہ موضع ذی اسط میں ہمیں اسٹیان کو
 روک رکھا اور حال یہ تھا کہ ہماری بڑے دو دو ہیل اسٹیان و مان سکی
 گھاس کہاتی تھیں یا ہم او کو وہی کہلاتی تھے قال و کنا الایمنین اذ الایمنین
 و کما قال الامیر بن سبوا ان الایمنین و الایسرین و کلاهما مخفف و الایسر
 مشتق من علی یا لیسبته و الایمنین عن القتل و حسن بنی الیمن بنی
 مکرم بن دابل فانہم اخوانہم حکما عنہم جعلہم بقولہ ع کما تافد و و سببہ انبیا
 ثم قوله بینا تمیل اسکیون مفرد و ان کیون مع اب لیسب علی امین قال ع
 یحییٰ و فدنیہ یا لیسبیا فان کان مفردا فالمراد بالاب و ایل بن قاسط و ان
 کان جمعا فالمراد بہم و ایل بن قاسط و من فو قہ من الابار و لاکسینی ما فیہ
 من الایمنان یفضیلم علی اخوانہم حیث جعلہم فی جانب امیر یقول
 و لما قاتل العد و کنت فی جانب الیمن و کان اخواننا ہو مکرم فی جانب

مثل کایب لبیدر احضار اعز سبیه من ذلک الیوم والرشد بالفتح
 الاعطار والاعانة وبالکسر العون والطار یقول ونحن عمت فوق اعانة العین
 یوم او قدرت النار فی رسم حل خزانے و جمعیت قبایل متعدّدات
 سے گوید کہ روزے کہ بر سر کوہ خزانے آتش افروز خستند و کھجک با نیا
 کر مستبذ ما در اعطا و اعانت کارے کر ویم کہ بچکس کر و عین مبدن
 خزانے پہاڑ پر اگ حلاستے گئے اور لوگ اس پر اور پست کھجی جو سے اور
 میں والو نے لڑائی ٹرائی تو امداد و اعانت میں ہم سے وہ بات میں پڑ
 جو کسی سے نہ بن سکا لال و سخن الحیا بسون جو سے ارا ط شرف کجا
 الحوز الدربینا حذف مفعول بحسب دلالة ما فی الصریح والثنائی و تعریف
 الخیر باللام المحصور و اراط بالهتین کغراب موضع کاین قد نزل یغلب
 و غیر ہم اتصال الصد و سف لبیدر اذا اکل باللفظ الیاسین و استفاد
 باب فاعل ان کان من المجر و فهو للونث الغامیة وان کان من المجر
 فهو للمکمل مع التیسیر و کجده کبیر الحیم و شدید اللام الابل اکتب استعمل
 فی الواحد و الجمع و الذکر و انثی فاعل علی الاوّل و مفعول علی الثانی
 و الحوز بالمعنی فانه کالحوز فی اکثر الیوم و اللین و اللین الیاسین من لطف
 و الالان لا شباع و الحوا تبها حال و اما شتر مذکبک لانهم کانوا
 یفتخرون به شاماً لیکونهم و سیرهم قال الحاکم بیت و دخل فی دار

ای علی یا یکنون الغنم
 ۲۵

الحیرو للناس والذمار کبیر المعجزة یجب علیک حفظه وحامیة مضموب علی المصنوع
 باسم تفضیل او یفعل مقعد علی اختلاف القولین فی عمل اسم التفضیل
 فی الطاهر بقول وندک نحن امسح الناس کل یجب علینا حفظه عن الفقیر
 والحفل و او فاسم عهدا و بینا اذا عقد و اعتقد الموالاة و حالوا الی مسل انه لیس
 احد ذماره مثل مانسح ذمارنا و لایوس فی احد عهده مثل مانوس فی عهدنا
 سے گوید کہ یہاں امتحان معلوم و مشکفہ مسکروہ و کہ در خطا پر سے
 و نام ہنرگان و انیسے عہد و پیمانہ از صنایع مردمان غالب و افزون استیم
 عینے ریشے جانچ تول کے بعد یہ بات کہل جاتی ہے کہ نام و سنگ کی
 بجائی اس قول متم لے پورے کرنے میں تمام دنیا کی لوگوں سے ہم بہت بڑے
 ہیں قال و نحن خذنا اوتد فی خزانہنا فوق رند المرشدینا الفناء
 الکبیرة و کین برعن الیوم مضموب علی الطرفیۃ و اوتد ماض مجهول موافق
 النار اسناد الی الطرف و خزانہ بالجمہات الثلث حبیل کا ریزو و قد و
 علیہ النار لدفع عدو او علی عزم غارة و فیہ اشارۃ الی حرب کانت بین
 العہد و اہل الہمین و قیل کان من حدیثیہا ان تحت کلیب بن ربیعہ کانت
 تحت لہید بن عسق النسانی فلک عتات فظہا السبید و ما علی امر شکہ الی حم
 کلیب فاجتمعت ربیعہ و من کان معہم و اوتد و النار علی عترتہ
 و کان سیدہم و من کلیب و کان لوار ربیعہ فی یہ ثم قالوا ستم

کونسی طراعی ہی جسک ہم والی وارث نہیں ہیں قال مسی لعقد قرینا بحبل
 تجذ الحبل او تقص القرینا العقد شد کا عقل والقرن ان جمع بین البیت
 فی جبل واحد فالقرینۃ الثانیۃ المقرونتہ ولت بین الجبل المقرون و الجذ القطع
 والوقص کسر الغن بصیف قوتہ وغزہ منقول منقرن ما تنسبنا بحبل فی جبل
 واحد لا یجمع معہ بل لا یکنی لواعین امرین اما ان تقطع الحبل او تکسر عنق قریبہا
 معہ گوید کہ چون شتر مادہ خود را با شتر سے در رسی بنیدیم با او ہرگز
 نخواہد ماند بلکہ یارسن خواہد سخت و یا گردن متہرین خود خواہد سست یعنی
 جب کہ بیچ اپنے او بیچ کو کسی اونٹ کی سانفہ ایک رسی میں باند میں تو وہ
 ہرگز ساتھ او سکی سبر کرے بلکہ یا تو رے سے ٹوڑے یا اپنے ساتھ کی گردن
 بناوند و کہ فی الاعانی ان عمرو بن کلثوم بن امار علی بنی تمیم ثم علی بنی منبہ بن ثعلبہ
 بن بکر ثم مر علی بنی حنیفہ بالیمامہ مکان اول من اناہ منہم نو ححیم و علیہم یزید بن عمر
 بن شمر الخنفی فطعن یزید عمرو بن کلثوم و مر عہ عن فرسہ و سرہ و شدہ فی قدو
 قال الذی تقوال ہذا و شد لہ بیت الی ساقریک الی ناقسی ہذہ فاطرہ کما سنا
 فنادے عمرو بن کلثوم یا ربیعہ فاجتمعت بنو ححیم بن صععب فہذا ہ عن ولک مع
 انه لم یکن ذلک فشدہ ثم حلت من الغد و اکرمہ و طعمہ قال و نو جد یکن اصغرہم و
 و او فاحم اذا عقد و امیسا مضارع مجہول من وجہہ و یکن تاکید و الامتداد
 تفضیل المانع کما ان المادۃ فی تفضیل الوانے من وفاء اذا و افاء و الغنیہ

عقد قرین
 البیت

و مدون سے با مشیر مسگر از اور ستم و ستم کش از از در و الم باز
 سے دایم لیسے اس ذوالبرہ کے ذرات چھکو ہو چکی جسکے با تین تیرے کا ذوق
 پر شہی ہن اور اس کے وہ رنگ تھی کہ آج تک صنم لوگ اتقون اور غارتوں سے
 چلی ہے اور غلام کو دانتے اور مخلوق کو برابر جتاتے ہیں قابل و مست

تجلیہ الساعی کلید قافی الحمد للہ ولینا اراد بصیر المعتمد
 بنی تغلب اور خط خاصہ و التفریح الخیر و لغت سے لیسیرۃ و الساعی من یہ ہمارا مقوم
 تحصیل زکلیب عطف بیان و جو امر لیسیر بن ربیعہ و لقب کلید لما انہ کان قد
 جہر و کلید نقان اذ نزل منہ انوار کلام رسد و کما لیسیر و فیہ سے غلامیستہ انہ فیہ
 الا باؤنہ و کونکہ لیسیر فی الحیا اعلیٰ غلامیستہ یب الا باؤنہ سے بلخ امر اسل
 انہم لیسیر غلامیستہ الا باؤنہ و لا یزین الا باؤنہ و لا یزین یہ یہ احد و لیسیر
 کلیدہ و لا یجید احد فیما سادہ حتی تنسکہ حس من مرۃ و اسے معنای الاستقام
 بلید لیسیر یسیر الاستقام کلیدہ قولہ تعالیٰ و من یرغب عن طایر الیم الامن
 منہ فنسہ و دلیدہ و علیہ اذ انزلہ و ہر صاحب بقول و ما تین تغلب قسیر وی المیرۃ
 الذکور الصغار المدبر العزیز المکرم کلید بن ربیعہ قاسم محمد الاشد و لیسیر
 سے گوید کہ شیرازین ذوالبرہ از گروہ یا تغلب بیان کلید ابن ربیعہ
 بودہ کہ اصلاح و حاجت قرہ سیکہ دلی کلام شرف است کہ بارہ جہاد
 ستم لیسیر من میں سے لیسیر بڑا مدبر اور اصلاح کلید بن ربیعہ تھا پسر

موروثی داستان گو یوں کے لئے عمدہ و حسن پیرہ ہے قال عثمان با و کلمتو ما مجیبا
 مجہم بن اثراش الماکرنیا یقول ذرتمھا و جد سے عثمان با و کلمتو ما مجیبا
 یوم لا ینیرہا ابنا ترکوا لاکرنین الذین کانو قبیلہم سے گوید کہ مہلہل و زمیر
 و عتاب و کلثوم ہمہ را وارث صحیح ہستیم و ہر وارث ابن بزرگان میراث از
 بزرگان پیشین یافتہ ایم یعنی مین مہلہل اور زمیر اور کلثوم اپنے باپ اور
 عتاب اپنے دادے کا والی وارث ہوں اور خاص انہیں بزرگون کے ذریعہ سے
 پہلی بزرگون کے ترکہ کو پہنچے یا قال وذا البرۃ الذی کے حدیثت عنہ
 بہ تضحی و تضحی المحجرینا عطف علی ما قبلہ والبرۃ سے الاصل حلف الفدا
 المبعیر و ذوالبرۃ لقب کعب بن زمیر بن ^{مؤمن} عیثم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن ^{مؤمن} قیس
 لعدۃ شعیبۃ کانت علی الفدا و حدیثت مجہول و الخطاب یمر بن مندوحہ حایۃ
 منہ و کفر و الفعل الاول مجہول و الثانی معرف و یجزان یکون کلا ہما
 معروف و الفرض من التکرار ہوا الدوام کما فی قول الحماسی عم یا دے و یا دے
 الیہ الکلب و الربیع و المحجرین بتقدیم الحیم علی اہمیتین شد مر بیانہ سے ہذا
 القصیدۃ یقول و رثت بالبرۃ الذی حدیثت یا عسر و عن قوتہ و جلا دتہ
 یہ کننا نمنع عن الضمیم و الذل و المنع و نمنع الظالمین عن الظلم و المظلومین
 عن الظلمۃ سے گوید کہ من میراث ذوالبرۃ کہ حدیث شان و شوکت
 و زور و قوت و شنیدہ رسیدہ ام و بدولت او خرد و محفوظ و

اشک و بر خود چسبید و برگرد و آواز گشت و نہیں کروں (جانب پیشا نے راست کہہ
 سنا کہ عیسیٰ الہی گری چوب او سکی ہے کہ جب سید ہی کرنے پر انیسویں
 اور شری ہو جاوے تو بہت بولے چنانچہ سید ہی کرنے والے کے گردن کا
 چیرا اور لٹکا یا تھی کے کسی جانب کو زخمی کر کے قال فصل حدیث سے
 چشم بن بکر نقیض فی خطوب الاولین الاستقام للاکفار
 و العارف الاول متعلق نقیض و المثنی و الثالث سبب ثروت و ہواض مجہول و
 المنقصر الخضران فی العقل و الدین و عسی بالخطوب الحکایات بقول نقیض شیا
 حاکمان نے من العرف الشرف فصل حدیث یا حسین ہند نے حکایات السابقین
 نقیض و انصاف نے علی بنی چشم بن بکر کے گوید کہ آنچہ تبت بوسن بیان کہ دم
 میں بگہ ہی و حکایات پیشیان شنیدے کہ نقیض فی و عقل و دین سے چشم
 بن بکر سیدہ باشد عیسیٰ جو حقیقت تھی وہ تہور سے بت بیان کی گئے پر کہ
 کون سے اگلی لوگوں کی کہ انیوں میں کہہ سنا کہ نبی چشم بن بکر کے دین دہرم اور
 اور کئی سیدہ و جب میں کوئی کرٹ آیا ہو قال و رثنا محمد علقمہ بن سیف
 و باج لنا حصون الحیدر و نیا الحیدر الشرف علقمہ بن سیف الثعالبی
 بنی عتاب بن سعد بن زہیر بن چشم بن بکر و کان سیدہ اگر یا و جواد و حمیا و
 الا یا تہ ضد الخضر الدین القہر و لعاب منسوب علی انه تیر و الحمد استیناف و
 و کتمل اسکیون حالانکہ پورٹ بقول و رثنا الکلثوم شرف علقمہ بن سیف

الانقباض ومنه قوله تعالى استمزت قلوب الذين لا يؤمنون بولاه ^{صن} وعنه اذا ^{صن}
 وناس والعشورته تانث العشورن بالمهظه فالمعجمه فالواو فالرار المعجمه فالنون كسفر
 الصلب الشدي حال من اسكن في ولته والزيون بالمعجمه فالوحده فبول من
 الرزين وهو الذي سبب في المونث والمذكر كما تقول في صبور تقول اذا
 اخذ الثقات لقباً ثانياً يخرج ما فيها من لبيل والاعوجاج است وفتقت
 عنه واعصت وامت منه وهي صلبه شديده وفتت مائتة من كوكبه
 في نيره ما چنان سخت درشت افتاده كه چون اشكجه آه راست كردن ينها اورا كيد
 تا كه كج او پرايد و براه راسته بياد برز و خود منقبض گردد و در و گردانے ناپيد و بر كج
 خود بماند و حال اين باشد كه بسيار سخت و دور مان باشد لعينى همارے بهالى كى
 چوب ايسه كرسے كرسى هى كه جيب بانگه او سكو كپٹے اور سيد ماكر نا چاسير
 تو فتم كرسے چوبى ايسه حال مين كه بهت سخت اور ميانى والے هو وے قال
 عشورته اذا اعلمت رشت شج قفا المشقف واخينياً الانقلاب التحول
 عن الوجه والارمان التصويت والخذ جواب اذا او الشج بالكنه الحبرج والخذ حال
 والفقار والارمنق والمشقف اسم فاعل من يقوم الرماح بالثقاف واليمين يمين
 الحجه و شامه اللام ^{عوض} الصفاف ايب وهو ضمير المشقف و تمام الحجه نعت عشورته
 يقول صلبه شديده اذا تحولت عن جانب الوجه عند غرض الثقاف بها صوت لصلبها
 و آبار و هى كمره قفا المقوم و جنبه سے گويد كه چنان درشت كه چون بهنگام كرسه

لامک حتی تبد و نا تو عد نامے گوید کہ اسے عمر و بن مند از سیکہ حرف
 سخازان سے نیوشی تو مارے ترسانے و چشم چشم میں نامی میں کن و قدر
 مہلت ہے چہ کہ ام روز است کہ ماخادمان و حلقہ بگوشان مادر تو بود ایم کہ تو مارا
 بدان دعویٰ میرسانی یعنی تو کو کون کے کہانے پہچانے سے سکو
 ڈراتا وہمکاتہی میں جانے سے بہت ہوئے ہم کس دن تیرے مان کی خادم
 غلام تھے جو تو سکو انہیں دکھاتا ہے قال فان قاتنا یا عمر و اعمی علی
 الاعداد قبلک ان تلینا الفار للتعلیل والقناة الریح و استیعیر للعر و العر
 و اعمی علیہ الامر صعب و شق و ان تلین بدل اشتال من استکن فی اعمیت
 بقول رویدا عمر و فان قاتنا صعب علی الاعداد قبلک ان تلین لہم اسے کہ تل
 لعد و قبلک سے گوید کہ قدرے درگ بکن و تہد در اکبار چہ نیزہ مایش از
 عہد تو پیش دشمنان رزم نگہ دیدہ عرض کہ ماگاسے حوار و ذلیل شدہ ایم
 یعنی اسے عمر و بن مند اس بات کو چہ سکو کہ تیرے عہد دولت سے پہلے
 ہمارا بہالادشمنوں کی لچانے سے لچانہیں عرض کہ ہم کسی سے دبے نہیں
 قال اذا عرض الثغاف بجا اشمارت و ولتہ عسوزہ زبوننا بعض
 معروف بعدے بالبار و علی و منفہ و الثغاف بالشلثہ فالغاف فالغاف
 لکتاب حدیدہ سیوی بہا قضبات الرماح بمعونۃ النار فارسیہ سنگیہ مندہ
 پاکہ و منہ تصنیف و ہنوتقویم الرماح بہ و عضمہ بالرماح کناتہ عن تقویہ والاہمیر

خطہ مرادۃ لک یا عمر بن مند کون خدا ما و اتبا عالمین ہو دو کم و نایبکم فی ملک
 الحادۃ او سفینہ گمے گوید کہ اسے عمرو بن مند کبلام و جارات شام فرما نیز دار شیکا
 شام زانو اتعد و یاد میں خون گریم یعنی کس ارادہ یکس بات پر اسے عمرو بن
 مند اس قصہ میں یا اپنے بہائیوں میں تمہاری پیشکارگی فرمان بردار ہو جا
 قال باسے مشیتہ عمر و بنہ تطیع بنا الوشاۃ و زدریا البارخے بنا
 صلۃ لک الوشاۃ فان الوشی متعبد سے بہا قال عم و شی یکب عندے کل دشمن
 ترفعہ و الازدرار الاحتمار قال تعالیٰ تزدردے غنیکم بقول باسی مشیتہ عمر و
 بن مند تطیع الذین شیون بنا الیک و تحتقرنا سے گوید کہ کبلام ارادہ و
 کبلام باعث قول عثمان بن عفان می شنوے و چشم حقارت درما سے گئے
 یعنی کس بات پر تو لگانا بیجا ہے و الوکی بات ماننا ہے اور کہو حقارت
 کی نظروں سے دیکھتا ہے قال تہدونا و تو خدا روید امنی کما لامک
 مقبولیاریوید معناه مہلا و کتیل ضفہ مصدر محذوف اسے اہلنا اہمالاً
 روید اومتی للاستفہام و معناه الایکار و المقبول سبۃ الی المقستی بالقاف
 فالقو قانیۃ و جوسن خدمت الملوک و کان الاصل مقبولین تشدید التہانیۃ
 و لکن خفف کما فیل فی الا شعرین و الایحین و حض اسہ بالذکر لما انہ کان
 سعروفا بہا علی ان فیہ نوع تحقیر بقول تہدونا یا عمر و علی قول الوشاۃ
 و تو خدا ما بالیلین بنا مہلا عن ذلک فانما متی کس اسے لم کن قط خدا ما

ان تختنا الاحد وانا قد كسنا في امر فانا انشعنا و ما كسنا مے گوید کہ باید کج
 قوم این نغمه که با پیش کسی بر سر و او کیم و در کار کاهلی کار بر دویم ما کا
 چنین کردیم عیسی کو سے قوم اپنے جی میں بیٹھ نہ بھیجی کہ ہم کسی کے دہل ہو گے
 یا کسی بات میں بودی گئی ہم کسی سے نہیں دی اور کہہ بود۔

قال الالاجيلين احد علينا فجهل فوق جهل الجاهلينا يقال جهل عليه اذا اظفر
 عليه جهله ونجهل منضوب على انه جواب النفي او مرفوع على الاستيفاء والاول
 اولى وعنى بالجهل المجازات عليه قال تعالى جزاء سيئة سيئة وفوق لغت مصدر
 محذوف تقبول الالاجيلين علينا احد من الناس فجهل او فحن فجهل عليه جهلا
 كيون فوق جهل الجاهل اے مجازيہ مجمل شد من جھل مے گوید کہ باید کہ
 سچ کس بر جاہل خود ظاہر کنے تاکہ ما جہل کہیم کہ پیش از جہل جاہلان باشد
 معنی کوئی ہم پر جہل اپنا چاویے کہ ہم برہ کر اوس سے جاوین قال

بابی مشیتہ عمر و بن ہند نکیون لقیس کم فیہا قطینا المشیۃ الارادۃ والاشیۃ
 ان کیون ہون مشی عنہا و کیون لغت محذوف کخطہ و حصلا ^{للقول} نتیجہ اتفاق
 من کیون دون المکات و منسبہ الجمع للواحد الخاطب علی حتمہ لتعظیم جوڑ
 ذلک فی الخطاب و التکم و روئے بل فیہا لقطین الخدم و الممالیک و الاتباع للوجد
 و الجمع و البیت نیل علی ان ہذا الفصیدۃ انشدت بین یدے عمر و بن ہند کما
 یہ شد بہ الخطاب التکم الا ان کیون ذلک فی المقول بقول بابی مشیتہ او

میرا نیم و یا با سپران ایشان از جانب سپران خود می ستیزیم یعنی ہم سارے
 لوگوں سے مقابلہ کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ او کی بی بیٹھوں کو اپنے بیٹھوں سے
 مار پیٹ کر مٹانے میں یا او کی بی بیٹھوں سے اپنے بیٹھوں کی جانب سے لڑتی ہیں
 قال فاما یوم خشتینا علیہم ^{منصب} حنبلینا عصبانیتنا الفاء للتفصیل و مفعول
 الخشیة محذوف فانه یقال اخشی علیک ذلک یعنی الخشیل الفوارس و لعصب جمع
 عصبته و هی من الخشیل و الطیر و الفرسان ما بین العشرة الی العین و الشون جمع شنة
 و هی الجماعه المتفرقة و اکثر ما یستعملان معاً قال عدسے ۶ جذبیتہ یعنی عصبانیتہ
 یقول فاما یوم خشتینا علیہم شیامن المافات الفارستہ فیصیر فرسانا جماعات ^{متفرقة}
 فی مکامن متفرقة و لا یصیبهم ضرر ^{جمع} گوید کہ لیکن روزی کہ بر سپران
 خوستین اندیشہ عارت و آفت می کشیم سواران ما جا بجا متفرق میگرددند و در
 کسین اعدایا بشند ^{جمع} کسی کا ہاتھ پڑے تو ہمارے سوارا دہرا و دہر پھیل جاتی ہیں اور دشمن کی گہات
 میں رہتی ہیں قال و اما یوم الخشتی علیہم ^{منع} عارۃ مستلیمیا یقال امرعن
 فی الامر اذا حنسل فید غایرا و غاض فعارۃ مضموب نزع الحافض و التلیب ^{منع}
 و الاصل فیہ شد اللبۃ اسے الصدر بالثوب و یکلال لذلک الثوب او تعکد ^{منع}
 فی البندے کافی و گانرا و کاناوا فیعلون و کک عند عزم الا عارۃ قال الخجل
 بیت و استلما و تلیبوا ان التلیب للمغیر یقول و اما یوم لاشخاف علیہم ^{منع} شیام

محرمینا ایشان جمع شایب و نظرف متعلق منصفیا و الروتیر و ریه القلب و لقمستل
 معروف و از ادب الیم الجول و المعام فان کایها مدوح قال تعالی یقانون فی سبیل الله
 قیقولون و یقتیلون و الحمد الشرف و الشیب جمع شیب و شیب بیاضه الشعر و ارا کیم
 الکبول و المجرین اسم مفعول و الاغفلا شبا ع یقولون لصفیا کتبه سمش و کانت شبا
 یرون ان یقتیلوا و یقتیلوا فی المعارك عزاؤ شرفا لیم و کبول جرمول فی المواطن
 یعنی کچو اناسیکه کشتن و کشته شدن را فخر خود میدانند و پیرا سیکه کار کرده و
 جنگ از نموده اند یعنی کچو جوانان که ساخته جواری مرے نو فخر اپنا میجوین
 ایسی میدان کی ساخته جولانپون من همیشه گهی رمی رسه بین قال حدیث التام
 کلیم جمیعاً معارضة بیهیم عن بنیاء الی ریا بالهکلتین فالتمانیة المشددة
 کالمشرا مصدراً معنی المنازعة و المعارضة اصنیف الی المفعول و حذف فعله
 کما فی سایر المصادر المضافة کعناؤ الله و ضرب الرقاب فهو منصوب و یجوز ان یقولون
 مرفوعاً علی الخبیرة کما فی قولهم انا حدیال ای معارضک و جمیعاً منصوب علی الخبیرة
 و انه معارضة المقاتلة حال تبا و یل یصفت کما فی قوله تعالی اسرافاً و ارباباً ای صرین
 سباً و رین و حدی یعنی التضمنة معنی المدافعة و یجوز ان یقولون عن تو کسیدت یقول
 معارض اناس کلهم اجمعین او عن معارضه جمیعاً یعنی انبارهم عن انبارنا بقیاس
 او مقابله بنابهم عن جانب انبارنا همسکه کو یکده ما معارضه و مقابل جمیع
 مردمان هستیم و حال همسکه سپران ایشان را همسکه و قتال از سپران خود دو

والاسناف بالمهتمة فالنون احكام الامر و يقال عی بالاسناف اذا تجر فی امره
 صرح بی فی الصراح ومن سبیه و اراد بالبول الامر الهائل و لم یسب اسم منقول
 من شبه له اذا مشل له و فعله ایکنون و کان تائیه و الالف للاستباح و یسب
 الشئ و صنع و رفعه و المحجة جواب اذا و مشل رهوة لغت محذوف و رهوة المراد
 المهتمة حبیل منع من الصرف للعلیة و التانیث و الحد التحدیه و الشوكة و سخته
 بالمحافظة المحافظة علی الاحساب و یفخر به ^{بها} قال یلیتہ الیس اكرم خلق الله قد
 علوا عند المحافظة یومع و من حسبه و منسوب علی انه منقول له و کن عطف علی یسب
 ان كانت کان ماضیة و الالف ذمه المحجة بیان للمواقع و تعریف المحجة للمصدر و سبیه
 یقول ذللتسب امر علی قوم و یخیر و انیس من خوف امر یا یل مشل لعم و قوله یسب بالمهتمة
 مثل حبیل رهوة ذات حد و شوكة محافظة علی احسابها و کما یقال و لم یزل کذک علی کویة
 چون قوم بیاعت امری سبکین که قریب الوقوع باشد حیلان و سرگردان باشد زانظر
 ای حفظت احساب قدیمه شکر می خایم که کسی که بیان کوه رهوه ثابت شد و در حد و شوکت
 داشته باشد و از همه سبقت می یریم و ما پوسند سابق و غالب می باشیم ^{بسیب} حبیب کونست
 و تم ایسی مصیبت کی ماسه جو ایسی آئی و سله جو که گویا انهنون کی سامنی گهر می ماسه
 اهری پهرتی جو نوم پنی پرانی ماسه چاسنه کی لے ایک ایسا شکر گهر کر تی
 هین جو رهوه پهاڑکے مانند مضبوط و محکم و در حدت و شوکت کا پورا ہوا و ہر
 سب سی اگی رہتی ہین قال شبیان بیرون ^{تست} مستل مجدا و یسب فی الحرف

والطاهران المحمداً بیان الماسبق من المشع اذ ہے حال من ضمیر المذموم سے منع
 او کلام متانف و لم یسب الکبیر ضد المذموم و الطرف متعلق بالمفضل اے نقضتم
 فی عقوق فان قتل الاخوان عقوق الوالدین وماذا معناه اے شی و متیقوا احتیاج
 ان کیوں اھل حدیث متیقو نماخذت نون الاحراب و حدیثا شیخ قال ع و انہم کبیر
 نے صدور ہم و قال ع ایت اسری و تبتی تذکی اے تبیین تذکی و اکیون
 جو علی الاصل والالف للاشباع و متعلقہ محذوف بقول قطع روہم فی امر العید
 عنہم من بر بالوالدین حیث قتلوا کلیباً فسقوا و ایاجد ہم الاعلیٰ بقوله و نحن فی عقوق
 حیث تقتلہم و ہم خواننا و ہوا سینا فلما یدرون ای شے متیقو نابہ مسکیر ید کہ سرطی
 ایشان بدین جرم عقوق کہ کلیب یا کشتند و اپیل حد بزرگوار خود را بخانیند سریر
 و یاد حالی کہ باعاق حد بزرگوار خود ہستم چہ قتل برادران عقوق حد و پدر میا شد پس
 ایشان ننیدانند کہ یکدام چہ نواز ما پناہ گیرید یعنی ہم او کنی سرورن کو و اپیل حد
 کی ستانی کی لئے جو کلیب کی قتل سے ناشی ہوا کاشی مین با ہم عقوق کی حالت
 مین یہ کام کرتی مین ماسلی کہ ہامیون کا قتل کرنا پ وادی کا ستانہ سے پرہ
 گیرانٹ کی دہے پناہ کی جگہ مین پاتی مین اور سخت حیران مین قال کان ہو ہما
 منا و منہم محاربت باہر کے لاجناباً الطرفان عینی منا و ہم کلاما تفسیر لغیر
 المتعلم الجور بالاضادۃ و الخراق ثوب یف فیضرب بہ و یعیب بہ الصبیان و شیخ
 بہ اسیف فی الختہ و الضرب بہ بالکلب بالخرق قال متیس بن الخلیف الاوسی

اتی ہے اور ہم لوگ اوسکی لئی رشتے مرتی ہیں تاکہ وہ پورے پورے کھل جاوے
 قال ونحن اذا عاود الحی ضربت علی الاحفاض تمنع من بلیننا العماو جمع عمادة وہی
 الانبیا الرفیعة ومنہ قولہم طویل العماو وازادہ الخنیام والحی العموم والحزب وہی سقوط والاحاض
 جمع حفص بالمعنی فانہا رفاہیہ منہ المعبیت واثارہ وبقیال للبعیر الذی یعمل علیہ الماع
 البیت واثارہ دروہی عن الاحفاض وہی منی الاول علیہ الاولی وکنی سقوط الخنیام
 علی امتیہ البیت عن تقویہا علی عزم الارتحال والمعنی الثانی نیاسب الثانیۃ
 وکنی سقوط الخنیام عن المحولات عن الخوف والاسراع فی الحرب او عن النزول
 فی منزل ومعنی بلینا تقربنا والتقرب یعنی الجوار ولینب ویمعبہا بنو بکر بن وایل فانہم کما
 جیران تغلب واخوئہم ولاسیما بنو شیبان منہم نقول فاہ سقطت الخنیام من العموم
 علی اثارہ البیت بان تقوض علی عزم الارتحال او سقطت عن محولات الابل عند
 الفزع او حین ہنس نزول تمنع من تقربنا من الماصد ارہے گوید کہ چون گھاٹ
 قوم از جای خود برکنند ہر سباب خانہ میفتد و حلت کردہ شود یککم اضطراب
 خوف عدویا برآیند قیام و نزول از شتران بارکش سفید چرتہ تطاول دشمنان
 قرب وجوار را گناہ ہے نسیم یعنی جب قوم کی ڈیرے او گھر کے سامان ہوں
 گرنی گلین اور کوچ کی ہر جاوے یا گبرامٹ کی مارے یا او ترنی ٹھوسے کی ارادہ
 پراسباب او تپاؤں سے گرسے تو پاس پر و صس کی دشمنوں کو روکتی ہیں تھل کجہ
 روہم فی غیرہ نمایدرون ما ذراست قوما الجبہ الجسیم فالمدال المعبیہ

ہم دشمنوں کی سروان کو توارون سے چیرتی ہیں اور گردنوں کو ادری کہا گیا
 کی طرح کاشتی میں جینا پڑے وہ برابر کشتی جاتی ہے نقل **وان لضعفن لضعفن**
سید وعلیک وحبیب ج الداء الی سنیما الضعفن باجمہرین **الکلیہ القدر** و
 کلمہ علی الضعف لیکمال ببالہ و بیا علیہ و العار المرض و سقیم للضعف عازم مرض ضعا
 والضعفین المستر یقول **ان الضعف کیوں مستوا عینیا فاذا اذتہ ملک استرظہ علیک**
 و غیر جاعتہ استورالی الخا بر سے گویا کہ گاہی کسینہ در سینہ می باشد و پندہ
 نمی آید و چون دیگران تو بد و مسیر مد آنرا ہم ظاہر سے کند و تو ضرر میرساند یعنی کہ
 یحی کی برائے ظاہر نہیں ہوتے اور روشنی چھپی رہتی ہے نہ کہ جب کوئی برائی
 اچھا دیکھی ہو پتہ ہے تو وہ چھپی ہی جاگ ادھنی ہے اور انجام او سکا ہوا ہوا
قال ورسنا المجد قد علمت معذ لظاعن ذو نہ حتی سیمینا ابو الشرف
 و کیوں من الابرار و المعبود و سنی محمد قباہ مضر و سنیہ فانہم کلمہ اک معذ بن سنان
 و یقال **ظاعن ذو نواف و منع الاصداء بالظعان و بان الشی اظہر و تیز و افضل**
 یعنی و الالف لاشباع و یقول **قد علمت مضر و سنیہ کلمہ نا و رسنا الشرف عن ابائنا**
اکرام فذاع عنہ بالظعان یعنی ظہر و سنیہ کشف علی گل و چہ سے گویا کہ قباہ
 مضر و سنیہ کوئی میدانہ کہ مضر و شرف را برائت کر فتنہ ایم و بر ذر ظعان حمایت
 کے کہ سنیہ تا کہ ظاہر و چہ سگر و وہیم مضر اور یہیہ کے سارے متبیلے
 پاتتی ہیں کہ ہمارے بیانات آج کل کی نہیں کہہ ہا و سکا ہوا ہے سے برابر علی

کاشتی میں جو صدقیل کے خوبی سے چکنی دیکھتے ہیں اور سروں کو گھاس کر طرح

کاشتی میں قال کان جاسم الابطال فیہا وسوق بالاماعر

یرتینا الحجۃ القحف فارسیہ کلمہ و مندیہ کہو پری جمع علی الجاجم و حجج و لم یطیل التجا

الذی یطیل جرحہ تم و بیدرا و یطیل عمدہ و مار الاقتران و المجرور المجر و الوقت

محل البعیر جمع علی وسوق والامعز بالمیم فالہتہ فالعجزہ المکان الصلب والامعز

جمبعہ والارتمار مطاوع المرے بقول کان قحوف الابطال الذین قتلوا فی

مکات المعرکہ کانت اجمال ابل یرتین بالاکتہ الصلیتہ من موضع الی موضع

سے گوید کہ کلمہ نامی ہا در انیکہ در ان معرکہ کشتہ شدہ بودند بیار نامی شاد

می ماند کہ بر زمینهای اینجا و آنجا افتادہ باشد یعنی کہو پر پان اون و لا اور و کنی

جو دان ماری گئی تھی او ٹون کے بوجہ معلوم ہوتی تھی جو کڑی زمینوں پر اور

اور ہر پر ٹھی ہوں قال تشق بھار و س القوم شقا و تحلب الرقاب ^{بجلیلیا}

الضمیر المجرور لسیوف و عنی بالقوم الاعداد کما فی قولہ تعالی و لا تنہوا فی قتال

القوم و شقا مصدر مکرر و الاختلاب الخار الخیرۃ قطع الکلا و منہ المخذب لعمیل الذی

یقطع بہ الکلا رکالاختلا و منہا لازم کما فی قولہ عنینہ و سیوقا تثنی الرقاب

مختلی اسے متقطع بقول تشق بالسیوف روس الاعداد شقا فاحشا و لقطع باب

الرقاب قطع المخذب الحشیش نقطین سے گوید کہ سر ہای اعداد اربان تیغیا

سے شکافیم و گرونھا چون گیاه تازہ می بریم چنانچہ بریدہ می شود یعنی

ہجوم سے آرتد نصیر بشمشیر ایشیا نرا سے زینم یعنی جب تک دشمن ہم سے نینہ
 کی ما پستہ میں تو ہم نینہ لکھاسے ہیں اور جب وہ ٹوٹ کر ہم گرتی ہیں تو پھر تلواروں
 سے مارتی ہیں قال مسپر من قما الخطی لدن ذواہل ادریسین تخلینا البحر حب
 اسرار فعل صفتہ من السمرة و ہے اجد والوان الریح والطرف متعلق سبطا عن و
 اتقا جمع قاة و هو مضرب الریح ویراد به الریح والخطی نسبة الی الخط و هو معام ^{السطح}
 فی البحرین تفتب الی الیراح لانہا تبا ع فنیہ لانہ نبتہا و معنی بہ التاجر الخطی و کلامہ
 ان تكون اضافة الموصوف الی الصفة علی قول من یحوزه واللدن بالضم جمع
 لدن بالفتح و هو اللین المصطرب و الدلیل الدتین الیاس صحیح علی ذواہل و کلمتہ
 او معنی الواو حکما فی قول الشاعر بیت سیان کسر عسفیہ او کسر عظم من عظامہ و
 البیض بالکسر السیوف المصقولہ و الجار و المجرور متعلق بنفیر اب و البیض بدل من
 السیوف باعادة الجار و الاختصار بالمعنی قطع الخلاء و هو الکلاء فارسیہ گیاه و
 استعیر لقطع الرؤس و الاعناق بقول رطاعن برماح سمر من رماح التاجر الخطی
 نینہ مصطرتہ و نقیہ یا سبتہ و نصیر ب سیوف مصقولات لقطعن الرؤس قطع الکلاء ^ط
 سے گوید کہ ما دشمن نرا بدان نیز ما میر تیم کہ نچتہ رنگ و بار یک و لرزان و از
 نیز نای نای فروش خطی می باشد و یہ تیغیا سے کشیم کہ بجلا و صیقل میا پر و سر و گن و نینہ
 چون گیاه تازہ می برود یعنی ہم دشمنوں کو ایسے بہا لائن سے مارتی ہیں جو
 چیرری لکھی کی او خطی بود اگر کے نیز دن میں سے ہوتی ہیں اور ایسے تلواروں

و يقال للصحرة التي كغير سلبها الحجارة مستعير للحر والظنون فنقول منبني الفاعل من
 الظن سبوي فيه المذكر والمؤنث وسبى بالتحرب ايضا يقول مجلنا ما كان ينبغي لكم
 من القرص فاطمنواكم فتبيل الصبح غربا تنك و ظن منبى گوید کہ در ہمانی شامتی
 و چاکنی بکار بر دیم چنانچه کمال شتابی پیش از چاکه جنگی کہے شکست و می ساید بطریق
 احضرتش شما اور دیم یعنی ہمت چھٹ چھٹ تمہارے لئی ہمانی تیار لگی چا پوچر
 نجر سے پی دی وہ لڑائی بطور جہانے پیش کی جو ہمیں پس کر منیت و نابود کرتی تھے

قال نعم اناسنا و نعت عنهم و حمل عنهم ما حملوا ما اراد بالاناس الاخوان
 يقول نعم اخواننا جو ادو عطار و نعت عنهم حمد حاجا تا فلا سلام فی شے و حمل عن
 ما نبتهم ما نخلو ناس من الغزوات و الدیات و سایر الحقوق سے گوید کہ ہمہ برابر
 خود را سید ہم و حاجت خویش را پیش کیے از ایشان نبی بریم و آنچه کہ از تاوان
 خود بخواہیم یا وغیرہ بر ماے اندازند ما از جانب ایشان سے پرداریم یعنی ہم سب سب
 ہندون کی کام آئی ہیں اور کسی بھائی کو ہم نہیں ستاتی اور جو وہ ہم پر ڈالتی ہیں انکے

هم لي تكلف او يهاتي هين قال لظاعن ما تراخى الناس عنا و نصيرنا
 بالسيوف اذ اخصينا امعدتية طرفية و تراخى عنه بعد عنه و عشنا جمل من
 عشنا اذ اجمع عليه قال الحماس ع نفسي و نفسي ثم حوس و ترسك يقول لظاعن
 الناس ما بعد دعا عن و نصيرهم بالسيوف اذ اجموا علينا سے گوید کہ ما وقتی کہ
 اندازی ما بقدر مسافت نیزہ از ما دور می باشند نیزہ باز سے کمی کم و چون بر

هو قی بن قال نزلتم منزل الاضیاف منا فاجعلنا القرع ان تسمونها
 قد ذكرت عن الاصمعی ان الحارث بن حنظل لما ارتحل قصیده عند عمرو بن هند وكان
 بعض بنی کبر حاضرًا قام عمرو بن کثوم ^{ثقله} بالقصیده وعلی بن ابی طالب خطب بالنبی کبر الحارث
 لانه تیرانی ما سبق منه قال هذه القصیده بعد قتل عمرو بن هند وقد انكره ما قال
 الاصمعی غیره وعلی بن ابی طالب لا یسیدان یكون خطبًا بقضاة علی الاتعات وبعجاء كما استعمل
 ابو القرع ما یعد للضیف وان تشتمونا علمت للاعمال ولشتم السب والكلام علی
 سبیل الهتک والاستهزاء وحبل القرع علی قسین متعارف وغیر متعارف وبذلك
 تاووا قول عمرو بن معد کیرب تحية سبینم ضرب وجیع یقول نزلتم منا منزل
 الاضیاف فاستعملنا واکم عما قد ان تشتمونا علی فقد ان القرع كما شتم الضیف
 ان نزل علیه ^س گوید که شما مثل مہمانان بر ما سرود آمدید چنانچه در
 مصحفی شمارودی بکار بردیم وکلی کو تاسے کریم چہ ازین میترسیدم کہ شما و شما ہا
 بر مید عینتی تم ہمارے یہاں ایسی آسے جیسی مہمان آتی ہیں چنانچہ ہمیں چست

تمہاری لسی کہا تا تیار کیا تاکہ تم اولی سید بنی سناؤ کل قرینا کم فاعجلنا قرکم قبل
 الصبح مرواة ملحوظا یقال قرع الضیف ^{قصیدہ} لکھو او قرار جو ہوا مقصودا اصداقہ
 واطعمہ ویدعی الی مسخولین قال عم تقریم لہذریات واطعم نفوسہ الاول یہاں
 الضیف المنسوب ومعنولہ الثانی مرواة والقرع ما یعد للاضیاف اسم و سبیل تفسیر
 قبل طرف لتعجیل او القرع المصدر والمرادہ کبر المیم آتہ الرد سے ای الہدایا

يكون ثقالا شرقية نجد و لهوتها قضاة اجمعينا
 اشغال بالثلثة فالفا، ككتاب جلدة تسبط تحت الرحى يقع
 الدقيق عليها وقد مر بيان في عقيدة زمير و شرقى الجانب الشرقي و
 نجد خلاف تهامة اعلاه اليمن و اسفله الشام و العراق
 و هولاء اهل نجد من آل متيس بن عميلان بن مضر بن بنى عامر
 و عيس و تميم و ذبيان و عنيدهم و اللهوة ما يقف في نسف الرحا
 من الجوب يقال له فى الفارسية خورش آيا و فى الهندية
 كلكا عطف على ثقالا و قضاة بن مالك بن عمرو بن آل حميد بن
 با شيل على بلون كشيخة من كلب و اسلم دهل و حيدان و
 حياذة و غيرهم و كلهم يعيدون من احيا و اليمن يقول يكون ثقال
 رحانا الجانب الشرقي من نجد من بعض بلاد آل مضر بن نزار و
 يكون لهوتها سائر بلون قضاة من بلون اليمن على كوكبه
 سفره آرد اسياى ما جانب شرقية نجد است ك
 آل مضر بن نزار در انجاسه باشد و خورش آسپاسه ما
 همه بلون قضاة اند يعنى گرند اوس چكه
 كا نجد كى جانب شرقية هه جهان
 آل مضر كى رهنى هه اور كلكا اوسكاره بنه قضاة

عن كسر شوكتهم وولے یلے قریشیت بقول وقد خلدنا على الحی الذین
 لا نعرفهم ولا يعرفونہا تھے ہرت علینا کلاہم و قطعنا شوکتا وہین کان
 منا قریبا اے کسرنا شوکتہم والی حصل انانا نختاف شوکتہم تبعید و لا قریب
 سے گوید کہ تو میکہ ازما فرسنگہا: بودند و ہمیشہ آشنائی در میان ما و ایشان
 نبود پر آمان و جنل شدیم و سگان آمان بر ما عزیزند و کے کہ
 ازما قریب بود شوکت او ہم شکستیم غرضکہ از دست تظاول
 ما ہمیشہ کس از قریب و بعید رہائے نیافت یعنی ہمیں آون
 لوگوں پر دہڑا مارا جو ہم سے بہت دور تھے اور انکے کئے تھے
 نا آشنا تھی اور جو لوگ ہمارے پاس پر دس مین ہین اور انکے
 شوکت ہمیں ٹوٹے اور خوب اور کھو دبا یا قابل منی عقل اسے
 قوم رحانا یکو نواسے اللقاء لہما طہینا الرجی استقارۃ للہوب
 وقد تصاف ایہا قال اذا کلمتہی لہرب الزبون والطمین اللدین
 دستگیر للمقتولین بقول تھے تنقل رحانا اے قوم یکو نواسے وقتہا اے
 اذا تعلق قوماً تقتلہم سے گوید کہ چون اسیاے خود را بقوسے ^{ایشان} جی ہم
 آرد اوسے گردند غرضکہ باہر کہ جنگ نے کسینم غالب سے آیم
 یعنی ہم اپنے چکے کو کسی قوم کے جانب لیجاتے ہین تو وہ
 قوم اوسکا آٹا ہو جاتے ہے یعنی وہ پس جاتے ہین قال

اسپان بران قایم و دایم کریم و حال این بود که عنائمانی آئینا در گردنہا سے آہناقت لادہ
 خود آہنا برہمہ پائینا ذہن عینے بہت ایسے سردار جسکو او کئی گروہ نے تاج شاہی
 پہنا یا تہا در وہ خود ظالمون کی روک تھام اور مظلومون کی پوجہ کچھ کہتے ہی اپنے گروہ
 اوکی سر نیز بہت عرصہ تک یہاں تک گیا کہ وہاں تک کہ ہاتھین اور وہ تین پانچ پر کھڑے ہی قال
 و انزلنا لہم بیوت بذکے طلوع الی الشامات ننفی الموعدینا عنہ بالبیوت
 انھیام والباء معینین و ذو طلوع بعنہم الہتد فالہتد موضع والشامات بلاد الشام و
 الاخراج من بلد لے بلد و الجسس بفسر قولہ تعالیٰ او نیفوا من الارض الموعد من اوعدہ
 اذ اذ ذہ و کینی بہ عن العد و بقول و انزلنا خیامنا من ذکے طلوع الی بلاد الشام
 بنجھ اعداننا من بلادہم او بنجھیم سے گوید کہ از موضع ذمی طلوع تا دیار شام خمیدہ
 زدیم و حال ما این بود کہ دشمنانرا از بلاد ایشان برے کشیدیم و یا بقید خود کوریک
 یسے مینی موضع ذکے طلوع سے بلاد شام تک ڈیرے لگائی ایسے حال
 کہ دشمنون کو انکے سبتون سے ہم نکالتے تھے یا قید کرتے تھے قال و قدرت
 کلاب الخی مننا و شد بناقتادہ من طینا المریر صوت الکلب دون النہاع
 و عنہ ماجی نحوہم الذین لم یکن لہم معرفۃ ہم ولا عہد فان الکلب انما یتراد اراے من لا
 یعرفہ و کتے بہ عن دخولہم اراضی الاغیار و التشدیب بالمجتہین قطع الشوک و
 الاغصان و القتاہ ذوع من الشجر ذو شوک و القتاہ واحدہ و منہ
 الشل و دوز خرط القتاہ اسے ہوا صعب من حصرط القتاہ و کتے بہ

کہ از ہر روز نامے زمانہ معزز و ممتاز و بسیار سخت و دراز واقع شدہ ہر
 بفرمان پادشاہ در انخانہ نادیم چہ اطاعت اورا کروہ سے دستیم یعنی بہت
 سے دن ہمارے ایسے جو زمانہ کی سادے دنوں سے انہو کے اور بہت کڑے واقع ہوئے
 پینے دن دنوں میں پادشاہ کے غامی ^{کو} اگلے اور کے سخت گوارا تہی قال وسید معشر
 توجہ تاج الملک ^{کو} الحرجینا ترکنا الخلیل عاکفہ علیہ مقلدہ اغنتھا ضحفا
 الواو معینہ رب وتوجہ بسبب التاج والحمد لغنت سید و بھی من الحامیہ اے کیف وین و
 حجرہ بتقدیم الحیم علیہ المہستین الجاہر لیدخل فی الحجر والصفحة تحمل ایون اسم
 فاعل او اسم مفعول غلبہ الاول معناه بیع الخجین عن الایجاد و علی الشانی مین
 الخجین عن الاتجار و حکم علیہ قبل علیہ علی الموطبہ والدوام ولذا اکثر ما یقول فی
 عبادۃ المعبود الباطل قال تعالیٰ یحکمون علی اصنام طہم وقال تمام حواقیبہم عکوفہ
 کا حکمت ذیل علیہ صواع و مقلدہ اسم مفعول اسنادالی الضمیر المستکن و ہ مفعولہ
 الاول والاعنت مفعول علی از اسم مفعول الشانی فان التعلید معیدے الی مفعولین و
 الصغون جمع صافن کما یقوم من الخلیل علی ثلث توایم و الجملة جواب رب یقول و رب سید
 مشرقہ السبوع تاج الملک مضار کما مینع الکبار الذین لم یؤمنوا الصغاف عن
 الایجاد او مینع الصغاف الذین لم یؤمنوا الی المبیوت عن الاتجار ترکنا الخلیل ثانیۃ
 علیہ تکللت اغنتھا فایہ علی ثلث توایم سے گوید کہ سبب ازب الاران گرد کہ تاج شاہی
 پر سرش نہادند خود او سنگران را باز سے داشت و سنگشان را یار سے میداد

المفعولين حال فاعل وهم الف راء هذا المفعولين محذوف لانهما وعنى بالمرات الرماح
 وكفى بالبيض عن المسقولة او عن الهجوة عن اللون والاصدار عند الايراد ويكون بعد
 بشره الابل وزينا وكلاهما استعارة وروى راكضى او اشرب تاما ولفعل جمع نوش
 يقول تخبرك باناوردى تدخل صدور الاعداء رياضاً وحي مريض عطاش وصيد
 من اى خبز حبن منها خما صنعين بالدار وصدروين منها سمع گوید که ترا بان
 خبر خواهم داد که با مردان نيزه باى خود را در سينه اعداى بجای فرو مى گيم که سفيد و تان
 و تشنه جگر بيباشند و چون برى هم آيم هم بخون خشته و سيلاب و تازه بر مى آيد
 يعنى هم بخوبيه خبر كې سن او سگى كه هم لوگ اپنى بهايون كو دشمنون كى سينون
 بين جب او تارقى مين كه ده كچى و كچى او سو كى رو كچى مين او جب او كو كالتى
 اين توده هو مين دوى او ريبه برى كفتى مين قال و ايام نما عر طول اخصيا
 الملك فيها ان يذسا الواو و ارب و انفر جمع اعز و عسى به الممازة
 من بين الملايم كالفرس الاخير من بين الخيل و كنى لطلبها عن شدتها و
 منه قوله تعالى كان معاداة حسنين النفس و الملك اسكون اللام فى الملك
 كعبه لفته نبى ربيعة و جازر عندهم و اشاعر عليهم و هم من ربيعة و العصبية و نعتين
 الماطعة و المحبة جواب رب و الذين المثل و الماطعة يقال وان له اذا طاعة
 و ذل له يقول در باب ما لمن امتازة من ساير الملايم عصبيا فيها الملك فلم نطع
 مرة كراهة ان يذل له اولئلا نذل له مسيگو گوید که سى روز نامت براسه ما که

کہ بدت کشمگان آغا باشد ملقب و نمایان گردیده لعین می پیروده اوست چهل و پنج
 چنانچه یاسر کی استبان سامنے سے ایسا وہی نظر آئیں جیسی تو اسکو تثنی و اول کی
 باتوں میں ہوتی ہیں قال ابامہد فلا تعجل علینا و انظرنا خبرک العینین
 الطیرانہ کتبہ عمر بن عبد الملک علی ابن سیکون سند ثبوتہ قال من ذاتم انہم کاوا
 سیون الحقیقہ بسم جدہ و تعقیبہ بسم جدتہا کما سمی علی ابن حسین رضی
 اللہ عنہ بسم جدہ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و فاطمہ بنت حسین رضی
 اللہ عنہما فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلیل اسکون علی سبیل
 الاستہدایہ و الاصل ابن مہدی فہنا ابہ کما فیہ فی قول مجمع بن زلال حضرت
 لہا یا عتس ام مجاشع و الاصل فیہ بنت لیسع او اخت لیسع و لیسع
 محجل علیہ اذا اراد ان یعتق علیہ عاجلاً قال قتالی فلا تعجل علیہم و انفا رزاقیۃ
 کافی قدر ع و اذا لکت فعد ذلک فاجزئ و الاصل اجزئ و لیسع جزو ما
 جواب الامرای نظرنا بقول یا عمرو بن مہدی لا تعجل علینا و اعملنا شیئاً
 خبرک ابنہ البقن مسیگو بیہ کہ ای عمرو بن مہدی ما را بزد و دے بگیرد
 قدرے مہلت بدہ کہ خبر دستعی بنو گوئیوم یعنی او عمرو بن مہدی
 ابی جلدے نکر اور تھوڑے سے بکو ڈھیل دے کہ تم بکو کی جزئیان
 قال یا ما نوز و الیرایات بیضا و ولضدہ من حمرا قدر وینا
 و الا پر او فی الاصل الاتیان بالابل العطاش علی الماریتہ سے

ہنن گنا جانا قال تذکرت البصا و شفت لماریت حملها
 اصلا خذ نیا الصبی جائد شباب و المحول بالغم الابن اتی بکون علی
 الہود و ج کانت النہار سہما اول کمین و الاصل صفتین جمع صیل و ہوا
 ہنن و حقه بالذکر لانه وقت الرحیل غالباً و الجبشیہ باعتبار الاہوار فان کانت
 اصیل یوم واحد و نصب علی الطرفیۃ و حدین جمع موش حمل من خدا و
 ساف و الالف لاشباع نقول تذکرت ایام الصبی و صرت مشتاقا البصا
 حین رایت حملها حدین فی الاصل سے گوید کہ چون شتران ہودہ
 اولادیم کہ در آخر روز راندہ سے گسیرو ہوش جوانی و ہودہ لب شباب
 یاد کردم و مشتاق تھا کہ او گزیدیم معینے حب میں نے یہ دیکھا کہ ہودہ
 اونٹ او سکی دن چلکتے ناکی جاتے ہنن تو جوانی کی فرسے یاد آئی اور او سکی
 اشتیاق نے او ہل لیا قال ما عرضت الماسہ و شترت کا سیا
 بایدی صلیتہا یقال اعرض اذا عرض و الطہر و الماسہ عدۃ شترت ہی سمیت باہم
 جاہر یزر قار تبصر الراكب من سیرۃ ثلثہ ایام و شترت جمع من صید و صلیت
 السیف اذا سلہ من الغر و سہ للفریب بصرفہ اسم فاعل منہ و الالف الایجاب
 نقول فسارت تک المحول و عرضت الیامۃ لہما رتعت من بیدہ مثل سیاف
 تون فی ایسے اندین سلوا عن الاما و در سنہ للفریب سے گوید کہ
 پس آن شتران ہودہ کش رودان شدند باہیکہ وہاں پنجہ بان تینہدی

فی الحجۃ والجنین صوت البکارت قبل فی آخرت اقامت ولد تقدتہ فردوت
 صوت البکارت صدقہا مثل نسبی علی ما فاتی من ایام الاصل مکیو یک
 اندوہ آن مشتروہ پچہ دار کر پچہ حوزہ اصیاع کردہ ویسنداق اوسے نالدا یا ندوہ
 من مکنین نمیرسد یعنی وہ اوٹنی پچہ والی جو اپنی پچہ کو کہو بیٹھی اور اس
 عزم و المین رودتی ہے سیری برابر مکنین و حسنرون نہیں ہے قال و اما
 لم یرک سقاہا لھا من شقہ الا جنینا عطف علی نسفی السابق و تہنطا
 فقار من الشہط و ہو براض الشعر الخوط بالسواد و لثقا الثامہ و شقہ صنفہ
 والجنین الولد فی البطن و لمیت فی القبر رض علیہ فی الصراح فان ایہ
 المعنی الاول سیقتی واحد من لثقہ و اطلاق الولد علیہ تخوف وان ارید الثانی
 لا یقتی شی من لثقہ فان المدفون فی القبر لا یعد باقیاً و ہذا النسب بالمقام
 فان المقام مقام الجنین بقولہ لم تخزن مثل صفة امرۃ قلب السبیاض علی
 شعرا و لم یرک شایتما من اولادہ لثقہ الامد فنامہ فی القبر و لکن لا یعد ہذا
 باقیاً لم یرک نہا شیئاً سے کہو کہو کہ نہ بانوہ من اندوہ زنی میرسد کہ
 مویش اکثر سفید شدہ و کبھی آٹھ پچہ نہ اولادش بخزان باقی کند ہشتہ کہ
 درگور مدفون افتادہ مدفون باقی منیہ باشد یعنی میرے برابر وہ کھنت
 دکھیا ہی نہیں ہے جسکی بہت بال کی ہو گئی اور اوسکی بختی نے اوکی
 نو بچوں میں سے ایک مدفون پچہ کے سولے کوئی باقی بچوڑا اور مدفون باقی

المدنیات او الحجارة و عنی بہ الحفان و
 کنی بزینتہ عن غلط اسقین و نغما متہما بقول و
 ترکی ساقین ضحمتین مستقیمین کما سطر اسقین ماخوذین
 من بلط او رخام یصوت خلا حنیلہما المدی خذہ فیہما بصر
 صوت حنیفالی ایضاً لایحی لان نہیہا سنبہا سے گوید کہ ترا
 دو ساق خواہ ہو نو کہ در رنگ و ضخامت بدو ستون عجب و یا سنگ
 مرمر سے ماند و پا بر سخن آکھا کہ بدشوار سے در آہنا سے آید آواز
 باریک سے دھند پر پیا عٹ مسد ہی آکھا از جائے
 بجائے نمد و دھنی تھکو دو موٹے ساقین دکھاوے
 جو سنگ مرمر یا شکر سنگ کے دو ستون کے مانند
 ہیں اور او ان کے پائین جو اڑھین کے اون میں جائے
 ہیں کچھ توڑے سے بولتے ہیں قال فما وجدنا
 کو جب سے ام سقب نسلتہ فرحت الحینبا
 او بد الحزن و اید سے بالباء و سے و
 السقب ولد النقت و انشد ففتدہ اضاء و
 الضمیر المنسوب فی الفعل المدکور و السقب
 . الحجة لفت ام سقب و نتیجہ ترویج الصوت

ما انقلن به من الاعضاء التي هي فوقها كالحضرة مثلاً على حيد وشمسة متقلها وضعا منها
 مے گوید که ترا میلان قاسمی بنماید که نرم و نازک و حسیله دراز و متسع شده و سر بنیابش
 چند ان گراست که اعضا متصلش آهنا بدشواری مے بردارد یعنی تکبو ایسے قدکی
 چمک دکھاوے جو لانا چکلا ہے اور سرین او کے اتے بہاری ہین کہ وہ جن عضوون سے
 متصل ہین وہ انکو بڑے دشوار سے اوٹھاتی ہین قال و ما کتہ نصیبی الباب عنہا کوشا
 قد خفت بہ جنونا الما کتہ لعمہ علی راس الورک وقد یقال لہ راس الکفل و نسبت مجبول
 و الکشح الخصر بقول و ترکیب راس کفصل نصیبی عنہ الباب الذی سے بدخسل فیہ او تخرج عنہ
 و خضرا و قیفا قد خفت بہ جنونا حیث تعلقت بہا من حبلہ مے گوید کہ ترا سر سر سنی
 بنماید کہ دروازه آمد و رفت ازو سے تنگ میگرد و دو بار یک میانیکے من باعد او
 بران دیوانہ شدیم یعنی تکبو سر سنی کے سر دکھاوے چنی دروازه تنگ ہوتا ہے
 اور وہ تپلی کر جسکے بدولت میں بادلا ہو کیا ہون قال و ساریتی بلنظ او رخام
 یرن خشاش صیہار نیا اساریہ الامطوانہ و استعیر لسان السمیة بالبلنظ
 بالموحدة فالنم فالنون فالهجرة شے کار رخام الا اذ و ز فی اللین والهشاشة و
 قیل ہو العاج و الرخام نوع من الحجر یضی اللوان یقال لہ مرمر و الرین الصوت الخفی
 و الخشاش بالجمات الثلث قیل فیہ انہ صوت سلاح و لیس بذاک فانه الخشاش
 لا الخشاش و ظنی انہ فعال من خش فیہ خشا و اوحسل و سنہ خشت فیہ اذ قد
 و اصنیف الی الخفی اخذت الصفة الی الموصوف و الحبل ما یرین بہ من موصوف

انواع الحاصل انہ تجر لیس یقال انہ بانا سنیہ کتہ کتہ و کتہ کتہ

وزاعین والحق بالضم وعاء معروف كالتحفة والتشبيہ فی اللون والصلابة ولما كانت
 الصلابة فی العاج زائدة ونفسه تقول رخصا او يقال ان التشبيہ فی الشكل واللبياض
 وهذا التشبيہ معروف عند قوم قالوا نحر شتر في اللون كان ثديا هجان وقال آخر ولم يعد
 حقا نديان تحلما والرخص الساعم اللين والمحصان كحساب العنيفة واراوية المعون
 يقول وتركيب ثديا بغير اللون مستدير الشكل صلب اللحم مثل العاج ناعما في نفسه
 محفوظا من الكف اللامين مے گوید کہ نماید ترا پستان سنجید وگرد و در بر باشد
 وگونة نچیلیم حوت مثل حقه عاج و بجای خود نرم و نازک و اتسع شده و دست لاسان
 باو زبیدہ یعنی تجلوه پستانین و کله او سے جو گول گورے او پھی او برے کرارے
 باقی دانت کی ڈبے کیسے دکھائی دیتے ہیں اور چوٹی والوانکی ہاتھوں سے بھی ہوئے
 ہیں قال و متنی لذتہ بمقت و طالت رواد قہاتنور بما و لیسنا المثنی
 بالمشہ فالنون الانعطاف والذتہ تاغیث اللدن وهو اللین الناعم استیعیر لفقہ و لیسوق
 الطول والارتفاع والروادف جمع رادفة وهو اسفل المانیة او نار بہ حملہ علی جہہ مشتقہ
 قال و ناولیے نودۃ ثم صما و ولیب کرغنیہ القمل بہ والفعل جمع موش غایب و
 المرفوع البارز فیہ للروادف کالسنک فی تنوز والالغفہ للاشباع والکینفی فیہ
 من القلب فان الاصل ان نیور بہا المصلن بہا من الاعضاء والعلیا فان الروادف
 اقل وشہ فی قولہ تعالی تنورہ بالعصبۃ اولی القوۃ اے المفایح بقول و ترکیب انعطاف
 قائمہ لذتہ اے ناعمۃ لینیۃ طالت بطول معتدل و ارتفعت بار ارتفاع مناسبہ بحمل الفاہا

الخیر و اللزوم للاصل

الطویقہ العنق فی اجسم الحسن والاداء من النوق ما یکون لوخصا مشربا بالعیات
 وایکد بالف نقیبات شامی من الابل والجان السنق وقرات الساقه اذ حملت
 والجنین معروف منسوب علی لف عولیه وروی ترعت الما جارع والمتون اقیال
 ترعت الساقه اذ اوعت فی الربیع والما جارع جمیع اجراع بحسب ما اهلینہ
 وهو المکان الصلب والرمال الطیب المنبت والمتون جمیع من وهو ما صلب من
 الارض وارتفع بقول تیریک یا مخاطب اذا دخلت علیها خالیها بها او فی مکان
 خالی من الاغیار وقد امتت عیون الاعماء انفسهم او جواسیم ذراعین صخین کذا
 ناقه طویقہ العنق بیضها اللون نینہ نقیبه اللون لم تحمل جنینا قط اورعت الرمال الطیبہ
 النبات والاکتمه الصلاب فی ایام الربیع مے گوید کہ چون براد داخل شود
 وخلوت خالی از غیر باشد وارختمهاے خود دشمنان واز جاسوسان ایشان
 امین نشیند ترا دوسا عد فرہ بناید کہ بدوست آن شتر ماده جوان مباد کہ دراز
 گردن و سفید رنگ و صاف و پاکبزه و نوجوان باشد و گاہی بارور شدہ
 یعنی جب تو اسکے پاس ایسے وقت میں جاوے کہ مکان خالی ہو اور دیکھیںے والو
 اکھون اور جاسوس کنی ڈھونڈ بہال کا کٹھا نہ ہے تو جگہ دوپونچی ایسے دکھائی جیسی
 اوس جوان ادٹنی کے دو ہاتھ ہون جو گردن کی لانی رنگون کے گور سے عمر کی نئی
 رنگت کی پاکبزه ہووے اور کبھی گھابن ہووے ہو قال و ثدیامثل حق العاج
 رضاحصانا من الکف اللاسینا الشدے معروف عطف علی

کل نفس باکست رهنیه بقول و انما تحبک عما مضی بالاس فان الیوم و غدا
 بعدن کلها زبون بالاعلیه و لا تعلیه و لا نعلیه مع گوید که ترا از ما خبری روز گذشته

خبر خواهم داد چه روز فردا پس فردا ملازم خبری است که نه اورا تو می دانی
 و نه ما میدانیم یعنی هم تجربه سے گذری ہوئی کہیں کی اسلی کہ آج اور کل اور

بوسون کے خبر نہ تجکو ہی اور نہ ہکو قال ترکیب اذا دخلت علی حمار و قد

امنت عیون الکاشحین اثرے مضارع معروف من اللزارة و

المسکن فیه الطغیة علی الاتعاب و الخطاب لغير معین و الخمار مصدر خلاء

والیاء اذا ساله ان یجمع معی فخصوۃ ففعل و الطرف حال و متعلق الدخول

مخروف و العیون جمع عین یوزان یراد به العین المعروف و ان یراد به الجاسوس

و الکاشحون الاعداء الذین یضربون عداوتهم بقول ترکیب ملک الطغیة یا معنی طب

اذا دخلت علیها خالیة او فی خلوة و قد امنت عیون الاعداء و جواسیسهم ^{مسیک}

چون در حالت خلوت و کج خلوت بران طغیة داخل شوے و حل این باشد کہ

از چہان اعدا جاسوسان آمان المین نشینند ترا بنما یعنی جب تو ایسے

وقت میں پاس اوسکی جاوے کہ مکان خالی ہووے اور بدخواہوں کو نظر نہ

اور او کو جاسوسوں کا ہتھیار نہ ہو تو وہ تجکو دکھلاوے قال ذراعی عظیم او ما

یکر ہیجان اللون لم تقر حینما الذراع الساعد و من طرف المرفق

الی طرف الاصبع الوسطی و العظیم بالہمتین منہما تحتیۃ کہ فیصل الطولت

منہ و اشک من افعال المقاربتہ و لمبین الفراق و خانہ عذریہ و نقص عمدہ
 و الامین المحب الخالص و عینی بلف بقول نفی یا طعنیتہ ناک فقل ناک ^{من عذرت}
 قطعاً یا نیا لقب عمدہ الفراق الفقدان الکلاء و المارام عذرت بالامین سے گویا کہ
 قدری توقف کن کہ ترا انین پر رسم کہ آیا باعث قرب عمدہ فراق از ما گنجی و یا
 پیش از عمدہ فراق بدوست امین جو ذہب جستی و پیمان با ہمیشگی یعنی کہ چہ ہر
 کہ ہم تجھ سے یہ پوچھیں کہ کیا فراق کا رمانہ قریب الگیا کہ تو نے ابتدا ہم سے
 توڑے یا ایک مخلص امین کو وقت پر دعا دے اور عہد اوس سے توڑا قال ہوم
 کہ یہ تہ ضرباً و طعناً اقربہ موالیک العیون اطرف متعلق مجذوف و اکثر
 من اسماء الحرب و ضرباً و طعناً علی انہما مصدران لفضلیں مجذوفین و لفظ
 لغت ایوم کہ یہ و الضمیرینے بلایوم اولکل واحد من الضرب و الطعن و الموائع
 اسبار العم و کاف الخطاب کسورۃ و اللام فی عیوناً بدل المضاف و الالف للاسما
 فیقول خبرک ہوم حرب ضرباً فیہ ضرباً و طعناً فیہ طعناً اقربہ موالیک عیونہم میگوید کہ
 نما انان رو و حگب گاہی ہوم کہ دران تیغ و نیزہ را یکبار برودیم و برادران عمر او
 تو دران راحت یافتند ^{ہم} ہم تکوڑا سکی کی ایسے دن کے خرو سکی گھمیں سمی
 تو ازین نارین اور پہلی بہا لگاسی اور تیرے پھری بہا یون نے اوسکی بدولت
 اپنی گھمیں شہدے کہین قال فان خداوان الیوم رہمن و بعد خدا جانان
 ارہمن بمعنی المرہون و الہا متعلقہ و يقال ہوم رہون یہ لایفک عذرت قال

در مشفق اور قاصرين مين ميريم مويهان هي مين خدار تها قال و اما سوف
 تدرکها المنايا مقدره لنا و مقدرين القيايا جمع منية وهي الموت المقدره
 و عصب مقدره و مقدرين على الحليته الا ان الاول حال من المنايا والثاني
 من الضمير المنسوب بقول و اما سوف تدرکها منايا وهي مقدره لنا و نحن مقدرين
 لها مع گوید که از مرگ نتوان رهید ضرور است که مرگهای ما با برسد چه آید
 است و ما برای آنها تعیین مرگها می چوئنا ممکن بنین بی هماره سوئیق
 ایکن آداب و تکی و هماره ای من اور هم او کی نمی پس تو رسه زندگی پر کیون
 بر آسی لیبی قال قعی قبل التفرق یا طعنیاً شجرک البقیین و تجزیه
 طعیر تجزیم طعنیته و الالف للاستباع و تجزیه من جزیه و تجزیه من جزیه و کلاهما
 مجزوم علی انه جواب الامر و العفل المشعنی مدغفل بضایع کل مع الغیر و البقیین تجزیه
 البقیین قال عمر و عند حقیته تجزیه البقیین و سیتفاوت من بعض المواضع من الاغما
 ان هذا البيت مطلع هذه القصيدة بقول تنعنی یا طعنیاً قبل التفرق تجزیه
 تجزیه البقیین و تجزیه ساکنک مع گوید که ای زن بود و نشین پس از وقوع
 مفارقت قدره توقف کن که حساب بر خیزد تو گویم و تو جزو نجفیه یا گوئی یعنی
 او بود و نشین بی بی جدا می سے پنی کچه تو هر که هم کوی کی بات تجزیه سے کسیر
 تو هم سے کہو قال قعی نساکت علی احدث صرما لوشک السین او
 الامینا احدث علی خطاب الموت و البیر تم القطع و الوشک بفتح القرب و

ہم سیتی قال و ما شتر المشاۃ ام سحر و لبصا جبک الذی لا یطبخینا
 المراد بالمشاۃ علی روایتیہ للاغانی و عتیل و مالک و عمرو بن عدس و علی روایتیہ
 الکتاب ام عمرو و صاحبہا الذی کان یقبی و الذی لا یقبیہ و الالف فی
 لا یقبیہ الا الشایع و ضمیر المفعول محذوف و نقول و ما شتر المشاۃ یا ام عمرو
 لبصا جبک الذی لا یقبیہ نعیم لو کان كذلك لکان عندهم کوید کہ کن
 صاحب خود را کہ تو جام اورا سنے دہے بدترین شہا ہر سنتت مکیکہ بہتر است
 و یا بر ابریس چرانیہ یعنی جس بھتی کہ تو شراب ہنرین و بی حسے
 وہ تینوں میں گنہگار تین مکیکہ یا بریس یا پشیمان یہ تو سنے شراب او صلو کہ کن
 ذلکست قال و کاس قد شربت مکیکہ و اخرت فی دمشق و
 قاصریہ الواد و اورب و ضمیر المفعول محذوف و الخبیر جواب رب و علیک علیہ
 معروف ركب من بلبل و هو اسم صنم و بک هو اسم بائع البلد و المعروف المقصود
 و اخری لغت کاس و دمشق بلدہ معروفہ سمیت باسم بائعہ و دمشق بن
 کفان صنعت للعمیۃ العلمیۃ و قاصرون موضع و صنع علی صیغۃ الجمع کما روینہ
 الالف للاشباع نقول و رب کاس قد شرتنا مکیکہ و رب کاس من اخر
 شرتنا ہا نے دمشق و قاصرین فاما معا و بک و سخی لذلک کوید کہ
 سہی از جاہاد علیک شہیم و سہی و مکیہ و دمشق و قاصرین ہر کو شہیم سہی
 در نجاہ سخی بود یعنی بہت سہی پیالی علیک مین مین نے سہی اور بہت

کہ مال خود را در و صرفت کند یعنی وہ شراب کہ جب نوبت اوسکے
 کسی کھنیل پر چنق پر پونچھے اور وہ ایک دو گھونٹ اوسکا پیوسے
 تو پھر وہ دیکھا جاوے یا تو اوسکو دیکھی کہ وہ مال اپنا اوسمیں اور

تھا تھے قال جنت الکاس عنام عسرو و کان
 الکاس حبراط الیمینا الصبن بالمہذف الموحدة فالنون الکف والمنع و

روے حدیث من الصد و ام عسرو منسوب علی السداء والواو عالیہ
 غیر انما بدل من الکاس و یمینا خبر کان و اعلم ان ہذا البیت و اشارتی

ظہا جانب فی الاغانی سے روایتی عسرو بن عدسے و علی روایت
 آخرے الے عمرو بن عدس کیب و العلم عند اللہ نقول کففت الکاس عنام

یا ام عسرو و قد کان بحرے الکاس جانب الیمین الذمے کنا
 نیز سے گوید کہ الے ام عسرو و از ما جام سے

باز داشتے و حال این است کہ بحرے جام
 جانب راست بود کہ ما در ان جانب بودیم

یعنی او ام عسرو تو نے کیا سچا کہ شراب کا
 پیا لا سبکو نہ یا اور حال یہ ہے کہ شراب کے

چینے کے سبب دائیں جانب تھے جہاں ہم بیٹھے تھے
 سو یہ مناسب تھا کہ سب پینے والوں نے پھیلے چل

ماہواہ نفس و یمن من لان اذا نفا و الالف للاشباع و لعیت
 تبارعت شقہ کالبت الآتے بقول اذا ما ذاتها ذو حاجۃ شیاً
 من دون ان یشرب بمائتیل بہ عا ہواہ نف حتمین لعانیسے حاجتہ
 مسیگوید کہ چنین شد ابی بنوشان کہ اگر صاحب حاجتہ او را
 بچشد دور ازین کہ اور ایک از حاجتس بازوار و تا مسیگو طبع و
 نتقادش گردد و حاجت خود را فراموش کند یعنی ایسے دوا
 پلاو کہ اگر حاجت والا او کو چکی نہ کھاوے نہ پیوے وہ او کو
 اوکے حاجت سے باز رکھے یا تا تک کہ وہ اوسیکا ہو رہے
 اور اپنے حاجت کو یک لخت بھول جاوے قال ترسے اللعز
 الشیح اذا امرت علیہ لاملانہا ہینا یرے بھول و ترسے مخاطب
 و کلابا مثل واللحز باللام فالہتہ فالعجۃ کتف الجنبیل اسے اصلق
 والشیح بالعجۃ فالہتین الجنبیل و امرت بھول و معناه ادرت
 و الامتہ المال صرف وقت یراد ہا بخسہ الابل و ذنحھا و
 الاول اقرب بقول اذا ادرت تک الخز علی جنبیل سے
 الخلق و یشرب مہنا شیا یرے ہو او تراہ باذلا لاملانہا
 سے گوید کہ چون دورش بر جنبیل بدستہ جام بگذرد
 و قدرے از دہن شد چنان دیدہ شود یا چنانش بینے کہ

والصفتين اذا مزجا بالماء وكانوا يزجون بحسنه بالماء البارد والحار قال كعب ۶
شجت بذي شجم من محنته اسه مزعت ياروسن ما رارض مخفضة وقال
عده بيت وسقيت الشمول في دار بشر قهوة مرة بار سخين وكنهم كانوا
يزجون في الصيف بالبار وفي الشتاء بالحار ونسبه على المعنوية والمختصر.

بالهلتين مضموم الاولى نبت يكون له نور حسا بل ال نوع من الصفرة يشبه الرعفران
فارسية اسپرک ويطبق على الرعفران ايضا وهذا اقرب فان الرعفران
الحار الكبر والبلون وكلمة ما زائدة والسخين الحار منصوب على انه حال من الماء

وذهب بعضهم الى انه مستكلم مع الغير من السخا على ان ماضيه قد جا
كرضى ايضا ونسبه ان سخا اثارب لا يتوقف على مخالطة الماء بل جزئ يتوقف على كونه

بانهم يسخون في الصحو كما انهم يسخون في اسكر وروى شيخنا بالمعجزة
فالمهنة من شح ما ه كرضه اذا نسجه والاولى اجد يقول فاسقينا خرا مزوجة
اذا خالطها الماء الحار ترس كان فيها حصا سى كويد كه شمر ابيه نونان

كه چون آب گرم باو آميخت شود چنان نمايد كه دران اسپرک يا رعفران انداخته
يعني اييه شراب پلاو كه جب گرم پافى اوسه بين ملایا جا وى توييه رنگت پيدا
كرى كه گويا رعفران اوسهين ملایى بهر حال تجور بندى اللبانه عن هواه

اذا ما ذاقها ستمه مليبينا الحور المسيل عن الزراط السوسه
والسكن في نفس للششته والبار للنفديه واللبنانه اى تجر والهوى

السخا

فی سوق حکما ظافیا و حنظلاً بنو تغلب تھے یروہا صغیر عجم و کبار ہم ولد
 قال شاعر من بی بکر بلیت الہی بنے تغلب عن کل مکرمة فقیدة قالہا عسمر بن کثوم
 الاسمی لبحک فاصحیحنا ولا سبھی حمور الاندلیا سن الونسر والقافیتہ
 ستواتر والاعرف تنیہ حسن وقوعہ قبل الامر بالہبوب فان الہبوب
 ہو الانبأ و من النوم والبار للکلاب والصحن القدح لعظیم و صبح سقاہ الصبوح
 وہی الخمر التی تشرب فی الصبح والاندرا بالون فالہمتین قریتہ علی سیرہ
 یوم ولیلہ من الحلب تنب الیہ الخمر لکونہا جیدۃ منیہا والاندرون اصلہ
 الاندرون ثم خفف بحذف یا لہ نسبتہ وقیل جمع اندرے بدون لتخفیف کما
 قالوا ان الاشعرین جمع اشعرے والاعجمین جمع اعجمی والالف لاشباع
 یقول الاستیعظ انہی یا ام سمر و نقد حک الکبیر فاستقینا ولا تبقی شیاً من
 حمور اہل الاندلسیرنا فانما حق بھا لاعنیرنا سے گوید کہ اے ام عمر و آگاہ
 باش و از خواب گران خود بیدار شو و سجام کلان بیا و مارا صبو حی بنو شام
 و شرابھائے اہل اندر برائے دیگران گذار چہ از ما دیگرے اولے و احق باد
 نیت لعینے او عسمر اپنے پوش میں آو اور ایک بڑا پیالہ لاو اور صبح
 کی شراب از ہمیں سکو پلاو اور اندر کانو و الوکے شہ ابو نمین سے
 ایک بوند ہی اور وکے سے پھوڑ قال شمسقہ کان اصحاب منیہا اذا
 ما المارخا لظما حنمینا و ہوا سے معقول من شمسقہ الحنسر بالہمتین

آنان در حق مہایگان و محتاج زمان کہ سال قحط ایشان بطول کشیدہ باشد حکم
 بہار و ابر بہار دارند چنانکہ ابر بہار بدخستان سرمازدہ می کشد آہنہا بان میکنند
 یعنی وہ پروسیون اور کال کے مارے عورتوں کی ایسی ایسی بنیں جیسے بہار کا
 موسم یا بہار کا باران درختوں کے لیے ہوتا ہے قلل و ہم العشیرۃ ابن مطی علی
 وان یسئل مع العد و لیا جہا العشیرۃ تقبیر المصاف و لطي الرجل شد
 تاخر قال نقلی وان منکم لیسطن و معنی ان مطی مخافۃ ان یسئل اولئلا یسئل علی
 اختلاف القولین فی مثل نہ ترکیب و الحدان تیزا رجل ان یقول الیہ نعمتہ
 و فضیلتہ او سبہا و اللیام جمع لیسیم بقول دہم ارکان البشیرۃ و احیاناً فیضیون
 امور ما مخافۃ ان تبتاز اولئلا تیاخر حاسد عن السخی فی الاصلح او مخافۃ ان
 یسئل لیاہم العشیرۃ مع العد و لیسئل لیا جہا معہ جمع گوید کہ انان ارکان
 و عافیۃ تسبیلہ مستند چنانچہ در اصلاح اور شس سعی لیسخ ازیز اندیشہ لکھا ہے چنان
 کہ حاسدی کوتاہی کند و یا بیکرداران تسبیلہ مجاہت عدو گرانید یعنی وہ سار
 تسبیلہ کے خیر خواہ اور محسن خالص اور مدار کار ہیں چنانچہ وہ کام اسکے بہت جلد
 اس خوف سے ہوتے ہیں کہ خدا نخواستہ کوسے حاسد کوتاہی کرے و یا بیک
 لوگ اسکے دشمنوں سے ملجاوین ہذا و العلم عند اللہ و هو العلیم الحسبیر

لم ییدر و كانوا الف بنی عامر بن صعصعة او لسنی امیه خانیته و لعشیره ح بنو
 حعفر بن کلاب و السعاه جمع ساع و هو المتولی فی الامور قال فی الغایق السعاه
 هم المولاه علی القوم و تعریف الخیر للصحف و قطع الرحیل جهولا و انزل بیه امر عظیم
 فطیع و کنه بالوارس عن ابطال الحروب و بالحکام عن عادات مجالس الخصوصات
 یقول هم المولاه علی القوم اذا نزل بهم امر فطیع و هم ابطال حروبهم و ارکان مجالسهم
 سب کوه بیدیکه بر قوم و تسمیه ما اتقی نازل گرد و بیا وطن کفین و متولی امور
 سیکرند و رسیدن رزم سواران جنگ آذای و در مجالس خصوصیات حکام با تزییر و
 و اسب مستند همیشه حب قوم پر کوهی بلانازل خوب تو و نه متر و سماعی هوش

بین اور زلمین وین و سه کام آتے ہیں اور چکڑے بھی وہی چکڑی جن قال و تم

ربيع الحجاز و ربيعهم و المهرملات اذا تطاول عاها معنی بالربيع ربيع

المهرملات و في وقت الذي يقترن فيه النور و يقال له في الفارسية بهار اخسنة به

المهرملات و يكون في الربيع و بالتحليل استيعاب الجو و هو معروف عندهم قال الحسن النخعي

بيت فان يملك ابو قابوس يملك ربيع الناس المشبه الحرام و الحجاز و المهرملات

المحتاجات من الناس من ازمنت المرءة اذا عمارت محتاجة معطوف على الحجاز و

و تطاول طالع كبرية العام سنة و الحوز و المهرملات يقول و لم يعينون الى من كان و

من التراب و انسا كيون و الى الناس المهرملات او اطل عليهم عامين ان شدي كثره افعال
 الربيع بالاشجار المظنونة في هشتم و تتر بو كما ترايا فهم ربيع لهم ميسك و يدك

من جانب الاعداء تلقى المفاسد محتاط بخدمت و سلاح مسنون و الحال
 ان دروہما اور دوعہم قلع کا لکوا کب سے گوید کہ اگر ترسانیدہ شونڈ تو خود
 و سناہا و پیکانہا سے تیز کردہ نیز دیک ایشان خواہے یافت و حال این کہ
 زرہ ہای آہنا و یا آنان چون ستارگان تابان و درخشان ^{بدر} العینے وہ اگر در
 چو لکهای جاوین تو تو پاس او نکی خودین اور بہالین و مار پر چڑھے ہوئے
 دیکھگا اور حال یہ ہو کہ او نکی وین ستارون کے مانند کھتی و کھتی ہو وین قابل
 فاقع با قسم الملک فاما قسم الخلائق بیما علاہما القنوع الرضی
 بالقسمة بعدے بالبار المصدریة والملک من اسماہ تعالی قال عند ملک مقدر
 و الخلائق و الشامل و العلم بالغة العالم و المحبر و الخلائق اول القسمة یقول
 فاض یا بعد یقبر الملک العزیز فانه قد قسم الشاملینینا و بیکم من ہوا علم بالشامل او
 بالقسمة سے گوید کہ اے حاسد بر قسمت خدای تعالی راضے شود صابر نشین
 چہ در میان ما و شما تقسیم عادات و شمایل کسے کردہ است کہ قسمت و شمایل
 و استعداد تو قبل نجوے میداند ^{عینے} او حاسد مالک کی بانٹ پر راضی
 ہو کر بیٹہ اسے کہ جسے یہ بانٹ کی ہے وہ عادتوں کے برائے
 پہلے اور استعداد و نکی کے زیادتی کو خوب جانتا ہے
 قال و اذا الامامة قسمت في معشر او في با و فرحها ^{بہا}
 الامامة وصف جامع لصفات الخیر و الا یفارا الامام في الاعطار و الا و فر

طبع بالصدر وبار الشیء ھلک و صناع قال تعالیٰ یرجون تجارة لمن تجوز لغفار
 بالکسر ما صدر من الفاعلین قال فی القاموس ہو کسباب اسم للفعل الحسن
 والکرم او یكون فی الخیر والشر و هو مختص بفاعل فاذا صدر من الفاعلین فهو بالکسر
 وهو ایضاً جمع فاعل انتهى والاحلام جمع حسم بالکسر وهو العقل والضمیر المجرور
 لهم تباویل الحیاة تقول لا طیب یون كما یطیع السیف بالصدر اے لا یتبدون
 فیتقدون فی الامور والضمیر انما لهم فی الشر والحنیة اذ لا یل عقلهم
 مع ہوے النفس مع گوید کہ در کب مکارم کامل نسبتند و ازین کہ
 عقول ایشان مطیع و متقاد نفوس ایشان نسبت کارناے ایشان لغو و معنی
 بنیزد و یعنی وہ اچھی اچھی کاموں میں کمی کوتاہی نہیں کرتے اور تمام کام
 او کی اسلئے بیکار نہیں جاتے کہ او کی عقلیں نفسانے خواہشوں کے تابع
 نہیں ہیں قال ان لغیر عواقل المعانی عندہم ہو السن طمع
 کالکواکب لامہا یقال فرغوا اذا ارعوا و لعفل مجہول والخطاب فی
 تلق لغیر معین والمعانی جمع مغفر و هو البیضة فارسیہ خود و سن المنون
 من شتہ اذا حد و حال و سنونہ رزق کانیاب اغوال ارادہا التقوال
 و یجوز ان یراد بہ الرماح من سن الرمح اذ رکب فیہ اسنان واللام جمع
 لام و ہے الدرع و الضمیر المجرور للمخاف و اسن علی ارادۃ الرماح والاضافۃ
 لا دنی ملاستہ اولہم تباویل الحیاة واللحمة العقلیة حال فقول ان یراعوا

از ما کریمینی باشد که کریمان را بر کرم اعانت سازد و خود ہم بسیار بخیر و عنایت
 بدست آرد و دیگران بد بدین معنی ذہ سب سے بدہ کہتا بودہ جو چاہی کرناے
 سوا و سکا باعث بدنتا ہی اور ہمیشہ ہم میں سے ایک ایک کریم ہوتا ہے جو دین
 والوں کے مدد کرے اور بر طسخی و اناکما تا ہے اور اتا ہے فال من معشر
 لهم اباہم و لكل قوم سنة و اما ہما المعشر الحجاة و الجار و و لمحبر و رنے
 محل الرف علی الخبز تہ من محذوف و سن الشی وضعہ و اجراہ و مفعول
 محذوف و اسنة السيرة الحسنة و السنة فعلہ بالضم من سنا و امام اسنة من سبنا
 یقول ہم او نحن من جماعة سنت ہم اباہم الکرام کسب الغنائم و اتلافنا حق سنة
 لهم و اباہم اتیمہ تک اسنة و لكل قوم سنة و امام سنة سے گوید کہ ایشان
 ویاما از جماعتی ہستیم کہ بزرگان کانان از یکی گرفتار و بدگریے دادن و جہل
 کردن و باز بخشیدن براسے ایشان سیرتی ہتادہ اند چنانچہ میں سیرت ایشان
 و بزرگان ایشان امام ابن سیرت اند و براسے ہر قومے امامی سنتی میباشند یعنی
 ذہ باہم لوگ ایسی لوگون میں سے ہیں جسکی باپ دادے کے کہا کجا و اور
 سینور و نیو کو اونکی لو ایک طریقہ پھر ایامی چنا پچہ یہی طریقہ ہی اور بزرگ از یکی
 اس طریقہ کے امام میں اور ہر قوم کے لئے ایک طریقہ اور ایک امام اس طریقہ
 ہوتا ہے قال لا یطیعون ولا یؤبرفعالہم اولامیسئل مع الہوے
 احلاہما یقال طبع الرسل اذا لم یفقد فی المکارم فهو کالسيف اللہ

بادون گوگوش کی کٹرون سے بہر پور کر کے تھو شور وین کی مار مار سے اتنی
 بڑی ہای جاتے ہیں کہ سیتیم اونکی او بنین پیرتی پیرتے ہیں قال اما اذا التقت
 الجماع لم یزل منه الرزاز عظیمہ جنبناهما الالتقاء الاجتماع والمجلس و
 اسناد الالتقاء مجاز سے فائدہ من عوارض الناس والاراز باللام فالمجتبین کتاب لغز
 و فارسیہ سریش و مہندیہ لاسا و یقال فلان لہ راز حنومتہ اسے لائز کر کہا فو غرارہ قال
 فی الصراح یقال فلان لہ راز ضم معینہ سریش حضم است و لایعبد ان کیون من لہ راز
 الباب و ہوا یقال لہ فی الفارسیہ شتیوان فاندہ کیون لازما لکلباب و العرب
 تقتر بالمدوشة الاختصام و یعدون ترک الحنومتہ من الضعف و عنی بالعظیمة
 النظرة العظیمة و حنم الامر تکلفہ و حمل ثقلہ یقول انا لاقوم اذا استبع الناس سنی
 المجلس لم یزل منار علی کیون ملازم خطیمة عظیمہ و من کلہا و حامل ثقلہا ہے گوگوش
 ماکسیم کہ چون مردمان در مجلسہاے باہمی فرامیم آئید پیوستہ باشد کہ از ما مرد
 بر اید کہ امرہ عظیمہ مگذارو و بارش بر دارد یعنی ہم وہ لوگ ہیں کہ جب
 لوگوں کی حکمتی ہو وہیں تو ایک نہ ایک آدمی ہمیشہ ہم میں سے ایب نکلتا ہے جو
 بات کو نیچوڑے اور بوجہ او کا اڑتا دے قال و مقسم یعطی العشیرة
 حہما و مغذ مر لحقوقہا مضاہا انقسم اسم فاعل من شتم مرفوع عطا
 علی اللہ از حسنہ بالعشیرة تو مہ یعنی نبی عامر بن صعقہ و یجز ان یراد بہا
 سے کلاب بن ربیعہ و الاول اقرب و المغذ مر بالمجتبین اسم فاعل من یرکب

التحمیل للرجح بالعموم

جو اور باوصف او سکی پر لہنے ٹپھی کہے او سکی بہت چوٹی اور سٹی ہوئی ہوں
 او سکی پناہ میں آتی ہے اور او کو اپنا ٹھکانا سمجھتی ہے قال و لکھلون اذا الرياح
 تناوحت خطی تمد شوارحاً ایتیاہا اعطف علی محذوف و کلل الخیئة اذا
 علیہا بحیث یكون علیہا قطعاً کبار من اللحم والترید کا ہنا اکالیہا قال الحاکم
 عم مکملۃ الخمد فقه رثافۃ لصفی الخفت و تناوحت الرياح اذا نزلت فی البیت
 و کینی بہ عن الفخط و الخمد جمع خمد علیہ باللام فاللام فاجیم و ہوا الخفتہ الکبیرۃ فارسیہ
 پیالہ کو مندیہ بادیہ مضروب علی اہ مقول لکھلون و یہ مجہول من بد الخفتہ از ازا و
 من المرق و الشوارح جمع شراع من شرع فی المار اذا وحله و سح و سح و سح و سح
 المرق و لصبیہ علی الحالیۃ و الاقام جمع یقیم و عنی ہم من یا کل منها من الغراب و لیس
 مرفوع علی انہ فاعل شوارحاً بقول فیطعمون الا صیاف و لیس کین و لکھلون عند
 تناوحت الرياح الشریۃ اسے فی زمان الفخط جہا عظیمۃ ترا و ساعۃ فاسعد بالاک
 و الحال ان ایتیاہا لاکلین مینہا شیر عون فیہا من کثرۃ المرق مے گوید کہ سپر
 آمان این مصیبت زدگان زمانے جو رائند وہ ہر گاہ کہ ماوتنہ از چار سو میوز و لغو
 زمان فخط باشد پیاہاے بزرگ و کلا ترا کہ باد و شور با زیادہ کردہ ہیش و مینہا نشانی
 کثرت شور باد و آغشاوار سے می کنند پیارنای گوشت مے آرائند و آہنار
 یا نینہا تاج حسرت بخشید یعنی ہر وہ او کور و لے دستی میں اوڑا ٹپے وقت
 میں جب کہ جو بادیاں برابر جستی ہوں یعنی بربا ہارے کمال ہو دے تو ایسے جڑے

قال تاوی الی الاطاب کل رزقہ مثل اسبند قال صاحب
یقال اسی لیب اذ التجار الیہ ولا ذبہ الاطاب جمع طنب لغتین و محمول
طویل شدتہ مرادق البیت و ارادہ اطاب جمیب واللام فیہ عوض عن المض
الیہ والرذیہ بالمعنی فالذال المحب العجز الصغیقہ او النفس المرغیۃ و لمیش بالبحر
علی انہ لغتہ فانہ لغتہ فی الایہام نایصیر معرفۃ بالاضافۃ الی المعرفۃ و البلیۃ
الناتقۃ الی کافو شدتہا علی قسبہ صاحبها منکونۃ الرس الی جانب السطر
وقیل مرفوعہ الرس علی میل اجازۃ لفظ و الاما لالا کلا حسنی قوموت علی عجز و
وقیل کافو یخبرن لہا حفرۃ عمیقۃ فنیقوتہا فیہا حیثہ و کان رتہم ان صاحبہا کثیر
علیہا ان حشر و القاص بالثاقف فاللام بالمعنی القصیر المسکس واللام جمع م
و ہر التوب المانی المتحرق و الطاہر انہ لضعیف رطبہ بسبب البیت الی فیقول
تاوی الی اطاب زیوت رطبی کل نفس مرغیۃ ضعیفۃ او کل عجز عجزت عن کسب
تنب البلیۃ قضیرۃ الشیاب البالیۃ سے گوید کہ ہر کس کہ ضعیف نالو
باشد و یاہ زنی کہ بیرون حاضر و زبان شتر مادہ جائد کہ ہر گز صاحب خود ستی گز
و باوصف کوسکی و خشکی جامہ کنہ او کم و کوتاہ باشد بنازل رطب من پناہ گزی
یعنی میری بہاسی بند ایسے غریب نواز اور مسافر پرور ہن کہ ہر غریب آون
شامت کا مارا یا ہر منزل ہو پڑیا جو اس بی نصیب او تنسی کی طرح سخت
لاچار ہو کی او سکی مالک کی گو پڑیا نہ تھی ہن اور پھر وہ ہو کی پیاسے مر جا

فان فیہ روح القومہ
حیث قال دیکلون
الکاف

صاحب

کی گوشت از کنی تمام قوم کے سارے پر و سیون پر بلا تکلیف خرچ کی گئی قال
 فالضیف والجار الحنیب کا نما ہر جہاں تباہ مخصباً امخصباً مخصباً
 والمبید کا الحنب قال قتالی والجار الحنب قال فی البیضاء والبعید والذی
 لا قرآنیہ منہ وفسیم دلالہ علی انہ اذا کان الضیف الطارق والجار البعید کہ کتب فالقریب
 اولی وبعید نزل و تباہ بالقرآنیہ فالموحذہ فاللام واد او بلد من بلد المین دو
 ورضا کان چہنم قیال لہ ذوالخالصہ و ہو المراد فی اہل الشل المعروف انہوں
 من تباہ علی الحجاج فانہ اناہ فاستحقہ فلم یدخلہ غیر مصروف لثانیۃ وعلیۃ
 والمخصب اسم فاعل من اخصب الوادے اذا صار ذاخضبت مضموب علی الحنیب
 والامضام جمع مضموم بالجمہ تفتوحاً وکسور الطین الوادے و امضام تباہ قرآناتاً
 فاعل مخصباً والجر و لہ تباہ بقول نستخرہا و سترت لہا علی الضیف النازل
 والجار الاحنبی بضاً من کثرة اللحم کا ہا نزلما وادے تباہ وہی مخصبہ
 القرے سے گوید کہ پس اور اکبتم گوشت اور امبرہمان نازل او ہمسایہ
 یہی تقسیم کردم چنانچہ ہر دو نوع از بسیاری گوشت و سترافی خور و نوش
 چنان کشتند کہ گوید وادے تباہ بجالی نازل شدند کہ ہمہ دیہات او تازہ
 و شاداب بو یعنی پیر میں نے او کو درج کیا اور گوشت او نکا پاونون اور پیر
 خوب کھلا چنانچہ وہ ایسے پہاڑوں میں آئی کہ گویا وادے تباہ میں ایسے
 پہلی وقتوں میں جاوے کہ اس کے زمینیں ہرے ہرے ہو رہی تھیں

الیہا الخیر یا او وقت تخریما سبہام متشابہة الاحیام ذوات الفوز سے گوید کہ بے
 از شتران گشتے قمار بازان و متولیان قمار و تقسیم حصص کہ مہنگم گشتن آہنا و با
 برای گشتن آنھام و از سبہام قمار راست اندام طلب دشمن کہ بیایند و بخورند و بچورند
 یعنی بہت سے ایسے اونٹ قربانی کی جو جواریوں اور جو سے کے متدین متولیوں اور
 حصوں کی مانتی والوں سے طرح طرح کا علاقہ رکھتی تھی اور کئی قماربانی یا اور قماربانی
 وقت پر اچھی اچھی دانا لوگوں کو جوئی کر سیدھی سادے تیر و کوزریہ سی میں نے

بلا یا قال او عوہن لعانت او مفضل بذلت لچیران التجمع لجا محمدا
 المصارع بمعنی الماضی قبرتہ بذلت و مہبطاً و ضمیر الجمع للمعاقب و العاقر مالا
 ولم تلد من النوق و الانسان و المفضل بالمہ طفل صغیر و خصتها بالذکر لما ان العاقر
 کیون ہمین و المفضل احب عند ہم لدریا و تہا و ہست و یدلغ الخلو فلانی فی
 الاجتماع و بذلت بچولہ و التجمع القوم و اللیام جمع لحجم کاللحم و الضمیر المجر و لکل
 من العاقر و المفضل او المفضل خاصتہ بقربہ بقول دعوت الکرام بذلت السہام بذلت
 عاقر او مفضل او عند ذبح احدیما بذلت لجمہا علی جمیع چیران القوم مہنگوید کہ
 کرام قوم را بدان تیر ما سے قمار برابرے گشتن شتر مادہ نازا بیڈہ و یا شتر مادہ
 بچہ دار طلب دشمن چہ بچہ گوشہ تہای او بر جمیع مہنگویدگان قوم تقسیم کردہ شد
 یعنی میں نے ساتھ اون سیدھی سادھی تیر و ن کی بانج یا بچہ و ایسے اونٹ
 ذبح کر سیکے لئے یا اونکی ذبح کے وقت اچھی لوگوں بلا یا چنانچہ قطع طرح

معلوم ہوئی ہیں نے انکار اور سکا کیا اور او کو برا جانا اور جو اس میں سے کسی کو
 کہہ رہے تھے او کو تسلیم کیا اور اس گہر کی اشراخون میں سے کوئی مجہ پر غائب
 نہ آیا قال وجرزور السيار و عوت لخصفها بمغلق متشابه احبا محھا الواو او
 رب والجزور یا نخرج من البعير فيل يخلص بالناقة والاريا ر جمع سير محرکة و العلم يقوم
 المجتمعون على القمار والموکل بمقداح القمار ومن يضرب بها او جمع ياسر وهو الجاز
 ومن يلقى قنينة الجزور والکل محتل صحيح ونحو الاضافة مختلف ودعوت جواب رب
 ومفعول مخذوف واللام للوقت كما في قوله تعالى لدلوک الشمس بالتقليل والغاية و
 الخفف الموت وعنى به تحريمها ودونها والمعاقب جمع مغلق بالعين المعجمة كمنهم لمنسیر ويقا
 للقدح التي يكون بها الفوز والظرف منقول بدعوت وتشابه الاحسام كناية عن الاستواء
 واعلم انهم كانوا يتقارون على الحسب ورفاذا ارادوا القمار اشتروا جزورا البتة ونحو ما
 قبل القمار وضربوا ثمانية وعشرين قسما وقيل ثمانية اقسام ثم يجعلون القدر في كهيئة
 ويقومون امرها الى امين منهم فيخرج واحد بعد واحد من تلك الكبيته وكانت القمار
 عشرة سبعة منها ذوات الانصباء وثلاثة لم يكن لها الضيب ويقال لها الغفل نفوز
 من يخرج باسمه من ذوات الانصباء ويقوم من يخرج باسمه من الغفل وحسب
 الغافل من يخرج باسمه الملعلى فانه كان له سبعة انصباء وهو سابعها واكثرها
 ليعيدون ذلك في ايام القحط ويذم من لم يدر حيل فيهم ويقال له البرم ويعيد تجنياً ولذلك
 كئيب بالمقارنة عن بذل المال ويقتر بها يقول ورب جزور ابار ودعوت الكرام

کثرت الجن والرؤس الثوابت من رسا اذا ثبت ورسخ واقفا معا فاعدا لظواهر
 ويجوز اسناد الجمع الى الفاعل سنا او احسن ج عن موازنة الفعل وهذا الجمع كذا
 والضمير المجرور للجنب والاول غلب يقول هم اسود ويهدو بعضهم بعضه السبب
 الاتحاد والمركبة في قول بعضهم او يطلب الامة تمام على الجبايات كما هم جن موضع البدل
 وقد ثبت انهم لا يبرح احد هم مكانه مع كويد كه انان چون شیران میشه تنومند و
 رور اورند و حکم گنیه مانے کہتہ و یا طلب مکافات و استغما مگر گرامے ترسانند
 ویدویان موضع بدیعی مانند و حال این کلمه اسخ القدم مستند یعنی وہ بڑے
 گہرے شیر میں جو پرانی عداوتوں کے سبب سے یا بدل لینے کے ساتھ آسمین
 ایک دوسرے کو دہکاتے ہیں گویا وہ موضع بدیعی کے ذمہ میں ایسے حال
 میں کہ پانوا کنی جمی ہوتے ہیں قال اکررت باطلہا و بؤت بحقہا عندے
 و لم یفرحی کراحمہا یقال انکرہ اذا کرہہ ولم یفرحہ و الحمد جواب رب و بارہ حج
 یہ قال تعالیٰ فباروا بالعضب و بارہ بزمینہ اقربہ و کلاہما متل و الضمیر الثالث المجرور
 للدار و فرح علیہ و غلب علیہ و تعظیم و یقول کرہت ما کان فیہا باطلا عندے
 و حبت عنہا بما کان حقاً عندے او عتدت ذمتہ ولم یستعظم علی اشرفا مع کویہ
 ہرچہ دران فنا نہ نزد لغو و باطل بود انکارش کردم و کیر و پیش دستم و
 آنچه کہ در دبا عتقادم حق و راست بود اقرارش کردم و با خود آوردم و بچسبید
 از اشرف و کرام او بر من غالب نیامد یعنی جوابات او سمین مجذوب کہوی

ذوابیہ و السبویۃ حمله فاعترفة و دخلوا به علی النعمان فوجدوه متفرداً مع الربیع
 وكان الحماصین مملوفاً فذکروا حاجبتهم و اعترض الربیع فقال لبیدایمتا منما بیت
 هم لا بیت اللعن لانا کل معہ ان استمن برخص ملکعہ و انه یدخل فیہا اصبعہ
 فرغ النعمان یدہ من الطعام و قال خبثت علی کطعام یا غلام فقال ربیع کذب و
 قد فعلت بامرکذا و کذا فاجاب لبیدایمتا و قال مشکک فعل برقتیہ الہ ثم مضی الربیع
 ولم یرجل بعدہ علی النعمان ہذا تخفیف ما ذکرہ فی الاغانی بقول و رب واکثر شیرۃ
 الغریا و جھولۃ الاضیاف ترجم عظیمات رہا و بخشی ذمہ و طردہ و سپردہ و
 النعمان سے گوید کہ یہ سے خانہ کہ غریبان او بسیار و جہان او نا آشناست
 و عطایا می کتند اسے او سے خوانند و از راندن و بگشتن او سے ترسند یعنی
 بہت ایسے گہر چینی مسافر بہت اور جہان او کے او پر کے لوگ ہیں اور او کے
 بخشوں کے خوانان اور او کی دوت و یک سے ترسان ہیں قال غلب تشدد
 بالدخول کا نھا جن البید کے رو اسیا اقدامھا الغلب جمع غلب
 و ہو غلب الغنق یوصف بہ الاسد مرفوع علی الخبیریۃ من مخذوف و التشدد
 بالمعجمین فالجملۃ التمدد و الاستعداد و اللقتال و الفعل مضارع و الدخول بالدخول
 المعجزۃ فالجملۃ الاحتماد و جمع و دخل و البار فیہ سبتیۃ رض علیہ الرضی و يجوز اسئل
 بمعنی طلب الانتقام علی حیائتہ و البارح للاستغاثۃ کما یقال تہدو بانقتل
 و الامر و الضمیر المنضوب للغلب تبا و بل الجماعۃ و البید موضع یعرف

واجتهد جدی فی السیر و منہ را کتب مجید بقول ترقی فی السیر و شترع عند جذب
 الغنم و تقصد سر غنم اشرف الحجامه علی المارحین جدله جامعها مع گوید کہ
 دم بدم در رفتن و دویدن ترقی سے کند و ہنگام عنان کشیدن زاید میگیرد و
 و بسیار خوب میرود و سے خواهد کہ پرواز کبوتر پیر و کہ او نر او مردوشنه باشند
 و مرد و بجانب کبی پرند بعینہ چینی مین دم بدم بدستی ہے اور باگ کی کھنجر پر دونه
 چینی ہے اور چاہتی ہے کہ او س پیلتے کبوتر سے کہ مانند اوڑے جو پانی کے
 جانب جاتی ہے اور او کا کبوتر پیر پیرا بہت سعی کرتا ہے قال و کثیرۃ غرابان
 جمولہ تربجہ لکھا و کثیری ذامھا الواو اور ب و کثیرۃ لغت محذوف و
 الغراب جمع غریب و مومن غریب عن و طعنه اسے غاب فاعل کثیرۃ و جمولہ
 بالجر لغت ثان المحذوف و تربجہ جمول و النواضل العطایا و کثیری جمول و الدام الدم
 و الطرد و مومن فی الاصل مہموز العین الا انها تبدلت الهمزة بالالف کما يقال نے
 راس و فیه اشارۃ الی ما سبب بینہ و بین الربیع بن زیاد العسبی و کان من احوال
 لبید لما ان امرئ کثرت زیناع العسبی کانت من عسب و کان الربیع نذیرا للنعمان
 بن المنذر الملک و وحل یوحی عن کلاب ریط لبید علی النعمان ثم لما عرجوا
 من عند طبرستان و سبب الربیع ثم لما دخلوا علی النعمان و حبروه متغیرا فخرحوا
 و علموا ما فعل بهم الربیع و کان لبید فی حالہم و ما صغر ہم سناہ لیم فقالوا
 غلبنا خالک فقال ان تمجوا بسینی و بینہ از حبرہ عنکم قالوا نعم ثم حلقوا راسہ و ترکوا

کون

یعنی من نے اوسکو اسلے گر مایا کہ شتر مرغ نگو ادمرا و دوسرے گھیر کر لاؤں گا
یہاں تک کہ جب وہ گراما کے اور پٹیاں اوسکے ہاکی چھپکی کہیں میں قال قلعبت رحما
و اسبل نخر ما و استبل من زبد الحمیم خوامھا انقلق الاضطراب و الرحالة
بالکسر شہ مرغ تیز من الجدل الحوض للركض لایکون فیہ خشب جمع علی رحال فارسیہ
زین چرمین و الحجد جواب اذ او اسبل امطر و نخر الصدر و الزبد معروف فارسیہ کیف
و منہدیہ جہاگ و جہاگ الحمیم العرق الکثیر و الحرام بالمتحدہ فالمتحدہ لکتاب مائشہ
صدر الفرس عند الרכوب فارسیہ تنگ و انما و صفہا بہ لان سیلان العرق عند
الركض و صف مدح فی الحنیل قال عشره بیت یخرج من منها و قد لبث رحالها
بالماء یقیدها الشم العطار رفیع یقول اضطرت رحالها عن الطیرنا جلدنا بالعرق
و خفہ اللومال نخر ما عرقا و استبل بہ خوامها من زبد العرق سے گوید کہ زین چرمین
بیاعت نرمی جلد از جاے خود بچسبید و تنگش از کف عرق حاصل او تر گردید یعنی
چرمی زین اوسکا جلد کے نرم ہونے سے ڈھیل اوسکا اور تنگ اوسکا سہی
جہاگون سے گیلما ہو گیا قال ترقی و لظعن فی العیان و تضحی و رد
الحمامۃ اذا جد صامھا رقی کر ضہ اذ اصعد و علا و ظعن الفرس فی العیان
اذا المنبسط فی البیر عند جذب العنان و ہو و صف مدوح فی الحنیل و
الشیئ مضدہ و الور و بالکسر الاشراف علی المار مفعول الفعل و الحمامۃ اذا منسہا
و اشرفت علی المار سرعت فی الطیران و لایما اذا کان معها صامھا و ہو ایضا

الغزل اذ قطع اثاره يقول انيت السهل من الارض نازلا من ذلك المكان
 لم تفع وقد كانت الفرس قائمة رافعة العنق كاق محنة عاليتة عاريتة عن الادرا^ق
 بصيق عنهما جارحها الكمال ارتفاعها مع كويدك برز من نرم سر و آدم و
 حال اين بود که سپم چنان بر سر بند استيا که گوي او تنه نخلي است که برگ و شاش
 بریده اند و نما چنين او باعث لذت در خوردن گدازد و برز و برز عيني من پنجه
 او ترا يا اور حال بيده ننا که وہ گهوڑے سر او بهارے ہوئے ایسی کہڑے تہی
 جیسا کہ چور کا درخت جبکی ڈالے تہی سب چہاری کئے ہوں اور پھیل ٹوڑنے
 والا او سکا او کے لمب دی کو دیکھ کر بہت نہج بیج ہووے قال رفعتھا طرد

الغمام وشله حتی اذا استحت وحف عظامها يقال رفع لبعير
 فحققا وشدوا اذ حملہ علی السیر السریع و استغیر للفرس لوطر و الرفع من الاطراف
 كالشئ ومنه طرد الابل وکانوا یغسلون وکذا یتجمع الصيد فی مکان و حد
 مضمون علی التعمیل مع کونه معرقة بالاضافة کل فی قوله تعالی حذر الموت و سخن
 مشتمه وکنه ما سنجوزہ عن السرعة و عن بنحو العظام زوال ثقل اللحم فی الحجة
 بقول حملتها علی السیر لطر و الغمام و جمعا لے موضع واحد لیبطا و الصيد لیبوطه
 حتی اذا سرعت فی السیر و زال الثقل المانع عن عظامه مع کويدک
 باين عرض او را بر آن تخم که شتر مرغان از جوانب متفرقه بجای گرد آرم و
 باسانے تمام ہناراشکار کم تاہیکہ چون گرم شد و استخوانہایش سبک گوید

ولا تلقوا بأيديكم إلى الفسك والكفر اللبيل المظلم وحب ستره قال امر القيسير
 عن فلان ابن لشمس عن عذرة والعورة الخليل في الشعر عذرة من كل من كان له شعر
 جمع شعر وهو الحد المشترك بين العدوين وحسن البلبل فارسية در بند و مننديه
 ناگا و الطلام الظلمة و الحجر و اللبث غور لادنه ملائمة بقول قلت فيه إلى آخر البند
 حتى إذا وقعت الشمس فغسبها في لبيل مظلم وغرست وستر ظلام الشعور مواضع الخليل
 منها و المكاسين و إنما تختبر بهذا الاغم كما نوافقون بذلك قال امر القيسير بيت
 ومرتبة كالزنج اشرفت راسها قلب طرفي في فضاء عريض فلما احب الشمس عن
 عذرة نزلت اليه قائماً بالخصيف إلى الفرس مع كويد كه همه روز در
 انجا گذرانيدم تا آنكه چون مهر تابان عذرة در شب تاريك فسكند و غايب گرديد
 تاريكي حد و مواضع خلل آنها پوشتايد يعني سالكن بنين نه و مهر گذرا
 بيانك كه جب سورج چھپ گيا اور حد و كئي انديهيرون نه شكلي كے جگون
 كودمان پليا قال اسهلت و انتصيت كجذع منيقه جرداء بجبر دوها
 جرداء السهل الارض اللبنة و سحس الرجل اذا اناها و الحجة اذا استعقب
 قام و استكن في الفعل الفرس وهو تقدير قد حال كمانه قول امر القيسير
 عن نزلت اليه قائماً بالخصيف و الجذع ساق الخنزة و ما يقى من الشجر بعد قطع
 الاعضان و المنتهى العاليتا شامة تحت مخروث و الحجر دار العارية عن اللادق
 و حصه الرجل اذا ضاق ذرعاً و كرهه و الجرام الجريم فالرارة المهمة مبالغة من جرم

و المرتقبیہ طرف منہ رکھ کر اعلیٰ نیزی تفت العنقہ فی اللہین بعد نیکال ویدیا کا وہ ہوتوہ العنقہ
 و العنقہ او الحبار و الحبر و العنقہ مرتقبہ و کج و کجس و کتف المکان الضیق الکثیر
 الاستخبار و الاعلام جمع علم و هو الرأیہ و ضمیر الموت لفرق الاعداد بدلہ التعمیر قاتہ
 میل علیہ سیاق الکلام قال الرضی و سیاق الکلام المستند لنفسہ استلزاماً بعداً
 او قریباً و الجار و المجرور و خبر مقدم و المقام العبار و المجرور لذلک مہیوۃ تباوہ
 السبقۃ الہیوۃ علی الخبرید کا ہا بحیث تفرع عنہا عبار آخر حکما فی قول الہا
 بیعت الالیت شعری تل اسے الخلیل شربا نتیجہ عجا جاستبطل اعتبارہ الضمیر
 المجرور للعجاج جمع عجا تجمہ و هو العبار بقول فعلوت لہم مکانا مقصداً منظر فیہ
 الی العدد کان علی تل ذلک عبار و خبرہ ضیق کثیر الاشجار یعنی عبارہ او عبار
 الی رایات جماعات الاعداد و منہ اشعار تقرب الاعداد سے گوید کہ
 پس بروید بانکاسے بر آدم کہ بر تلی و متع بود کہ مرا سرخبار انگیز و تنگ تاز
 از بسیاری درختان دیگر و پر اکنڈہ اش نارایت مخالفان میرسید یعنی
 پیرمین ایک اونچی مکان پر دشمنوں کے تاکنے کے لسی چڑیا جو ایک دو لیا
 تہل پر اول بہت بڑا گنجان تھا اور دہول اس کے دشمنوں کے جنوں
 بت جاتے تھی قال حتی اذا التقت بیدانی کافرو و اجبر عورت
 المعوز طلبا ممھا حتی غایۃ لمجدوف و لمسکن فی التقت للشمس کاف
 قولہ تعالیٰ حتی توارت بالجاب و سکنے بالمید عن نفس کاف فی قولہ تعالیٰ

شکستی فرط و شامی از غدوت لجامها اللام موطنه للقتم يقال
 صاه حماية اذ منعه وكنسه و عسنى بالحق ربيطه بنى حنبل بنى كلاب و شكته
 كسيرة المعجبة السلاخ و لغضط الصنبتين الفرس السريع السير فاعل تحل و الحجة
 حال من ضمير المبتدأ المرفوع و الوشاح معروف مرفوع على الانبذاد و الحجة
 و غد الرجل اذا خرج غدوة و الحجة لغت و شرط و انما قال ذلك لان العرب
 كانوا يتوشحون بجام الفرس اشعارا بالفروسية الكاملة و التقيد و الفرس يقال
 الحماسى بيت لميت عليهم اذ انيدون اردية الاحياء قسي النبع و الجسم الرداء
 الوشاح و منه تزوت الجارية اذ اوتوشحت يقول و الله لقد صنعت ربيطى عن القنتر
 و الفارة و حفظتهم منها و قد كانت تحل سلاحى فرس سرعية الجاهل و شامى و دونا
 و الجاهل اذ ضربت غدوة معى كويدك قسم جدا كمن خورشان و برادران
 حوذر انكند اشم و حال اين بود كه سامان و سلام را اسپى برداشته بود كه چون
 بگاہ از خانه بر ايم كلام او حایل من میباشد يعنى من قسم سے کہتا ہوں کہ
 اپنے بہائے سب و ن کو مینے مار دیا سے بچایا اور حال یہ تھا کہ مسیہ
 ہتیاروں کو ایسے گھوڑی نے اڑھایا تھا کہ جب میں ترکی کو گھر سے نکلتا ہوں
 تو گام او کا میرے گلی میں پڑا ہوتا ہے قال فعلوت مر تقبأ علی
 ذك مہجوة صرح الی اعلامہن قما صفا الفاء للتفضیل و قد يقال
 ر عطف لمفضل علی المجل قال تعالى و نادى نوحاً فقال رب ان ابى منى

چون غنچستان سحر جریزند و بخی خوردن نشیند ہمراہی ایشان دوبارہ ہوتیم
 یعنی مرغون کے بولنی سے پہلی اندھیرے اندھیرے اپنی حاجت کو اوس سے
 پورا کرتا ہوں تاکہ جب سونے والے جاگین اور سنی کو مٹھین تو ساتھ اوس کے
 اور دو چار جام اڈا جاؤں قال و خدا ہر رخ قدر و رحمت و قرۃ قد صحت
 سید الشمال نے ماہما الواد اور رب و عینی بالعداۃ الیوم والریح تسقل فی الشفا
 و النعمۃ والریاح فی الرحمۃ و المستعمہ و وزعہ بالواد فالعجۃ فالہمتہ کفہ و مسندہ و لجمہ
 جواب رب و القرۃ بالکسر البرد شدید عطف علی ریح و شمال نقضین المحبوب و
 ہی ایزد والریاح و کہنے ہوم الریح والبرد شدید و عن زمان الخط و ہذہ کنایۃ
 مشہورۃ عندہم صیف نفسہ بالکرام الصیوف و تدام و کان کما ذکر ذکرہ
 فی الاعاب فی و یقول و رب یوم ریح عاصف و برد شدید کاف زما مہ سید
 الشمال فی ذہب مہا حیث تدنہب قد کففت شدتہ عن الناس الخیران والا
 صحت
 سحر الجوز و لضب القدور مے گوید کہ سب روز مای باد تند و برد شدید
 کہ عن نش بدست باد شمال بوژ و سحستی اور باد بنظور باز گردانیدم کہ شتران
 گشتنی را کبشتم و دیگر برد و دیگرانہا نہادم یعنی بہت سے ایسے دن چھین
 ٹھندی ہوا میں چلتی بہتیں اور ایسے سردی کا زور تھا جبکی باگ شمالی ہوا کے
 ہاتھ میں تھی او کی سختیوں کو یوں روکا تھا ما اور پٹیا یا بیگیا یا کہ بہت سے
 دیگرین چڑھاؤ میں اور کبھی کے روک ٹوک کنی قال و لقد حمیت الحمی محل

و نیز که در الضمیر المنصوب للموتور والمجروح والکفر نیت بقول ورب صبح من جمود
 صافیة اور رب صبح صافیة ورب جذب قینتہ عوادة عود استعده و تر اوله
 ابهاهما المتعنا و نظر بنا سے گوید کہ سبب از شراب مابدا سے کہ منجد شرابها
 صاف و پاکیزہ بود و یا خود او صاف و لطیف بود و سبب از کشیدن و برداشتن زن
 خنیا کر رباب نواز آن رباب را کہ زنگشش اور ایسے نواخت یعنی بہت
 سے صبح کی شراب میں جو چینی چینی سے شرابوں میں سے تہین یا وہ آپ ایسے
 تہین اور بہت سے شد و مد ایسی رباب بجائے و اس کے جو رباب کو سوار تھے
 اور گنہوٹی سے بجاتے تھے قال بادر ت حاجتہا الدجاج بسحرة لعل
 منها حین بہت بیامہا المبادرة اسبق والحاجة منضوب نزع الخیاض
 و اضافة الحاجة الی ضمیر الصبح للملابسة والدجاج اسم جنس یعنی الذکر والانتی
 و معنی بہا الذیوک فانہا تقوت قبیل الصبح و السحرة بالضم السحر و یکن قبیل العجر
 واللام لام کی و لعل الشرب مرة بعد اخرے و لعل منضوب و الہیوب الاستیقا
 و الماضی بمعنی المضارع و لیسایم جمع نام و الضمیر المجرود للسحرة و الہیوب جواب
 رب و ذکر ذیہ المتع بالصبح و لم یدکر المتع بجماع الرباب اکتفاء بالمعانی علیہ
 بقول بادر ت الذیوک الی حاجتی الی ملک الصبح فی السحرة لا شرب منها مرة
 اخرے حین سیتفظ الذین ہم نامیون نہیہا سے گوید کہ از پیش از خوردن
 سحر خیز و طلعت بقیہ شب کام خویش از ان صبح صافے براوردم تا کہ

ان يكون لمعنى الواو والوجه تائيد الجون واداءه بالساو ونعت حبرة والعقد اصراج الماء
 ونحوه من المايعات بالفتح ومنه القديج للرق والعسل جويل والعرض بالفاء فالمعجزة
 الكسرة والنقص وانحمام بالمعجزة لكتاب الطين الذي يختم به ومنه قوله تعالى وحقاً منكم
 وفي البيت لسبيل لمن يقول ان الواو لميسرة للترتيب فان الفتح انما يكون بعد فضل الختام
 فيقول اعلى شرا الخمر شرا لكل زرق قلبيل السواد وسع عظيم وكل حبرة مستعملة ذات
 سواد نقص ختامها وفتح ما فيها من الخمر مع كونه نزع باءه باين طور كران
 كحتم كمر شك نيلكون وفرخ وهو سبوي سياه لانه امر او شسته مع صف
 ازوے بجاهها خنده برآورده باشند بهر بهائى كه باشد مخيم عيني من شراب
 ايا برلكا كه چون كه او سكي نها وكويون بهار كرتا هون كه شراب كي هر پايه
 بيل برطه شك اور هر كالى كه طيا كو حبيكي هر قوطه اور شراب او سكي پيا ليون سے
 كحالى جادوے اونى پونے كر كے خريد ليتا هون قال وصبوح صافية و
 جذب كرسية بموتر تا ناله ابهاهما الواو رب والصبوح ما يشرب من الخمر على الصباح
 والصفافية نعت محذوف ولا يعبدان كيون نعتا للصبوح على قول من يجوز اضافة الموصوف
 الى الصفة النحوية والجزب تتحول شئ من موضع الى موضع وده مجرور عطفا على مجرور
 ولكن نية الامة العوادة من الكران وهو العود وهو آله هو يقال له الرباب والموتر
 كعظم من وتره اذا شد عليه الاوتار والبار وحشد عليه دخول البار الزايدة على
 المفعول والابتغال الاستعمال والمزادلة والابهام الكبر اصابع اليد والرحيل بويث

ذلک ویت مستکم بات یغفل کذا و اس امر من سجدت بالاسمار و الحکایات فی اللیل
 و کان ذلک عبادات العرب و ہی باقی بعد و الغایة الرایة محجور و عطفاً علی لیسة و
 التاجر النجار و یجمع علی نجا لکرام فی الاغلب و کان من عاداتهم ان خمارا اذا فاقا
 و کانا جدیداً رضع رایة علی علم الناس و و افاه اناه و ضمیر المفعول محذوف و غیر
 اذ قل و غلام و المدام الخمر الغنقیة و الصنمیه المجرور للغایة و الاضافة لادنی باسنة
 نقول کم من لیسة کذا قدت سامر شیخا حیث کنت لذیة الکلام حلوا الشامل و کم من یذیة
 خمارا متبها صین فغنت علی الحیاوت و قلت و غلت خمر ما غشرت ما بقی منها حیث
 کنت باذلال المال من غیر مبالاة بطریقاً ^{تقیه} گوید که سبب شیخان است که در میان
 گوی او بوده ام چه شیرین گفتگو و سبب خودم و سبب رایت می فروش است که در
 جدیداً فرشته شده بحال چاکلی با و وقتی رسیدیم که اول بند کرده شد و باده او
 گران بها گردیدیم چه باقی مانده بود همه خبریدیم چه در بندال نبودم ^{بسی} بخت
 راتین من چینی طرح طرح کی که انیان من نے کہین اور اوگ او دہر دہر
 سے آئی اور بہت سے چند ہی تھی کوانکی جب کہی گئی اور شراب او کی کئی کئی تھی
 نہ گئی اور نیا او سکا بگیا و ^{توتنہ} پچا اور بہا و تاوکی پرہا کر سارے خریدے قال اعلم السیاح
 بکل اوکن جائز او جو نہ قحت و فض حماہم الاغلا و بلہ حجة شر او الشی شہد
 خال او جبل شہرہ غلیا و السبار شر الخمر للشرب و قبل مطلقاً و البیاب مستلحقاً
 و محجوراً مقدر و الاوکن بالابطہ یا سیر لونه الی السوا و لغت و العا لرق لعظم کما و لیس و لایا

والضمیر المحرور لبعض النفوس نظراً إلى المعنى فان بعض النفوس ايضا نفوس فیوت
 بقول اولم تعلم ان تراک انکنته اذا لم رضها واطها وان کانت طینة فی نفسها الا
 ان متعلق لفظی هو انها خمیئة لا اقدر سبباً علی ترکها مع گوید کہ چه نوار این نزدست کہ
 من بلا دی را ترک فاشن نگذارم که آنرا پسند نمیکنم ، اگر چه بجای می خود خوب باشد
 مگر وقتی لاچارم کہ مرگ برسد و سبب بر من عینے کیا نوار نے یہہ پنجا کہ جو ستیان مجکو
 پہلی نہیں لگتین اگر چه واقع میں اچھی ہے ہون میں اور نہ چھوڑتا ہوں مگر یہہ کہ میرے
 موت آ جاوے تو اب میں لاچار ہوں قال بل است لا تدربین کم من سبیلہ
 طلق لذیذ لھو ما وذا حھابل للانزاب وانت خطاب لنوار علی الاتقات و

کہ خبریہ وبقیال سبیل طلق وطلقت اذا کانت بحیث لا یکن منہا صر ولا قر واللہو للعب
 فاصل لذیذ و النام مصدر یا دم نیام اذا جالس علی الخمر و الضمیر المحرور للسیئۃ والا
 الی الطرف کما فی قوله تعالی بل کرا اللیل والنہار تقول است لا تدربین خاصتہ با نوار
 انه کم من سبیلہ طینتہ معتدلہ لذیذۃ اللہو ولسلام مع گوید کہ ملک اسے نوار تو
 خود این بنیدلے کہ سبب شب است کہ در گرمے و سردے معتدل بود و با نوار
 دیواری اولذت وافر داشت یعنی ملکے تو ہی نہیں چاہئے کہ بہت سے رہن
 سیسے جو گرمے سردی میں معتدل اور کہانے نہیں کونہی کونہی اور سنی بولے
 میں بڑے مزہ کی بہن قال قد تب سامر ما و عاتیتہ ہجر و امیت اف
 رفعت و عمرہ امہا قد منہا للتحقیق مع استقریب کان نوار لا تفتح

ہونے میں کوئی سنگ تردد و امتنع ہووے یا ملامت کے کرنی والے

کچھ کہیں نہیں۔ قال اولم کن تدرے نوار یا نبی وصال عقد حلال

جدا ہوا الاستقام للتوخیج و دراہ و در سے پہلے و الوصال مبالغتہ من وصلہ

وصلا و منہ قولہ تعالیٰ صلیون یا امر اللہ بان یوصل والعقد مصدر ضعیف

الی الموصوف المعنوی و الجبیل جمع حساب التوہو الجبیل استقیہ للعہود و الخبیم

قابلیم فالذال المعجزة افش طع بقول انقطع نوار و لم کن تدرے انہی کثیر الوصل

للعہود المعقودۃ ای کثیر الاتقاہ و کثیر القطع ای کثیر النقص لها فلا ابالی

بالوصل و لا بالفراق مے گوید کہ ایاز ما بریدہ راہ خود پیش گرفت و این

نئے و انت کہ من در پوستن گنجین کمالی دارم چنانچہ مے پیوندم و مے

گسلم یعنی کیا نوار چلی گئی اور اوسنی یہہ بنجا تاکہ میں جوڑ ٹوڑ کا پوڑا ہوں

چنانچہ ہمیشہ جوڑا توڑا رہتا ہوں قال تراک اکلنتہ اذ لم ارصہا او عیتلق

بعض النفوس جامعھا التراک مبالغتہ التراک مرفوع و رضیئہ خلاف کریمتہ

و سخط علیہ و الاعتلاق التعلق و الفعل منصوب فی الاصل فان کلامتہ ہذہ

بمعنی الی ان و لاکن اسکن آخرہ ضرورتہ کیلئے قول امر القیس ع الیوم

اشرب غیر تخب بہ سبون بار اشرب و کان موضع الرفع و عنہ مبغض

النفوس نفسہ یا ہامہ للتفخیم کافی قولہ تعالیٰ و رفع بعضہم درجات و المراد بہ رسول اللہ

صلعم قال البیضاوی و الایہام استخفیم شانہ کما تہ العلم المتعین و الحام الموت المقدر

باین شتر مادہ کہ اور اس مثل ابر سرخ بے ابلان و یا چون خر مادہ و حشی مذکورہ
 و یا سبان مادہ گا و حشی زبورہ میگویم بوقستی کار خود طے برابرم کہ خود کورا بہادر
 چاشت گاہ حبیبزادہ تابان و تودہ ہای رنگ چادر ہای کورا بہا پوشیدہ باشد
 یعنی پرین ایسے ساندے کو ذریعہ سے حکم ^{بجائے} لال بادل یا دوسری جنگلی
 کہ ہی یا دوسری جنگلی گائے کہا ہے اپنی حاجب کو ایسے وقت کہ مرغی ہیک
 دو پھری میں جب رتبا ^{بجائے} اور رتبی کے متصل دھوکہ کی کے چادرین اور ہی ہون پورا

کہتا ہوں قال اقصی اللبائتہ للافترطہ ریتہ او ان یلوم کحاجتہ لواجہا
 یقال قضی وطہرہ اذا تمہ و الفعل متعلق بالبار المذکورہ و عامل الطرف المذکور
 کما سبق و اللبائتہ الحاجتہ و لست فرط التقصیر و الریتہ الریب منسوب علی التعلیل
 و حمله النفی حال من ضمیر المتکلم فی اقصی و ان یلوم بتقدیر اللام عطف علی ریتہ و
 لما كانت الریتہ فعلاً فاعمل الفعل المعلن بہ نصیبہ و کان اللوم فعلاً للوام دونہ
 قدر فیہ اللام و البارہ فی حاجتہ للطرف و اللوام بافتح مبالغتہ و بالضم جمع و کلاً
 محتمل و الضمیر المجرور لِحاجتہ بقول قضی بھا الحاجتہ غیر مقصود ہا شک فی حصولہا
 اولان یلومنی فی حاجتہ من یلومنی فیہا مے گوید کہ کار خود با این شتر
 مادہ مے برابرم در حاسیکہ تفسیرے باین جہت نمی کنم کہ در حصولش شکی عارض
 نگردد و یا ملامت گران بلامت گرسے جز نیزند یعنی میں کام اپنا نکالتا ہوں
 اور اس جہت سے کمی کوتاہی نہیں کرتا کہ کام کے نکلنے اور مطلب کی پورے

کہ باوصف اسکی کہ وہ اپنے پیاروں سے دور پڑے اور بچے کے غم میں مگر کر دیا
 تھی اور جاڑی مینہ کے تکلیف اوٹھاسی اور مٹھیہ پر مینہ برسنے سے پھینک دیا
 ہو گئی اور پہ گئی پہلے زمین پر چلتی اور سات رات دن موضع صفایہ کے
 نالابون میں پہرنی سے ہار گئی: نہ ہی کہ شکارے کی بہک سے تو چلی ہو
 اور ایسے ہاگی کہ تیروں کی مار سے باہر نکل گئے اور جب تیر اندازوں نے یوں
 چوک کر کتنی چوڑے تو ایک کتنی اور ایک کتا کو اوسنی جان سے مارا اور
 اوسمین شبہ نہیں کہ چوہا نے ایسے گھاسی کے مانند ہوگی وہ بہت قوسا
 دلاور ہوگی قال قبلک اذ رقص اللوامع بالضحی و اجتاب اردیہ لیسب
 اکاحما الفاء للتعقیب والبار متعلقہ بالفضل المضارع الآتے و ملک اشارۃ
 الے الناقہ و رقص السراب اذا تحرك و منطرب واللوامع جمع لامع صفۃ لیسب
 غلبت علیہ و کنی برقص اللوامع عن شدۃ الحاسبرۃ و البار للظفر فیہ و ا
 فوق الضحوة فارسیہ چاشت گاہ و اجتاب العمیق لبس و الار دیہ جمع الردا
 و اردیہ السراب من قبیل اصنافہ المشبہ الی المشبہ مضموب علی المعنویۃ و
 الاکام الرمال و الضمیر المحرور للاردیہ و الاضافۃ لادنی ملابۃ بقول قبلک الناقہ
 التی اشبہا سجانہ حمر الخنیقۃ الجہام او باتان و حشیۃ موصوفۃ او مبقرۃ و حشیۃ
 مسبوغۃ انقضی حاجتہ حین تضرب الاسرۃ فی البضی و تلس الاکام
 اردیۃ السراب ای حین شتد الحر فی الہا حبرۃ سے گوید کہ پس

کشته گذاشته شد یعنی کباب گتیا او سکی سینگون سے بہند گئے اور پھر
 سارے لہولہان ہو گئی اور سخام او سکا کتا مارا گیا اور میدان میں چھوڑا گیا و اعلم
 ان الشاع و صف الوحشۃ بجمال القوۃ و الجلاۃ و سرعہ السیر مع وجود المواضع من
 الحزن علی فراق الاحبۃ و الاقارب و فقدان الولد و مقاساۃ شدہ المطرفۃ فی اللیلۃ
 المظلمۃ و معاناة البرد و توقع المظہ علی الصلب الذی ہو منبت الاعصاب
 التی بہا الحکرت و نبل الفتور و الظلال فی السیر فی الارض الندیۃ المرقتۃ و الجیاض سنۃ
 ایام و سبع لیل و عرض الفزع من صوت الصیاد و مع ذلک صارت بحیث
 قاتت السہام حتی تیس الرماۃ منها و قتل کلبا و کلبتہ ثم اخذت فی طریقیا و لا شک
 ان تکمیل المشبہ بہ فی الصفات تکمیل للمشبہ فی المعنی محضی مانند کہ آن مادہ کا وہ
 وحشی چہ قدر قوسے و دلاور بود کہ با وصف این کہ برنج فراق دوستان و نعم نقد
 بچہ خود متنبلا شدہ و تکلیف برد و باران در شب تیرہ برداشتہ و برد و بارانے
 کہ ہمہ شب پریش رہیۃ ضرر با عصاب حرکت اور سائیدہ و از رفتن در زمین ناک
 و پانچان و مفت شبان روزگردین در اکبر ہائے موصنع صعاید و از برآمد
 ہر گی روان و حسنین در بیچ درخت خشک آستی و کلائے بدور سیدہ
 ہو چہ دو نوم با بگ صبا و چنان بدوید کہ تیر اندازان ما پوس شدند و کلائی
 کہ بران گلبہ استند چونک شاخ او کشتہ شد و درین شکست کہ تکمیل مشبہ
 بہ ستلزم تکمیل مشبہ می باشد یعنی وہ جھلی گائے ایسی زفر و دلاور ہو

بوجہ کامل سے ماند عینے وہ کتبی استے چھٹی کہ او کو جا دایا اور وہ او پر
 ایسے سیگون سے پہلی جو اپنے تیزی اور کمال میں سمہر لو بار کے تیزی تھی قال
 لتذود من و تقینت ان لم تذوان قد احم من الخوف حماهما
 اللام کی و فعل منصوب بہا و ہوں من الذود و هو الکف و الذرع و ان شرطیہ و
 ان مخفہ و احم الشی اذا قرب و حضر و الخوف الموت و الحما کتاب الموت المتضی
 یقول انصرف علیہن قبر و ہا لتذعن عنہا و تقینت ان قد حضر حقہا من حبلہ
 ان لم تذفن عن نفسہا مے گوید کہ با من نظر برانہا متوجہ شد کہ از خود انہا را
 براند و یقین دانست کہ اگر نخواہد ماند مرگ او نازل خواہد شد یعنی وہ گائے
 اسلی او پر پہلی کہ او ن بلا او ن کو دفع کرے اور یہہ سچہ گئی کہ اگر نہ دفع
 کر سگی تو پیر اپنے خیر نہیں قال فقصدت منها کسب فضیحتہ بدم
 و نحو در فی المکر سخا مہا یقال تقصد الصید اذا صیبت بسہم و مات علی مکانہ
 و الضمیر فی ہنہا للبقرة و کسب مبینیا علی الکلم کلبہ و خرجہ بطحہ و فعل جمل
 و الضمیر لکسب و نحو در ترک من غادرہ اذا ترکہ و المکر موضع الکرا علی العطف
 و الحبل و سخا بالہتہ فالمتخیر غراب علم کلب و اضافت الی کسب لانقال
 الزواح بینہا یقول فاصیب کسب من متہنا فلطوت بدہا السایل و ترک
 سخا مہا مقولہ لاسف موضع کسب یا علیہن میگوید کہ چنانچہ سگ مادہ کسب
 نامے بشاخ تیز مسفتہ و خودتہ و سخن غیبہ گردید و سخام کہ مراد بود در ان معرکہ

من وصول السهام اليها رسولوا عليها كما مشرتية الاذان وتسمية الاعناق
 بالوقفة البت كرتة عليهم مے گوید کہ در شتافتن چندان سعی ملبخ بکار برد
 که چون تیر اندازان از وصول تیر ناما پوس شدند سگان شکار را که آونجیه گوش و
 خانه را در تعلیم یافته و بار یک گردن بود بران بگذاشته یعنی وہ ایسے بہاگے
 کہ جب تیر اندازوں نے یہ دیکھا کہ تیروں کے مار سے دور نکل گئی اور پاپوس کے
 تو انہوں نے ایسے شکاری کتوں کو اوسپر چھوڑا جسکی کان لمبگی ہوتے اور گردن
 بہین اور گھر کے کہانی کہلائے اور کہای تباہی ہوتے ہی قال فحقن وعسکرت
 لہما مدریۃ کا سمہرتیہ جدا و تمامہا تیفال لختفہ بہ اذا در کہ و الضمیر فیہ لضعفاً
 والاعتکار الانعطاف والاضراف والمدریۃ بالتحفیف القرن وشد ولسلاست مع
 جواز التحفیف فان متفاعلمن و مستعملن کلاہما بصیر متعلقن مرفوع علی انہ فاعل لہما
 او علی انہما مبتدای خبرہ الطرف المتقدم والحجۃ حال من لمسکن فی عمت کرت
 والسمہرتیہ نسبتہ الی سمہرتیہ و ما تبتیہ وکانا یصنعان الرماح و ہو مقدر المضاف
 والحد الحدیثہ و تمام الشی کمالہ و ما تبتیہ بہ الشی مرفوعان علی الاستدرا و الطرف خبر تقدم
 والضمیر ان المجروران للمدرتیہ والحجۃ لغت مدریۃ بقول فلحقن بہا و انظفت ہی علیہین وقد
 کان لہا قرن حدیثیام حدہ و تماشہ کی الریاح السمہرتیہ و تمامہا سے گوید کہ
 سپر آن شکار سے سگان بدان مادہ گا و سیدہ سچہ و دبان کیشا دند و او بر آہنا
 شباخی متوجہ شدہ کہ حدت و کمالش بحدت و کمال رماح سمہرتیہ کہ او ستاد کامل بود

لان من عادة الكلاب وسائر السباع ان تصيد الصيد من خلفه لو امامه يقول غشاش
 عندة وهي تخب في نفضها ان كلاب الفرس حين منحاس خلفنا واما صحا ابولى بان
 يخاف عليها فانها تصاب اى بها سمى كويدك بامدان روانه گردید و حال اینج
 که در دل خویش می گفت که حفاظت پیش و پس اولی و انسب است چه آفت یکی
 از آنها برسد ^{بسیار} ^{بسیار} ^{بسیار} ^{بسیار} چلدی او ریه سمجتهی تبه که انگی عجمی کو ایچا ناچامی
 اسلمی که بی دیوانگی جگه من قال حتى اذا نئیس الریاء و ارسلوا غصفا
 و اجرن فانملا اعصماهما حتى غایة الخدوف و الارسال ههنا متقد علی فانه
 یقال ارسله علیہ اذا سلطه علیہ و منه قوله تعالی و ارسل علیهم طیرا و الخلد جواب
 اذا و الواو زاید کما فی قول شعرا مر لغتین مثلا اجبرنا ساحة الحی و استجوا
 الجواب عند ذلک او مذکور فی البیت الاولی و لاکن لم یرد قول الفار علی جواب اذا
 اذا کان باضیا من دون فسد و الاغصاف بالمجتبین فالفار مستر فی الاذن
 من الکلاب جمع علی الغصاف و هو مدح فی الکلاب الصيد و الداجن الملوک
 بالمكان و سکنه به عن قوله یمن فی البیت و کرهما و عزما و الفاسل بالانف
 فالفار الیابس المنتشیخ و الاغصام جمع عصام و عصمه بالضم و هی فتلاوة
 الکلب و اکثرها کون من الخلد فارسیه گردن بند و هندیه پشاکنی بیس
 القلاب و تشبها عن قمره و یمن و قد الاغصاف و هو وصف مدح فی کلاب ^{لصید}
 کاستر جار الاذن یقول فی البیت فی اسیر حتی اذا نئیس الریاء من لصبیا

نے اور کو سنو کہا یا تھا بلکہ جب بینی والا نہ رہتا تو وہ سو کہہ سکتے تھے قال و لو حجت

رر الالاسیس فرا عہا عن ظہر غیب والالاسیس قماہما التوسیر

السمع واضعاً الماذن والرزق تقييد الملهة المكسورة على المعجزة الصوت اللطيف

يسمع من بعيد والالاسيس الاكثان ومن قول الشاعر عم ونبذة ليس بها شراى

وراعه افرغوه المستكن في الفعل للزرو لظهور استعاره حسيبة للغييب فان الظاهر يكون

غائباً والقام كحجاب المرض وحسي به باي ودعى الى الموت يقول وتمتعت صوت الالاسيس

من مكان بعيد فافرحا ذلك الصوت عن ظہر غيب حيث لم يكن ثم الانسان والالاسيس

مرضها المهلك حسي كويديك خوب گوشش تهاده بابك اساني از دور شنيدني

او غایبانہ اور تہہ ساندچہ درانجا کسی بخورد آوے مرض مہلک اوست عینہ

اوستی کان دکہ آرمی کے نینک دور سے سنی چنانچہ اوست نینک نے غایبانہ

اور کوچو گنا یا اسے کہ وہ ان کو سے نہتا اور آدمی بڑا روگ اوسکا ہے قال فقد

كلا الفرصین تخشب انه مولى الخاقه حلقها واما هما عذاسار في العذرة

و كلا الفرصین مستند و تخشب مع معموله حنبره و الصمير المنسوب لكلا فانه مفرد

لفظاً و مشتق معنی حلقها و اما هما كلا ہا بیل من كلا الفرصین او حنبر محمد و

والحجة الاسمية تجامها حال من المستكن في عذت والفرخ موضع الخوف و

تاہین توایم الدابة والنزلی معنی الاولی وقد استشهد به علی قوله تعالی وما واکم النساء

ہے مولا کم استہا و لے کم و الخاقه مصدر جمول وحض الخلف والامام بالذکر

والنہای جمع ہنہ و مو العذیر فارسیہ الکیر و تالاب و سندیہ پوکہ و جومہ و سر و سہ
 امرت سر علم البدۃ المعروقة و صعا یکہ صلاب موضع و سبعا منصوب علی الطرفیۃ
 لغت مجذوف و التوام بالفوقانیۃ کغراب جمع توام و استخیر للمتوالی بقول جارت
 و ذہبت فو حیرت و ذقہ فی عذران صعا یدستیۃ الحال لیالی سبعا متوالیۃ کاٹہ
 الا ایام اسبوع لیالی و سبعا ایام مے گوید کہ در الگیر باس موضع صعا
 ہفت شبانہ روز حیران و سرگردان مے گشت یعنی موضع صعا بدکنی اللہ

میں سات رات دن برابر یا دلی چہلی سے پہرتی رہی قال حتی اذا بیست و

اسحق حالق لم یسبلہ ارضاعہا و فطما مہا فقال اسحق الثوب اذا بلی و

استغیر من الضرع و الحالق بالہتہ فاللام بالقاف الضرع الممتلئ من اللبن و لم یسبلہ
 مصراع من الابلار و هو افعال من السبل و الضمیر المنصوب للحالق و الارضاع معرفہ

القطام متطلع الارضاع بقول ترؤت فی طلب الولد ما تردت حتی اذ بلع

بیست منہ و حف ضرعہا الممتلئ من اللبن لم یحیفہ ارضاعہا الولد ثم قطعہا الارضاع

بل حقیقہ فقدا ان المرضع مے گوید کہ در تلاش بچہ خود حیران و پریشان

مے گشت تا اینکہ چون بایوس شد و پستان شیر آمودش خشک گردید مگر شیر

دادن و شیر بریدن اورا خشک کردہ بود بلکہ نبودن بچہ شیر نوش اورا خشک و کمنہ

کردہ بود یعنی وہ وہی ہے پرتے رہی بھان تک کہ جب او سکواس سے

اور ہرے ہرے تہن او سکے سو کہہ لگی گو و وہ کی پلانے اور وہ کی چہرے

روشنی خود چنان مے تافت کہ گویا مر وارید دریای است کہ رشتہ نظمش را
 پر کشیده اند و در قیاس خود گویا در ^{بدر} بحرین و اندامی بین ایسے حکمتی تہی جسے دریا
 موتی جیکی لڑے کو اوس سے دم کھچا اور وہ گرتی ہوئی چمکا قال حتی اذا

انحسر الظلام و اسفرت بکبرت تنزل عن الثرى از لامحاضتی
 غایبہ لملسقب و انحسر الظلام اذا انكشف و سفر و خل فی سفر الصبح اے بیاضہ

و کبرت سارت فی السبکة ای الغدوة و نزل معروف یعدی عن قال تعالیٰ فالہما
 الشیطان عنہا و الثرى الارض النذیة و الازلام جمع زلم اطلقف فارسیہ و حنیہ
 و الحجة حال من استکن فی بکبرت یقول باتت فی ملک الحالہ حتی اذا انخسفت الظلمة

عنہا و دخلت فی بیاضہ صبح سارت عدوة و طلاقا تنزل عن الارض النذیة
 لما کان علیہا من المطر مے گوید کہ ہمہ شب در ان محنت سیر بردتا اسنی کہ چون
 تاریکی زایل واد در سفیدی بگاہ دہنل گردید همان وقت روانہ شد و حال این بود

کہ ہر زمین نمناک پہاںشیں مبلغ نید عین سرات اوسنی چون تون گذارے چنانچہ
 جب چاندنا ہو گیا اور وہ صبح میں دہنل ہو گئی تو ٹہنڈے ٹہنڈے چلے
 مگر گیلی زمین پر رسم اوسکی جتنی تہی قال علہت تردد فی ہزار صعا ید

سبعاً تو اما کمالا ایامہا و یقال علیہ کفرح اذا جارد نهب و خاف و فرغاً
 و تردد و اصلہ تردد و حذف احدی التائین کما فی تنزل الملائکة و الحجة حال
 در وی تلبذ من تلبذ و لیس بچید فان اشاعر صبد و بیان قوتہا فی السیر و

اذا كان كذلك لا شئت فيه القدم فنيغ الماشي فيه والصاعد اليه يقول كانت
 تدخل من البرد والمطر في جوف اصل شجر او ثلبس اصل شجر يابس منفرد كما ين باد
 رمال ميل الى اسفل بالاتيماك منها قتل عنهامي كويدك ميا عشت شت
 برد ايناك بارش متواتر و جوف چرخ حستی مے خزید که خشک و سالخورد و
 در او آخر نوده های ریگ و قیقه بود که ریگ روشنش بجانب سستی مے گر امید و پاهای
 قایم منشد یعنی جاپوش اور سینده کی مارے ایک درخت کی کو کھلی سو کھی جڑ
 میں گھستی تھی جو سب سے ایک تھک ایسے تھلون کی جڑوں میں واقع تھی
 جنکار تیا نیچی کو دکھا جاتا تھا اور وہ گالے ساتھ اوسکی آتی تھی قال و لقصی مے
 وجه الظلام منيرة كجما تبه البحر مے سل نظامها الاضارة بهنا لازم
 ووجه الظلام اوله كوجه النهار و الظلمة و نصب منيرة على العلية و الجمان
 نصب الجيم جوهر كجس مضي فارسية مراد يدر فيه للبحر و البحر و كجس ان متعلق منيرة
 و ان متعلق بالفعل المضارع و البحر لغت لمخروف اے الرجل البحر مناه
 الذی كجسبه من الجراد الصدف البحر و حشره عن الصدف النهر
 و سلمه نزع برقی و فعل جمول و متعلق مخروف و النظام بالکسر ما نظم فيه
 الدرر و نحوه من المحيط و الجملة مقديرت بقول و قصی في اول الظلمة و مے
 منيرة مثل صيانة الرجل البحر ا و الصدف البحر و قد نزع من متهنا
 المحيط الذی نظم في صلات في تقو مے كويدك درر وے تاریکی كجبال

يقال اعلاه اذ اكسبه والطريقه الخط المستقيم والتمتن الظهور طريقه خطه المستقيم
 الاسود وعنى بالمتواتر المطر المتوالي وحض المتن بالذکر لانه منبت اعصاب الحکر کذا
 ابتکرت الاعصاب وارجو لها يكون مستخرج في الاقتر صاحبها على سير فضلا عن الشریع
 وكفره اخفاه ومنه الكافر فانه يخفي الشکر على نعمه الله وكيفر ما والمراع فانه يخفي البذر في
 الارض والنعام السحاب الغليظ وفيه شعاريه لليل فان الظلمة تؤيده والبرد
 يضره بالاعصاب يقول بانبتش وعلو خط طهر بامطر متواتر في ليله مظلمة ذات غمام خفي
 نجومها سمع گوید که شب بامطور سرد که بارش باران متواتر بر خط مستقیم
 پشت او چنین شب تیره میخیزد که ابر سیاهش همه ستارگان پوشیده بود یعنی
 سارے رات اوسنی یون کاسے کہ رات بہاوسکی مپنیہ پراسی اندہیے رات
 میں برابر منہہ پڑتا رہا جسکی کہے چہڑنے تار و کوجیا لیا تھا قال تجبات اصلا
 قالصا مستبذ العجوب اتفاقا یتمیل میا معھا الاحتیاف الدخول في
 جوف شی اور سے بختاب من اجتناب العمیقین اذ لیسہ ولقد جارے
 الحدیث محتابے العار کے لاسبی العار والجملة حال بعد حال او خبر بعد خبر و
 اتفاقا بلض بالقاف فاللام فالهزة الياس لانه تنقیص و تینبذ الشی اذا تنجی کانه طرح
 في جانب والبار للظنسية والعجوب جمع عجب وهو عظم الذنب واستتیر لموضرات
 الرمال والافتاق جمع نفی مقصودا وسمی الرملة والهيام بالهار فالحمائية کسحاب مالا
 تیماسک من الرمل فارسیه ریک روان کما في الصراح وحضه بالذکر لان الرمل

الدنيا مع كويد كچون گرگان آن ماده گاوران بچر خود غافل یافتند بلاتامل
 او کردند و بدیدند و تیراجل خطامنی کند عیسی ^{جس} پیر یون نے اوس گامی کوی
 غافل پایا اوسکی بچر کو پھارا چیرا اور قضا کا تیر اپنے نشانہ سے نہیں چکتا غرض کہ
 اسی نہیں ملنی قال بابت وسبل و اکف من دمیة تروی الخمال و ائمانسجا
 یقال بات اذا درک لیل و بات لفعل کذا اذا کان بغیلة لیل و سبل السحاب اذا مطر و
 الخمد حال تقدر یف و اقمیت مقام الخیران کن بات ناقضا و الافعی عطف علی بات و
 الوکف السحاب الماطر و المطر من پانیہ و الدیمہ بالکسر المطر الذی یدوم فی
 سکون بلابرق و رعد فارسیه باران پوسته و مندیہ جریبی و البرق فارسیه سیرا
 و الار و افعال من و تروک مصارع معروف منہ و الخمال جمع حنسیه که جمع الاشجار
 و المرطوات النبات و نصب دایما علی الحال و التجمام الانصباب الوافر مرفوع
 علی الفاعلیه منقول اور کہا اللیل فبات بحیث یحط ماطر من مطر و ایم ساکن بلابرق و
 رعد سبقی الارض ذوات الاشجار و الرمال ذوات النبات و ایم الانصباب لکثیر مسکون
 و سہمان حیرانی و پریشانی شب بر سرش رسید و شب باین کیفیت میر برد کہ باران پسته
 کہ درختان انبوه و توده ای ریگ سبز خیز را سیرانی می بخشید و غضن او منقطع نمیشد برابر
 می بارید عیسی اوسی حیرانی بر گردانے میں رات آگئی اور رات ایو سیر کی کہ وہ چرخ
 جو درختوں کی زمینوں اور گھاس والے تہلون کو ترو تارہ کرے برابر لگی رہے
 اور گوئی کہ ہرے قال لعلو طریقہ تمہا متواترے لسیہ کھرا لہو تمہا

علی العفراء اے الارض والقہد بالقاف فالہا ^{للمکعب} کصعب الامیض الکرک القویب
 والتناع التناول کما روش وکسبر المعجبة العضومع اللحم جمع علی اشبار العنبر
 بضم المعجبة جمع عنبر افعل صفة من العنبر وهو بیاض فنیہ کمرہ رما و منہ
 ذیبت عنبر فالمرا دہ الذیاب والکب طلب الرزق والکوا سب الجوارح ولین
 المقطع والغفل مجول ومن قوله تعالی اجبر غیر ممنون الطعام بالیوکل بقول ذلك
 المدکود اوطوفها وصوتها کان لولد ^{بمفعل} مضر وع علی الارض تناول اعضاده ذیاب
 جوارح کوا سب الصید لا تقطع عنها رزقها سے گوید کہ گردیدن و بک لبنت
 کردن اور اسے بچہ بودہ کہ بروے زمین افتاده و گوئے سفید رنگ و طعم گریک
 شدہ بود کہ پوستہ سکار سے کسند و رزق آنها منقطع منیگرد ^{بمعنی} پیرناؤ
 بولنا اوسکا ایک ایسے بچے کے لئی تھا جو زمین پر چھاڑا ہوا اور کچا اور جیلے رنگت کا
 تھا اور ایسے ^{بہیٹ} بچوں فی پھاڑ چیرا و کو برابر کیا تھا جو شکار کرتی رہتی

میں اور کہی ہوگی زمین رہتی قال صادق منہا غرة فاصبنا ان المتبايا
 لا لطین سہا جہا تعال صادق ادکر و وجہہ وضمیر فی الفعل للعنبر و
 الحجة بیان لما سبق والغرة بالکسر الغفلة والضمیر المنسوب فی اصبنها تقدیر
 المضاف والاصابة العقدة ولسیل والوجدان والمنایا جمع المنبتیہ و سے
 الموت المقدر والحجیة عدد الاموات وطاش السنم اخطا و ما اصاب بقول
 وحدث ملک الذیاب غفلة من ثلک البقرة ففقدن ولدہا فوجدنہ ولا تخطی سہا

انفل صفة من الخس وهو ما نزل الالف عن الوجود مع ارتفاع تسليط في الازمنة
 وضار من الصفات الغالية قال في القاموس الخنفار المقبرة الوحشية وعلى
 هذا اعتد او عطف بيان واعرابه الرضع وضيع الشيء تركه واسم له والنفه والفرير بالفاء
 فالهملتين كما عير ولد المقبرة الوحشية واستغجه والريم البراح الزوال ومثله لم يزل
 ما زلت بمعنى لم يزل والفرض بالضم الجانس والناحية منصوب على ظرفية
 والشقايق جمع شقيقة وهي ما يكون من الارض بين الجبلين تنبت الكلار والعلف
 قال يعقوب بن زرارعة عرض الشقايق بل سميت اطعانا والطوف التردد والبنعام الجوف
 فالعين المعجمة كغراب صوت الطينية برحم ما يكون من صوتها على ولدها واستغير لصوت
 المقبرة الوحشية يقول مقبرة وحشية المتفت ولد ما تير كما اياه لم يزل تردد ما له صوتها
 عليه في نواحي الارض الواقعة بين الجبال المنبثة للكلار من كويديك ما دكا دوا
 كيه بچو در ابا جهال و نادا في ياد واد و سپر ازان در جوانب اراضی گياه حنيزه
 كوه ازان نالان و پریشان گردیده عینے حگلی گاهی حینے انی بچه كو اپنے كے
 كوتاهی سے ضایع کیا او پیروہ پہاڑوں کی ہرے ہرے رنہیوں میں روتی
 پکارتی ہرے قال لمعقر قعد تنازع شلوہ عنبس كو اسب لالطنین اہما
 اللام متعلقہ بمحذوف كما في قوله تعالى لمن التقى اس ذلك المذكور من الاحكام من
 اتقى فعلى ما يكون في محل الرضع على الخبزية فهو ظرف مستقر ويجوز ان يكون متعلقه
 بطرفها وبنامها فهو ظرف لغو المعرف كعظم اسم معنول من عقره اذا صرعه

ثم نزلت من لمتل وسارت في طلب المار و دخلت في نهر و فرقت عنيا معلومة منز
 المار متجيا و نقلت انات او الاقلام نحو قبة بين السباع ام هي مثل بقرة و حشيتة
 اصحاب و ليد ما سبع من السباع و تخلفت عن صوم حبهما و لا يباع عن بقرة كانت
 با ذية القطيع و قد كانت هي ما يقوم به امر تلك البقرة و يصير في حيرت في امر ما م
 كويك
 يا ان شتر مده بيان خزاوه و حشي ميسه ما مده با و صف بار و رسه بر شيتة يا بر امه
 و دم آبي نكر شيد و بر گياه انخفا مود بعد از مده تے فرو داد و يك تشنگي مبلش آبه
 سر گرم شد و در جوسه بنجر نيد و حشيتة را بشكافت كه پر آب و در ميان نيتان و شمع بود
 و يا مثل آماند گاو و حشي است كه بچه او طعمه در زندگان گزويد و خود او را نصحت ياران
 و مخصوص از شيوه اكله و در افتاده و حال اسير گاه و گاه و پشپن كه در مهنه تمام مكله بود
 مدار در سني كار او بود و چون از دو در افتاد كار او خراب گرديد عيسبي و ده سانه
 ايسی گز خزنه كه برابر سه چو گها بن هوسه پر شيدون پر چيسه او را يك مدت تك
 و تان رهي او رپياس كي تكليف او هاسي بيان تك كه جب گرميان آئين تو خجي
 او تره او بلبي گد هي سميت ايك ندهي مين كه سبي او را يك ايسبي حشه كو چيرا
 چوپانه سم بلالب او بل سنون كي بسح ميون واقع تنها ياد و ايسه حش گلي گاهي هه
 حكي بچه كو در زندون بهار و اور اپني روي سه الك پڑه اور ده گاهي جو رپور كي
 اكي اكي جاتي هي ده او كي رسين غجارتني او سه سه الك هوي قال حصا ر
 نصيقت الفرير فلم يرم عرض شقاوت طوفها و لباها الخ انزل

میں گیس گئی اور ایک ایسے حشر کو چیرا جو پانی سے بڑا ہوا اور کلک دیتی اور کسی
 بہت کچھ جان بتین قال محفوظہ وسط البراع لطیفھا منہ مصراع غابہ و قیامھا
 نصب محفوظہ علی انہ تحت شان بعین محذوفہ والوسط لکون الوسط ظرف مثل میں
 والبراع بالتحاتیۃ فالہلین العقیق فارسیہ فی و سنڈیہ بانسی و ظلمہ غشیہ و القی علی ظلمہ و الحیر
 فی منہ للبراع حال من مصراع غابہ و المصراع کمعظم اسم مفعول من صرعہ و الغابۃ الاحتمیۃ فانہ
 بیتان و سنڈیہ چہا باو میلا و القیام جمع قائم و الحیر و الغابۃ بقول فخر قانع ہزار مملوۃ
 محفوظہ فی القصب نیشا پور بقی لطل علیہا مصراع غابہ من لیراع و قیامھا منہ
 مے گوید کہ حشرہ را شکافت کہ در میان ہستیہاں واقع بود و اوقاتہ و ہستیاۃ حشرہ
 بران سایہ افکندہ و بعینی السیر حشرہ کو چیرا جو بانسیروں کی پچا پیچ تھا اور

گڑھی پڑے اور سیدی کھڑی بانسیان اوپر سایہ ڈالی ہوئی ہتین قال افتک ام
 و حشریۃ مسبوغہ خذلت و ما ذریہ الصوار قوا امھا الہمزۃ للاستہمام و تک
 اشارۃ الی الملح المذكورہ خبر مستبد و محذوف و ام متصلہ لکونہا احدیہما لاعلی لہتین و حشریۃ
 بالوحشیۃ السبعۃ الوحشیۃ و المسبوغہ السبقۃ الی اصحاب السبع و لد ما و الحد لان ترک
 العصرۃ و خذلت الطبیۃ و غیر ما معروفہ فاذا اختلفت عن صوم حشرہا و تحافت فلم تلح و اذیۃ
 البقرۃ الی تسبق القطیع کا تھا تہدیہ و الصوار بالہمتین کتاب و عزاب القطیع من
 بقرات الوحش و قوام الشیء بالقیوم بہ و یصلح بقول افتک لہنا قہ مثل ملک الا انان المتحر
 صفت الرمال مع کونہا حائلہ و کہتفت بالطلب عن الماء صبرت علی العطش مدۃ

و كانت عادة منة اذا هي عرّدت اقدامها المستكن في مضي وقدم و
 الجبروني منة للحمار الوحشي والمضروب والمرغوع المفضل والحجرور اللاتان ونصب
 عادة على انه خبر كان وتاميت لفعل اعني كانت لتاميت الخبر نحو مشدا اذا تحز
 وانحرف عن الطريق والاقدم التقديم يقول لمضي ذلك الحمار الوحشي وقدم تلك الالان
 وكان تقديمه اياها عادة منة مستمرة اذا تافرت عنه وانحرفت عن الطريق مكيو
 ان تحز وحشي روان گردید و آنما ده را پیش خود گرفت و این خوی او بود که چون آماند
 پس میماند و یا از راه منحرف میشد و را پیش خود می نهاد **لعین** پیروه که ناراهان
 چلا او گردی کواگی لپا او ریه بندی هوی بات او سکی نپی که جب ده راه سے
 او هر او هر تو جاتی یا کچه چی ره جاتی تو او سکوگی دهر لیتا قال فتوسط اعرض
 العسری و صد عما مسجورة متجاورا **السلام** يقال توسطه دخل وسطه
 والعرض بالضم الجانب و بالفتح ضد الطول و هذا اقرب و النسب للتوسط و الكسر
 النهر الصغير و به منقوله تعالى قد جعل ربك نحتك سيرا و صدعه فرقة و المسجور المملو من
 المار و القلام بالقاف لكبار ضرب من العنب يقال له العاقلي عنب في المار و شبهه **اللا**
 و في طمعه نوع من الملوحة و روسه اقلامها و لقمه معروف فارسيه كلک يقول فضلا
 كلاً و وسط عرض نهر و فرقا بافتنها عينا مملوه من المارست لاصقة القلام مكيو
 پس آن هر دو در میان جانب و یا عرض جوئی در آمدند و چشمه را بشکافتند که خود او
 آب و قلامش و یا افلاش با هم پوسته بود **لعین** پیروه دو نوایک ندر

فی الفارسید میزیم ریزه و تشبیه العنبر بالذئبان و بالنار معروف عندهم قال زینب
 و حضرت فالتفت بینهن و سمیتها نهاراً کما فارت و و ان غرقت یقول فیزلامنها و سارا
 سماعی المطلب و تنا و لا غیراً و تمتد طولاً یزید خطه لاله نقعته که خان نار مشغله یوت ضرابها
 علی اکل و جد می گوید که پس از آن تمام فرود آمدند و بتلاش آبی روان شد و نذر عجار
 بر آن کشید که سایه او پدید می آید و دوانشی بود که میزیم ریزه مالش برافروخته میشد و معین
 بهره و دو نواد پر سیب می آید و او را پانی کی تلاش من چلی او را و نهونی ایسے و نول
 او را می حسبک سایه دور دور آرتاها او را می هر کنه والی آگ کی دو بین کی فاسته چی حکمی
 چپیان طبر کا نمی جاوین قال مشموله غلشت نبات عر فح که خان نار ساطع
 المشموله النار التي تهب علیها یح الشمال محسور و علی انها لغت مشغله و ختمها بالذکر لانا
 زعموا انها تكون شدة الوقود و غلشت بالمعجبة فاللام فالمشغله حلطه و الفعل مجول و انما
 العنصر الطری و العر فح نوع من الشجر سهل شذیه الاشتعال و السطوع الارتفاع و
 الاسنام جمع سنام و سنام النار اعلاها و تکرار التشبیه لهما مثنان العنبر کوضع
 الظاهر موضع المعنی یقول که خان نار کسب علیها الشمال مخلوطه بعضین طرف من عر
 که خان نار منقح اعالی الیهیها می گوید که چون دود آتشی که هو اس سنام
 بران وزید و بشاخ تازه دخت عر فح انباشته گردیده چون دود آتشی که بر کاله
 او بلند می گرفته یعنی ایسی آگ کا دھوان چسپ شمالی هو اچلی اور دخت کی بری شای
 او سپردالی گین ایسے آگ کا دھوان حکمی و گین بہت ہو او بہت ہی ویر لال غمضی و قدما

عقدا سیم و سیم و تصعب العرقه
 والدوا من جمع و خان علی
 خلاف القیاسه

مع
 ایسی شایع کی حکمی

ان الذمین کثیران الذنوب ولا یستحق بها من سبیل اللہ وقوله تعالیٰ واستغنیوا بالصبر
والصلوة وانما الکیسه وقوله الخاسی سمعت یکار باکتیه ویاک ابان الیه وواحد الفقیه
واسفی بالمعجزه فالغار مقصود انبت رشوک یبنت فی الربیع وبقال لسه فی الفارسیه
خارگیاه وعلیه فارسیه خارخسک وندی کوکه ویکه وریستیل موشوک البهی ونبوت
رشوک حدید و استیج الشوران المصایف جمع مصیف وهو موضع السیف الشیخیه ^{بعده} ^{الربیع}
والموم وروالربیع ومنه سامت الربیع والسهام کسحاب حر السوم وانه منی ان یخرج وینا ^{ان}
سین الربیع نقبول واصحاب رشوک اسفی ویاخر جوافر وثورات یخرج اذ مان الصیف مرورنا
وحر صومها علی معنی ان فی الربیع وشرع فی الصیف فاجتبه ربیع الحار ویهت فی
الاطراف سے گوید کہ خارخاکیاه در پارسنه سمها سے انما علیہ دن ونبواس
گرم تاپتان برسہ وزیدن گزشت غرض کہ تاستان برسہ رسید حسین گرمیان
انکین چنانچه خارخاکیاه کی کاسے گرونی سپدیون میں چینی لکی اور گرم گرم ہوا میں چلنے
لکین قال قنار غما سبط الطیر طلالہ کدخان شعلہ شیب قنار اعمان انفا
وفیقہ بدل علی مخدوف و استناع التناول شیخا بنیم ومنت قوله الی تیار خون فہذا
اسی تیار لون والسبط کلثف الطویل الممتد لغت للعبار عن شی طیر ان ظلم عن الاستار
والغذاب البعید والطلال جمع لظلم والجمعیہ باعتبار الاجزاء و استعنا اسم مفعول من شکر
النار اذا وقمہ یا شدی لغت للنار وشیب مضارع جمول من شب النار او قدما و
الضمرام بالاضاد انجمنه فالنظر جمع حرثه وشی الدفاق من الخطب یوق ربها النار قال لیا

گذاری که گھاس پر گفتاکی اور چانی پھرنے سے ایک عرصہ روکی رہتے قال
 رجعا بامر جمالی ذی مژده حصد و کج محرمیہ ابراہما الطاهر ان لعنل المنکر
 من الرجوع الملائم والبال للتعديہ والملائم والمرة بالکسر القوتہ ومن قولہ تعالیٰ
 شدید القوتہ ذومرہ والحصد بالہملات الثلث لکنف المحکم عسنی بہ الراء
 القوی المستین والحقہ جواب الشرط المذكور والنج بالضم الفوز بالمراد وحصول المطلوب تقابل
 نخب الحیثہ اذا حدثت والضمیۃ العزیمیۃ اس الامر الذی قطع والت رافیہ للاسمیۃ
 والابرار الاحکام تقیال ابرم الامر اذا حکمہ والحقہ فرحت مخرب طیشل تقیل حتی اذا کان
 ذلک رجعا بامر جمالی راے قوی مستین علی عدم مصمم وانما الفوز بالمطلوب احکامہ
 وضمیمہ فانہ لا یتجانی عن مے گوید کہ چون امر مذکور واقع شد امر خود را بجانب
 مستین آوردند و امر خود غور بلیغ بکار بردند و حقیقت این است کہ حصول مطلوب تمام
 تقسیم احکام است یعنی وہ دو نو سوچی اور راے محکم کے سامنی اپنا قصہ لا
 اور بات یہ ہے کہ مطلب کا پورا ہونا اور اس کا خوب مٹانا اور پکا کرنا ہے قال و
 رمی دو ابر بل استقی و تہجیت ریح المصالین سومھا وسمھا مہا الر
 ہہنا استغارة لاصابة الشوک ونبی اشعار بان الشوک کان کالسهم الحدید و الحقیۃ
 عطف علی جواب الشرط لیکون مجموعہما سببا للامر الآتی والذو ابر جمع دایرة و
 ہی مؤخر الحیثہ والضمیر المجرور للملغ مع اشتراک الحار فیہ لما انھم اذا جمعوا میں المذكور
 والمونث ثم ضموا لہما ضموا للمونث لا غیر وان کان کلاہما مفعولاً ومن قولہ تعالیٰ

و حال این بود که خود بالاس آنها سبب آمد چون دید بان چپ و راست میزد و دید بان
 گاهش نشان آب گلبه مذاشت و آنچه که از نو رسیده شود صرف سنگهای نشان بود
 چوبی صیاد انجمنی رسید یعنی وادی ثبوت کی تهلون پر لچر یا او حال بیہوش
 که آپ او پر چڑھتا تھا اور دید بانوں کے طرح ادھر ادھر دیکھتا تھا اور خود دید بانوں
 کی ہٹکانی جاتی پڑی تھی اور گھر سے پتھروں کی سوسے کوپے درڑے کے چیز و نان تھی
 یعنی شکاری کی بوسا میں اینہی و نان تھی قل حسی اذا سلخا جمادی ستہ صبرا
 و طال صیامہ و صیامہا کلمۃ حتی یخمد و سلخ فلان شہر امضاہ و
 انسخ اذا مضی و جمادی کجارس من اسماء الشہور معرفۃ منوش و يقال للاولی جاد
 حمتہ و الاخرے جمادی ستہ و کلنا ہما بالاضافۃ و الاولی خامسۃ الشہور من غرۃ
 المحرم و الاخری سادسہا مینا و جزو الوحشی مہوز اللام اذا کتفی بالکاء عن المار و منہ
 الجوازئی للوحش و الحلیۃ حال بقدر یوش کانی قولہ تعالیٰ اذا جاؤکم حصرت صدورہم
 او عطف علی سلخ و حذف العاطف و الصیام منہا اللام ساکن عن اللام بقول صام صیام
 اذا امسک عن الطعام و الشراب و النکاح و السیر بقول منکثا منہا مکثا طویل
 حتی اذا امضی جمادے الاخرے و کانا قد کتفیا بالرطب عن المار و طال
 امساک و امساکہا مع گوید کہ مدنے در انجا سبر بر بندتا سینکہ چون ماہ
 جمادی الثانی گذاردند و برگیاہ کنفکار دند نویت امساک ہر دو بدرازیسے
 کشید یعنی وہ بہت دنوں و بان ہرے یہاں ایک کہ جب چہمینی بین

کہ از گردین گور حندان خسته و غم شیده شبنده از بیکان فرماده چون دیگر مادگان
 بار دار و محبتی شدن نفرت و کمه میت و در شیار ردی میل و محبت داشت در
 سگ باروری و افتاده بود یعنی اس گدھی کو ایک ایگد ما تہلون کے چڑیا ہی پر
 لیچر یا جوگد ہون کی کاسٹنے سے لہولہان ہو رہا تھا اور اسلی کہ وہ گدھی لگواتی تھی اور
 بڑی بڑے چپیزون کی کہانے کو دور تے تھی اسکی کہان ہونی کے سگ میں پڑا تھا
 قال باحرة الثلبوت یز باوقھا فخر المراقب خوفا راجھا الاخرة جمع
 حریر بالہتہ فالمحبتین لست من الرمل ولسار زایدۃ تو سلت لا اضاہ معنی لغفل و المجرور
 بہا ظرف و ہو بدل من الحدب و الثلبوت بالمشک فاللام فالموحۃ کخزون ارض میں
 و ذیمان و تیل و ادور بالرحیل مہموز اللام علامکان مقفعا و رقب العدرہ بحیث تہبط
 بینما و شمالا و المجرور فی نوقھا للاخرۃ و المحلۃ حال و لغفل تقدیم القاف علی الفاء المکان
 الخالی عن المار و الکلاہ مضموب علی انہ حال من الضمیر المجرور و اضافة لعظیۃ و المراقب
 جمع مرقبہ و ہو مایرقب فیہ من مکان عال و یقال لہ فی الفارسیۃ دیدبان گاہ و عنہ
 بالخوف ما یخاف منہ مرفوع علی الاستیلاء و الارام جمع ارم و ہو ما یضرب علی الطریق من مثل
 الحجارة و عنی بہا الاحجار المضموبۃ و المحلۃ حال و الصنمیان المجروران الاخرۃ تقول علیہا
 رمال الثلبوت فقوکان بصعد فی اعلاہا وینظر صینیا و شمالا کالریتیہ و كانت مراقبنا خاتمۃ
 عن المار و الکلاہ و انما کان ما یخاف منہا حجاریا المضموبۃ حیث لم یکن منہا عین و لا اثر
 من کلب و لا صیادہ جمع گوید کہ بالای ریگ پستھای نمبوت اور اسے برد

ویدل علیہ قولہ الاتی مسجح فانه يقال للحمار معضض مکیح اسم مفعول ویکنے بہ عن قوتہ و شبہاً
 قال المرفیس یصف حماراً وحشیاً بیتی بجاجتہ کدح من الشرب حالتہ و حار کہ من
 الکردم حصیص بہ نقول او کاہنا اتان وحشیہ حلت لحمار وحشی قوسے شاب غیرہ طرفہ
 ایابہ و جترہا ایابہ و عنہا علیہ یضار مکر و حار و شامے گوید کہ یا او ان گور مادہ است
 کہ از جنین گور ضر فوجان باور گردیدہ کہ از راندن و زردن و گردیدن و گردن ز گوران ریش و بد حال
 شدہ یعنی یا وہ جوان گور خرسنے ہی جو ایسے جوان پٹی گور خرس کھان ہوسے جو اور
 ز گور خردن کی رگیدنی اور مارنے اور کاٹنے سے حال سے بیجاں ہوا قال علیو بہا حار
 الاکام مسجح قدر ابہ عصیا کھا و حار ہما یقال علاہ اذ اکر ب والبا للتعذیر او
 للعلاستبہ و بصیر للملع والحدب محرکہ المكان المرفع من الارض و منہ قولہ قالے
 و ہم من کل حدب منصوب علی الطرفیۃ المحضۃ والا کام بالکسر جمع اکمہ و ہے استل
 من الرمل و کل موضع مرفوع و المسجح تقدیم المعلنین علی الحدب کمعظم الحمار المعضض
 مرفوع علی انه فاعل الفعل المذكور و عنہ بہ الاحتب المذكور علی التخرید و الحدب لغت
 طبع در ابہ واقعہ فی الریب و عنہ لعصیا کھا عصیا کھا علیہ فی التذوقان ای علی
 کبرہ الجماع والوحام بالواو والمہملہ کحساب و کتاب الشہوۃ الفاسدۃ التي تقرض الجبالی
 فستہی الاشیاء الردیۃ والحامضۃ بقول عبیدوسک الملح مکانا مرفوعا من الاکام
 حمار معضض منہ قدا و قد عصیا کھا علیہ فی لہند و وسیلہ فی الاشیاء الغیر المتعادۃ
 فی ریب من جملہا مے گوید کہ آن ضر مادہ را بالای سپتہا ہی رگ گور خرس مے بڑ

ایسی ماندنے کی ذریعہ سے حاصل ہے جبکہ سفوف کی مار مار تہی تہکا دیا
 اور اوس میں سے کچھ ہی باقی چھوڑا یہاں تک کہ پیٹھ اوسکی پیٹ سے لگتی
 اور کوٹان اوسکا بہت پیٹہ گیا قال واذا اتعالی لحمها وخصرت وعلقت

معہ الکلال خدامہا یتقال فقال لحم العبیر بالغبین المحببہ اذا ارتفع لحمه علی روس
 العظام وذهب وفتی ویکون ان کنی بعین لغتہ فان الشئ اذا قل علامتہ ولا یخصر
 ذلك بل لا بل یستقل فی الخلیل قال طرقة بیت وفتی اللحم من بعد انہا وفتی
 فتی قتب کا لحم وخصرت العبیر اذا قل وغبین و الکلال الاعیار و الخدام بالمحببہ فالهملہ
 لکتاب جمع خدرہ وہی لب العلیظ الحکم لکون کالخفۃ شیدہ فی رشح العبیر فتی الیہ
 سیور لغتہ بقول اذا ذهب لحمها حیث یقع ما بقی منہ علی روس عظامها وخصرت
 عن السیر وفتی السیر التي تشد فی ارسا غمات التغال بعد کمال الحاسم کوم
 کہ چون گوشت او بر استخوانہا شیش کچھ پیچیدہ سیار و ماند و دو الہامی کعبانہا نعل ہا شیش
 می بندند بعد از دماندگی پارہ پارہ گرد یعنی جب وہ ایسی وہلی ہو جاوے
 کہ گوشت اوسکا ٹھوون پر جمتی اور صرف چمڑا اور پڑیاں بستے رہ جا دین اور بہت
 ہی ہتک جاوے اور وہ ستمی جسے اوسکی نعل باندے جاتی ہیں شیشی پر کمرے

کڑے ہو جاوین قال فلہا ہبات فی الزمام کا ہا صہبا و خفت مع العجب
 ہما ہا الفار جراتیہ والہباب النشاط والسرعة والصہبار الحمار العقبیۃ الحمرة
 لغت سیا تہ وخصبہا بالذکر لانہا لایکون منہا ما فتیر خفینا و خفت اسرع فی السیر

فاللام فالهتمة اذا غمرت في شيها اس ما استقامت نبي و استغير للمخرج عن
 الاعتدال والضمير في الفعل للجائده و زاع غاشه اذا مال عن الطريق المستوي
 و قوام الشيء بالقوم به بقول واعط من بجانبك عطار خربلا و سدا و مع ذلك لك
 ان تقطعه اذا خرجت مجالته عن الاعتدال و مال قوامها عن الاستقامة و الصلاح
 و هو كويديك بره كه تويديك مع ملكي مكبدا و اعطار كران بره و باوجود اين امر اگر
 يك مع ملكي و از جاده انحراف و زرد و صلاحيت او باقى نماند اختيار برين
 و سر خود گرفتن تر باقى است يعنى چو چنگه سے اچھا معاملہ برتے او سو کو بہت
 دینا چاہیے اور جب چال او کے سیدھی نرمی اور بات میں فرق بلکے تو اوس سے
 ٹورینکا احتیاج حاصل ہے قال طليح اسفار تركن نقيبہ منها و حفت
 صلبہا و سنا مہا البار للاستقامۃ و اللطف متعلق بباقي و ا طليح فعل في
 معنى المفعول من طليح فلان عبره اذا انقبه ستيوى فيه المذکر و المونث
 و لذلك وقع هذا اللفظ و الضمير في تركن للاسفار و حفت بالهتمة فالنون اذا
 الحتمت بالطنين و العزال و الصلاب عظم الظهر بقول و صرہ لك باق بر كوب ناقه
 حبرية بالاسفار كليلية من اسفار تركن منها شيئا قليلا حيث لصق عظم ظهرها و سنا
 به يطنها من العزال سے گوید کہ ازوے بریدن بذریعہ چنین شتر ماہه باقی است
 کہ در سفر نمانده شده و کثرت اسفار ازوے قدرے گنڈا شتہ و استخوان نشیت
 کو یا نش کجک لاغرے شکم او چسپیدہ یعنی بچکاو اوس سے ٹورینکا اختیار

وہ میں آئے اور پھر ظنت اور سکی ٹہرنے کا موضع وحاف القہر سے یا ظلم نام

ہے جو اس سے لگا ہے قال فاقطع لبابۃ من تعرض و صمدہ و لشرد وصل

حدہ صراحھا اللبابۃ الحاجۃ من غیر فاقۃ و ضرورۃ و تعرض بقصدے و صار عرضۃ و متعلقۃ

مخروف و الخۃ نعیم الخلیفۃ قال عم کریم ہاغلۃ لوانہا صدقت و بالکسر الصدیق ذکر اکان

او انشی و الصراط لب اللہ الصارم من صرمدہ و اقطعہ و لب اللہ فی الکفیۃ و روسے

و لجزیر وصل حدۃ تقیول و اذا کان الامر کذلک فاقطع عنک حاجۃ من بقصدے

او اقطع الحاجۃ عن بقصدے و صمدہ للذوال و الانقطاع و لا تبال بہ فانہ صارم للحدۃ تو

علی التخل و صمدہ و شر من بصل الخلیل من بصیرہ کذا و لا تبال بہ فان خیر من بصل حدہ من بصرہا

من غیر بیالاقہا و الاخریۃ و فرع میگوید کہ چون نوبت بینی رسید پس حاجت بخیر

انکسی منقطع کر کہ بصلت و عرض و مال باشد یا بجا پردی کوئی کہ از دوستان برد و بدترین بود بخیر و بیان

کسی میداند کہ در بریدن سبب کابر و دیار فراقش منال کہ بہترین این بود کہ کسی کہ از کسب و بود پردی بریدن کند

و پیش کمال و عجب کہ وہ یوں کسی گدے تو ایسے آدمے سے حاجت نہ کہ یا ایسی آدمے

کے حاجت کی پروا نہ کر جو آج کل میں الگ ہونے والا ہے اور اللہ وہ بڑا بخیر والا ہے

جو تو کر آشنایں نہ ہو یا او کی پروا نہ کر اسلی کہ وہ لینی والا چاہتا ہے جو جوڑے

او توڑے تو طینی پر نہ کر گڑا دے قال و احب المجلال یا لجزیریل و عمرہ باق اذا

ظلمت و زاع قوا حھا تقیال حبابہ اذا اعطاه ایاہ و المجاہدۃ المتعالمۃ الحسبۃ و لہما

و لطلبیۃ و لجزیریل العطار الجزیریل و الواسر و الصرم القطع و ظلمت اللہ بالطار العجۃ

ولکن صرف للضرورة ورجام بالمهتة فالجسیم کتاب موضع آخر مقبل بخرودة
 ولذا اضيف اليها يقول خلت بالجواب الشرقي من جبل اجاوسلى وملت
 بموضع حجر نقتضها جبل فزده ثم تضمننا راجعا اليه سقيل به مع گوید کہ
 بجواب شرقیہ اجاوسلی در بلاد طلی دو کوہ معروف و مشہور اند و یا در موضع حجر کہ
 در همان بلاد واقع است سرود آمدہ و بعد از ان کوہ فزده و بعد کوہ موضع جاب
 کہ آن ہر دو ہم در بلاد مذکورہ واقع شدہ و در کنار ش گرفتہ غرضکہ دورے
 در دوری در میان آمدہ یعنی وہ سنی طلی کی پہاروں اجا اور سلی کی شرقی
 جانبوں میں باید باقی موضع حجر میں جاو ترے پہر او سکوفزہ ہزار اور بعد او موضع رجا
 گو د میں علیا غرضکہ کوسون کا فاصلہ پڑنا گیا قال فضوا لوق ان لمینت مطنة
 منہا و حاف القہر او طلی محھا صوائق بضم الصاد المہتہ مرفوع علی الخیرۃ و
 امین اذا اتی الیمین کا عرق و آشام و مطنة اشے کبیر المعجی بالظن انہ فیہ و حاف
 القہر بالواو فالہتہ فالفا کتاب والقہر بالظن الخ موضع معروف و الطلیام بالمہتہ فال
 کہ یہاں آخر مقبل بہ و الصمیر المجرور و حاف القہر تاویل لسبقہ و الاضافۃ للملاستہ
 میںہا بقول منسذہا صوائق ان دخلت الیمین بعد الجرم طنة منہا و حاف القہر او
 طلیام الذی ہو مقبل بہ مع گوید کہ بعد از ان منزل او موضع صوائق است
 اگر در بلاد یمین در آمدہ و بعد از ان مطنة قیاس و حاف القہر او یا طلیام او سنت
 کہ قریب او واقع شدہ یعنی پہر منزل او سکی موضع صوائق ہے اگر

کالی کو سون جاٹرس اور طنی تیلنے کے وسیلی ٹوٹ ماٹ گئی قال مرثیہ حضرت
 یغید و جاوہرست اہل الحجاز فاین مسک مراہما یقال حد و عقل بہ اذا
 نزل نید و نید بالفار فالعنائیۃ فالمدال المہتمد مارشرفی سلمی احد جبل طی قال زمیر
 عم مارشرفی سلمی نید اور گک و ساعدہ قول الآتی مشارق الجبلین الحج
 علی ما یاتی تفسیرہ و جاوہر صارجارہ و الحج زکۃ و المدنیۃ و الطایف و یقال ابن ہذا
 مسک امی بعد محک بعد یغید و المرام العقصد و المعقصد بقول ہی من نبی مرہ بن
 عوف نزلت یغید و صارت جازۃ اہل الحجاز فاین مسک ان نقصد ما اترت من
 اہل نجد فاصبر علی من اقامتے گوید کہ نوار از نبی مرہ بن عوف است کہ بر آب
 نید رخت اقامت اکنذہ و بجوار اہل حجاز سوستہ میں تو کجا و او کجا یعنی وہ بنو
 مرہ بن عوف میں کی ہے جو آب نید پر ٹہریے جو اور حجاز کے رہنی والو کنی پر بن
 ہو گئی ہے یہ تو کہان اور وہ کہان اب نقصد اسکا بہت بعید ہے قال مشارق
 الجبلین او الحج مضمونہ فرودۃ فرجا حہما الطرف مستلق بحذوف او بدل باعادۃ
 الحجاز و عنی بالشارق الحواشب الشرقیۃ و بالجبلین جبل طی اجا و سلم و کلمہ
 اولسک او الایہام و کذلک الآتیۃ فی البیت الآتی و الحج مقدم الحار علی الحسیم
 کمعظم موضع فی بلاد طی و قیل مارقال طفیل التنعیم فذا تو اکما ذقت اعداۃ الحج
 و قال امرؤ القیس ع للیل نبات الطلع عن حجر و فرودۃ جبل فی بلاد طی
 منفرد عن الجبلین المذكورین و لذلک سے یہ غیر مضرف للعلیۃ و التانیث

رضعتہ دست الحجر التیسیر وکلا ہا ہمدل من الاستبراع وحمد التثیب جان من العذیر المصنوع
 فی زانیہا یقول لغت ملک الابل و فار قدا السداب وہی کانیہا مثل استبراع وادوی ^{شیخ}
 و احجار یا الکبار سے تلوح مشابہ مع اکثرۃ سے گوید کہ شتران سواری آنان بزیر
 راندہ گردید و کوراب آہنا نگذاشت و حال این بود کہ چون کر نامی و سنگہای در گشت
 وادک پیشہ ظاہر و باہر سے خود عینے وہ ادنٹ تیز نیر یا کی گئی اور شہی ریشی نے او کو
 چہوڑا یعنی وہ اوس سوا بہر نکل گئے اور حال یہ تھا کہ وہ وادے بیشہ کی طور اب
 کی جہاد اور بہتر معلوم ہوتے تھی قال بل مانہ کر من نوار و قد ناست ^{تقطعت}
 اسبابہا و رامہا بل لا انتقال من جملہ سے جملہ و ما استنبہا مینہ مضمونہ علی المضمونہ
 من فعل مذکور و یجزان کیوں ہو صورتہ مضمونہ لفعیل محذوف و تذکر اصلہ تذکر حذف
 احدی التائین و نوار علم امر و من بنی مرۃ بن خوف بن سعد بن ذبیان ولد لکاب
 قال مرۃ مسبتی علی الکسر کقطام و خدام و الو او حالیتہ و اسے بعد و انقطع لازم و
 الاسباب الجبال و المرمام بالکسر جمع رمتہ و ہو نقطہ من کجیل و کلا ہا استعارۃ للعلم
 و الوعدہ و الوصلۃ و منہ قولہ علی و تقطعت بہم الاسباب سجا طب لفس و نقول بل ^{تقی}
 شے و منہ کر من نوار المرۃ او و ع مانہ ذکرہ مہنا و قد بعدت عنک من مدۃ و ^{تقطعت}
 عہد و ما و تخلف و عودہ سے گوید کہ چہا و مسکنے از نوار دیا بگزار آئیچہ یا دیکر
 اران و حال اینست کہ او از تو بغیر سنگہا دور افتادہ و عہد و پیمانہش ہمہ گستہ گردیدہ
 یعنی اب تو کیب نوار کو یاد کرتا سے یا چہوڑا و سکی یاد کو اور حال یہ سے کہ وہ تپہ ^{تقی}

وین جباعانہ مختلفہ کمان نعلج توضع کماناست فوق ملک اللابل و طبار و خیرہ شفا
 علیہا و الحال ان آرا جاعا طقة علی اولاد ادا سے نظرن بالثقة کما تنظر منہ الطبار الی
 اولاد ادا سے گوید کہ گردہ گردہ در بودا شتند و چنان سے نمود کہ مادہ گاون
 موضع تو صبح و آہو ما و گان موضع و جبرہ پستان نشسته و حال سبیکہ آہو ما دگان سفید
 آہا بچکان خود را چشم محبت سے گزند غرض کہ آن زمان ہودہ نشین پشیمان بن آہو ما دگان
 سے گزند یعنی وہ ٹولی ٹولی ہو کر سوار یون پر سوار ہوئیں گویا وہ موضع تو صبح کو
 سرا گایان اور موضع و جبرہ کی ہرنیان ہرن جو اوشون پوسپی ہن اور حال یہ ہے
 کہ گروس ہرنیان و نمین کی اپنے بچوں کو پیار کے میٹھی نظرون سے دیکھتے ہیں یعنی وہ
 ہودہ نشین پر یان ان ہرنیوں کی آنہوں سے دیکھتے ہیں قال حضرت ورا علیہا السرا
 کا ہا اجراع علی شہ انہا و رضا ہا الحخر بالہند فالنار فالمعجۃ الدفع و
 بالفعل جمول و المسکن فیہ اللابل و المزانیۃ المفاوۃ وہی من النسب المکررۃ فان من
 فارکۃ فقد فارقتہ و بالعکس فمفاوۃ السراب ایانا ہے مفارقتہا ایاء و السرا
 معروف فیقال لسنۃ الفارسیۃ کور و کوراب و فی الہندیۃ دیو کا و تپاریتا و
 فیہ اشعار بان کان دکن وقت الہا جبرۃ و الا اجراع جمع حبرع و ہونعطف
 الواو سے فارسیۃ خمرو و دور کشت و ہندیۃ موٹرا و الجمعیۃ باعتبار الاجزاء و ہند
 بالکسر و ادنی طریق الیہا ماسدۃ و قد تہتم غیر مصروف للعلیۃ و التانیۃ و ال
 بالمشدۃ شجر معروف فارسیۃ کز و ہندیۃ جہاد و لچی و الرضام بالہندۃ فالمعجۃ جمع

حیاً مہا یقال شاقہ فاشفاق اسے جعلہ شاقاً و صار شاقاً و الطعن جمع طغنیۃ
 و حی امر تہ کنون فی الہووج والحق القوم واللہام فیہ للعہد و تحمل اذا ارتحل کتبت المرۃ
 اذا دخلت فی الہووج رض علیہ فی القاموس والصنمیر فی العقلین للطعن دون الحی
 و دکنک جابر عنہم قال بیت و صافیت سوانا فلم ارفہم ہواہی واللہ الہدی کنت علم
 و فی الحدیث فاخذوا قضیۃ یدرعوہا والصنمیر فی العقلین لازواج السنہی صلعم و لفظ
 فکتب جمع قطان و ہو شجار الہووج و یقال لہ فی الفارسیہ شکنجہ ہودہ و یویدہ قولہ
 الآتی من کل محفوف فانہ بیان لہ و قد سبق انہم ینویون الجمع بان یا توابعہ من اللہ
 علی کل افرادہ و لا یلازم ان ینکون جمع فظین بمعنی الامار و الحشم و الجماعہ او یکون بمعبر
 شیاب الفظن کما توہم فانہ لایناسب قولہ الآتی من کل محفوف یظن عصیہ کما لا یخفی و
 الصریر شدۃ الصوت و صر اذا صلح شدیدا و الحنیام جمع خمیۃ و ہوا سنبی من عمیدان
 الشجر و لعل المراد بہا العیدان و الصنمیر الحجر و للفظن سجا طاب لہ و یقول شاقک ظعابین
 ہولار القوم صیرت کل و دکن شجارات الہووج التي بقوت عمیدانہا من ثقتہ
 صوتا شدیدا مے گوید کہ زمان ہودہ نشین القوم تراوتستی در بلائی شوق انداختند
 کہ بار بار بستہ در شکنجہ ہودہ ہا فروشتند کہ چہاے آہنا از گرانے ایشان آوار میبار
 یعنی اون لوگون کی ہودہ داسے عورتوں نے ایسے وقت میں تجو شفاق کیا
 کہ جب وہ بوجہ بہار باندہ لگے ہودہ میں گیا، میں بیہین جنب کی لکڑیاں او کے بوجہ
 بولتی تھیں قال من کل محفوف یظن عصیہ زوج علیہ کلہ و قرأہا

المقید دون التقید بقول فوقت فی ملک الدمن اسألها عن اهلها و کیف سوا می و
 سوال من معنی اطلاقاً قدیمه صما لا تجیب سائلا و لاسمین کلامها لاحد حیث لا یتکلم بشئ
 مے گوید که چندی در آنجا توقف ورزیدم و از ساکنانش پرسیدم و چه پرسیدم
 از آن آثار که در کهنه که جواب سائل نمیدهد و بجز مے گو یا نمیشود یعنی من زود
 توقف کیا اوراد پیرانے گنہدرو نشو او کما کون کو پوچھا مگر کیا فایده پرانے بیرون سستی
 پیچند کا جو جواب نذین اور بات مکرین قال عریب و کان بہا الجمع فابکر و ا
 مہنا و عود نو ہما و شامہا عے کر ضعی عریب و عن الشیاب و ستیعہ الخلو و الجمع
 القوم المحجبون و اکبر اذا ارتحل مکبۃ و عود ریاض مجول من غادره اذا ترک قال تعالی لا یغافل
 صغیرۃ ولا کبیرۃ و انور بالضم الحنفیہ الدیس بخیر حول الدار و الحنفیہ صیانہ عن المار و قد
 مر سیاقا و الشام بالمثلۃ کغراب نبت ذو شوک و یصنع حول الدار و النجا و لیسلا یخلفها
 الذواب و الانسان و یقال لہ فی الفاء سبیز بالتحانیۃ فالعجۃ و سنہ میت مٹوم اذا
 کان مخفوفاً بہ و طینی انه ما یقال لہ فی النبیۃ جو اساقیول ظلت ملک الدیار و قد کان فیہا
 القوم المحجبون فارخ کو مہنا مکبۃ و ترکوا تم حنفیہ با و شامہا مے گوید کہ آن دیار امر
 از اہل خود خالی افتادہ اندر روزے بود کہ قوم انجا اقامت میداشتند و بعد از آن کوس
 رحلت زدند و جوے خورد کرد خانہ دو دیوار نیز در انجا کبڈاشتند یعنی آج وہ گہ سونی
 پڑے ہوں اور کبھی سارقمی م و ان ہستی ہی پیر وہ کہین چلی گئی اور گھر کے گری کی نالیان
 اور جو اسے کی بارین چوڑ گئی قال شادک طغرن المحی حین تجملوا و مکنسوا فظنا

کرده باشد یعنی سیلابون کی نبی نے او پر اسے کند ہون کو جو گردون میں
دب و باگئی تہ نمایان کیا مسوودہ گویا اب ایسے کتا بین میں جس کی مٹی ہوئی تنہا
کو او نخی تلمون نے دوبارہ اوجا اذال اور جمع و شتمہ اسف نو و رما کھفا نعر

فوقین و شامھا الرج جمع المرجع و ہوا لے سجدہ الو شتمہ من اشار
الوشم مرتہ ثانیہ مرفوع عط فاعلی زبر و قد سبق تحقیق الوشم و الاسف ذر الدوار
الیاس علی البحر و الاطعام بعید الی المفعولین فنو و رما مفعولہ الاول وقع موقع
الفاعل و کھفا مفعولہ الثانی و الاصل فیہ اسف کھف نو و رما کما یقال اطعم زید
خبر ا و اعطی زید رہا کنت قلب الامر لعدم الالتم باس کما فی اعطی درہم زید ا
و النور بالنون فالہمزہ کصبور لیسلم و دخان الشحم و من نور راعھا اذا غرنا بالارۃ
ثم ذر العین علیہا و الکھف کما یقال الذرات الی ثانی و فی الوشم کما ذکرہ و تعرض بل اذا قصد شیء و تمیزت لکھف
و الوشم جمع الوشم الضمیر البحر و الہمزہ ذرہ و کھفت و شتمہ علیہا و جمع شتمہ علیہا و ملوہا و الوشم الساق
نصفه فوقین م ثانیہ فلاحہ و کما یسکون و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش
نسخہ و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش و کما یفتش
والی کے میں جسکا کاجل یا نیل آؤن پہلی حلقوں کو دیا گیا جسکو اوسنی دریا
اوجا اذال فونقت اسما لھا و کیف سوالنا صما خوا الہ لایبیر کلامہا

الصغیر المصنوب للذین والذیاء والصم جمع الاصم من الصم و الخلد و المکت الطویل
و ابان لثانی ان ہمزہ و وضع و عینی عدم ہمزہ و کلام عدہ اساعلی طریق نفعہ

للظرفية والغضار الارض الواسعة والبهام جمع بهيمة وهي اولاد الغنم من اضان المعصرة
والبقرة والحجلة لغت عودا وهو حال من المسكن في ساكنة يقول ولمسقرات الوحشية
ساكنة في ملك الديار على اولادها وهو صديقات نتاج صارت اولادها الكبار
اجلا اجلا في الارض الواسعة مع كويدكهم ماده كاوان وحشي دران منازل ويران
بر اولاد صغار خود نشسته اند و حال ايرن است كه همه چيان نور زائده اند كه چيهاي كلان
انها در زمين فراخ گلگه مع گرد بعين جعلي كاين ويان اپنے بچون پرستے
حجرتي بين جنبي بر بڑے کجی کھسلی میدان میں ریور کی ریور پرتی میں قال وجلا
السبول عن الطول كانهار برتجبد متونها استلا حها يقال جلاوه ادا كشيته
ويعدى بعن بعقمنه معني الكشف وال طول جمع طلل وهو ما بقى من الدار والصمير المعصوب
للطول والزبر جمع زبور وهو الكتاب بمعنى المزبور فعول معبني المفعول واحده
جمله جديد والمعن بالكتب في الكتاب والصميران الحجر وان للزبر قال في الاغانى
سجد الفرزق رعدا سمع هذا الشعر فتليل له لم سجدت قال انتم اعلم سجدة الفراء
وانا اعلم سجدة الشعر يقول وكشفت السبول المتواترة عن اطلال ملك الديار التي
كانت مخفية تحت الغبار بمرور الرياح العاصفة وكان ملك الطول كتب احب
ما كان فيها من المتون المنطوقة فلامها التي كتبها مع كويدكهم تواتر سبلا
روان بقية آثارشش كه بوزيدن باوباي تند زير خاك شده بود ظاهره وانخ
گردايند چنانچه آنها بيان كنيها مع مانده متون فرسوده او استله اشش دوباره روشن

اذا صارت ذات طفل والجنه طرف الوادی ولا استعمل الامشني كالثقلين و
 لذلك افرو صمیر مانے قطبار یا و لغامها کما فی قول ^{بے} الرمه بیت و مینة حسن
 الثقلین خدا و سالفة و حسنہ قد الا و الغام ^{بے} حسن و فقله ^{بے} محذوف فانه لا یجوز اسناد
 الاطفال الی انا یا بیض و لاندرا ویراد بالاطفال ما هو اعم منه علی طریق عموم المجاز
 و قد ذهبوا الی بذین التوجیهین فی قول الشاعر علفتها تبنا و مار بار دافانم قالوا معنا
 علفتها تبنا و سقیتها مارا و معناه عطیبتها بقول **فعلا** فروع الحجر جبر الی من کثرة
 المطر و ولدت بطرفی الوادے قطبارها و باضت فیها لغامها کما کثر المار و الکثار فیها
 مع گوید کہ پس شاخہا بے تیزه تیزک صحرا سے بقوت بالیدگی و کمال شادابی سرسبالات
 کشید و آبوان طرفین وادے و شتر مرغان انجا چہ و بیضیه برادر و ند چہ آب و گبیاه
 فراوان موجود ہر و مان معدوم بود یعنی چربگی باون کی شامین بہت بلند
 ہوین اور وادے کے دائیں بائیں ہر یون اور شتر مرعیون نے انڈی چکی دے سے
 عرض کہ گہاس مانی کے ہونے اور آدمیون کی ہونے سے یہ باتین پیدا ہوئیں

قال و العین ساکنہ علی اطلاق یا عوذ اما حبل بالقضار بہا مہا
 العین بالکسر السجرات الوحشیہ و الاطلاق جمع طلا بالعقر و لد السجور و الطبیۃ
 و العوذ بالمجملہ فالذال المحمۃ جمع عماید کالحول جمع حایل و ہے حدیثۃ النجاج من
 الانسان و الاصل و السجور نحو ما قال عنترۃ عم فخلوا لہا عوذ النار و جنبوا و
 الاصل بالکسر قطع الوحش فارسیہ کلہ و رمہ و تاجل صار اجلا اجلا و الباء

علیہ والحجۃ حال من المدافع والحجج محجکہ السبلی مفعول له احوال والکاف للتشبیہ بمشبه
 به محذوف ومنن الشئ کفله وتضمنه والوحي بالصتم جمع وحي بالفتح بمعنی المكتوب
 منضوب علی اللفظ ولیة والسلام بالکسر جمع سلمة وهو الحجج الغرض الصلب والضمیر المحذوف
 للوحي یقول نعتت او توحيث مدافع سیل الریان وقد اندس سہما من اجل السبلی
 او وهو بال قدیم فضنیہ یا کان فیہ کما ضمن الاحجار الصلاب کتو بانها اس تشبیہ
 المحروف مے گوید کہ پس مدافع سیل کوہ ریان غراب کردید و حال ہیجہ نشانش
 بچکم کہنگی بچاک برابر گشت و چنان باقیے بماندہ کہ نوشته نامی گندہ سنگہا بر آخفا
 باقی مے ماند یعنی یہ کہہ ریان کی سیلابوں کی محبہ میٹھاگی اور حال یہ
 ہے کہ نشان او بکواسیہ باقی رہیگی جیسے پتروں کی گندی باقی رہ جاتی ہیں

قال ومن تحرم بعد عہد انبیہا حج خلون حلالا و حراما معا الذین جمع
 و منۃ وہی اثر الدار مرفوع علی انجسیدتہ و حکترم الزمان معنی کاملہ والانیع الانسان
 الموائس یقال بابا لدار انیس وقال عم ولبدہ تیس بجائیس والنجہ بالکسر
 یجمع علی حج قال تعالی ثانی حج واحجۃ نعت ومن دخل الزمان اذا مضی ومن
 القرون الخلیۃ والحجۃ نعت حج وحلال استہ ماعد الا شہر الحرم وکلا ہما بدل من الضمیر
 فی خلیۃ یقول ہی آثار دیا ر مضی علیہا بعد عہد الموائس اعوام کاملہ معنی حلالہا
 و حرامہا مے گوید کہ اینہا آثار دیا رے است کہ بعد انقضائے عہد سکا نش چند
 سال کامل حرام و حلال آخفا بر آخفا گذشتہ یعنی یہ گہرو کنی وہ نشانیا اینہی

سے
 یعنی ان وقت کا ہوا کہ ان کو
 علی الدار اور توحيث علی ان کو
 عطف علی وہا والاولیٰ

من شرب المحمور ونحو الخمر ذروها بالفروسيه ونحوها وعاش مائة وعشرين وقيل حماد
 الرعيني ومائة حتى قال بيت ولقد سمت من الحجة وطولها وسؤال هذي الناس كيف
 لبيد قال عفت الديار محلها فقامها بمنى تابد عولها فرجامها من أول
 الكامل والقافية متذرك العفار لازم ومنقذ ومنها لازم لمحل ما يحل فيه لعدة ايام لمقام
 ما يقام فيه لمدة مدينة وكلاهما بدل من الديار ومنى موضع نجد في بلاد بني عامر وتا به المكارن
 فوخش والعول الفصح المعجزة موضع والرجام بالهتلة فالجيم كتاب موضع آخر متصل به
 ولذلك يقال له عول الرجام والصميران الحجر وران لمنى تبا ويل النعقة والاضافة لادني
 بالاسبة والحجزة الفعلية حال من منى يقول عفت الديار التي كانت بمنى موضع الحلل منها
 ووضع الما قامة منها وقد توخش عول منى ورجامها حيث خلا كلاهما عن المنى كما كويده
 منازلي كدروني ابو بنجك برا برگشت ومحل ومقام آنها باقی مانند حال امنيت كه عول و
 رجام منى كه متصل او دو موضع بود وخراب وويران كويده لعيني ده منزلهين جو منى
 بين تيرين مرست ماگئين او محل ومقام او نيكي خاك مين ملكني اور حال بيده به كه عول او
 رجام منى كي جو دو موضع قريب او سو كوتو سو في پري هي ن قال فذراع الريان عري
 رسمها خلفا كما صمن الوسيه سلامها الفاء للعطف والمدافع موضع
 الما من الجبل وحرارية مرفوع عطفها على الديار بدلالة قوله عري رسمها او على عولها
 والريان بالهتلة فالهتلية المشددة حسب معروف في بلاد الطي لا يزال الما را سيل منه
 فمادته مدافع سيده وعري الشئ مجهول من التعرية اذا اندرس وذهب ما كان

وعدنا و عدتم و من بکثیر السئال یوما یسجیم سجیم مجبول و رفعة تابع
 لکسر للضرة کما تر فیقول سائناکم فاعطیتونا و عدنا فی السوال و عدتم فی الاعطاء
 و من بکثیر السوال فیحرم یوما مسجی گوید که ما از شما طلب کردیم پس شما جا دادید و باز
 طلب کردیم پس باز شما جا دادید هر که بسیار سوال کند روزی باشد که محترم گردد و
 یعیب منی منی مالکاً منی بکودیا و در پیر مالکاً پهرتنی دیا و در جو بیت مالکاً کوه اکینه
 دن محروم ربیکا و اعلم ان هذه الابیات الاربعه لا توجد فی دیوانه و اما آنچه در
 شرح و سکه های فی العقد الثمین فی المخولات و العلم عند الله و العظیم الخیر

العقیده الرعبیه

هذه للیبید بن ربیع بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیع بن عامر بن صعصعه بن
 معاویة بن کبر بن خزیم بن مضر بن کنانة بن عدنان بن عدنان بن عدنان بن عدنان بن عدنان بن
 بن نزار بن معد بن عدنان الی آخر النسب المذكور فی ترجمه طرقة و هو شاعر محض
 یکنی اب جعفی و کان فارساً شجاعاً حسیباً جواداً و کانت امه ثامره بنت زینب
 العبسی احد بنی جذیمیه بن رواحه و هذه العقیده من اجود اشعاره و اشدها السابعة الذی
 فقال انت اشعر العرب یدکر نسبها ما حرجی بینة و بین ربیع بن زید و العبسی و
 حنمرة بن حنمرة النهشلی فی مجلس النعمان بن منذر اللخمی و ما یفتخر به العرب من

کاین لغت نے کاین تشبہ بدلیار و من میانہ و الصامت السکت و الطرف اعنی لک
 متعلق بحجیب و زیادتہ مرفوع علی انه فاعل محجب و المستقص لازم و متقد یقول و کم من کت
 محجب لک ان یزید فی التکلم و نقیض فیہ عے گوید کہ ^{جنانا اند} سوی از خاموشان کہ
 کمی و افزونی ناماد نظر ترا خوش می گرداند یعنی بہت ایسے چپکی ہین جن کی بات
 چیت بگویند لکن عے ہو الولین یا بہت بولین قال لسان الفتی لصف و لصف
فوادہ فایم سوی الاصورۃ الحکم والدم بقول ان الفتی عبارة عن القلب واللسان
فہذا الصف و ذلک لصفہ ثم بعد ذلک لم ینق فیہ الاصورۃ و اللحم و الدم عے گوید کہ
 آدمی دل و زبان است پس نیمہ او این است و نیمہ او آن است و بعد از ان
 محض صورت گوشت است یعنی آدمی میں دو چیزیں کام کی ہیں ایک زبان
 اور ایک دل اور جب یہ دو نوادوسمین ہنیں ہیں تو پھر وہ لہو اور ماس کا پتلا عے
قال وان سفاہ الشیخ لا حکم بعده وان الفتی بعد السفاہ تہ بحکم السفاہ
 کہ حساب خفہ العقل و حکم العقل و حکم مرفوع فی الاصل اتبع رفعہ الکر ضرورۃ
 یقول اذا کان الشیخ خفیف العقل فلا یكون عاقلاً بعد ضعف عقلہ و خفہ و اما
 الشاب فغسی ایكون عاقلًا بعد سفاہتہ عے گوید کہ خفت عقل از پیران نہ و
چہ بعد از پیری کہ لام زمانہ باقی عے ماند کہ خفت عقل از وے در ان ایل گرد و اگر
جوانی سفیہ باشد و عقد پیرے عائل متی اند شد یعنی جب بڑی میان ہو کہ نہ چو
تو پیر کب بھی جان جوان آدے جوانے کے بعد بھی سکتا ہے قال سالت فایم

والجنه وبالجملة كل ما خلق عليه الانسان من حسن او قبح وخالها حسبها و
 جنه تنحى مفعوله الشانى وتعلم محمول لمسكن فيه للتخييل يقول وما تكن فى رجل
 من جنه حسنة فتبته تعلم لا محالة وان جباها مخفية على الناس مع كونه
 من جنه حسنة كدكسى اشد منك باشدا يمدحنى نمنيا نكرا چو برعم خود چنين ميداند كه سچكسر
 اورا مينداند يعني جوبات آدمى مين هوتى ه برى هويا بھلى وه هرگز نهين چيتى
 گوو بهينه سچتاپه كه او سكو كوسى نهين جاتا قال ومن لم ينزل السجمل الناس نفسه
 ولا يعينها يوما من الدهر يام يقال سجدت نفس حمله حوايج و اموره وجعلها مموالة
 وروى سيرة حل الناس من استرحله او اساله ان يرسل له فان الناس ح منضوب
 بزوع الحافض كتحليل اسكون معناه ان يجعل نفس راحلة لهم واغناه جعله غنيا وروى
 لم يعفها من اغناه عن الامرا اذا اجمه منه وروى من الذل بدل من الدهر و هذا اجد
 وبيام حل يقول ومن لم ينزل حل نفس حوايج الناس او سئل نفسه ان يرسل
 لهم او يجعل نفس راحلة لهم ولم يجعلها غنية عنهم ولم يخلصها منهم يوما من ايام الدهر او
 يوما من الذل حل لا محالة مع كونه هرگز پويسته بار مردمان بردار و دلكبار
 ايشان مشغول بماند وروى خود را غنى يابى مگر داند ضرور است كه به تنگ
 آيد و آرزو گردد يعني جو كوسى هميشه لوگو نكا بوجه بهار او بهاوى اورا نكا آيد
 بناهه اور كسى دن آپ كو فرصت ندے تو آخر كار كو او كنها جا و يگانا قال و كان
 ترے من صامت لك معجب زيادته او نقصه فى التكم

اذا وصل الى المكان لمحضض اطمئن وسكن وكذا لك الاحسان اذا فعله الانسان
 اطمئن والبر والخير والاتاع في الاحسان وتجويز الحسب بالبحسين اذا غنى شيئا في صدره
 او تكلم بكلام لا يفهم معناه وكنه يعنى نوع من الانفعال والحميا في المجلس بقول و
 من يوف بعهد لانيه احد ومن سيلغ نفسه الى مستراح من البر والاحسان لا يملك
 به بكلام لا يفهم معناه بل يتكلم بكلام واضح وصوت عال حيث لا يكون محسب وانفعال
 ولا يخفى في صدره شيئا مے گوید کہ ہر کہ انعامی چھد کند کسی مذمت او نخواهد کرد و
 ہر کہ یکجان مطمئن کنوسی برسد بیا کانه گفتگو خواهد کرد و جھلانہ نخواہد نشست یعنی جو
 عہد کا پورا ہو گا اوسکو کسی برائگی کا اور جھلاہی کی اچھی سمجھکانی پر پہونچکا وہ گمراہ گھلا

بات حیت کر یکا قال ومن تغیر بحسب عدو احد بقیه ومن لا یکرم
 نفسه لا یکرم الاخری البعد عن الوطن وعدو امعدول ثامن ولهم تکریم معروف
 والفعل الاول معروف والثانی مجهول بقول ومن سجد عن وطنه وصار غریبا
 یظن صدیقیه عدو فان الحرم سوا الوطن ومن لا یکرم نفسه بالاخلاق الکرمیه لا یکن
 کراما عند الناس مے گوید کہ ہر کہ از یار و دو یار خود دور افتد دوست خود را
 دشمن بنیاد و چه بدگمانی ہم ہوشیاری است و ہر کہ خود را معزز و کرم نگرداند ہشتم
 مردمان کرم نگرد و یعنی جو کرم سے باہر نکلی اور وطن سے دور پرستہ وہ دوست
 ہی دشمن ہو گیا اور جو آپ کو کرم نہ بنیاد سے وہ کسی کرم جو کمال و عہد اکتون
 عزیز اور من جلیقہ وان خالها محفی علی الناس یعنی احقیقہ العاقبہ

کہ ہر کہ با بدن کنوسی کند بجای این کہ مردمانش بنیاد کنوس ہش او خواہند کہ در چہ کنوسی
با بدن کردن چنان است کہ بد کردن بجای نیکنہ کردن یعنی جو بروں سے پہلے
کرتی لوگ او کو پہلا کہنت بلکہ بر الہی گنا چنانچہ وہ پہلا سی او سکی حق میں برائی ہو جاوے گی

اور وہ بہت چتیا و یگانہ قال و من بعض اطراف الرزجاج فانه يطبع العوالی
رکت کل لہندم الرزجاج جمع رزج بالجمعۃ الحمیم ہے احد یدۃ التی کیوں نے
اسفل الریح و يقال فی الفارسیہ آسمن بنیزہ و فی الہندیۃ ہوڑے و استعیر لاسفل
کالصلح مثلاً و العوالی جمع عالیہ ہی من الریح ما یجسل فیہ السنان مضروب فی الاصل علی
المفعولیتہ و لاکن سقط المضرب للضرورة کما فی قولہ عم ارجو وائل ان ترفو و تہا و استعیر
لاعالی الامور کالحرب مثلاً و رکت مجہول و کلمہ کل نزرع انما فیض و الہذا ہم باللام
فالہا رفا لجمعۃ السنان الطویل و الجملة حال من العوالی بقول و من بعض من الرجال اطراف
الرزجاج اے اسافل الامور فی الظاہر کالصلح مثلاً فانه يطبع عوالی الریح و قد
بکل نزان طویل اے طبع اعالی الامور و شاید ناکا الحرب مثلاً مے گوید کہ ہر کہ
اطاعت آسمن بنیزہ کند یعنی منروستی گزند و راہ آستی نگید و منرواست کہ فرمان
سرنیزہ کہتہ و پامال جنگ گرد یعنی جو بہا لوکنی لوطہ سوکنی نامانی یعنی جو ٹی باتون
کو تسلیم کری تو وہ چوہو کنی بہا لوکنی پانیکا یعنی او کو بڑے باتین اوٹھانی پر نیگی قال
و من یوف لا یدعم و من یفرض قلب الی مطمئن العبر لا تجھ الامایفہ معروف
و یدعم مجہول و انضی بلغ و وصل و المظہین المکان الخفض و استعیر للبر ان اشے

مکنہ ستم دیگران بکشند یعنی جو کہ سے جو صحن اپنے تہیاروں کی زور سے نہ
 بچاؤے اور دشمنوں کو نہ مٹاؤے ٹوڈہ پھوٹ کر برابر ہو گے عرض کہ جو ابراہیمی نہ بچاؤے

وہ سلامت نہ بیگی اور جو خود لوگوں کو نہ دباؤے وہ آپ دلیل سے بیگناہ و من

باب اسباب النسیا یا نینہ وان ق اسباب السمار سلم باب

خاف وینین جمع موش غایب والضمیر نینہ للنسیا والمنصوب للموصول وروسے

اسباب اللتی یلقیها علی ان المسکن للموصول والمنصوب للذمیۃ ورتقی کر ضے صعد لعیۃ

یعنی والی فالاسباب منصوب بزعم النیاض وروسے ولوام الروم العقد ورج منصوب

علی المفعولیۃ واسباب السمار نوحیہا والوہا قال تعالیٰ علی البغ الاسباب اسباب

السموت وقال الاعشى عم ورقیت اسباب السمار سلم لم معروف والحجۃ منقذۃ

بقول ومن خاف یاودی الانسان الے النسیا من اسبابا یصینہ لاجلہ وان

یصعد الی نوحی السمار سلم او فصد ثابہ مے گوید کہ ہر کہ از اسباب مرگ می ترسد

مرگ اور انہی گذار و اگر چہ نبرد بانے نوحی آسمان برآید یعنی جو کوئی موت کی سزا

سے ڈری وہ مرنے سے بچو گے گو وہ سیر ہی لگا کر آسمان کے کناروں پر چڑھتا

قال و من جعل المعروف فی غیر الیہ لکن حمدہ ذما علیہ وینیرم المعروف

الاحسان و جعل اثنے فی اثنے وضع فیہ والال المستحق والجدیر یعنی کون الحمد

ذما وقوع الذم متوقع الحمد علی خلاف التوقع یقال ومن یضع الاحسان فی

من لیس باہل لقیع الذم متوقع الحمد علی خلاف التوقع وینیرم علی فعل مے گو کہ

بناوی وہ آبرو کو بٹاویگا اور جو لوگو کوئی گالیوں سے نہ بچھی وہ ہزاروں گالیوں
 کہاویگا قال ومن یک ذی فضل فتحیل فضیله علی قومہ لستین عنہ
 ویزعم الفضل الزاید عن الحاجة الاصلیة وبقال له العفو وخیل به علیہ وعت اذا
 لم یعط ایاہ وستیغ ویزعم کا ایما مجہول والاوّل سند الی الطرف بقول ومن کان
 له فضل عن الحاجة فلم یعطه قومہ ستیغوا عنہ ویزعموہ فی المجاس سے گوید کہ
 ہر کہ زیادہ حاجت داشتہ باشد و باز بقوم خود نہ بچکس بر و مایل نخواہد شد و
 ذمت او خوانند کہ عیبی جو شخص اپنے حاجت سے زیادہ رکھتا ہو او پر وہ
 اپنے قوم کو مذی تو وہ بابت او سکی نہ بچھینے لگے اور بہت برا و سکو کہیںگی قال ومن لا
 عن حوضہ سبلحہ یدرم ومن لا یطلم الناس لظلم الذود بالعبیة
 المنع واکلف والحوض معروف ویکفی بالذم عن الحوض عن حفظ العرض وذلک
 لانہم کانوا یوردون الیہم حوض عنیرہم فان کان اهل الحوض اولی باس وقوة فہو
 وقا قومہ علی حوضہم وان کانوا ضعیفا سکتوا وبتوا وایلیح بالکسر آتہ الحرب و
 السیف ویدرم مجہول ولسکن فیہ الحوض ویطلم فی الشرطہ معروف وفی الجزار مجہول
 بقول ومن لا یدفع الاعذار عن حوضہ سبلحہ یدرم لاحمالہ سے من لا یدفع الذم
 عن حوضہ متقیض عنہ ومن لا یطلم الناس انذاراً لظلمہ یوما سے گوید کہ
 ہر کہ بزور تیغ خویش اعدا را از حوض خود نرانند ضرور است کہ مہدم گرد و عیبجو
 ہر کہ آبرو سے خود را نگاہ نذر و سلامت نماند وہ کہ خود دست نطاول در آ

کی باتیں جانتا ہوں مگر اگلی دن کی بات سے محض ناواقف ہوں قال ومن

لا یصلح فی امور کثیرة یضرب بانیاب ویوکل انفسہم

المصانعة المدارة والمراقة والفعل معروف وضربہ عنقہ بالانیاب وکنے

بمعن اشم والاعتیاب والوطی الدوس وکلا الفعلین مجهول والمنعم بالنون فاعلہ

کھلیں خف البعیر وکنے یہ عن الاذلال بقول ومن لا یدارک الناس ولا یراقتم فی

امور کثیرة شقیوہ فی الجالس ویدلوه فی العجاص معے گوید کہ ہر کہ در اکثر

معاملات نرمی وخواصنغ نکار بنزد مردمان اور ابدندان خواہند گردید وپایمال

خواہند کرد وعیسے دشنامها خواہند داد ورسوا خواہند نوز وبعینی جو کوئے

اکثر معاملون میں نرمی سہرتے لوگ اوکو دانتون سے کاٹینگے اور پانٹون میں

روندینگے غرض کہ برکمینگے اور دلیل کہینگے قال ومن یجعل المعروف من

زوان عرضه یفره ومن لا یتق الشتم یشتم المعروف الاحسان وجعلہ

من دون عرضه کنایہ عن جعلہ حبتہ کہ ووقایہ والعرض بالکسر ما یجب علیک حفظہ

ووفر العرض زادہ والتقی الشی اجنبہ ویشتم مجهول بقول ومن یجعل الاحسان الی

الناس وقایہ لعرضہ یرزہ ویوفرہ من لا یجتنب الشتم یدل المال شیمۃ الناس

معے گوید کہ ہر کسی کخیر واحسان را سپر آبروے خود مبارز آبروی

خود را افزون خواہد کرد و ہر کہ از دشنام این دان پذیرد دشنامهاے

مردمان خواہد خورد یعنی جو کوئے بہلاسی کرنے کو ڈال اپنے آبرو کی

حوالا ابالک میل من حشیشہ سے گوید کہ از نکالیف زندہ گمانی بجان آمدند و
 کسی ہشتاد سال زندہ بماند بجان خواہد آمد عصی بن أجینار یا کچینو و کسا کسا کسا کسا
 جو اسی برس جو بگادہ ضرور ہے لڑکتا چاکیکا قال را میت المنایا حیط سفر
 من بصیب تمتہ ومن خطی عمر قہیرم النجیۃ الموتہ المقدر من مناد اذا قد
 والخط المشی علی غیر استقامتہ مضموب علی المصدرتیہ والعشوار الساقۃ استقامتہ
 لا تبصر اما ہا فی خطیہ بیتما ویمرجول من عمرہ اذا اعطاه عمرًا طویلاً وہرم الرخل اذا
 صار شیخا کبیرا نقول را یت المنایا تخط حیط نا لا تبصر اما معا من بصیبہ تمتہ ومن
تخطہ عطا عمرًا طویلاً فبصر شیخا کبیرا سے گو ید کہ مرگ را می بینم کہ چون شتر تا
 ناینامیر و وہ چنانچہ بہر کسے میرسا اور امرودہ می کند و بہر کہ میرسد شش دراز می گردد
 تا ایچہ شیخ فانی مشہود عینے من موتو نکو د کیت ہون کہ اند ہی او تھی کے چال
 چلی من حسیر باتہ او نکا چار تا ہے او کو ما تے ہین او حس سی وہ چو گ س تے
 عمر او سکی بڑتی ہے چنانچہ وہ بہتاپوس ہو جاتا ہے قال وا علم علم المیوم و
الامس قبایہ ولا کنی عن علم ما فے ع م را و العلم الاول المعلو
 وبالثنائی المصدر و کلمۃ قبلہ حشوز ای المکسر لیم صنفہ مشبہ من عی عسبہ اذا غاب
 عنہ و خفی قال ع اصم عن العشوار عمی عن انحن انقول و علم معلوم المیوم والامس
 و لا کنے غایب عن علم یا کیوں فے ع م گو ید کہ حال امروز و ح ا ث
 روز گذشتہ میدانم مگر از وقایع روز آئیندہ آگاہ نیستیم عینے من آج او کل

و سہانی کی محتاج نہیں اور لوگوں کے آرٹھی وقت میں کام آتی ہیں قال کرام فلما
 ذوا الضغن بیدرک تبدل لہم وللا اجباری علیہم بسم اللہ مستعمل عندہم
 فی احسن الوجوہ ومنہ مقام کریم مجرور علی انہ نعت حی و تحیل الرضخ علی التحیرۃ و الضغن
 بالکسر الخف و التبدیل متقدیم الفوقانیۃ علی الموحدة الشارور و سے وترہ والوتر
 الشار و حی علیہ اذ الزم غم خانہ علیہ اذ وقع آفتہ علیہ قال جبارس بن مرہ عم
 وانی قد جنبت علیک صر با و ر و سے ولا اجارم اجباری علیہم و اجارم من حرم
 اذا اذنب و اسلم اسم مفعول من اسلمه اذا ترکہ و خذلہ بقول کرام او ہم کرام فلا یدرک
 الوتر و ترہ من جازم لکن کثرہ عندہم ولا یجزل من حبشی علیہم نصرہم الیاء بالانصر
 و الاموال سے گوید کہ چنان کریمان کہ کنبہ کش ہمایہ ایشان کنبہ خوشن ازو
 نتواند کشید و ہر کہ باغما و ایشان جبری مکند و تا و انشر بر ایشان فر و افتد او را منکند
 یعنی ایسے لوگ ہیں جنکی پر و سے کامیری جان کا لاگو او سے سے اپنا بدل لاتی
 اور جو کوی او کی ہر و سے پر کچھ کر بیٹھی او ساو کی بدلہ میں دینا او سے تو وہ او سے
 دستگیری کریں قال سمت رک الیف الحیوۃ و من عیش شامیر
 حول لا ابالک لیسام تقال سامہ و سام منہ اذا اطل منہ کتہ و مل منہ و
 لا ابالک و لا اخاک کلثان تستعملان فی الدح و الذم فمنہا ہل فی المدح تک
 مستقل غیبک فی امرک لا تقعد علی ابیک و لا علی اخیک و فی الذم انک فی لیل
 ذل من لا ابال و لا اخ یقول ملت من تک الیف لعیش و من بعیش مشلی شامیر

بروی تاوان بسوی قومی فرستاده میشوند یعنی با وجود کسی که وہ کسی قسم
کی مجرم نہیں مین گراونکو دیکھتا ہوں کہ وہ ان تمولوں کی خوبنہا میں ایسے کہری کرارے
اونٹوں سے ادا کرتے ہیں چو پہاڑوں کی چوٹیوں پر چسپڑہنی والے اوپوسے
ہزار کی بعد ایک ہزار کے بقیستی میں اور تاوان میں بھیجے جاتے ہیں قال لحنی

حلال العصم الناس امرهم اذا طرقت احدی اللیالی
معظم الحی الریضہ والقوم وعنی بہم المدوحین ودرسطہ علی التخرید والجار والمجرورنی
محل ارفع علی احسنہ تیہ من مخدوف والحلال بالکسر من جل بالمكان لتیاقم حلاۃ
بالکسر وحی حلال اذ کانوا مقبولین فیہم کثرۃ وکمنی بہ عن الاعنیاد الاستغفار ہم
عن الکسب والانتجاع حیث لا یخرجون من دورہم وبقیابہ سے خلوص ای غالبوا
وظفوا والعصمۃ الخط والصیانۃ والامراشان والحال مرفوع علی الفاعلیۃ وطرقہ
انہ لیل اور وی اذ طلعت من طلعت علیہ اذا انہ وخص اللیلی بالذکر لما انہم
کانوا یرعون ان کل حادثۃ عظیمة تحدث فی اللیل فاللیالی اسباب الاحداث
والبار للملابتہ والمعظم الامر الشدید بقول ہی بقوم مقیمین فی منازلہم مع کثرۃ تم
عن الکسب یحفظ امرہم الناس من الهلاک اذا اتبہم احدی اللیالی بامر شدید
مے گوید کہ آن شران چیدہ نال قومے است کہ حکم تو کمرے و دولتمند
نجانہای خوشی اقامت در زبیرہ اند و چون آستی در شبی نازل گردد حافظ مرد
میباشد یعنی وہ کہہ مال ایسے لوگوں کا ہے جو کہ ہوں میں پٹی رہتی اور کمانی

یعنی نہ وہ تو فل اور نہ وہب اور نہ ابن محرم قتل میں شریک ہیں حاصل یہ کہ وہ
قاتل مستقل ہیں اور نہ شریک ہیں اور باوصف اسکی خونہا میں دیتی میں قال وکلاً
اراسم أصحوا یعلمونهم صحیحاً مال طالعات مخبرم و فی دیوانه
مع علامه الف بعد الف مصتم و صد المصراع المذكور فی الكتاب عن ساق الی قوم
لقوم خزانه و روی یقولونه علی ان الضمیر لکلا لفظا و لضم کلا علی شرطیة التفسیر و
الضمیر المنضوب الاول للمردین کالمرفوعین فی اصحوا و یعلمون و المنضوب
الثانی للفقولین و یقال عقله اذا اذی و تیه و عقل عنه اذا اذی عن جانبہ و عقل
له اذا قبل و تیه و عنی بالصحیحات الجیاد و لضمه نزع انما فعض او علی الحالیه من المسکن
فی ساق علی روایة الدیوان و المال عندهم الابل عرفا غالباً و طبع الجبل اذا اصابه
و منه طلوع الشایا بتعدی نفس و الباء زایدہ اذ حلت علی المعنول بہ کما فی قول
الشاعر عن ضرب بالسيف و نرجو بالفسح اسے نرجو الفرج و المحرم بالمعجزة فالهجة کجبل
انف الجبل و سیکره و سیکر المال المحنس و العلامه ما بقی بعد العکل فاستعمل فی البقیة
و المصنم بالهجة فالقوفانیه کمعظم التام الکامل بقول فاراسم صار و یو و دون ذیة کلوا حد
من المقتولین المذکورین بجیاد و من الابل طالعات انف الجبل بقیة الف بعد الف تام
ساق الی قوم خزانه من قوم مے گوید کہ باوصف اینجہ خونہا ہی کسی بر ذمه
ایشان لارم نمی آید مگر من ایشان را مے بینم کہ خونہا کی شمشکان مذکور از ان حمیدہ
در برگزیده شتران میدهند کہ بر مینی کوه مے براسند و بعد ہزار بقیہ ہزار کامل اند

محذوف و الکاف الحیاط غیر معین و الحیرة المحبنة يقال حسبه علیه و علی نفسه
 حیرة اذ اجبى علیه فلزمه عنقه و الحیرة و فی علیهم و راجع للمد و حین من مهما قتل
 حیرة و عطف علی ابن نهیک و المشلم بالمشلمة کعطفهم و وضع یقول العکر تسیر یا حیاط
 ماجرت علی المد و حین و من مهما راجع قتل ابن نهیک من عیس قتل من قتل
 منهم فی المشلم بان قتلها علی الاستقلال مع گوید که سوگند من بجان یا
 گزاشی تو که مد و جان من و هر که در سلک ایشانست ابن نهیک قتل موضع مشلم
 کشته اند تا که خونهای ایشان برایشان عاید گردد یعنی نیز جان کی قسم که
 مد و جان او را بکنی ساتهی ابن نهیک او قتل موضع مشلم کی قاتل سنین من که خونهای
 او بکنی و ضرر او را درین حال و لاشارکت فی القوم فی دم نوفل و لا و
 منهم و لا ابن المحرم عطف علی بنی السابین و استکن فی شارکت للربح
 و معنی بالقوم بنی عیس خاصه و مضافه مقدر و فی دم نوفل بدل منه باعادة الهمجا
 و و هب و ابن المحرم کلاهما عطف علی نوفل و المحرم بالمخلفه بالمعجبه کعطفهم علم یقول
 و لا شارکت راجع فی دم القوم فی دم نوفل و لا فی دم و هب و لا فی دم ابن
 المحرم و الحاصل انهم لم یقتلوا و لا یقتلوا و لا شارکوا فی قتل هؤلاء مع قیام الحرب
 بین الفريقین مدة مدیده و مع ذلک حملوا و ایا مقتولین مع گوید که نه
 مد و جان من در قتل نوفل و و هب و ابن محرم شریک شدند عرض که مد و جان
 نه قاتل اند و نه شریک قتل اند و با وصف اینهمه خونهای ایشان مکان میدهند

چوڑا چوپانی کے دو تون کی سچ میں پرتی ہے بیان تک کہ جب چرائی پوری ہوگی

تو اونٹوں کو ایسے کھرے پانیوں پر لاسی جو لو اور تیاروں سے انٹی ہوئے ہی غرض کہ

تو سے دونوں ٹہرے اور پیر لڑنے مرنی پر تیار ہوئے قال فقصوا مننا یا ینہم ثم

اصدروا الی کلاد استوبل منوخم الفار للعطف وقضی حاجت محففا وشددا

اد الہما وفرغ منها والنیا جمع منیة بمعنی المقدرۃ والاصنافۃ الی ینہم جازئہ تکلمتے

قولہ تعالیٰ شفاق ینہا و عنہ بہ شدۃ القبال والاصدار استعارۃ للعود عن الحرب وکلاد

محرک لیسیم اگر طلب والیا میں استوبل اسم مفعول من استوبل المرعۃ اذا وجدہ وجمیاً

غیر موافق والموخم اسم مفعول من توخمتہ اذا وجدہ عنید موافق لاسیر و منہ طعام

وجیم و مستعیر لرای الفاسد بقول فقصوا حاجتکم المقدرۃ فی الفہم علی الحکل وجہ حقے

اد اتم الریۃ جہوا و اصدروا بلہم من تک الیاء الی کلاد ام کلن عاقبۃ حمیدۃ اسی قالوا

قالا شدید ثم عاد والی رای فاسد تقضی بحکم الی الشر والفساد و دون الخیر والصلاح

سے گوید کہ میں آرزو ہے خود را خوب بے برآوردند و باز آن ستران را آرا بہا می

عمیق نسبوے گیا ہی اور دند کہ زشت و زبون و تشیل و گران بود غرض کہ شگب

مہلت و اوند باز دیکر جنگ افتادند یعنی پہر خوب ارمان اپنے نکالی اور پہر

ایسے بری گہاس پر اپنے اونٹوں کو لگے جو چینی چینی واسے بنتی حاصل بہ

کہ پہر فساد کے بائیں سوچنے لگی اور جگر ڈن میں پرٹے قال لعمرك ما حیرت

علیہم رما حمدم ام ابن ہنیک او فتیل المثلہ اللام لام الاستبارة و لعمرك

اپنا بدلایوی اور پلانہ بیٹی اور اگر کوے آپ اوکو پھیرے تو آپ اوس سے
 چپراو تہاوتی قال رعو اطمانم حتی اذا تم اور دو اعمار النفس می بالسلام
 وبالدم ویکذا فی الشرح و فی دیوانہ بیت رعو اما رعو اسن طمانم ثم اور دو اعمار اتیل
 بالمرح وبالدم فقال رعی الماشیة اذ مر جالس فی الرعی اسے الکفار و مفعول لعنل محذوف
 واستعیر لغو و معجم عن الحرب والظما بالکسر ما بین الوردین من المدة والمراد قدر الظما
 ومنه قولهم باقی منه الا قدر الظما فیه مضروب علی الطرفین و استعیر لزمان الاسترا
 و استکن فی تم لرعی المتعاد من الفعل والایراد فی الاصل ان یوتی بالابل الظما
 علی الماء و نقضیه الاصدار و استعیر لداخلهم انفسهم فی الحرب والعمار جمع غمرة و هو
 المار اکثریة المجتمع و استعیر للمعارک و تنفیری لتشقق و عنی تشققها بالسلح والدم
 کثرتها فان المار لا تشقق الا بما کثرت فیہ و یظہر فی کلمة تسل اشعار بحركة الدم و السلام
 فیہا کما لا یخفی لفعول رعی الفرقان و اوشیم قدر ما یکون بین النیتین من المار حتی اذا
 تم رعیهم اور دو ما یا عمیت تشقق بالدم و سلح لکثرتها اسے مزجوا عن الحرب
 زمانا ثم دخلوا فیہا الی ان یقینت الحرب الی اربعین سنة ثم گوید کہ ہر دو ذرت
 شران خود را بقدر زمانے پھرا گذاشتند کہ در میان دو نوبت آب میباشند تا آمیخته
 چون مدت چلرا بخت تمام آمد همه را بدان آہا غمے عمیق اور دند کہ سلح و خون است
 بود حاصل این کہ چندی آر میزند و بارنگینک افتادند و تا چل سال ہمین طور مبرر بود
 یعنی دو نوبت یقین سے اپنے اپنے اپنے اوٹوں کو اتنی مدت تک چراسے

قال المناقبية بيت وبنو قعين لاجل حاله انهم ائوگ غیر قلمی الاطفال ليقول لدس رحل
 شجاع منته نام السلاح مرعی بیہ فر الحروب کا سد قوسے ذی لمبده غیر ضعیف
 سے گوید کہ ہنر و مردی کہ دلیر دلاور و کامل سلاح و جنگ از مودہ و چون شیر جوان
 قوی گرون و تو منڈن زور آور بود بعینے السیر جوان کی پاس جو بڑا سورا اور پوری
 ہتیاروں والا اور لڑائیوں کا کھانا ہوا اور کہہ ہی شیر کی مانند قوسے اور تو منڈتھا قال جبر

متی بطلم یعاقب لبطلمہ سمر لعیاً و الایید بالظلم بطلم مجرور علی انه لغت
 اسد و بطلم مجرول و بیاقب معروف و الباء للمعاوضۃ ان کان لبطلم مصدر امضاً فالی
 المفعول والاستقانة ان کان مضاً فالی الفاعل و طلاق الظلم علیہ تجوز فان
 ذلك مکافاة الظلم دونہ الا اصلہ وان لا یحتمل ان ان شرطیۃ و ید مجرول و اصلہ
 مجرول اللام من بدہ بہ اذا فعلہ بہ ابتداء حذف الهمزة للضرورة و ابدلت الهمزة الفاء
 کما فی منہا الرفع فحذف الالف فی المضارع المجزوم و لبطلم معروف ثم انما وصفہ
 لما انه کان من رطل الحمد حسین و فیہ مدح الہما فی الحجة ليقول جبری علی الناس منی بطلمیہ
 احدہم یعاقبہ علی ظلمہ ایہ او بالکافاة علیہ بلا کث و مہلہ لما ان الکث یومع الضعف و
 العجز وان لم یظلمہ احد بالابتداء ^{من الناس} لبطلم احد انہم من قبل نفس ای لا یرال فی قتل و قتال
 فہو اما انرا و مو نور سے گوید چنان و سیری کہ پوستہ در کار زاری باشد و می فارغ
 نمی نشیند چنانچہ اگر کسی بروستم کند و انرا روشن برساند بزودی پاداش از او گریزی
 استبا کند خود استبا کند یعنی ایسا بڑا دلاور کہ جو کسی او کو ستاوی تو بہت جلد

فان کان
 فی الأصل ہمز اللام

وام تقسم کتبه للموت فانه يطعم النور المستة وقال ابن الاثير في الدعوات المنية
 والحرب والضعف والذم بقول فحل حصين على الضيف العسبي لدس مكان انش
 المنية والداية ولم الغيزع من بيوت كثيرة من قوم لمقتول او من قوم حيث كان
 قد تقرر الصلح ولم يتبينها ولم تتبينها ولم تضره مع كويديك بن حصين بن
 صنفم بران جهان عسبي بقرب مكانه حمدا وردك احبل مقدر ويا بلای عظيم
 انجانزل شده بود از خانه او قوم مقتول که دیگران خواهند برخاست ویا از خانه او
 قوم خود که آشتی تقر یافته زینهار ترسید ویا خانه های گرد و پیش خود را گاه کند و
 یا خود از آن گاه نشیند ویا از آن گاه نشیند یعنی هر حصین بن صنفم نے عسبی جهان پر ایسی
 حکایت حکم کیا جهان موت اسکی آگے تھے یا پڑے بلانازل ہوئی تھے اور مقتول
 کی گھروں یا اپنے قوم کے گھروں سے نڈرایا پاس پڑوس کو لوگون کو خبر کی
 یا وہ خود خبر ہوئی اسکی کئی قال لدی اسد شاکلی السلاح مقذف له لسبد
 اطفاره لم تقلم بدل من الاولة عسني بالاسد حصين بن صنفم نعت
 الجیش کجا تو ہمہ بعضی ہم و شاکلی السلاح معناه تام سلاح وحاده والاصل شاکب
 السلاح ثم وقع القلب والمقذف ان ارید به المرعے باحروب فهو تجرید فانه من لوازم
 المشبه وان ارید به المرعے بالحسم فهو ترشح فانه من لوازم المشبه به اسے الاسد
 فان الاسد یوصف بکثرة اللحم ولذا يقال له الریبال واللبد جمع لبدة وهو شعر
 المجتمع علی کامل الاسد واطفر کینه به عن السلاح و تقسیم الاطفار کناية عن الضعف

چپا سنی رکھا کہ کسک گھلا کھانا کچھ بڑا یا اور نہ کوئی پتا چتایا وقال ساقصی حاجتی تم العی
عدوی بالف من وراسه بلعم عتج بقول القول في نفسه كما في قوله تعالى وقال اسم

شتر مکانا بعد قوله فاستر با يوسف في نفسه ولم يب بالضم ويقال اتفاه به اذا جعله بينه و
بين عدوه والوارث شرک بین الخلف والقدام والمليح ان كان اسم فاعل من الحکم القرسس اذا

وضع اللجام عليه اوف نفسه فالمراد بالالف الف فارس وان كان اسم فاعل منه
فالمراد به الف فارس وكلاهما صحيح لقول وقال في نفسه اني ساقصه حاجتي من اخذ

الشار ثم اتقى عدوي من عبس بالف فارس ملجم اوالف فرس ملجم من اتقاسه
بحيث يكون ختبه نبي وبين عدو سے گويد کہ در دل خود چنان مقرر کرد کہ حاجت

خود خواهم برآور و يعني انتقام برادر مقتول خود خواهم گرفت و باز بہر سوار حساب روي
ہزار اسپ تيار کہ سپر من باشد از دست دشمنان محفوظ خواهم ماند عيسی سے جي میں اور

پہ ہائی کہ وقت پر اپنے حاجت پورے کر دکھا اور پھر ہزار سوار یا ہزار کھوڑے
اپنی دشمن کے سامنے لاؤنگا قال فتشد ولم العيس نزع بيوت كثيرة لدر سے

حيث القت رحلها ام قسم يقال شد عليه اذا حمل وضال وفرغ اذا انقض
وضيب بيوت نزع الخافض وروسے لم يفرغ من افرغ اذا بنه من فومہ و فی دیوانہ

لم تفرغ بيوت كثيرة من فرغ اذا انقضه و ضمير المفعول محذوف و لد سے متعلق شد
والرحل معروف والفتا الرحل كناية عن السندول فان الراكب اذا طرح رحله تقا
عن ركوبه نزل واقام والضمير الخبز والام قسم تقدمه رتبة وقسم الفرس من

او وجوب الدیات علیہم سے گوید کہ بجان گرامی خود قسم میخورد که چه خوب و چوسته
 مردمان اندان تو کم گرام حصین بن صمضم مرتبے کار سے خلاف مرضی آنان کرد
 و تا وانش بر آنان نکند چه بعد تقرآشتی یک مرد عصبی را که مهانش بود بعوض برین
 صمضم برادر خود کشت یعنی میں اپنے پیاری جان کی قسم کہا تا ہوں کہ وہ کیا اچھی
 لوگ میں جن کی خلاف مرضی حصین بن صمضم نے برا کام کہا اور تاوان او سکا او پر
 ڈالا یعنی ملاپ ہونی کے بعد اپنے بہائی کی عوض میں ایک عصبی مہمان کو اوستی جان

سے بار اقال و کان طوی کشتی علی سکنہ فلما ہوا بدایا ولم یحجم
 السکن فی کان لخصین بن صمضم والطنی معروف و لکشح ماکون بین الخاضرة الی
 الصنع الخلف و طوس لکشح علیہ اصمہ و عذہ اعرض عنہ و سکن خشتی و اسکنہ
 العداوة المحققة و قال فی القاموس و اسکنہ الحد و الابدان فی فیض الاخبار و معنی
 لا ہوا بے لم یبد و لذل اعطف علیہ لیتحجم التحجم الرحیل بالیمین اذا تکلم بکلام لا ینفم عنہ
 و روس و لم یقدم ای شبی من علامات تدل علی حد کابن فی نفسہ بقول دکان حصین
 بن صمضم المذكور اصغر فی نفسہ عداوة سکنہ فلم یبد با صراحة و لم یتکلم عنہا بکلام
 لا ینفم عنہا الصریح حتی یلکم کنا یہ او ولم یقدم بشی من العلامات سے گوید کہ
 حصین بن صمضم عداوت پہنان داشت چنانچہ نہ بر کسی صراحة ظاہر کرد و نہ حرفی
 بر زبان راند کہ معنی صریح او مفہوم معنی شد و با اشارہ و کنایہ بطلب اجنبی مستفاد
 می گردید و نہ هیچ علامتی پیش کرد کہ از ان پی میبرد و نہ بعینے او سو عداوت کم

بکل مدرطل و ثلث والاوقیه سبع مثاقیل و ثقیل مو نصف الوتیه والوتیه اثمان
 وعشرون و ثقیل اربعه و عشرون مثاقیل و ثقیل صاع و موطر طمان اوطل و ثلث مثاقیل
 ثلث کبکجات و لکبکجات و سبعة من اثمانه و المناط طمان و الرطل اشاعشره اوقیه
 و هی استار و ثلث استار و الاستار اربعه مثاقیل و المنقال معروف بقول فتخرج
 لکم من غلتها و ماخرج منها الا تحرج قری کاسیه فی عراق العرب علی جوده رعبا و قوه وجود
 من قفیز و درهم ای حسن و نقد لاصحابها و ذلك لان غلة ارض الحرب تخالف غلة
 ارض العراق ذاتا و صفاء حه گوید که باز برای شما پیدا واری خواهد آورد
 که دیهات سواد عراق با وصف آن قوت وجودت که دارد بما لکان خویش از نقد و خبر
 منید بندگان چنانچه که میان هر دو پیدا و است نجومی پیدا و استقامت است یعنی پیرتهنار
 است لیس اسی کا کبیت و نقد غله الا و یکا جو سواد عراق کی گاو گرانو اسپر مالکون کو
 همین دینی بین با وجودیکه و اسپن پیدا واری بین معروف و مشهور بین قال لعمری
 لکن عم الحی حربت علیهم بالایو ایتهم حصین بن صمضم اللام للقسم و المخصو
 بالمیج محذوف و هو موصوف بالکلمة الآتیه و یقال حرب علیه و سلان اذ اجنبی علیه فلزمه
 غرته و الطرف الثانی من متعلقات العفل فانه یقال حرب علیه و المواتاة المواتاة
 کالمواتاة و قد مر حدیث حصین بن صمضم فی الانتذار و هو مصفر حصن و الصمضم بالمعنی
 کزیر بقول العرب لکن عم الحی حنی علیه حصین بن صمضم بالکین موافق لهم و صمضا
 من قبله جلاد من غنم طارقا با حنییه هر بن صمضم بعد تقرر الصلح بین الفرقین او

وادس از چند شیرایشان خواهد برید غرض که چند مہرگلدہ نوزیرے
 گرم خواهد ماند و بعد از آن سرد خواهد افتاد یعنی پیرتہا ربے لوی ایسے بچی صندگی
 کہ وہ سارے شامت کی مارے قدر بن سالیف بد بخت کی سے ہوئی حسینے
 صالح عدیہ السلام کے اونٹنی کے کوچین کاٹین اور اپنے قوم کی متا ہے کا
 باعث پڑا پڑہ تہورے دنوں تک دودہ اونکو پلا دیگی پیر دودہ اونکا چور ہو گیا
 غرض کہ کوسے دن خوب لڑائی ہوئی پیرتہم جاویگے قال مقتعل لکم مال العز
لاہلہا قرے بالعراق من فحیر و درہم یقال اعلت الارض اذا ات
 بالعدۃ ای بلایخیز مہنا من الحبوب و بخونا وبالجملة ہوا بقال پیدا وار وادنے
 شبیہ الحرب بالارض ثم اثبت لہا بعض اوزہا فغنیہ استقارۃ کنیۃ والجرور نے
 لاہلہا للقرے لتقدمہ رتبہ فانہ فاعل الفعل المنفی والقرے جمع قریۃ
 والحار والجرور تخمیل استیکون صنفہ للقرے وان متعلق بالفعل المنفی وعن
^{ای بدوائ} بالعراق عراق العرب وہی بلاد معروفہ توخت من عبادان الی الموصل طولاً
 ومن القادسیۃ الی حلوان عرضاً وسمیت بلکثۃ عروق النخل والشجر فیہا
 ولاہنا علی عراق جبلة والفرات ای سواحلہا وہی معروفہ فی کثرة
 المزرع وجودۃ الریغ وکلمۃ من بیانیۃ متین الموصول والقریۃ بالقاف فالقاف
 فالعجۃ کیال عظیم سبع ثانیۃ مکالیک والکوک کتور کیال سبع صاعاً و نصف
 صاع او نصف رطل وثمان اواق والصناع اربعۃ ابداد و

للعلمان کتیل انیون کلہم مرفوعاً علی انه فاعل اشام کعبینہ فی قولہ علیہ السلام عور
 عینہ العینی والجار والمجرور متعلقا بہ والا حمر عند العرب کنایۃ عن الشقی المشوم لما
 کان بینہم و بین الدیلم بغض و عداوۃ و ہم حمر قال خداش بن زبیر ع و شقی الرماح
 بالضمیاطرة الحمر اے باللیام المشایم و عنہ با حمر عا و قدر بن سالف الذی کان
 قد عقر ناقہ صالح علیہ السلام و یقال لہ اشقی ثمود و کان فی الاصل من ثمود ولما کان
 ثمود بن جاثرو عا و بن عوح کلما ہا آل آرم بن سام بن نوح علیہ السلام قبیل لہ احمر عا
 حتی اشتہر بہ فی الشعراء قال بیت فمن کان الصلح فنیۃ فانیۃ کاحمر عا و او کلیب بن
 وائل و بذاکما اشتہر المنصور فی شعراء الغر س مع ان المصلوب فی الاصل نہو
 ابنہ حسین بن منصور و اشاع لہما یخالف ما اشتہر بین الشعراء و ان کان خلاف الاصل
 ولما لم یقف علی ہذا الامر لبعض شراح المثنوی الشریف اعترض علی مولانا راج فی
 قولہ عاقبت منصور بردارے بودیان ہذا یعنی عن تحقیقہ و الارضاع معروف و
 قد استعیر لاعداء الحرب ہولاء العلمان للمقتال و لفظ قطع الارضاع و قد استعیر لاعداء
 ایہم عن سنان الدمار بقول فتدکم اطفالا ماشایم کلہم کاشقی ثمود فی الشامہ و
 الکتبہ ثم ترضعہم ثم تقطع الارضاع عنہم اے نشد الحرب ثم تقترعے گوید کہ باز
 برائے شما بچکانے خواہد نہانید کہ ہمہ چون قدر بن سالف کہ اور احمر عا د
 و اشقی ثمود میگویند و پے ناقہ صالح علیہ السلام بریدہ باعث ہلاک قوم خود
 گردید موجب خرابی و تباہی شاخا ہند بود و بعد از ان چندے شیر خواہد

به استمرار القتال وهو مضموب على المصدرية وتستخرج مجبول من تحت الناقه
مجبولا اذا ولدت وتتم معروف من اناست اذا ولدت تورمين مضاعفا وكنه
به عن كثرة الضرب ولطمن بقول فتعلمك مثل طحن الرح حال كونه خفاضا
موجب على الاتصال فتلد تورمين تورمين اس تعنتكم كثرة الضرب ولطمن
والرمي مے گوید که باز شمار چون آسیای گردان آرد خواهد کرد و بیان
آن شتر ماده که هر سال برابر بار و بر میگردد و حامله خواهد گردید و دو گانه و گانه
یا پیش از آن خواهد آمد پیغمبر بار از کشتن و کشته شدن برابر گرم خواهد ماند
معین و پیره و مگوحلی چکی که بیطرح پیگی او برابر گها بن سوز میگی پیره و دو او
چار چار جنبگی عرض که لرسانه کاتار نه تو میکا او رهبت سے بارے جانگی قائل
فتعنتکم علمان اشام کلهم کاحمر عاد ثم رخص مقظم النماج ههنا استعارة
لولادة المردة فان اولاد الناقه لا يقال لها علمان شبه الحرب في السابق بالناقه
وههنا بالمردة والعلمان بالكسرة جمع عن سلام و طليق على المولود و من حين ولادته الى
شبابه و الاصل فيه علمانا بالتزوين مضمرة فاذا لکن مسمع عن العرف بالمفرد
كما في قوله عن نفيو فان مرد اس في مجمع اس مردا و اما الاشام افضل صفة من
الشوم ضد الممين نعت علمان و الجمع اذا كان على وزن المفرد يوصف بالمفرد
ولا يبعد ما يكون العلمان مضافا الى الاشام اضافة الموصوف الى الصفة على قول
الكلوفيين و كلهم مرفوع على الابتداء و الجار والمجرور حسبه و النحلة تهاهنا نعت

الخو وقال الهندي مبيت فابلو في مبيتكم لعل اصلاكم واستدرج نوايا مرفع اصلا
 بل سئل قوله تعالى لعل المبلغ الاسباب وجرم استدرج ونوايا اصله نوايا البيت
 الالف يار كما هي لغة نذيل والالف فيه للاستبعا على ان الرشد صرح في فصل
 العطف بجواز الاختلاف في الاعراب بين المعطوف والمعطوف عليه بقول نحو
 تعجبوا الحرب بعدت عودها وسكونها تعجبوا باند مومة العواقب وتغرض اذا غرت
 كالكلب الضاري فمشدا شد اذ النهار مے گوید که هر گاه سیه که جنگ از سیه
 از خود خواهد چسبنا نیا آنگهان خواهد چسبید که انجامش به نخواهد بود و وقتی که
 او را بگنگ سگ گرم چسبید خواهد گنجت لبان آتش تیز خواهد برخواست و بیا
 گرم خواهد شد عین چسب نم نیشی بهای لرایی کو با جلا که جگه سے اوها وگی تو بہت
 برے طور سے اوٹھیں گی اور جبا و سکونہ کا وگی تو بہت ہی دہمت پھر کیے قال
 فمعرککم عن الریح شفاطھا و تلفح کثافا تم تملیح قستم العرک الدلک
 و الطحن و البارجع علی اومع و الجار و المجر و حال من الریح و النقال بالثمن
 فالنار ما یحفظ به الدتین و الریح من الارض و یوصنع تحتها فارسیہ سفره آرد
 و مہندیہ گردنڈ قال فی القاموس و قول زہیر شفاطھا اسے علی شفاطھا اومع شفاطھا
 ای حال کو مٹھا طاختہ فانہم لاشیفلون الریح الا اذا طحت و فیہ اشعار بان الضمیر
 المجر و ذیل الریح دون الحرب و تحت الساقہ اذا حلت و استمیر الاستعداد الحرب
 لتفصال الکشاف بالکسر ان تلفح الساقہ عاتین متوالین و فی کل سنۃ و عنہ

حقیقت جنگ میدانید چه شما علم استدلالی و علم ذوقی هر دو حاصل است و آنچه
که از آن گفته ام حدیثی نیست که بر حقیقت او آگاہی نباشد یعنی لرٹائی کے حقیقت کو
خوب جانتی ہو کہ وہ پراسخت امر ہے اور یہ بات مسیدی انکل سچو نہیں ہے قال

مسی تعبتو یا تعبتو یا ذمیتہ و نصری اذا خیرتہنوما فتضرم یقال لغت
الغائقة اذا عملها علی السیر وہی جالسة و استعیر لاثارة الحرب بالکفة و نصب ذمیتہ
من الضمیر المنصوب الثانی و صلازا بجزار غیر الشرط و ضری بہ بالمحبة فاللهمة کمرضه
اذا غری الکلب علی الصید اے نار وصال و منہ کلب ضمیر و انضریہ بتفخیر

منہ و هو اغرا را کلب علی الصید و هو استعارة مفرقة ان استعیر لبعیان الحرب
ویرجوا و کئیثہ ان شبه الحرب بالکلب و اثبت لها الوازمہ و کذا الامر فی الجوائف
من نضرم و تلفح و تنبح و ضمرت النار بالمعجزة فاللهمة کفرج اذا اشتد حرکة و الفعل
علی نضری مجتہل المحرم و الرفع اے کان مجزوماً محرک بالکسر اذ کان مرفوعاً

فاتبع رندا کسر کما فی قوله الاتی عم وان لغتی بعد السقایة یکلم کسیر المیم تنبا للفتی
الاخر فان قبل قد ثبت ان المعطوف کیون فی حکم المعطوف علیہ و ج یلزم عطف

المجزوم علی المرفوع فان کان مجزوماً و هو معطوف علی نضری لزم عطف المجزوم علی المرفوع و
صرفاً و عطف علی بعدة الازعال المجزوم لزم الرفع قلت صح عطف المجزوم علی المرفوع و قد قرأنا فی

قوله تعالی و من یقی و یصیر یا ثبات الیار و حدم بصیر فالاول مرفوع و الثانی
مجزوم یض علیہ فی المعنی و القرارة الشاذة ما یتشبه به صرح بہ فی اصول

فی دیوانہ معتبرہ باعراب المجهول فی مجموعہ تہ والا ذخار الجمع و اتحاذ الذخیرة و
 النعمة الاستقام و استریدین التاخیر و التعمیل علی عسلیل منع اجمع البحر المخلو بان یقفی
 عنہ و اشعر بیل علی ان زہر کان یعتقد یوم الحساب و کتاب الاعمال و المعجزات علیہا
 و یویدہ ناسیل نہ کان نصرانیا یقول یقع التاخیر فی العذاب علیہ فی وضع فی کتاب
 الاعمال فتیخذ ذخیرة لیوم الحساب و یقع التعمیل فیہ فیتقم علیہ فی الدنیا مع کون
 کہ یاد زکاتش تاخیر کردہ شود پس در نامہ اعمال بہادہ میشود پس برای روز حساب
 ذخیرہ کردہ شود و یاد معجزاتش نہ ودی نکار بردہ شود و انتقاشش در اینجا گرفتہ شود
 یعنی یا تو بیل اولی جاوے پیرودہ برے بات اعمال نامہ میں رکھی جاوے پیر روز
 حساب کی لئے ذخیرہ بنا سہی جاوے یا بہت جلدی برتی جاوے پیر انتقام
 او سکا لیا جاوے قال و ما الحرب الا ما علمتم و قد تم و ما ہو عنہا ما یحید
 المرجم کلمة التعمیم کما فی قوله تعالیٰ تعشیم من الیم غشیم و صغیر الموصول محمد و ف
 و فی الاحالة علی علمتم و ذوقتم و العدول عن الشرح و السببان اشعار بان بیانہ خارج
 عن طلاق الشارح و الضمیر المنفصل المرفوع و وضع موضع اسم الاشارة کالمصنوع
 فی قول الشاعر کانه فی الجملہ یب علی البہق و المشا لیبیہ و القول المذكور اعنی و ما
 الحرب الا ما علمتم و قد تم و عنہا متعلق بمحمد و ف غیرہ المذكور و الحدیث
 المرجم مالا یوقف علی حقیقہ بقول و ما الحرب الا ما علمتم شانہ و قد تم علمہ اسے
 امر شدید خارج عن البیان و ما قولی ہذا حدیث مرجم عنہا عیہ گوید کہ شما

الاحلاف و ذبیان رساله ہی اکثرت نہتتم کل مقسم علی اناقتا الحما و تراصینا
 سے گوید کہ آگاہ باش سے مخاطب و باسد و غطفان این پیغام از من رسا
 کہ شمار نوع سوگند برین خوردہ اید کہ ناماضی شدیم و ہشتی کردیم بعینے او مخاطب
 یہ پیغام میری جانب سے نہی اسد اور بنی غطفان کو پہنچا وے کہ تم سز طرح حکم
 قسمین اسپر کہ ہستی ہم را ضی رضا ہو گئی قال فلا کتمن اللہ ما فی نفوسکم
 لیخفی و مہما کتبتکم اللہ لعلم قال کتمہ ایاہ اذا اخاہ عنہ قال فلا کتمون اللہ
 جدیثا و اعقل لہنی الخاطسین بالنون التثنیۃ و عنہ یہ الکتمان بحسب الزعم و اللام
 فی لیخفی اللغۃ و کتبت مضارع مجهول و فاعلہ اسکن فیہ و اللہ منصوب علی المفعول
 یقول و اذا حلقتم جہا یا کتم فلا یجوز لکم ان تخفوا علی زعم الفاسد ما فی انفسکم من بعد
 و نقض العهد علیہ تعالیٰ الخیفہ ہو علیہ و مہما خیف علیہ شی علیہ لامحالة فانہ یعلم اللہ
 و ما یخفی سے گوید کہ چون سوگند بخوردید پس ما فی الضمیر خود را بر خدا ی تعالیٰ
 با این گمان مخفی کنند کہ بر مخفی بماند چہ ہر چہ بحسب زعم فاسد بر و مخفی کردہ خواہد
 او خواہد دانست یعنی جب تنہی طرح حکم قسمین کہائین تو ہر بات اپنی
 دل کی با این خیال اللہ تعالیٰ سے پھنچا و کہ وہ او سپر چہ رہی جو تم چھاوگی وہ جان

لیکہ قال یوحی فی صنوع فی کتاب فید ضر لیوم الحساب و یحیل
 فیتقم الظاہر ان کین یوضہ معلوما علی اسیکون بدلائن بعلم و کذلک بعلم یقیم
 و مناسبتہ الفعل اللاتے اعنی یوضہ حکم باسکون ملک الافعال جہولہ و قدرہ اثباتا

و کتب اللان خاثری
 لکھنؤ
 تصدیق الواقع الاصح و المکتب

المدفون بعد الدین عمرو و عبد اللہ بن الزبیر رضی وقال قتیب بن زبیر العسبر
 عن فاطمہ قطعت بجم الانبائی اے محمد بنیہ و حکل و المعالم جمع معنم و ہی انستیمہ و بطیتر
 علی بالحیل بل اجود مشقہ و من الصوم فی الشار عنیمہ بار دہ و ہستی جمع شتیت
 لمعنی المتفرق و الاقال بالفار لکن اسب جمع منیل و ہر ولد الناقہ اذا فصل عن الصبا
 و المرتم بالزاد حجتہ فالنون کم عظم و ولد الناقہ اذا قطع من اذنیہ شے ثم یرک معقلا
 و الاعنیل و کذا الابالکریم و وصف الجمع بالغیر و علی انہ جمع علی وزن مفرد و تلوی
 فصار معانہ متفرقہ من فصل کریمہ نرنہ عنیمہ من مالکم القدیہ ساق الیہم و شجرے
 مے گوید کہ چنانچہ تمام متفرقہ کہ شجر گنگان بنیب و حیل است از ماں قدیم
 شامسوی ایشان فرستادہ میشود یعنی تمہارے موروثی مال میں سے متفرق
 عنینین جو اچھی نسل کے پورے بونہی بن اون لوگو کو جو جانب روانہ کئے جاتے

ہین قال الاباطع الاحلاف عنی رسالہ و ذبیان بل اقسمتہ کل مقسم
 و روس من مبلغ الاحلاف علی ان من استہامتیہ و عنی بالاحلاف بنی
 اسد بن خزیمہ و بن غطفان بن سعد فانہم كانوا قد تحالفوا علی اہل تاصرا قال
 فی القاموس والاحلاف فی قول زبیر اسد و غطفان لانہم تحالفوا علی التناصر
 و انما ذکرہم لانہم كانوا معہم و تدارکام ایضا کما قال فی مقیدہ اخرے بیت
 تدارکنا الاحلاف قد تل عرشہا و ذبیان قدر لت باقداہا المنقل و ذبیان ^{عطف}
 علی الاحلاف و ہل معنیہ قد و المقسم بالضم مصدر یقول الایا ما طلب الیہ عنی

نسبت و نابود کرد و بیخا پنجه غیر مجربان تقزیر ادا ای آنها پر دستند یعنی
 سیکر و ن او نگوئی خونها کی مقرر سنے سے زخم او کی مسٹ گئی چنانچه وہ لوگ
 او کو تھوڑے تھوڑے ادا کرنے لگے جو محض بکینا ہتے قال پچھما قوم لقوم
 عزائمہ و لم یحیر قوا بسینہم ملا حیحہ الغرامتہ ما یزیم ادارہ سوار کاں بالالبابہ
 او بالالترام حال او مفعول لہ و اہرق الدم صلبہ و الضمیر المرفوع لقوم المرفوع و المجرور
 نے میں ہم قوم المجرور و الملار بالکسر ما یلایہ الشیء و الحجیم بالکسر یا حجیم بالفتح جام فیاقی بہ الدم
 و یقال لہ فی الفارسیہ شیشہ حجامت و شاخ حجام و سفہ الہندیہ سیگی و گلکاس
 یقول یو دیا قوم لقوم نجما بعد نجیم و ہے عزائمہ علی المودین حیث استزما بانفسہم و الحجام
 انہم لم یقول لہ فی الذین یعطونہم قدر ما یملار الحجیم من الدم سے گوید کہ ان شتر
 قومے برای قومی بطور تاوان بر خود لازم گرفتہ قدرے قدرے میدہند و لطف ابن
 کہ انیان در آمان یافتہ خون ہم بر خیت کہ شاخ حجام را پر کند یعنی اوں اوں کو
 ایک قوم ایک قوم کو تھوڑے تھوڑے کہہ کی دیتی ہیں اور مزایا ہے کہ دینی والوں
 نے لیز و الوں بن انسا لثوبہ ہی ہتین گنہ یا جو سیگی والے کے سیگی کو بہرے سے قال
 فاصبح صحیرے نسیم من تلامذکم معانم شتی من اقال من تم یقال حلہ
 اذا ساقہ و لعل جمول وروبے بجزی و لہ تلامذ جمع تلید و ہوا القیم المور و شتر
 المال و ضمیر الخاطب اللہ و حین المذکورین و بجز ضمیر الجمع لکسٹے عندہم علی ان زیاد
 بہ ما فوق الواحد و سنہ ما جار فی حدیث زہرہ بن معبد حیث قال ضمیر کم و الضمیر

شدیدی خدای تعالیٰ رہنمائی تھا بادوہر سیکہ اندوختہ بزرگان بصرف آردو
 مباح مردمان گردانہ معظم میگردد یعنی تم دونوں سعد بن عدنان وغیرہ کے بڑے
 بڑے لوگوں میں ماسے گرامی ہوئے خدا کو ایسی ایسے باتیں بتانا جتنا ہے
 اور جو کوئی باب وادی کا اندوختہ لوگوں کی ہی مباح کرے وہ سب کی اکٹھی
 ہیں معزز ہو گا قال لسنی الکلام بالمتین فاصححت یحییٰ ہما من لیس
 فیہا الحجر لمعت فی الدروس والعقل باطن معروف والکلام بحجرات وایحیی
 الادار بنجا بنجا اسے قسطا قسطا من الحشم وهو الوقت المضروب ولم تکن فی
 اصحبت المضروب فی حیثہا المتین والحجور فی فیہا للکلام والحجیم من اسے
 بالحجر ومعنی بالوصول کلام من الحد وین وذلک لان الحجر مے تک الکلام کان
 حدیث بن بدر الفراء سے احد بنی فوازہ بن ذبیان حیث امر عمیر بن فضلہ الفراء سے
 بان بطیم وجہ و حسن فرس قیس بن زمیر العسے فطلم وجہ و کاوان سین فرس
 حدیث بن حمید بن خلف العسے قائل عوف بن بدر الفراء سے ثم حکم بن
 بدر الفراء سے قائل مالک بن زید العسے ثم عارف بن زید العسے قائل بن زید الفراء سے
 بن عسے العسے قائل حدیقہ بن بدر المذكور و لا علاقہ للمد و حسین المذکور میں ہم
 فافہما کان سعد بن ذبیان یقول تعفت جراحات الطریقین بالمتین من
 الابل حیث تقرت للادار فصار تبحر یو دینا بنجا بعد بنج من الحجیم فی
 ملک الجراحات سے گوید کہ زخمہاے فریقین بدایات صد با شتر

المدح والثواب بذلك الصالح بعیدین میں انتم العتوق رخصتوتیہ سے کہو پید کہ
 پس شمار مقام میں و ثواب ازین سستی ممکن شدید وار عتوق آبار و اجداد
 عتوقت او کہ در صورت اغراض شمار شمار عایدے گشت نرسنگنا دور افتاد و پیر
 یعنی پیر تم دو نو کو صبح کے ہونے سے اچھی جگہ ہاتھ آئے اور اپنے بزرگوار کے
 ستاین اور او کو خدا سب کی ادھانی سے بہت دور سے غرض کہ اگر کوئی
 قائم رہتی اور تم صلح کرنے تو بیان اور بعضین اپنے بزرگوار و کنی ستانی کی عیث
 پڑتی قال عظیمین فی علیا معدیہ ہتیمیا ومن سبب کثیرا من الحجۃ عظیم
 و علیا یالضم و العتقر تانیث الاعلیٰ صفتہ محذوف حذف کثرۃ الاستعمال نصا
 من الصفات الغالیۃ ویراد علی ما یضایف الیہ و من علیا مضر اسے اعلا تا و
 عنی بمعنی معد بن عدنان من مضر و رقیقہ و ہم نضیف العرب و التسم الثانی
 منہم آل عیرب بن قحطان و کل حمی من اجبار الیہ من آل عیرب و ہتیمیا علی حفظ
 الجہول و عاینہ زنی و یوانہ و عیشیرا اسے فی علیا معد و غیر ما من آل عیرب بن
 قحطان و الاستباحتہ الاباحتہ و الاستیصال تیقال استیاہم ادا استاہلم و انکرنا ال
 الجمع و المجرہ یا کیوں من الآبار و الاحادیث عظیم نضیم الحجۃ من حد کرم بقول نضیر
 عظیمین نے اعلیٰ بنی معد بن عدنان و عیشیرہم یا کما اللہ مثل ذہابا و لا غرو
 ضیہ فانہ من سبب لسانسرا و رثہ من الآبار الکرام و من الہال الجمع عظیم فی الناس
 لامحاکمے کو یہ کہ شمار و وعدہ کرام بنی معد بن عدنان و عیشیرہم ہی گنہ

مافات و اما صدقہ و تقاضی ان یعنی بعضہم بعضا و ذوق الشی اطعمہ و خلطہ و عطر شرم
 کنایہ عن الحرب الشدیدہ و صدقہ ان شرم انت الوجیبہ مجلس و مقعدہ کانت
 عطرہ فی نایہ تمیخ لظرفاذا ارادوا القتل یقومون بالنیب و البطر ہا فیتدالعمال
 و کثیرا فقالوا ہاشام من عطر شرم شرم استعملو فی الحرب الشدیدہ کنایہ و منہ قول عباس
 بن مرداس زہد بیت ولم احبس سفیان حتی اقمیتہ علی ما طراذینیا عطر شرم
 ای حرب شدیدہ و قیل ہو نوع من العطر کیون شاق الذوق و علیہ بنا کیون اضافة العطر
 الیہ من اضافة العام الی الخاص و کیون ہو استعارۃ لشی شاق الذوق کانتقرانہ و الذوق
 اکثر قول تلاقی تینا عبد او ذبیان و او کتھا ہا بعد ما کان انسی بعضہم بعضا و ہو انہم و کثیرا
 ما کان کسرہ شاقا علی الفریقین سے گوید کہ شمارہ و عجب بن بیان را بعد ازین دریا
 و تلاقی مافات کردید کہ یک دیگر افتا کردند و جنگ عظیم ہر دو سے کار آوردند
 و یا امری شکستہ کہ سختی او سخت و گران بود یعنی تم دو نون سے عجب آوردند
 کو بعد اسکی سنبہا لاکر وہ اسپین زہد کے قضا ہو گئے اور بڑھے ہا سے لڑایا
 لڑے یا قرابت سے شقی کو ٹوڑا جب کا توڑنا بہت ہی دشوار تھا قال وقد قلنا ان
 مددک سلم و اسعما بال و معروف من الامر سلم سلم بالکسر و الفتح
 الصلح و نیت کا الحرب والواسع ضد الضیق اسے سلم الی الی و المعروف بالی عرف
 العقل البلید و الشرع یقول حسنہا لکسر ما انکرہ العقل و الشرع و کیون متبیحا
 و ہوا المراد بقولہ تعالیٰ امر بالمعروف و نہی عن المنکر و الامر بالقول تعالیٰ

و تا شین من مولد رسول اللہ صلی علیہ و آلہ و سلم و نحوہ نفس علیہ ابو العناء یقول و اذا توسع الکف
 کذا تک فاقسم بالعبیت الکریم الذی طاف حولہ رجال نوبہ من آل فریش و
 آل جریم فی اوقات مختلفه مع گوید کہ پس سوگند میجویم بان خانہ کہ از فریش
 و جریم کسانی طعانش کرده اند کہ اورا بنا موذہ اند یعنی پیر من اوس گهر کے
 قسم کہانا جون جب کی گرد فریش و جریم من سے وہ لوگ پیری من جنوں نے
 اوسکو بتایا قال یحییٰ النعم السیدان وجد تما علی کل حال من سجیل و مبرم
 ایمن القسم و المحض و المدح مخذوف و وجد تما مجبول و الحجاز الشایه دعائیه
 و السجیل بالہمتین الجبل الذی لہ طاق واحد و یقال لہ فی الفارسیہ سین
 یتمای و فی الہندیہ کبرسی و المبرم بالوحدہ مکرم الجبل الذی سجیل
 طاقان ثم تفصیل فارسیہ سن دو تالی و ہندیہ دوہری سے و لاسک
 ان التالیہ اتومی من الاول و استغیر الحال الضعیفہ و القویۃ و سکنہ ہما عن
 الدوام و الاستمرار یقول فاقسم بالعبیت قبا لنعم السیدان انما وجد تما علی
 کل حال ضعیفہ و قویۃ اے دایما استمرار سے گوید کہ سوگند راست کہ بعد
 میجویم ہر این کہ شمارہ و خوب سرداران بشید ہر حال سلامت
 باکرامت باشید یعنی من بیت اللہ کے سچی قسم کہانا جون کہ تم دونو
 بلاسک اچھی سردار ہو ہمیشہ سلامت رہو قال تدار کتما عیب سو و نیار
 بعد ما تھا تو او دو قوا سبب ہم عطر قسم التدارک التماس فی وادک

برخاستند و در باب اصلاح عیس و فہین سعی بلیغ بکار بردند بعد از آن
 کہ مرثیہ مراعات و قرابت بحکم قتل و قتال از ہم سنجیدہ بود یعنی بنی غنیمت مرثیہ
 میں سے دو پہلی آدھے اور بعد اسکی کہ عیس اور دنیاؤں میں بہانسی بندے
 کا رشتہ ناماڑے ہر طینے کے باعث سے یک قسم منقطع ہو گیا تھا آپکی صلح
 مصلحت میں بیٹے جان اپنے لڑائی قال فاقسمت بالکیت الذی
 طاف حولہ رجال نبوہ من قریش و ہجر ہم الفار للنعقیب و الماسی
 بمعنی الحال و من میانیتہ و قریش لقب نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن بدر کہ بن ابی
 بن مضر علی الاصح فاقسمت انہ اسم قریش بن بخیلہ بن غالب بن فہر بن مالک
 بن نصر بن کنانہ و ہجر ہم کہ قنفذ بن قحطان بن ہود علیہ السلام کا بن جہلم
 احیاء الیمین تزویج فیہ اسماعیل علیہ السلام بر علقہ بنت رضاض بن عمرو بن
 الحارث الجریسی و ولدہ عشرۃ اولاد ثم لما تو فیہ علیہ السلام تولى انہ بت
 من اسماعیل امر البیت ثم تولى بعده جدہ مضاض بن عمرو و فیہ یقول بعضہم
 عم و نحن و الاء البیت من بعدنا سنب و کان الامر کذلک حتی جا اسیر
 و دخل البیت فترہد فنباہ رجل منهم یسع لعبر و الجار و دیکنے باسب الجہد
 علی بن ابراہیم علیہ السلام ثم غلبت علیہم بنو خزاعہ و اخر جو ہم من کلمہ و تولوا
 امر البیت الی ان اشتد قضی بن کلاب بن مرہ القرشی منقطع البیت
 من بسب عقیبان الخزاعی برزق من الخمر ثم بدت قریش سنۃ خمس

وقال حسان بن سعيد بن من ورد البرصين عليه السلام والبرصين نهري مشرق والبرزق تقويم
 المشجبه على المهتمه جمع زرق ولا يكون الماء ازرق الا اذا كان عميقا ونسبه
 على الى لية والجمام جمع وهو الماء المجمع مرفوع على انه فاعل بزرقا ووضع العصار
 كثرية عن الافانته والحافه نعتين المباديه والتعاب وتشم اذ انصب الخيط فيقول
 فلما وردن الماء قد كان عسقا حشيشه ارزق اللون امن عليه اقامه الحاش
 المتخيم مع كويدك بعد ازان چون برآي رسيدند كه مسير عميق بود خست اقامت
 انداختند و چون کسی كه طرح اقامت. اكنند خيمه نصب كردند عيسر پر جب پاي
 پر پوچين اور حال بيه تنه كه ده كه آسبه نيلاد كه شامی ديا تا تو وين ديگا گيا اور
 بود بعد بهار اناؤ الا قال سعي ساعيا غيظ بن مرقه بعد ما تميرل ما بين
 المشيرة بالدم الشى او العد وعنى بالسعيين المذكورين برهم بن سنان
 او اخوه خارجة سنان والمحدث بن عوف على الاختلاف المذكور
 و غيظ بن مرة آل غنيظ بن مره بن عوف بن سعد بن دنيان بن غنيظ و
 ما صدرية والتبزل بالوحدة فالمعجزة المشق والتفرق وبالموصولة الضلعة
 والفرانج بالمشيرة مجموع عيس ودنيان فانها اخوان ابنا غنيظ بن ريش بن
 غطفان وبالدلم لقتل والظرف متعلق بالفعل يقول سعي ساعيان من
 بنى غيظ بن مرة للاصلح بين عيس ودنيان بعدا تفرق بالحرب وقتل
 ما كان بينهم من الصلحة والقرابة مع كويدك چون از آل غيظ بن مره دو

قدسے انرا بریند و حال این بود که در سو دہاسے فراخ و نوساختہ نشستہ بود و بعد از
 وادے صوبان سے نمایان ہوئیں اور پہاڑ کو طی کیا اور حال تھا کہ چوڑے
 چکی خاصی سے ہو دون میں سوار نہیں قال کان قہات العہن فی کل
 منزل نزلن بہ حسب العنالم الحظیم الفحات کغراب الاجزاء المصوتہ من الشی
 من قہتہ اذا کمرہ والعہن الصوف المصبوع مطلقا وبتیل الاحمر دارا و بہا قطعات
 العہن التنی بہا الہواج و حقد نزلن لغت منزل والضمیر الجہر و للمنزل و انفا
 فانزلن عنب الثعلب و حسب شترتہ و سیتفا و من الصراح انہ شتی ثم الاول فی العاویس
 و الحظیم الکمر الشیہ و لعنل عجول و حبلہ لسنفی حال من حسب الفئار و انما قیدہ
 بلانہ لا یتقی علی لوندہ و وقتہ بعد انکسارہ بقول کان قطعات الصوف المصبوع
 التنی زمین بہا الہواج فی کل منزل نزلن ثمرات عنب الثعلب و ہی غیر
 کسورۃ سے گوید کہ گویا پارہی شہم رنگین کہ ہو دہا را بدہا زیب و شیت وادہ
 و انہ ہی کوے تازہ سے نماید کہ در رنگت رو سے خود صحیح و سلامت مادہ و آفتہ
 بدہا زیبہ یعنی وہ جس منزل میں او ترین وہاں وہ بکڑے رنگین الکا
 جو ہو دون پر زیب و زینت کی لئے لگائی تہ کھ کی پہل دکھائی و سیتہ میں
 جو کوئی ہولی نہیں میں قال فلما ورون المار زرقا جماہ و صنعن حطی
 الحاضر المتحجیم الظاہر ان اللام فی المار للعہد الخارجے والوز و اذا تعلق نحو الما
 تنقید سے بظنہ و اذا تعلق بالقوم و نحوہ تنقید سے بعد لے قال تعالی فلما مارہ میں

گفته یزد و دلک فانه لایستقیم و کف فی هذه الحال و کذا یرو و ما قبل انه یقال در ک علی البدر
 اذ اشقی رجله و وضع احدی و رکبته علی السرج فانه غیر صالح فی حال علو المكان المرتفع
 لما انه مصرعه نداء السوبان بغیر المهتد علم و اذ و یسا عده قوله الاتی مع طهرن من السوبان
 ثم خرجنه فان الخرج قطع الواو سے عرضاً و اللام فی زایدہ و یعلون یفعلین جمع الموش
 الغایب و المتن با ارتفع من الارض و صلب و الهجته حال من الضمیر فی و رکن و
 الدل السکینه و حسن المنظر و التبه و الشمال و نحوہ و الناعم لبین المجد و تسمین البدن
 و التغمم الترف و طیب العیش و الهجته الطرفیة حال بعد حال بقول و عدلن فی و اذ
 سوبان و من یعلون ما ارتفع منه و علیهن ذال الناعم الطیب العیش مع کوهید که گفته
 رفته در وادی سوبان افتادند و حال امین بود که بر جاسے طبعه شس بجالی بر آند که
 شکل و شمایل و وفار و تکمین نازنیاں ناز پر در و ده مید شتند یعنی جل چلی و اذ
 سوبان مین آمین و در حال بیه تناکر اوسکه او نمی حکم بر لیسے حال شتر تهمتی زمین که کہا می
 لادلی نازنیاں کار رنگ روپا و نر نایان تھا اور ویسی ہی بہار سے بہر کم تہیں قال
 طهرن من السوبان ثم خرجنه علی کل قسبی قسبیب و مقام الخرج
 قطع الواوی مطلقاً و عرضاً و القین الحداد و کل صانع فائق فی علمه و عسی با یعنی
 الہودج الکامل الصنعة و القشیب بالقاف فالعجزة المجدید و القدیم و عسی بہ المجدید
 و المقام بالقاف لمکر م الوسیع بقول طهرن من سوبان بعد ما و رکن مینہ ثم قطعنه
 علی کل ہودج جدید وسیع مہیکوید کہ ازان و اذ سے ظاہر شدند و بعد

و دلک ثابت
 ان اللہ لا یخون
 علی الاعلام
 یزایدہ
 ۱۷۵

قتلہ اور سزا کے لئے کافی ہے اور ایسی حرکت و الحرام میں لایحیو قتلہ لایحیو قتلہ کا ذکر فی الحرمین یا غیرہ میں ہے اور ابن
 ہارثہ الغلیظیہ نے عن جانب ایمانہن و کم فی ذلک الحبل من محل یحیی زقلمہ
 او یحیی قتلہ و محرم یحیی قتلہ او یحیی قتلہ ای کم فیہ من عدد و صدیق و علی الثانیۃ
 جعلہ العنان و ارضہ الغلیظیہ و من فیہ من عدد و صدیق عن ایمانہن مسیوہ بکہ
 کوہ قمان و زمین جنت اور اوہرکہ و ران کوہ از دوست و دشمن بود ہر را ہر
 جانب راست اند جنتند و ران کوہ بسیارند کہ قتل آنان جائز است و یا قتل را
 جائز سے و ازند و بسیارند کہ قتل آنان حرام است و یا قتل مرا حرام سے و اتند
 یعنی کوہ قمان اور اوہرکہ جنت زمین اور اوہرکہ کہ زمین و الون کو انہی و انہی
 و الہا و حال یہ ہے کہ اوہرکہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جسے خون حلال ہے
 یہ خون کہ حلال ہے اور بہت ایسے ہیں جن کا خون حرام ہے یا مسیری خون کو حرام
 سمجھتے ہیں غرض کہ وہاں دوست و دشمن دونوں قاتل و درکن فی السوا
 فعیلون قتلہ علیہم دل الناعم است نعم قال فی الصراح و يقال و رکن
 اسے عدلن و قال فی الفایق فی شرح قول النخعی و ان کان ظالم لم یحیی
 عنہ التوریک من رکن فی الواو سے اذا عدلت فیہ و ذمیت ثم استشهد
 بہذا البیت فح مدناہ عدلن فی السوا بان و ذمہن منیہ و ما قبل ان التوریک
 رکوب اور اک الدواب و معناہ رکبت ہذہ السنوۃ اور اک رکابہن نغیہ انہ
 لا یلایم الظاہین فانہ لا یقال الظنیتہ لالمن کانت فی الہو و راج علی ان قولہ

کسی کہ دروس پر پروان خورے مجید یعنی او زمین اوس باینی تکلف کی
 لئے اچھا متع ہے جبکہ اور اوس کی عادت اور نشی گاہی کا پکا سودا
 اور ایسی دیکھنا جس کے لئے گورنری کی خاصی جگہ ہے جو پر یون کو تازہ رہتا ہے قال
 بکران کجورا و اسحران لجره فہن و داوسے الرس کلید و الفم قال
 کبوا اذا اخرن کجورہ و اسحران اسحران فی السحر و اسحر قبل الحبر فانه الظلمہ فی اخر
 اللیل و الرس و اذ بعینہ و الاضاقہ من اضاقہ العام الی الخاص بقول فخر بن
 تارہ من الصریح و النور منشر و اخر سے من السحر و الظلمہ باقیہ فہن ملین و اویہ
 الرس فی النور و الظلمہ کما یلین المید الغم فیہا من غیر تکلف مسیگو مید کہ گاہی
 بگاہ برخاستند و گاہی در آخر شب برآمدند و در روشنی و تاریکی ہوا سے رس
 چنان بل تکلف میرسد کہ دست بردمان میرسد یعنی وہ اویس سویر سے
 اندر میرے اوجالی مختلف وقتوں میں اگر سے تکلف اور اوسے رس میں اسے
 پہنچین جسے اتہہ کو پہنچتا ہے قال جعلن القمان عنین و حمرہ
 و کم بالقمان من محل و حمرہ و سہ دیوانہ و من بالقمان القمان بالقمان
 و النونین کسیاب حبیل لبسی اسد و الحرن الارض الخلیفۃ فیتن السہیل عطف
 علی القمان و الضمیر الحمرہ و من علی المر و ایہ التانیہ موصوۃ عطف علی القمان
 و من بیانہ و علی الاولی تیزہ فان کم خبریہ و اسل من یدخل فی الحل و من
 جہنک الحرام و لایسے حمرہ الشہر الحرام و المحرم صندہ و استیبر الحل لمن یجوز

بل غیر شش فی الہوا و ج و العناق جمع عسقیق و ہونخیاہ کل شے و انکثرہ بالکسر
 الستر الرقیق بطرح علی المنظر والورا و بالکسر جمع و ر و معنی الاحمر الخفیف الحجر
 و ایراد الجمع مع کون فی علقہ ظاہر اسنجدی علی انہ علی وزن مفرد من الاسمار مع انہ لاشی
 وزنہ وزن الفعل و الحواسی اللطراف و المشاکتہ کبیر الکاف صنفہ من المشاکتہ
 یفتح الکاف ہنماہ المشاکتہ فی الحجۃ تجرور علی انہ نعت کلمہ و ر و سے عم و راد الحواسی
 لو ہنلون عمدہ و العندم دم الاغویں اولہ بقیم تعویل طرحن نا نا طا جیا و علی ہونخیاہ
 و ستر یقینا احمر اللطراف فیہا شبہ من لون الدم اولون العندم علی ملک ان ناط
 مے گوید کہ ندر سطر گنڈ بر ہو و انہ جنتہ کہ تاب آفتاب نرسد و پر وہ بار یک
 و تک و کلگون و سرخ اطراف بر آہنا کلف مذکورہ نوعی زریب و زینت باشد یعنی
 گہار می مذکورہ و ہونپ کی بچا و کی لئے ہو دون پر ڈالی اور ہلکاسا پر دالال کنارہ

کا زینت کی لئے اور پر گنایا قال و فیہن طہی لللطیف و منظر اسبق لعمیر
 الناظر المتوسم الملہی موضع اللہو اللطیف الملاحظ و ر و سے المصدر
 مقابل العدد و المنظر موضع النظر و الایق منہا الموفق سے المعجب او مع
 اسمان النظر و متبع الحسن و الحجدہ بتاجہا حال بقول و منہین موضع لہو سے
 الصدر و الشدی المصدر فی الملاحظ و منظر معجب من الموضع التسیق و الخلیفہ
 لفظ الذی یتبع الحسن سے گوید کہ دران پر پرویان موضع لہو سے
 از برای کسی کہ یاہ ملاحظ و آشنائی بی تکلف باشد و منظر خوب است از بہر

بصر خلیج بل ترے من طعام من خر جن سرا عا واقعدن المقام و قال امر القیس
 بعیت تریض خلیج بل ترے من طعام من سلکن صغیا من خر سے شعیب و الخمل
 عمل الاثاث علی الخولوات و رکوب الרכاب و بالجملة کنی بہ عن الارتحال و العلیا
 ماس خیل و الارض العالمیة و الباعین من و یویدہ قول المرثس عم تختمن
 من جو الوو لعیة یو یا و الخیر ثم الجیم فالهتة فاشدته تصفقا ما لبسنی اسد و الحجة تمها
 لغت طعام من کما فی البعیتین المذكورین بقول یا خلی انظر باننا مل الصادق بل ترے
 شیخا من طعام من من الارض العالمیة من فوق ما جرثم علی عزم الارتحال
 فانی انشی ذلک و قد یوید و لے ار امن کا تخن فی عینی میگوید کہ اسے
 رفیق یثقیق من قدری بمعان نظر منکر کہ آیا تو چسپزی ازان مان ہو و دشمن
 سے بسنی کہ از زمین بلند بالای آب جرثم کہ آب بنی اند بن غزنیہ است خست
 سفر سبہ آمانہ حلت شدہ اند چه من چشم تصور سے نیم و یا از روی دیدار ایشان
 می دارم بعین او میری یا را همی طرح سے نظر حکا کر دیکھ کہ آیلو کو سے ہو و
 والی بے اون ہو وہ والیون من سے دیکتا ہے جنہون سے پوجہ بہار اپنا بنی
 کی پانی جرثم کی او پر سے چینی کی لے بانہ ہے من تو دیکھ بہ نامون یا من شاق
 او کنا ہون قال علون یا سماط عتاق و کلمہ و را د حوا شیہا مشاہدہ
 الدم البان لانتہ کما سے قول امر القیس عم علون بالظاہر کتہ فوق عقہ و المنط
 شہب صوف یطرح علی الہودج و لایجزان یا وہ ما ہونوع من البسط فانہ لا یعلق

سہ
 کتہ
 حوا شیہا مشاہدہ
 ۱۷

قال فلما عرفت ان ارقط لرعبها الا ان الغم صباحا ايجها الربيع ورسلم

اللام في الدار للعهود هي المذكورة فان المعوقه اذا اعجزت معرفه مكانت

الذاتية عين الاولى في الغلب والربيع منسحب نزول التصريف بين الدار ^{منه}

الجولس والاعرف تبيد ونسب كفرح لفظا حسن وروى الاعم صباحا على انه

امر من وعلم في ذمهم وكتب صباحا على الطيفيه وخص الصباح بالذكور لانه

كان وقت الغارت عندهم لما ان ابل السبلاد الحارة ينامون عند الصباح ومنه

اذا اغار عليهم ثم عرف بينهم موضع السلام فكانوا اول اسدوا على قوم قالوا انهم

وعموا صباحا يقول فلما عرفت تلك الدار قلت لرعبها الا ان الغم صباحا ايجها الربيع

من الدواسه والآفات فانك من آثاره هي كوايدك چون آخانه راجولي

شبا ختم فرد وگاهه ويا شرا خطاب كر دكهم كه بهنگام صباح كه وقت غارت وادت

شاد وخرم واز آفات زمانه سلامت واهمن باشه عيسيه حيب سمينج او

كهر كو خوب سوچ سمجه كه چمانا تو اوسكه بهنگام او را وارسه كي جگه س يكار كر

كفا كه خدا كيه كه فوت ماركه وقون من خوش با خوش اور سلامت باكر است

رهي قال برصه حليبه بل ترسه من طلعان كحلن بالعينه من قوسم

التبصر النظر في شى بالتامل وخطيبه مضموب على النداء بل اللهم والوحش والظلم

جميع طبيعته وهي الامروه مادامت في البودج ماخوذ من الظنون وهو سقر قال

تعالى يوم طلعت ابصاركم و يوم اتاكم ثم هذا المصعب قد جرى تعميمه كالمش قال المرقش الاكبر

يتقيا

مرحل و یوما کجدم الحوض لم یتستلم الاثا فی جمع الثقیه و ہی احدی الحجارة
 الثلث التي یوضع علیها القدر منسوب یفعل محذوف و اسفغ جمع سفعا
 معنا السواد و یوصف به الاثا فی حسی انه قد تكرر و یراد به الاثا فی المعر
 بالمهمات الثلث موضع التقریس و هو النزول فی آخر اللیل و اراد به الموضع
 المرجل بالكسر القدر من الحجارة او النحاس و النور یضم النون جمع و العین حفر
 حفره یخبر حوال السبیت و الحجار لتلاید جنل البیت المار المستعمل و غیره فارسیه
 چو چیه گرداگرد و خراگه رض علییه فی الصراح و جذم الشی کسب الجیم و سکون الذال
 المعجزة اصله و رسمه کحوض المجد و الجذیم الجیم البیة العقلیة المار و استلم الاثا
 و الالتهام و حقه السفی لغت ثان لغویاً یقول و جدت بها و عرفت اثا فی سودا
 فی موضع کانت القدر تنضب فیہ فی آخر اللیل عند التیزجال و غیره معنیاً
 کان قد حفر حوال البیت کاصل الحوض قلیل و فور المار و کحوض البیة العقلیة
 المار لم یکن مہند ماسے گوید کہ سنگهای سیاہ و یکدان در مقام چمن و گیہا
 کہ در آخر شب پختہ شدہ بود و چو چوچ گرداگرد خراگہ کہ چون اصل انگیر پیش از او
 آب و یا چون حوض چاہ کم آب بود و منور قیام بود در آنجا درینستہ و شنا ختم لغیر
 میں سنے اون کا لہ تہرون کو چیر چو پختہ میں پائین چرائی گئی تہنیں اور اس نالی
 کو چو پانے کے روکنے کو کہنے کو ہدی گئی تہی اور اصل حوض کے برابر تہی یا کم
 پانی کنوی کے چوچ کے سہ تہی اور اب تک قائم تہی و مان دیکھا اور چھانا

اطفال دارما ہنصن من کل محسبیم الضمیر الحیر والدار والعین بالکلمۃ البقرات
 الوحشیۃ والآرام الطیار والحشۃ بالکلمۃ سم الاختلاف وهو ان نجایف بعضها بعضا
 قال تعالی جعل اللمیل والنہار خلفتہ والاطلار جمع طلاء وهو ولد الطیبیۃ والیسقرۃ
 والغنم ونہض تام والجمجم لغرف من چشم او الزم مکانہ نقول وفي ملک الدار البقرات
 الوحشیۃ والطاریشی بعضہن خلف بعض وتقوم اولادہن من کل مکان من
 ملک الدار الحانہن ولدہا فیہا سے گوید کہ دران خانہ ویران مادہ گاوان
 وحشی و اہوان میں کیگی گرتے آیند و مسیر و نذ و چہای آہنا از ہر جای مجیزہ یعنی
 اوس او جبری کہ میں ہرن اور حسب کلی کامین الی چہی پستی پرستہ ہن اور اوسکے
 بچی جگہ جگہ سے اوشی ہن قال وقتت بہا من بعد عشرین حجہ فلما یامر
 الدار بعد توہم الحجہ بالکلمۃ جمع علی حج واللام سے ملک الطویل والحمد
 والشفۃ واكثر استعمال معنویا قال زین العابدین عم فلما یا کر رتسا الخیل ثم راہیم و قال النبی
 عم را و کل العین لایا اسبستہ واللام فی الدار بعد سبق ذکرہ نقول وقتت
 فی ملک الدار من بعد عشرین سنتہ و عرفہا بعد التوہم الکثیر کما ثبت طویل
 او جید و شفقہ سے گوید کہ بعد از سبت سال دران خانہ ویران نشستم و بعد از
 توہم بسیار پرشوری تمام و بعد از عرصہ دراز او را بشناختم یعنی میں ہن
 کے بعد اوس او جڑے گہر میں میں نے توقف کیا اور بڑے دستوار کیا سے
 بہت خوشی پر بڑے دیر کے بعد اوسکو چھانا قال انما فی سعفا فی معرض

الخواتم بالهز المکان الغلیظ قال فی القاموس ومنه حوماته الدراج والدرج
 موضع والتمشک یفتح اللام ارض قال آخر عم الی جانب الصان فالتمشک وانما معنی
 الی کما مر بحیثما فی اول القصیده الا وبقول من ام اوسه اثر وارلم لیکم عند سوسن
 ایاه عن ایدیه فی مکان غلیظ من الدراج الی التمشک مع گوید که آیا این نشان
 منزل ام او فی است که جوارسبیل نمیدهد و بزمن درشت سوسن و درج تا تمشک می
 نماید یعنی کیا بیام او فی کی گهر کاشان ہے جو لو تمانہ بنیں اور موضع درج کی
 سخت زمین میں تمشک کی کچھ دکھائی دیتا ہے قال ووارلھا بالتمشکین
 کابھا مراجیح وشم سے نو شم معصم المرقمان وروعتان بنا حید الصان
 والعمان قریب من التمشک والمرحبیع جمع مرجوح من الرجح وهو خط الواشمہ المراء
 بہا مخلوطا والوشم فارسید ازیرین و ہندیہ گودنا وقد مر العبت عنہ فی اول القصیدہ
 الثانیہ والنواشر عصب الذراع من طین الظاہر و العصب سے ظاہر و یوئیدہ
 قول طرفہ عم تلوح کباتی الوشم فی ظاہر البید المعصم بالکسر السا عد بقول ووا
 لام او فی بالرقمتین تھا و م عصبہ لا تملح کما تلوح خطوط الوشم علی ظاہر الساعد
 مع گوید کہ ام او فی راخانہ است در رقتین کہ چون آثار و خطوط
 ازین کہ بر ہر ساعد مہی باشد می نماید یعنی رقتین میں ام او فی کا ایک
 پرانا سا گہر ہے جو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسی گوئی کی نشان پہنچی کی بجگہ
 جانب میں معلوم ہوتی ہیں قال بہا العین و الما اتم رقتین حلقہ و

ان الحارث بن عوف المذكور اراد ان تيزو^حح بيتا من بنات اوس بن لام
 الطاسي فركب نحوه وانا معه فروه اوس ثم طلبه لما كانت زوجته من عبس
 وزوجه اصغر بناته فلما اراد ان يني بها منعتة وقالت اعندابي واسه فسار الى
 اهلها و اراد ان يني بها في الطريق فمعتة عنه حتى اتي اهلها و اراد ان يني بها منعتة
 وقالت امر يد ذلك والرب يقتل لبا يكون ذلك الا ان يصالح بينهم قال فخرج
 الحارث وانا معه حتى اتينا بهم وشينا بينهم بالصلح فوقع الصلح على ان تختب
 انقلبي من الفرقتين لمن فضل قتله ياخذ المدينة قال حملنا الديات وكانت
 ثلثة الاف بعير في ثلاث سنين وعلى هذا يكون القعيدة لخارجة بن سنان والحا
 بن عوف هذا العلم عند الله وان اردت ان تعلم سبب الحرب التي دارت بين
 عيسى وذيان ولقيت اربعين سنة فانظر في شرحي للحاسته فان ذكرته على
 التخصيل نأقوال من ام او في ومنت لم تكلم نحو مائة الدرارج فالتمثل
 من ثمانى الطويل والقافية متدارك الهمة للاستفهام وام او في كانت امرته
 من بنى امك ففارت على ام كعب ويحب فظلقها وندم على ذلك وفيها يقول
 بيت اتعد باليت مطعن ام اوس في ولاكن ام اوس في لا تقبال وكان من عاداتهم
 انهم كانوا يطبقون ازواجهم ثم يذكرون ذلك في اشعارهم ففقدت ذلك من
 دريد بن صهبنه وعثر بن شاعر ابن رعبان الهندي والذمته ما بقي من اثر الدار
 والناس انما رعين وانكحوا من لم يتكلموا بالكليم وحمله المشغى ذمته و

بالمزنية وقد راى النبي صلعم اياه وله مائة سنة وقال اللهم اعذني من شيطانه
 فمالاك بينا حتى مات وكان من اهل بيت الشرفانة كان ابوہ وخاله شامة
 بن عذير وخاله الخنار ولسلي وابناه كعب وكعب بن عوف بن كعب
 اكلهم شعراء ويح هذه العقبية هرم بن سنان والحارث بن عوف الميرين
 من بني مرة بن عوف بن سعد بن يمان ومن حديثهم ان ورد بن جالس العسبي كان
 قد قتل هرم بن ضمضم المزيني فقامت بمس وديان فقبل الصلح وطف اخوه حصين
 بن ضمضم ان لا يغيب اسرا الا ان قتل ورد بن جالس او رجلا من بني عذير
 ولم يطلع احدا على ما في ضمير و كان قد حمل الحارث بن عوف وقيل حارثة بن سنان
 حاله الديار من الفريقين فقتل حصين بن ضمضم رجلا كان نزل عليه من
 بني غالب بن عيس فبلغ ذلك عينا فكتبوا الحارث بن عوف على ما كان
 لهم من الغيظ والغضب وقد كان اشتد فخذ حصين بن ضمضم على الحارث بن
 عوف وهرم بن سنان كليهما فلما بلغ الحارث كرههم اليه وانهم يريدون قتله بعث اليهم
 مائة من الابل ومعها اسبه وقال للرسول قتل اهل ابل احب اليكم ام انفسكم
 فجارهم الرسول وقال لهم ما قال له الحارث فقال ربع بن زياد العسبي وكان من
 سادات القوم ان احاكم ارسلا لابل اليكم واسبه وقال قتلوا اهل ابل كان قتلهم
 اؤخذ والابل فقالوا ماخذ الابل وضاح قومنا فقال زهير مديح هرم بن سنان و
 الحارث بن عوف على ذلك وروى عن خابرة بن سنان اخي هرم بن سنان

اخبار اور انفرست و خبر باتو خواہد رسانید لعین جو باتین تو ہمیں جاننا زمانہ
 نجو متاویگا اور حکو تو نے حسبہ روں کی لئے کھین بھیجا وہ خبرین نجو سنا و یگا جن
 دنیا میں بہت سی باتین با تو متع نجو معلوم ہو گی قال و یا نیک بالاجبار
 من لم تبع له تبأ و لم تضرب له وقت موعده البیع شرک بین البیع و
 الشراء و عنی البیع الثانی و البتات بالکسر زاد السفر و جهازه و هو التزوید
 و ضرب له یقین له و عین و الموعد الوعد بقول و یا نیک بالاجبار من لم تشر زاد
 و جهازا و لم تضرب له وقت و عد للصدقة مگو پد کہ کسی کہ برایش زاد سفر خرید
 و براس او میعاد می عین ساختی خبر باتو خواہد اور بعینہ وہ آدمی کہین کہین
 کی حسبہ بن نجو سنا و یگا جسکی لئے تو نے کوئی سفر کا سامان ہمیں خریدا
 او سکی لئے گوئے میعاد عین کی بنا و السلام عند القدر و یو العیلم الخبیر

التصبیحة الثالثة

ہذا لزمیر بن ابی سلمی بالضم بن رباح بن قرۃ بالقاف بن الحارث بن مارث
 بن ثعلبہ بن ثور بن ہر مہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اؤ بالضم بن طابخہ بن ابی اسد
 بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الی حسنہ النسب المذکورہ فی ترجمہ طرقتہ
 و يقال له المرزبان نسبة الی مزینة بنت کلبام عمرو بن اؤ کل آل عثمان بن عمرو سیمی

واستودعها كما ودعه وصنعها ودعيه يرتعد الى مصفولين والمجد بالحجج حسن الامور
 في القهار الغييب بالقدح وقيل الذر لا يفوز فان اراد الاول فلا تنظر اريتم انتظارا الفوز
 وانتظار الخبيث وان اراد الثاني فانظر الحجة متعين ونسب ان كان سبيل المال بلا مال
 وهذا البيت لا يوجد في ديوانه ولا يوجد في الشرح وفي المتحولات والبيت السابق
 لا يوجد في الشرح يقول ورب تعجيب من صفة المادون متغير البنا الصليب ونسب
 استقرت على المناجاة من الفوز الحسية وضمنته في كفت امين القمار صائب
 بالقدح او جوا من الحسية على العتق وضمنته في كفت من لا يفوز — مے گوید کہ
 مبی از تیر ہا می قمار کہ نزد کچھتہ و تاب آتش خوردہ بودہ بہت امین قمار اور انہاد
 و منظر نامہ کامی و کامیابی ششم و یاد بہت بد نسبی وادم و منظر نامہ کامی ششم و حال
 امین بود کہ آتش چھانی ہر از فرختہ بودہ بعینہ بہت سے چونی کی تیر جو کی پیلی
 ان کی آنچہ کہہا می ہوئی — تہے ہر می ایما مار جواری کی ہاتھ میں رکھی تاکہ وہ کہہا می او
 ہر جیت کا منظر تھا یا ایسے کی ہاتھ میں وہی جو ہمیشہ اترتا تھا اور اپنے مار کا منظر رہا
 اور حال یہ ہے تاکہ ان ہرگز رہی تھی قال سفیدی لک الا یام ما کنت جاہلا و
 یا بیگ بالاجبار من لم تر و یقال زودہ اذا اعطاه نادا و العفل مغروف
 و ضمیر المفعول مذروف و کنی بہ عن لم تبعثہ للاخبار فان المبعوث یزد و لا حجت
 بقول سفیدی لک الا یام ما کنت جاہلا و یا بیگ بالاجبار من لم تبعثہ لہا
 مستعمل بالمتوقع مے گوید کہ ہرچہ نمیندی تمانہ بر تو واضح ہوا نہ کرد و کسی کہ

تولد او کنی کا پنی گنیں قال آری الموت اعداؤ النفس و لا اری

فیبیدا اعداؤا المر سب الیوم من اعداؤا العداؤا بالفتح و کذا رایت فی دیوان

فہو جمع عدو و المراد سنی نذر و لا میجدان کیوں ہر صدر محمود لا یجینہ الیوم اسم

مفعول الخ من اعداؤا ہذا و اہمیاہ و انصب اعداؤا محلی انہ مفسر حول اول المر و تید و یبیدا

مفعولہا الثانی و اقرب من بافعال تعجب بقول ارسے الموت علی قدر اعداؤا

النفس فکل نفس موت او معداؤا فلما بد لها ست و لا اری اعداؤا بعد اہن

الیوم فای شے محل الیوم قریبا من الفرسے گوید کہ من مرگ را بقدر

عدو جانہا ستے سینم و یا اورا پر سے آہنا سیدانم و فرور ابعداؤا از امروز نمی گویم

و کدام چیز است کہ امروز را بغیر و از نزدیک ساخته یعنی بقدر نزدیک است کہ

محل تعجب است یعنی عیال میں خیال ہے کہ بقدر جانین میں او بقدر

موتین میں یا موتین جانوں کی لئے تباہی گئی ہیں اور میں کل کو آج سے دور

و کیتا بکدوہ بیان تک نزدیک ہم جو کہ تعجب سے کہتا ہوں کہ آج کو کل سے

سنی نزدیک کرد یا قال و صفر مہنبوح نظرت عوارہ علی التما

و استودعہ کتہ بجز الخ و او رب و سنی بالا صفر قبح اسیہ فانہ کیوں ا

بالسنار و صفر مہنبوح من صخرۃ النار یا صخرۃ المودتہ فالصخرۃ اذا غیرتہ و

تبالغ فیہ و نظره انتظر و الجار و الجوزہ تعلق بہ و اراد بالذکر انظر و تہیہ اشعار

بان ایقاد النار قبل الانتظار و الجوار بالکسر الجواب و الخجرتہ جواب تہیہ

بر شداید آن روز و مخداید اعدا مجوس و سفید دشتی تا که آب و باقی تانہ و دیدن
 عاید کند و بعینہ السیر بہت دن ہن چنین سینہ آپ کو برمی کہسان کی وقت آن
 سختیوں اور دشمنوں کو دیکھیں پر صرف اس نظر سے روکن تہام کر کہ کباب پوچی

اور کوی باشت او پر نہ آوے قال قال علی موطن بخشی الفتی عندہ اگر
 منشی لیتیرک فیہ الفرائض ترعد الموطن موتع الحرب فی عرفہم قال علی موطن

لولا ی طحت کما ہوے وقال تعالی لقد نصرکم اللہ فی موطن کثیرة بدل ما فرغتم
 الجار والظرف متعلق بخذوف و لغنی الشجاع الکیریم والردی الہلماک والام

التارس یقال اعنت کوا فی المعرکة اذا تارسوا سیماء والفرائض جمع فریضۃ
 وہی الخیرة بین المحبب والمکتف لها علائقہ بالقلب ترعد عند ارتعاد القلب کوع

علی انه فاعل الفعل و اراد بها اصحابہ فان الاعتراک من عوارضہم و ترعد
 مجهول من ارعد مجهولاً اذا خذتہ الرعدة والصنم بنیہ للفرائض علی الاستخدام

مخزوم علی انه جواب الشرط و حرکت بالکسر للضرورة یقول صبت لغنی علی موطن
 سجان الکیریم الشجاع البکلید حبیہ ہلاکہ و متی یزدحم فیہ الرجال و تیمار سوا

ترعد فرائضہم من الخوف سے گوید کہ خود را ہرزنگا ہی مجوس کردم کہ
 مرد و لیراز مرگ خویش اینجا ترسد و ہر گاہی کہ مردان کجنگ افتند ہاے

انہا بمرند بعینہ لڑائی کی ایسہ کہیت میں سینے آپ کو روکا جہاں چہ
 ہر سو رہا ہی اپنے مرنے سے دین اور جب آپ کا گہان ہوتو

والوساوس فان المتكبر المتبر وويلول ليل لما انه لا ينالم يقول لعمرك يا محمد
 ان امرى لا يكون لفتبا على سفي نهاري حتى لا يكون لي مضتي ولا رجوع ولا ابيت
 متفكرا في ليلتي حتى يطول محبيلي بل انما انفل ما اريد به بلا سكر وروية معي كويدكم
 روزم باساني ميگند وچه در كار خود حيران و سرگردان نميشوم و ششم دراز
 نمي گردد و چه مغلوب انكار و وساوس نميگردم لعيني رات دن اپني فرسي
 كمي كشتي مين خيا نچه دن كو كسي كام مين زد و نهين مونا و رات اسلمني بهاري ^{نهين}
 هوني كوي سكر نهين مونا قال و يوم جسدت النفس عند عراكها حاطا
 على عوارته و النهيد و الواو و اورب و لا يجيب و صف لشكرة المدخول عليها
 كما في قول الاعشى بيت رب فند هر قته ذلك اليوم و امرس من معشر
 اقبال رض عليها الرضه و يا عدو كونا و اورب قول الالائي مع و صفر مضبوط
 فان فيه جيا لسنيا فتحة في بنا الشجاعة و كذا راسيت في ديوانه و العرا ك الما رستر
 و المجر و النفس و الحفاظ المحافضة على الحساب و الرفع عن المحارم مضبوط
 على انه مفعول له و كلمة على معنق محبتت ان الجبس مقيد بهما قال ع جاسبت
 على و كاري السعم و العورة العورة و الضمير المجر و لليوم و النهيد و النهيد يقول
 و رب يوم شديد صبت فيه نفسي عند عمارتها بالطنع و الضرب
 على سواته و تهديد الاعداد و محافظه على سبي و ممانعة عن عرض ميگويدكم
 بسي روز است که دران جان خود را وقت حارصت و کشمش طعن و ضرب

الوصل بالواو فالغین المحجبة الضعیف الساقط الفاص عن المکارم وعن ذمی اصحاب
 من لا اصحاب واجتهبوا المتوحذ الواحد غلبه يقول من لو كنت ضعیفا ساقطا
 قاصر عن المعالی الضرر عداوة من هو واحد فی نفس ومن هو اصحاب کثیر
 محه گوید کہ اگر بالفرض من ناتوان و دون عہمت میسبب و دم عداوت مرد
 تنہا و مرد یا بیان مراضر فاحش میرسانید یعنی اگر میں بغرض را بودم تنہا تو کبھی
 دو کیلی کے دشمنی مجھ کو ضرر فاحش پہنچاتی قال ولاکن یعنی عنی الرجال جبرائی
 علیہم واقدامی و صدقی و مختد کے الجبراة عدم المسبالات بالکثرة
 بعیدی یعنی والصدق الاحکام فی الافعال و روسے صبری و المحصل
 الاصل الکریم بقول ولاکن دفع عنی الرجال جبروتے علیہم واقدامی فی الحرب
 و صدقی فی الافعال و صبری علی المکارہ و اصل الکریم میگوید کہ دلیر
 و راست کرداری و پیش قدمی و والا اثر آدمی من مردان را از من چنان دور
 براند کہ پیرچ کسی من نے آید یعنی لوگ اسلی حجبہ سے کترانی ہین کہ من
 زمانہ کا سورہ اور سب سے اگی بد یعنی والا اور کامون کا پورا اور اچھی خاندان کا
 ہون قال عمر کنا امری علی نعمتہ بخاری و لالیلی علی نسرہ
 یقال امرہ علی نعمتہ اذ التمس علیہ فلا یدرے بالی فعل قال تعالی ولا ین امرکم
 علیکم نعمتہ و یقال امر نعمتہ اذ کان مہما ما خود من النعم و نہا کے مضروب علی
 النظریۃ و السرمد الدائم و کنے بد و ام اللیل عن طولہ و بطولہ عن هجوم نازک

و انما يقع العين المعجمة الكفاية يقال غسني غسناؤه كغني كفايته والمشهد الشهود و
 فقد عذون يقول ولا تعقد ديني مثل رجل او عرسه مثل موت رجل لا يكون
 همه كهي ولا كفي كفايتي في المجالس ولا مشهد شهودي في العار كميگويد كه
 مرامل كوي كه شكوك كسي تصور كن كه همت او بهمت من نماز و چون من كافي بنام
 و مثل من حاضر بنم و زرم كز و معيني محكوب آدي يا مري مرے كو ايسی او كافر
 نهرا نا حيكو همت مسير همت سي نهوا و سيب ي برابر همت مين كافي
 نهوا و زرم و زرم مين حاضر نه آوے قال لطي عن الجبلي سيرع الي النخا و ليل
 با جماع الرجال طهت يقال بطا حمت اذا خرد الصفة حجر و رعل انه لغت
 امر و الجلي كرسب الام الجليل ديكے بعن الصعب شقتيل و النخا لغش و الاحجاع
 جمع جمع بالضم فارسيه شت و مندرير كا و گهون او الميكيد نظم المدفوع من الذل
 و الجبار و الحجر و متعلق به يقول كرجيل او كوت رجل تيا خر عن الجليل من الامور
 و سيرع الي لغش و ميل في المجالس نيدفع با جماع الرجال ميگويد كه
 مثل كس و يا مريك را مثل مرگ كسي كه از كار بزرگ و دشوار بچلوتے كند و
 بجان بختش در سوانمي بنام بزم شتهامي مردان از بزم رانده گرد و معني
 ايسا جو بڑے كامون سے دم چوراوي اور بڑے كامون کے طرف
 دوڑے اور مردوں کی گوسے کہا كرمفصل سے گرتا پرتا نكلی قال فلكوت
 و غلاني الرجال لضرته عداوة ذبي الاصحاب و المتوطد

اور دن آغاز نہادند یعنی جب کسی تردد نہ با تو پھر یہی فرسے اور ہی کہ بود
 باندیان پست سے نکلی جی کو انگارون پر اپنے لئی ہوئے اور اسکی کو بان کا
 چیر ہلا گوشت ہمارے لئے لائے لگین قال فان مت فالعینی بجانا
 اولیہ و شقی علی الجیب یا بنت معبد قال لغاہ اذا حبر ہوتہ
 و ذکرہ لغاتہ و لغاہ الیہ ذلہ اذا حبر ہوتہ و ذکرہ صفاتہ و انما امرنا شقی الجیب
 لانہ یوصون اقاہیم بہ اذا کانوا من السادات الکرام و بالجملہ کانوا شیقون جوہیم و
 یضربون خدوہم و کیشقون شعورہم و کلثقون رؤسہم و یرون ہرث عظیمہ طویقہ و
 انما یفعلون ذلک اذا مات احد من السادات العظام جی طلب نبت اخیرہ الحقیقی
 معبد و یقول فان مت عندک اذ تک فاحبر ہی الناس ہوتے و ذکر
 ہم بجانا اولیہ من المناقب و شقی علی الجیب فانی رجل کریم و سعید عظیم میگویند
 ای دفتر برابر عزیز معبد اگر پیش از تو مسیرم تو خبر مرگ باہن و آن برسان
 و نہایتی مرا یاد کن کہ اہل او باشم و گریبان خود را بر من چاک کن چہ مرگم
 مرگ ناگہانیت یعنی اسی مسیری بہائی معبد کی بیٹی اگر میں تجھ سے
 پہلی مر جاؤں تو میرے مرنے کے حسب لگوگو کو پہنچانا اور مسیری وہ باتین بتانا
 جنکا میں لائق ہوں اور گریبان اپنا مجھ پر پہرانا اسلئے کہ میرا مرنا ایسے دیکھوں
 کا مرنا ہنہن قال و اما تخلیعے کا مر لیس ہمہ کہی و لا یعنی غنامی
 و مشہد سے یعنی یا جعل المعجل الاعتقاد سے کما فی قولہ تعالیٰ و یجعلون لئذ لنبأ

و تفصیل فیها مایشار و لکن کفر عمنه ما هو بعید من البرک وان لم تکفوه یرزونی
 البغی سے گوید کہ چون صدای برخواست بجای خود تامل کرده بگفت که گنبد ای
 و بیخ نکونید انتفاع باین شتر ماده براسے او حلال است مگر باید کہ صفت آن شتر
 بخیط و حر است باید داشت ورنه وصحت نقد سے او زیادہ دراز خواهد شد و
 جب کوئی نولاقو کچھ جمی میں بیخ بجا کر اسے اوسنے یہہ باست کہی کہ چلو چوڑو
 اس اوٹنی کو وہی کھاوے کھلاوے مگر پھیلون کو بچانا چاہتے ورنہ یہہ کسی

او مکملی مرگیا قال فضل الامار است ملکن جوار یا و شعی علینا بالسدیف
 المسریر الامار جمع الامر والامتلال نضج الحنجره وغیره علی الجرب والحواجر الضم ولد
 الباقه سا تخم ولد و قیل دام فی البطن فاذا افضل حسنها قال فی فضیل ورض
 الامار لانه اسخ الحوم ولذا قالوا سنی الامثال اسخ من لحم الحوار و سخی علیہ جندہ
 والعنبر المسکون فی العسل للامار و فی دیوانہ سعی علی صتیة الجمول والاسنار
 الی الطرف کما فی قولہ تعالی ویطاف علیہم بانیه و هذا قرب والسدیف شحم
 و هو احب عند جمہ و المسریر بالجمالات المقطع و فی البیت اشارۃ الی ان تکانت
 کانت حاتمہ یقول فلما حلست فغنها طفت الامار شیون ولد با علی الحجات
 لاغضبن و یسین علینا اوسیی علینا بشحم سناها المقطع من سیکوید کہ چون
 رخصت حاصل شد بکارش پر دستم چنانچہ کنیز کان بچہ نوزاد اور برابر انگڑا
 تفتہ براسے خود بر بیان کردن و پاراسے پیسہ و گوشت کو ہانش را بر لے

کہ وہ یعنی جبکہ میں سنے تو اس اوٹنی پر چوڑی اور اکلا پا نو اور
 پندلی او سکی الگ ہو گئی تو وہ پیدا کہنی لگا کہ کیا تو یہ نہیں سمجھتا کہ تو نے کیا برا
 کام کیا قال فعال الاماذا امر ون شارب شديدا علينا يعني مستعمدا
 الاكله تنبيه وماذا معناه اى شئ والروية من الراى وصمير المفعول محذوف و
 البار في شارب متعلقه محذوف كما تميل في وپوانه شارب باللام فلا حاجة الى قوله
 وعلينا يجوز ان يتعلق بالشد يقال تعالى استدار على الكفار او بصيغة نقل فعال منسبي عليهم
 واصل كل تقدير يعنيه مرفوع على انه فاعل شديدا وتمد الرجل او فعل محذوف قيل فعال
 ذلك الشئ لمن جرد واعنده اى شئ ترونه ليعمل شارب شارب او شارب حمر شديدا
 علينا يعني مستعمدا ماضل بنا مع كويد كه باز آن پر مردان حاضران مجلس چنين
 گفت كه در حق چنين با دہ خوار استگار كه ویدہ دانسته بر ما تم كرده راي شما
 چيست وما دچہ بايد كه يعينے پر او سوار اپنے لوگوں سے یہ بات كہي كه ايسے
 شرابي كى حقى من چينے جان بوجہ كرم پر ظلم كيا او بيت سخت ستيا كيا راسے
 ديتى ہون قال فعال فدوہ انما شربنا لہ والا كھوا قاصى البرك يروو
 اصل الامان لا على انى وعنت ان اشرد طية في اللام كما في قوله تعالى
 واللاتمضروہ والقاصى العبيد نقص الدانى ومعنى البرك مرعون قريب والشر
 يويد قيل انه اراد بالشيخ اباہ فان المسح لانا من شان الاباء يقول فقال بعد
 النمل وسكوت الحاضرین عن الجواب دعوى ولا تاخذوه انما نضع كلك انما

بخیل منمن و منعم کا عصا الخلیفہ شدیداً مخصوصہ علیٰ ادنیٰ شے سے گوید کہ
 پس ازان شتران رسیدہ یک شتر یادہ بر من گذشت کہ نازہ و فریب و بزرگ تپان
 و بسیار کلان و بہترین بل پیری بود کہ از غامیت تن پروری بچوب دستی سطر بگنڈہ
 می ماند و بر اندک چینی جنگ و پر خاش سے کرد یعنی پیر او نہیں سے
 ایک اوٹنی مجہ پر گنڈہ جو بوٹی تا رکھا اور بڑے بہار سے تنون والی اور بہت
 بڑے اور ایسی بہڈی میان کی مال کی جان تھی جو پیٹ پالنی کے بدولت سونا
 سا بن رہا تھا اور کوٹے کوٹے پر کرتا جگہ رہتا تھا بقول وقد ثرا الوطیف سا قہما
 الست ترے ان قد انیت لموید الضمیر لمسکن فی العفل لشیخ والتر
 بالفوقانیۃ فالہتہ انقطع اعظم من الحبذ والوطیف مستق الذراع والساق
 من المابل والخنیل وغیرہا ولعل المراد بہ الاول لوجود ساقھا اللهم الا ان میرا د بالو
 و طیف ساق و ما باق ساق احسری واللام فیہ عجز عن المضاف الیہ
 وهو الضمیر والاستہام للتقریر والرد فیہ یعنی العلم ^{بہا} وان حنفہ والموید مہوز
 الفار کمون اجوف البیار الامر اعظیم بقول ان شیخ بقول لی وقد انقطع و طیف
 فذاعها و ساقھا و طیف ساق منها و ساقھا الاحسرے لضر فی است
 تعلم انک قد انیت باعظیم حیث ضررتے لعمقہ المناقہ سے گوید کہ
 ان پیر مرد اندرین حالت کہ استخوان ساق و مقدم دست او لضر ب تنغ
 ازو سے جدا شدہ بود بمن امین سے گفت کہ آیا تو نمیدانی کہ مرکب امر شیخ

بقول ورت جاغذا ابل جاسته علی ہتہ جلو سہا نامتہ علی فراغہ فرقت فحاشا
ایامی اوالبیا الطہرات وقد کنت امشی الیہا سبیف قاطع مجرد عن العمد
عے گوید کہ بسی از شر ان باہم نشسته کہ بجای خود خفتہ بود صف پیشین آہنا از
من ترسیدہ منتظر گردیدہ حال این بود کہ سوے آہنا بشیرینہ ہرگز نہ برود و سے فرقت
یعنی بہت سے ایسے اونٹ جو بیٹی آرام سے سوئی تھی اگلی صف او کی جلو آہے

حال میں دیکھ کر کہنگی ملواری سیری ہاتھ میں تھی مترتیر ہو گئی قال فرقت کہاتہ

ذات حنیف جلالہ عقیدۃ شیخ کالو بیل ملیند و الکہاتہ

الناتۃ الضمۃ السینۃ الحنیف بالمعجۃ فاتحانیتہ جلد الصرع و الجلالۃ بالضم الجلیدۃ

فی غایۃ الجلال و لعقیدۃ الجیدۃ الکریۃ والوسیل العصا الضمۃ الغلیظۃ و منہ

قولہم ایل علی و بیل اسے شیخ علی عصا و تشبیہ فی الغلط و الضحانۃ و یکینہ

بہ عن الخبل حیث یطیلم نفس حتی سمن و لیلند و شدیدہ الحضوتہ و قال ذلک علی

عادۃ العرب فانہم کانوا یغیثون بعقر ناتۃ سمینۃ و لاسیما اذا کان شیشخ

کبیر یخسبیل شدیدہ الحضوتہ بانہ مستبدل بہ علی انہ اعطی عزم النباۃ ما شارر بہا فانہ

لم ین فادرا علی الکسب حتی استغنی عن عزمہا کونہ شیخا کبیرا ولم یارج شیخ

منہ لکنو یخسبیل شدیدہ الحضوتہ ثم استبدل بہ علی کونہ کریم اچھا ادا ما ذلال اللال قال الط

بعیتہ کہاتہ شارف کان شیشخ اہ حنلق سجادہ الغریم بقول فرقت علی ہنہا

ناتۃ سمینۃ ذات صرع عظیم جلیدۃ فی غایۃ الجلال حسیر مال شیخ کبیر

برداشتہ با تقام دشمنان چہ نیزم ضرب اول او حاجت ضرب ثانی نمی گذارد
 و او اس درخت برضیت لعینے ایو کاٹ کی پورے کہ جب او سکو ٹما کم
 بد لا یعنی پرکھڑ ہون تو پھلا دارا و سکا و سہری دار کو حاجت نہیں باقی
 چھوڑتا و روہ درخون کی کاٹنے جھاڑی کے واسطے قال اذا استبر القوم

السلح و جدتی منیجا اذا ابلت بقایمہ ید سے نیقال اتبدہ

الناس اذا سبق الیہ بعضهم بعضا و المنیع الغالب و قبل بطرفہ و اخذہ و منہ
 قولہم و الحمد لمن ابلت بک بیدی لا تقار قنی ابدأ و تا یوسف مقصدہ بقول اذا حدث
 امر و فرغ القوم الی السلح بحیث یسبق بعضهم و جدتی غالباً علی کل غالب حین
 تقصد ید بقبض و کن السیف مے گوید کہ چون امرے حادث گردد
 و قوم از ہر جانب سوی مسلح شتابند و بریکدیگر سبقت برند تو مراد قتی
 برہمہ غالب خواہی یافت کہ مقصدہ ین تیغ بدست من باشد جب قوم میں کہل ملی
 پڑے اور تیاروں پر ٹوٹ کر گرین تو تو محکوم ہو گیا ہے سے غالب پا و یگانہ شہر کی

وہ طور میرے ہاتھ میں ہو دے قال و برک ہجو و قد اثار ت فحاش

لو ادبھا اشمی لعضب حجر و الواد و اورب و لہبرک جماعۃ الابل المبارکۃ

ای الی اللہ علی زبہ جلوسھا و الہجو و جمع ماجد من حید اذا نام و الاثارة التفریق
 و المنخافۃ منخاف الی المفعول و الہو اوسے الا و ایل الظاہرات مفعول اثار ت
 و الخجرت جواب رب و لعضب السیف القاطع و الخجرت لفظیۃ حال من یا رب استکم

و لا الی منع صاحبہ عنہ اذ قال صاحبہ کفینہ بنا القدر منہ لا حاجۃ الی الضرب
 فانی لغت مراد سے موت العود سے گوید کہ اعتماد سے شمشیر باشد و
 نشانی ضرب نگر و اند چون صاحبش بعین ضرب او را بردارد و از او با شمشیر
 گفته شود طرف مقابل او کہ سلاح یا دست او را از خود دسج می کنند گوید کہ همین
 قدر ازین تیغ بران مرا کافی دانی است حاجت ضرب نیست و یا مالک او گوید
 کہ همین قدر ازین تیغ مرا بس است چه بکام خود رسیدیم یعنی بہر وسی کی تلو
 چون نشان سے موندہ نوٹے اور جت وہ مارنے کے لئے او تہائی جاوے اور اسکے
 مالک سے بچھکھا جاوے کہ میان تہروا ہی نمارنا تو مقابل او سکا یہ بول پڑے
 کہ میری لمبی پہی بہت ہی مارنے کے حاجت نہیں یا وہ خود کہی کہ جب کو بھی گانے
 جو میں اپنے مطلب کو پہنچ گیا فال حسام اذ اقامت متصرا بہ کفی العود
 منہ الید السیئ لمعضد الحام کفراب السیف القاطع مجرور علی انہ جار
 علی غضب کاغی ثمر الانصار الاتقام والعون یمن الید و ہوا متبدا بالامر
 ومنہ یددی و یعید والظرف اعنی منہ حال من حسام او من صمینیہ وہ المجرور
 والمعضد بالمہول فالعجیہ کہنہ نوع من البخیل یقطع بہ الشجر قال فی الصراح معضد
 داس و دخت بزحمتہ السنفی لغت تان و شریطیہ لغت اول یقول سیف کا
 اذ اقامت یہ منتقام من الاعدار کفی ضربہ الاول ضربہ الثانی فلایستی حاجۃ الی
 العود یعنی ہوا قطعہ لشیر سے عجم گو کہ چون کہ تانت کہ چون او را

الطهارة معروف يقال للاول استر ولثاني ابره والمخلص الخ اص الحاصل في
 العطن ومنه قوله تعالى لا استجد ويطانة من دوكم ولعقب اسيف القاطع والرفيق
 نقبض العذيق واشفرة حد اسيف والمهند المجد ويقول واقتمت بالله لا يزال كشحو
 تحت سيف قاطع رقيق الحد من مجد كبطانة الثوب اور فيقا صا وقاله محي كوكبي
 پس برين قتم خورده ام كه همیشه پهلوی من استر تیغ تیر زبان دو دو دم و یادوست
 درونی ادخواه بود عینے پر برین نی اسپر قسم کہا سئی ہے کہ میرے پہلو همیشه کی تو
 ایسے توار کا استر یا پورا رفیق رہیگی جو کاٹ کی پورے اور پتی بارون والی
 اور سان پر چڑھی ہووے قال احمی نفسي لا يمشي عن ضربة اذ اسيل
 مهلا قال صاحبہ قد سے اخوالشی ملازمہ کہا يقال ہوا خوا الحرب و الشقة
 اللوثوق والانتصار الاضراف والضربة كالرمية بالقيدر ان يضرب بالسيف
 ومهلا معناه اصل من امهلا اذ ارفق بيسوي منيه المذكر والمؤنث والجمع للمفرد
 والمثنى والحجر المنع والكلف والضحية الحبر والسيف والظاہر ان المراد بواجزہ
 العدد الذرے اريد ضرب به فانه كيفية عن نفسه هو السلاح ويجوز ان يراد به صاحبہ
 الضارب فان كفه في كفه وقد اسم فعل معناه كیفی واليار ضمير المتكلم يقول ملازم
 وثوق يوثق به في المواطن الاضرب عن موضع يتقدر للضرب بل يقطع على
 الكل وجو اذا ارفع للضرب فتبيل لصاحب مهلا يافلان قال عدوه الذرے
 سيزج عن نفسه بيده اول بلاحة كيفيينه هذا التقدم من هذا السيف فلا حاجة الى الضرب

لوجہ مستود منی علی ذلک التقدير اسے فكان علی مال کثیر و بنون کرام مسکوکید کہ
 پس صاحب آں و مال مسکوکید و سپہان ارجمند بسلام و زیارت من کہ سید
 العوم بیو دم حاضر شدند لعینے پیر میں مال اولاد و الاوتاد اور سیری سلام و
 زیارت کی تھی سیوٹھی آتی جو سر وادار بجا دہوتے قال انا الرجل الضربا
 الذی تعرفونه صفاش کر اس الحیة المتوفد الضرب الخوف
 الخلم من الرجال و کینی بہ عنی اہلبید احمد و الخطاب فی تعرفونه بالک من
 مہرہ و کینی ہذا عن الشہرۃ و الخثاش بالہجات الثلث شدتہ الاول الماضی
 فی الامور و عنی بالہیة الخیة التي کین علی راسہا جرع یوقتہ و قد علی فی الارض
 حیث تشار و التوقد الوفا و الضعیفت الراس بقول انا الرجل الخلیہ احمد یہ
 الذی تعرفونه من اول امرہ و قال فی الامور کما حدیثہ راس الخیة ذات الخرج
 التوقد الضعیفت فی الارض حیث تشار مسکوکید کہ من آن مرد سبک فیہم
 کہ تشار و اخرج فی سید و در کار نامی و شوار این زمین مسکوکید کہ مرنا بان مار
 مہرہ و اردر زمین می خرد لعینے من وہ ہکذا ہذا کما پیر سے ہون کا بوجہ
 ہون جسکو تم خوب پہچانتی ہو رطب او کھی کہ بیون میں ایسا گیس بیٹھ جاتا ہوں
 صبر و سکون و الواسانہ کا چکمتا سر زین میں گیس جاتا ہی قال فالسبت لاسفک
 کتھی لبطانہ لعضب رستین الشغرتین مہرہ و سفی و یونہ و
 بالواد و الالمار الاقسام و الکشی ما بین ہما صرة الی اصلح الخلدن و البطانہ تعضیر

مع کونہ مضافاً الی المفعول مستبدٌ موحسہ والقذوف الرمی والشکاة الشکائیة
 والمطر المطر یقول ان حجابہ ایای ورمیہ ایای بالشکائیة وطرده ایای عن قربة
 بلا حدوث امر جدید احدثه وشمش شمس وحدث امر ورثیہ بالشکائیة وطرده عن القرب
 مع گوید کہ بغیر از خبر مع کہ از من صادر شدہ باشد آنچنان مرا بیدگی گوید کہ بچرخ
 گوید و چنان شکایت من می کند کہ شکایت مجرم کند و چندان دور میراند کہ
 مجرم را براند یعنی بدون اسکی کہ من نے کوی نمی بابت کی ہو چکاو بر اکتہای او چکبہ
 چکبہ میرے شکایت کرتا چ اور دوتا بتاتا اور یہہ باقین میرے ساتھ ایسی طرح
 کرتا ہے جیسو کسی سچے چہہ کرنے والی کے ساتھ کرتی ہیں قال فلو کان مولای
 امر ہو غیرہ لغیرت کرئیے اولاً نظر فی عدسے اراد بالمولی ابن
 العم والحجاة الاسمیة لغت امر و الضمیر المحرور للمالک لئلا ذکر و فرقیہ کشفه والکرب الخرن
 الذی یاخذ النفس والشدة والنظرة اجملة و عدسے منصوب بنزع الخفاء فیقول
 فلو کان ابن عسی رجلاً ہو غیر مالک ہذا کشف عنی کرب بالفعول للاہمینی المر
 عدی لتیسری امرے مع گوید کہ میں اگر برادر عماد من مردے سو انھی مالک
 مع بودہ آئینہ مستلم آسان میگردیا تا روز آئینہ ہنتم مید او عینی اگر میرا
 چچا یا بی بیہ ہوتا بلکہ کوے اور ہوتا تو البتہ میرے سختی کو دور کرتا یا تو سے
 ڈبیلی و التا قال ولا کن مولای امر ہو خالق علی الشکر والشکر
 او اما مقصد یقال خستہ اذا نبت بحلقہ وکنہ بہ عن تضییق الامر والانیاء و التنازل

از جل مستود منی علی ذلک التقدیر اسے مکان لی مال ک شیر و منون کرام مسکویہ کہ
 پس صاحب آل و مال مسگر ویدم و سپران ارجمند بسلام و زیارت من کہ سید
 القوم بیہودم حاضر بشند نعینے پیر میں مال اولاد و الاموتانا اور میری سلام و
 زیارت کی لعی ایسی مٹی اتی جو سردار اور بہادر ہوتے قال انا الرجل المضرب
 الذی تعرفونہ حشاش کراس الحیثہ المتوفیہ المضرب الخفیف
 اللحم من الرجال و کبھی بعض الجلید اید و الخطاب فی تعرفونہ بالک من
 معہ و کبھی بہذا عن الشہرۃ و الخشاش بالمعجات الثلث مثلاً الاول الماسخ
 فی الامور و عنی بالحیثہ الجیئۃ الٹی کیوں علی راسها جرع یؤت و تدخل فی الارض
 حیث تثر و المتوقد الوفا و المضمی لغت الراس بقول انا الرجل الجلید احمد یہ
 الذی تعرفونہ من اول امرہ و خال فی الامور کما حیرل راس الحیثہ ذات الجرع
 المتوقد المضمی فی الارض حیث تثر مسکویہ کہ من آن مرد سبک خیر ہستم
 کہ شما اور خوب نیا سید و در کار ہای دشوار این چنین میگذرم کہ سر تا بان مار
 ہرہ دار و زر میں می غرذ نعینے میں وہ ہلکا پہلکا چہرے بدن کا جوان
 ہوں حکومت خوب چھانتی ہو بڑے او کھی کہ پیون میں ایسا گہر مٹی جاتا ہوں
 جنیو سکو و اوسانپ کا پکتا مرز میں میں گہر جانا ہی قال فالہیت لانیفک
 کسشی لجانہ تعصب رستین الشرفین مہمند و فی دیوانہ و ہیت
 بالواد و الامبار الاقسام و الکشح مابین المحاضرة الی اصلاخ الخلف و البطانہ تقیض

مع کو مضافاً الی المفعول مستند ہو جسند والقذف الرمی والشکاک الاستکاثیة
 والمطرود الطرد بقیول ان ہجاء وہ ایسی ورمیہ ایسے بالشکاکیة وطرودہ ایسے عن قرینہ
 ہا تھا و ش امر جدید احد شدہ و تشکل ہجاء و محدث امر و رمیہ بالشکاکیة و طردہ عن القفا
 سے گوید کہ بغیر از تجربے کہ از من صادر شدہ باشد آنچنان مراد ہو سکیو کہ ہمیں
 گوید چنان شکایت من می کنند کہ شکایت مجرم بکنند و چندان دور میراند کہ
 مجرم را براند یعنی بدون اسکی کہین نے کوئی نئی بات کی ہو مجکو برکتہای از عجب
 جگہ میرے شکایت کرتا ہوا اور وہ تھا تباہ اور یہہ با تین میرے ساتھ ایسی طرح

کرتا ہے جیسو کسی سوچ چاہے کرنے والی کے ساتھ کہتی ہیں قال علو کان مولا کو

امر و ہو غیرہ لغیرتج کر کے اولاً نظر فی عدل سے ارادہ بالمعنی ابن

العم و الحیلة الاستیغاثہ لغت امر و الضمیر الجہود و اللہاک المذکور و فرجہ کشفہ و الکرب الحزن
 التذنی یاخذ النفس والشرة و النظر اجمہد و عدل منسوب بنزع الخافض نظیر

فلو کان ابن عسوی رجلاً ہو غیر مالک ہا کشف عنی کربہ بالفضل بلا جہلی او

عدلی یعنی بی امرے سے گوید کہ میں اگر برادر عداوت من امرے سوا نئی مالک

سے ہو ہر آئینہ منظم آسان سیکر دیا تا روز آئینہ ہنتم سید او سینی اگر میرا

چچا یہاں بیہ ہوتا مگر کو سے اور ہونا تو نسبتہ میرے حسنی کو دور کر دیا ہوتا

ڈھیل ڈالتا قال و الا کن مولا سے امر و ہو خاتمی علی لشکر و التمسک

او اما مفسد بقال خسرنا اذاخذ بملقہ وکنے بہ عن نقض سبق الامر و الا لایاخذ

وبقول وان اوع لرفع اعظم علی ان تدعو فیهم اکن هم ممن یدفع عنهم
 وان یا تک الاعداد بافتی جدیدم اجد تک جدا بیضا سے گوید کہ اگر امر
 سخت حادث گرد و من برای بدعت او خوانده شوم از مدافعت او باشم و اگر
 دشمنان بکمال قوت خود بر تو هجوم آورند بدست ایشان بگو شوم و گوناہی نکنم یعنی
 جب کسی مصیبت پر من بلایا جانوں تو روک تمام او سکی کہ جون اور اگر تیری پیروی
 تجھ پر پل فرمادہ میں جان پسے کہ جون فاعل ان تقدیرا بالقدر عرضک ستم
 میرتب حیاض الموت قبل المہد والقذف الرمی والقذع بالثبات
 فالذال المعجزة فالهملۃ الغش والعرض بالکسر ما یجب علیک حفظہ من الحسب والشرف
 بالکسر المار وروے بکس و الباء زایدہ او معینہ من کما فی قول الحاسبی مع
 سقیمنا ہم کما سقیمنا شہما و التہذؤ التہذؤ بقول وان یرم الاعداد عرضک بکسر
 داشتہم سقیمنا مار حیاض الموت او کاسها او من بارنا و کاسها قبل ان ابروہم
 یہ سے گوید کہ اگر دشمنانت پر شام ابروی ترا بشکنند پیش ازین کہ آمان
 بچیزی ترسانم آب آگیرای مرگ و شان را نوشتہم یعنی گوہ کالی کلوج سے
 پیش آوین اور تیرے آبر و کبارین تو دہم کافی سے پہلی موت کا پیالا او کونو پلاؤین
 قال بلا حدث احد ثمة و کحدث بیجای و قد فی بالسکاه و مطردکی
 الحدث محرک الامر الجدید و احد ثمة متکلم و الجدیدت الحدث و الحدث اسم فاعل
 بتقدیر المصنف و کل من الطرفین خبر مقدم و کل من المصدا و المذکورۃ امید بہا

من و صبح و شکر و نماز و سب و انب بدم شکایت و قیل معناه ترتب لغت
 بالقرآنیه و هو کما ترس مع حتمتیا چه الی محذوف و اراو بالقرنی ذوی القربی
 و الجواب لغت معنی الجدم مفضلان عن ترسب و الضمیر المنصوب فی انما لثان
 و کان تامته و الامام هارون و الخطاب العظیم منه قول امر عتیس الیوم خمر و غذا مرد و سه
 عهد و عهدا الیومین و الموش و السکنیة لام الصعب لکن الیوم صعب لصعوبته و هو
 تقدیر الیومین و الشهو و المحذور و معنول الفعل محذوف بقول و شکایت خاطر
 با آذانی افارنجی و اتمم تجدک یا مخاطب انده متی کن امر عظیم فیم بجد و ث حادث
 صعبه او عجزت فیم لکنها اشهدتم بنفسی و ما سلمه گوید که باید راستی
 خویشان و برادران شکایت در کجی کنم و بجد و تمم سے خرم که چون بجد و ث
 امر دشواری مشکلی پیش آمد و یا برای مدد رفتا و با هم قول و قسم کنند من بجان و
 انبار ایشان میگردم عین بیان بنزدون کی ستانی سے میری کو کہیں
 میں اور تیری جدی قسم جب کہیں کسی بڑے حادثہ کی باعث سے او نہیں کہیں
 پیشے یا او کی دفع کئے اسپین عهد و پیمان ہو دین تو میں جان و مال کر
 شریک و دکا ہوتا ہوں قال وان ادرع للجد ان کن من حمائنا وان
 یا لک الاعداء بالجد اجد ادرع شکم مجول من دعاہ و اجملی کر تالی الامر
 العظیم و الحماة جمع حام من حمی الشی اذا منعه و الجهد نفسی الطاقه و السبا و الحماة
 و الجار و الجرح و رجال من الاعداء و جہد الجہل اذا جدتھا طب ابن عمہ المذکور

یا یوس از دے شد کم گویا اور اگر مردہ مدفون کردہ ایم لعینے جو مال اوس
 سے منی مال کا اوسنی ٹکونہ یا اڈیا جیسی یا یوس سے ہو سی کہ گویا وہ مر گیا اور
 کسی مردہ کی گور میں ہم ہی اوسکو کھینچاں علی غیر شی فلتہ غیر انسی نشد
 علم اغفل حمولہ معبد النجار والمجدد متقی بائینی والجملة الفعلية نعت شی
 ونشد الصالة طلبها وغفلتہ ترکہ مہلدا والحمولہ کل ما یجیل علیہ من البعیر والحمار
 والتمیل کان علیہ الحمل اول کمین والتاریفہ للاسمیۃ والمراد بہہا البعیر وقد تکرر
 فیہ الفعلان ومعبد انخواسا عروہو الذی اخذتبارہ من بنی حوثرہ و یقال لہم
 الحواثر وہم یطین من عبد القیس وکانو قد شادوا کوانی قتل طرفہ حیث سقوہ
 الخمر ثم قعدوا منہ وحدیث قتل مشہور بقول آسینی وفعل ہی ذلک علی غیر
 تفتہ فی شانہ ولکنی طلبت حمولہ اخی معبد وکانت صالہ فلم اترکھا حلقہ فان
 کان لی ذنب فهو ذمائی گوید کہ باہمیکہ چیزی در حق او گفتہ مرا خرم گوید
 و سچ کہ شتر بار بردارے برادر عزیز معبد را کہ کم شدہ بود تلاش کردہم اورا
 حمل گد شتم گناہی دیگر نکردم و این گناہ نیت لعینے اوسنی کجی صاف
 سو کہا نا لا اور حالانکہ میں نے اوسکو کچہ نہیں کہا ان یہہ برابر سے تو ہوئے
 کہ اپنی بیانی معبد کی لا داوت کو دہونڈ کر لایا اور اوسکو ویسا ہی نہیں
 چوہر اقال وقرنت بالقربے وجدک انہ متی یک المبرکیۃ
 اشہد القرب الخاصرة و ما حوالیہا قرب الرجل جمعاً وشدہ انہ اشہد القرب الخاصرة

جب نماز و صے ہر اور مرنے کی بعد آپس کا ملنا جینا کہاں تو یہ کہ کیا بلا پر
کہ میں آپ کو اور اپنی چھری بہائی مالک کو یوں دیکھتا ہوں کہ خون میں طرف
اوسکی ہنگٹا ہوں دون دون وہ مجھ سے روکتا ہے قال یوم و ما ادر سے

علامہ یوسف نے کمالا سنی فی النحی قرطہ ابن عبد اصل علام علی ما علی
ان ما استفوا متیہ حذف الالف لکثرة الاستعمال و کذا فی عم و عم و ہم یقول
یوسفی مالک کمالا سنی قرطہ ابن عبد فی القوم و لا ادر سے انہ علی ای شیئ یؤخ
مع گوید کہ مرا مالک ملامت میں کہ چنان کہ قرطہ ابن عبد در روی خوشیاں
دبر ادر ان ملامتہم کردوسکن بنیدام کہ بر کلام امر ملامت ہی کند یعنی
مالک مجبور ہوا کہ کتبہ جیسی ابن نے چاہا پھر یوں کہ بلا لکھا از میں نہ جاننا ہوں کہ وہ کس ایٹ کی ہوتا

مگر تہ ہے قال و السبئی من کل حسیہ طلبنہ کانا و صنعناہ الی اس

ملی آس ما من الایاس و الحیز المال قال نقالی ان ترک حسیہ و لہجہ
العقلیہ لغت خیر والی معنی فی قال لجمعکم الی یوم القیامۃ و المرس بافتح

القبر و الملحی یکرم من الحد المیت اذ ادفنہ و انما قال ذلك لانہم كانوا یعتقدون
ان المیت تقطع خیرہ عن الاحیاء و منہ قولہ نقالی کما میس الکفار من صحاح

القبر رض علیہ فی البیضا و یقول و رد نے ما یوساعن کل مال طلبنہ
بمنہ کفایات عننا و صنعناہ فی قسبہ میت مدفون لایزال خیرہ و لای

نقصہ گوید کہ ہر مالی کہ از طلبیدم مرا محروم از ان گردانید و چنان

فی سئل للرسع قرعی ما ترعی فاذا ارید منسح الرعی انشدنا جذب والمرحی اسم
 مفعول من الارخا وکلمتی الطاقه من طاقات الحبل وبقال له فی الفارسیه
 نای رسن و فی الهندیه لریقول انتم فمجرک ان اخطأ المورت الرجل کمثل الرکن
 انزلت لشد به صاحب الدابة رجلا ورجیه ترعی ما شادت وعتراخذ طاقیه
 بیده فاذا شاد جذب به الی نفسه فلیس هذا اخطأ فی الواسع بل هو اجمال الی مدۃ
 معینة عے گوید کہ مرگ کسی خطا سے کہ مذبل کہ چنپری چنان مہلت تھی
 کہ ستوری راسنی در پاستہ بگذارند و ہر دو ہا لیش در دست خود دارند و ہر کتا
 خواند بکشد یعنی موت چو کتی ہنن بکشد ہوسے دون کی لے ایسی چو رتے
 ہے جیسو کسی چو پایہ کی پانویں سی بانڈ ہر چو رین اور دو نو لڑین سی کی ماتہ
 بین پکڑے رہیں اور جب چاہیں وہر گریسین قال شمالی ارانے و ابن سحر
 مالککامتی ادن منہ نیا عنی و بعد الفاء للتعقیب و ما استقامتہ و کان
 لہ ان یقول فمالی اراہ و ایاہی و لاکنہ سلک سلک استقرضی و یا لم یسکلم فی عی مقنوخہ
 و مالکک عطف بیان لابن سحر و ما منہ قرب و نای عنہ بعد فقول و اذالم یکن یتر
 من الموت و لانا لاتی بعدہ فمالی ارانے و ابن عسلی مالکک بحیث متی اقرب منہ
 یجوز عنہ مسیگوید کہ چون گزیر از مردن نیست و ملاقات با بھی بعد از مردن
 انجاشین مدار دسین چه ملا پیش آمد کہ من جو روا و ہر اور غمخو و جو را بدین کیفیت
 می بینم کہ چندان کہ من با و نزدیک مسیگروم و از من دور مسیگر دو بعسیر

حاصل ہے قال ارمی العیش کثرانا وضا کل لسیلہ و ما تنقص
 الا ایام و الدہر یفید و روسے اسے المال و العیش الحیوۃ و العرا و الکسب و المال
 المدفون ما یخبر بہ من المال و عسعی باللیلیۃ ما یم اللیل و المنہار من الوقت فانہ لا ^{تختص}
 ہذا الحکم بخصوص اللیل و تنقص من السنقض المتقدس و ضمیر المفعول محذوف
 و عسعی بالایام الحوادث و بالدمیر المعینہ المعروف او بالکس و نفہ الشی اذ تم
 و انتہی بقول انی اسے الحیوۃ کثر انقیض کل وقت و ما تنقصہ الحوادث و الدہر
 او الا ایام و صروف الدہر تنقص لامحیاتیہ فی یوم اسے گوید کہ من زندگیا
 گنجی سے ہمیں کہ ہر روز و ہر وقت کم مسیگر و دو ہر چیز کہ حوادث زہرا و کم کند و
 تمام خدا ہدایت سے ہمیں بہہ دیکھتا ہوں کہ دنیا میں جیسا ایک ایسا خزانہ ہے جو
 ہم میں گنہا جاتا ہے اور جس چیز کو زمانہ ہر روز گنہا و بے وہ ایک نہ امکن پورے
 ہو جائیگی قال عمر ک ان الموت ما اخطأ الفقی کما الطول المرخی
 و تنبیاہ بالید العمر بالفتح لغتہ فی العروۃ و اخص الفتح بالقم لاشیا لا اخص
 و اللام فیہ لام الایثار و الحسب محذوف و الاصل لعمرک فتنی و لا کن حذف کثرة
 الاستعمال و لم یف ما اخطأ مصدر تہ و المصدر الما و الی ضمیر الموت
 و المعنی مفعول بہ و التقدير اخطأہ العنتی و ہو مستبد بضمیرہ کما الطول علی ان
 اللام و اذ نے علی الخیر و الخیر العشائریہ حال و کل الحدیث ان و محمد ان باعہ بموجب اب
 القسم و الکاف استیثیہ و الطول کمنب الحسب اللہ سے شد بہ رجل الدابة

والصم الصلاب يقال حجر الصم اذا كان صلبا في غاية الصلابة و الصم جمع صمغ
 كالصفايح وهو الحجب العريض ومن بيانية و الصنف كعظم اسم مستحول من الصنفه شدة
 او اوضع بعض الشيء على بعض ووصفة المغت لما انه جمع على وزن المفرد ويفرق
 بينه وبين مفردة بالتار والحيلة الظرفية تمامها لغت ثمان نحو ثمن يقول تراهما
 كما انهما كومتين من تراب وضع عليها حجارة عراض صلاب مصنوعة بعضها على
 بعض هي كويدها ان هردو گور بارچنين دوانبار خاک سے مینی کہ برآنها
 سخت و پنهان تو بر تو صیدہ اند و چنان من ہم سے نیم لعینے تو دونو گورون
 کو مٹی کی دو ڈوہیرا سے دیکھتا ہے جنہر چورے چکل بہارے پتہرا و پچہ نیچے
 رکھی ہوئے ہیں قال اری الموت لعیام الکرام و لصیغی عقیلہ
 مال الفاحش المتشد والاعتیام الاطفال الاختیار واخذ خیار المال و
 العقیلہ الکریم الجید والتاریف للاسمیة والمال فرغ فم طیلق غالباً علی اللہ
 والفاحش الخیل والمتشد شد الخیل یقول لاری ان الموت نختہ الکرام
 من الناس ویاخذ الخیار من الخیل اللیم وانی للاحب لغنی وللاما
 فانخرت البذل والاسراف مسکوید کہ من این سے بسیم کہ مرکال نفع انسا
 کریمان اسے چسند واز مال کخیل ^{شد} بہتر من آزا میگیر و پس چه ضرورت
 کہ خیل را بر بذل خستیا کنم یعنی میں یہہ دیکھتا ہوں کہ اچھے لوگ مرتی
 ہیں اور کچھ سس کی کہرے مال پر آفت پڑتی ہے پہر مال چوڑنی سے کیا

کون پیا سار تہ ہے قال رے **بدر** کا **میل** **بمالہ** لقب **عوسے** کی
 البطلانہ **مفسد النجاہ** بالنون فالهتة المشددة الجھیل شدید النجیل والظرف اعنہ
 ببالہ متعلق بالجھیل فان النجیل تعیدی بہ قال عوانت نجیدہ بالوصل عنہ والغوی
 من نجیب البشار علی ایشنا عہ ومن قول الطراح الاسد کے فی امر لغتیں ائہ
 غوی عامر والدیاطالہ اللہو واللعب والظرف متعلق بالمفسد غوسی بالافساد والما
 وانا فہ بقول اری تب مسک شدید الجھیل بجیل ببالہ علی البشار من مثل قبر غوی مفسد
 اللہال فی اللہو واللعب ای الارے التفاوت بینہما فائے فصل علی الجود مسکوبہ

کہ گور مسک سیم وزر سوت راجون گور عاشق مزاج ہے مینیم کہ مال خود را دلجو
 ولعب ہر باد و او را سپر بخل و اساک را بر بیدل و اسراف کہ ارام فضل و شرف حاصلت
 یعنی بٹکے کچھ جو س کبھی چوس اور کہانی اور ثانی اور وہیات میں لٹانے

واسکے کی ذہیرون کو برابر دیکھتا ہوں بہر مال جوڑنی سے کیا فایدا قال ترے
 جو جو تین من تراب علیہما صفائح صتم من صیفیح مفسد الجبوتہ
 بالجیم فالثلثہ مثلثہ الاول الحجارة المحببۃ الکلمۃ المحببۃ وهو معقول شان اللوئیۃ و
 الاول محذوف کہافی قولہ تعالیٰ والحبیبین الذین یخجلون بما آتاهم اللہ من فضلہ
 جو خیر الہم علی قرارتہ التعانیۃ ای کبلم جو خیر الہم لفض علیہ الرضی والبغیادی
 وہیہنا المقول الاول ضمیر المیشنۃ الراجع الی العتبرین المذكورین والحجار والمجرؤ
 اعنی من تراب نبت الجبوتین والصفائح الحجارة العراض فاعل الظرف

و صغفہ بلان الشجر اذا قطع اغصانه وحسبہ وعن الاوراق یرسے یا با محققاً و طبیعت
 کما نعت بکلمۃ یصفیہا بعبقۃ البرق منقول کان با علیہما من الخنجال والسوار و الشف
 والحدید علی عتہ رطب و خرزوق عسیمیہ مخصیہ بمعناہ انہما تشبہتا فی اللین والنعومۃ
 سے گوید کہ چنان نازک لازم کہ گویا پارچین و دستیانہ و گوشتوارہ و بازو و بندش
 برخت زاجل و نہال میدکشیہ کہ برک و تاشش خبریدہ باشند آویختہ شدہ
 یعنی وہ البسی نرم و نازک سبب کہ گویا و سکی یا بلین اور کنگن اور بالیان اور
 بازو بند ہری پیر سے کہہ اور یوی ڈالین واسے ارٹڈ پلٹ کاسی گسی میں قال
 کریم یروی نفسہ فی حیوۃ سہم ان مستعاضاً ایما الصدیک
 الکریم تطابق علی حسیب بطیب من الانسان وغیرہ مرفوع علی انہ خبر معتد و معتد
 و الخصاب للابام العاقل و ادخال ان الشحۃ التی تدخل علی الامر المحتمل علی تناسخ الایمان
 بالموت علی زعم الخصاب فانہ یسبغ عن الملاف المال و کانہ یرع عن لایقع الموت
 خدا و الصدی کہ سہ الدال امطشان ایقول ان کریم یروی سے نفسہ بالجور علی عمدہ
 و مستقیم یا من یلوت علیہا ان تناسخ ایما کیون عطشان انت ام انا سے گوید کہ
 میں کہ یہی سہم کہ جان نمود اور ایم زندگانی خود بخوبی سیراب و تازہ میکند
 پس اگر فردا ہم ترا علوم خواہد شد کہ از ما و شما کدام تشنہ کام است یعنی
 میں وہ کریم ہوں جو اپنے جان کو حیثی حی پورا پورا سیراب کرے چنانچہ اگر
 ہم تم کل کو مرے تو یہہ است اچھی طرح سے کھل جائیگی کہ ہم تم میں سے

اقصر یوم الغیم والمطر باعثة حمیة من النار تحت الخبار الطویل العما واین ہذا العروت
 سے گوید کہ مخجلہ انہا امر سویم این است کہ دراز سے اوزا بر سیاہ رواج این است
 کہ چوچم ابر سیاہ باعث نشاط و انبساط سے باشد زیر چشمہ لہذا ارکان بانازک اندام
 زنی کو تاہم کہم و این لطف بعد از مردن کجا لعینہی او نہیں سے ایک تیسرے
 بات یہ ہے کہ جس دن کالی گٹھا جو جوچوم آتی ہے اور حال یہ ہے کہ وہ بہت
 پہلی لگتی ہے اوس دن کو ایک نازنین کہ گدی بدن کی عورت کی ساتھ ایک
 بڑے تنبو کے نیچی کاٹتا ہوں اور مرنے پر یہ مزا کہان قال کان البر بن
 والد بالبح صلت علی عشر او شروع لم یخصد کات من حروف التثنیہ
 والبرون جمع برة وہی الحلقہ من صفر وغیرہ و عینی بہ بالیم السوار والخلخال و
 الشف فان البرة یطلق علیہا لفض علیہ فی الصراح والد بالبح جمع و لوج و هو
 المعصد فارسیہ باز و مند و اراد بالجمع ما فوق الواحد العشر کصفر شجرہ معروفہ فی
 فہایۃ اللین والمنومۃ و ہوا الذی فارسیہ زاجل و ہندیہ اکہد و کوہ مدارشہ ہا الناقۃ
 من النار قال بیت کات البر سے والعاج عجت متونہ علی عشر ہی بسعیل
 و الخروع کز برن شجر معروفہ فی الفارسیۃ مید بخیر و فی ہندیۃ ارشد
 بیشہ بہ النواجم من النار من حیث انہ یكون لعین الاعضان قال عشرہ بیت فرطہا
 عن نسوة من عامر انفا و ہن کاتن الخروع و خندا الشجرہ بالمعجمتین محققا و شد و
 اذا قطع شوکہ و ما تفرق من اعضانہ و انفسل جہول و الحجة لغت شروع و انما

بالنداء عليه ولا شك ان لا يكون هذا بعد الموت مے گویند کہ منجند آنها این
 دگر است که چون کسی که در پنجه اعدا افتاده باشد دبانگ فریاد نند من اسپر اسبوا
 مے گردانم که گامش فراخ و نوعی از کجی در دستهایش می باشد و چون کرک درخت
 عضنا که باواز بلند و آنگاه کرده باشد و او تشنه کام آب جو میان میرود پرتندی
 مے دود و میدانم که بعد از برگ این دولت میرنخواهد شد عینے او عینے سیه پنه
 بات ہی کہ جب کوی غریب زخمه میں آگیا ہوا و گہرا کر پکارے تو میں ایسے گہرا
 کو لو باکر اوسکی طرف لیجاتا ہوں جسکی دگین فراخ اور اوسکی اکللی پاؤن میں
 تھورے سے کجی ہو دے اور عضنا درخت کی بیٹریہ کی طرح دورے حکو تونے

لکلا ہوا اور وہ پانی پر پیا سا جاتا ہو قال و تقصیر یوم الدجن والذبحین
 بہیکتہ تحت الجناء المعتمد التقصیر جعل الطویل قصیرا و تقصیر ایوم کنایہ عن اللاتصال

بہو لایعلم بہ طول الیوم قال بیت یوم کفصل الرحم قصر طولہ دم الرزق عنا واصطفاق
 المزایر والدجن المطر الکثیر والسحاب الاسود بالمطر و يقال یوم دجن بالاصناف
 و یوم دجن بالوصف و عجیب سترہ و الحجۃ اعتراض و لہیکن بالموحدۃ فالہار فالکاف
 کجوف الناعم الممتلی البدن و التالفتانیت و الحجار و الحجر و متعلق بالتقصیر و الحجار
 بالمعجۃ فالموحدۃ لکناب البیت من صوف اوجہ او شعر و المعتمد معظم ما یغیب سنہ
 علی عبادات طویقہ و کانت حسان العرب یضربن الخیام علیہن و یاتین الرجال
 و الیہ اشیرنہ قولہ تعالیٰ حمد معصومات فی الخیام بقول و منہن انی مقاد بان

گرو کنی بر سه بھلی کنفی سے پھلی وہ پراٹ دار و پتیا ہون جسکی سرخی میں سیا
 لگی ہو اور پانی کی ٹاسنے سے جھاک لاتی ہوگیہ واضح ہے کہ یہ بات مرنی پر نصیب
 بنوگی قال و کرمی اذ انا دمی المضاف محینا کسید العضا بندہ المتور
 الکتر العطف والمضاف من احيط به فی الحرب قال امر لغتیس من محی المضاف
 اذ ادعاه و المضاف بالمهمله فانون فالوجه انه كعظم الفرس الذی يكون نوع النخاع
 فی یدیه و يكون مخلوانه و سببته و هو موح قال امر لغتیس مبيت وقد اعمدت قبل الشروع
 سباع اقب كعطف العلاءة مضاف على انه مفعول كرسه و السيد الذی رب
 و المضاف نوع من الشخب ليقال له الطاق و يكون شديدا لالتهاب و الذی رب
 تحته يكون شديدا و احد يدا و الفرس شبه بذيبة عندهم قال عم اقب كسر حان بعضا
 مستطر و منبته على صيغة الخطاب من التسمية و المحجة على ان يكون اللام للمعبد
 لغت احوال و المتور و طلب المار على شدة العطش و لا يخفى عليك انه و صنف
 الفرس ميثا بنه ذوب الفضا و يكونه ميثا بالمار عليه فان الذیب اذا اتم بالنداء
 بعد و شديدا و يكونه طالب المار على العطش فان العریب العطشان يسرع الى الماء
 اذا سماع و انا و وصف نفسه بكثرة الفرس للمضاف لما ان العرک تقهره قال
 امر لغتیس مبيت فيارب كروب كرت و راءه و طاعتت عنه الخيل حتى تنفقا
 بقول و منهن انى اعطف مین فید سے من احيط به فی الحرب الصريح فرسا محینا
 و سبع الخلو است بعد و عدد ذوب الفضا الطالب للمار على عطشه و قد منبته

ما سئذ به والواو للقصم والجد معب عن العظيمة وسنه تعالى جدر بنا والنجبت ولا يعبد
 ان يرا دبه والواو اب فان العرب تقسم بابي الخطاب قال عمر ابني لبيلى وان
 اصحبت ومغسل به بابي به والعود جمع حايد من عاد عبادة وقيام العود كناية
 عن قرب الموت يقول ولولا ان ثبت حصال من مما لمتذ به الفتى الكريم العيش به او
 يحتاج اليه عينا يجيدك لم ابا لم يوتى على قرية مسكوك يدك انك ان ساه امر كمرود
 كريم بدان لذت مى يابد ولطف حيات خود مى شمارد و بدان حاجت مبيد
 نمى بود قسمت جيت بزرگى و جد بزرگى كه پروا مى مرگ خود نمى كردم و از قريه او نمى ترسيدم
 لعينه اگر چه عين با عين نهون چسبوكه سبلى آدمى جيسى كرامت سخته عين او كو
 حاجت ركنه عين تو ترس نسيون با تيرى با تيرى ادا جان كى قسم كه مين مرسته كو
 پروا كند تا قال منهن سبقتى العادلات بشرة كميت متى العطر
 بالمار تر بد الفار للفضيل عسى بالشرة الخمر والكميت منها ما يضر حبرته الى
 السواد و اعلمت الخمر بالمهله مجهول اذا مرحت بالمار فانها تغلوب و از بد اذا اتى
 بالزبد ليقول من ملك الحمال اشكت انى اسقى العواذل بخر غتة كميت اللون
 متى تخرج بالمار تر بد و اعلم انه لا يكون ذلك بعد الموت مسكوك يدك مسخلة انها
 يكى اين است كه بپوش از ملامت ملامت گران شتر ابى منو شتم كه رنگ
 سرخش بيا سى مایل ميباشد و مخلط آب صافى كفى مسيد به و بعد از مرگ اين
 ميرنخواهد شد لعينه او ن تين با تون مين سه ايك يه سه كه ملامت

ابادر ما پانگت پیر سے اسل تسلیم تسلیم حذف است استقالا نرا
 مع الطار و بعضهم قالوا استماع تسلیم بحذف الطار و بعضهم بطاع قطع الهزنة و الاء
 انصح و استنید الموت لكون مقدار وقت حین و باورہ سبجہ یقول فان كنت لا
 علی دفع نوتے و هو و استماع لامی از ندرتے استنید با خلاف ما حکتے پیر سے من الی
 سے گوید کہ اگر تو برین قادر شیخ کہ مرگ از من برانی پس مرا بگزار کہ پیش از
 روز مرگ ہر پے بقید خود دارم بخندم و بخورم یعنی اگر تیرے قابو سے پیر است
 یا ہر پے کہ آئی کہ ٹاسکی اور حال یہ ہے کہ آئی ازین شیخ تو بگو چوڑ تاکہ مال و
 متاع اپنا دیکھے آنے سے پہلے کہاؤن شاؤن قال و در فی ار و ہا مستی
 فی حیوانھا محفوف شرب فی المایة مضطر و الترویة تعین من الترویة
 و منہ ہر الترویة و انہا سبب کل شیئ و الہر و منہ ہر الترویة و انہا سبب خفاة
 علی التعلیل و منہ ہر الترویة و الہر و انہا سبب التعلیل و منہ ہر الترویة و انہا سبب
 و منہ ہر الترویة و انہا سبب التعلیل و منہ ہر الترویة و انہا سبب التعلیل و منہ ہر الترویة و انہا سبب
 علی المایة سے کہ یہ کہ بکبار کہ سر خود دار عالم زندگانی او سیراب و نا سیراب
 پس سے شرم کہ ہر من سیراب نہ ہا سبب الترویة و انہا سبب التعلیل و منہ ہر الترویة و انہا سبب
 جس سے بجا تازہ کروں اسلے کہین و تاہون کہ منہ ہر الترویة و انہا سبب التعلیل و منہ ہر الترویة و انہا سبب
 قال و لو لالت بین من لدة العستی و بعد لم یعمل شیء فی الامام
 عودی و در سے منہ ہر الترویة و انہا سبب التعلیل و منہ ہر الترویة و انہا سبب التعلیل و منہ ہر الترویة و انہا سبب

کہ ازمن آشنا ہینتید و مرا گر ان نمیدارند و همچنین تو اگر ان مرا سے شناسند
و گر ان نمیدارند عینے میں کو سے گناہ آدمی نہیں ہوں ٹیکو امیر عزیز سب

بہنچا ہتی ہین اور برا نہیں جانتے قال الا ایہذا اللامی احضر الوعی و

ان اسہد اللذات ہل محلی و روی الزاجینے الا کلمہ تسمیہ اللذات

معنی الذسے یلومنی و کذا الزاجری معنی الذی یزجر فی صنفہ لاسم الاشارة

واخصر مرفوع علی حذف ان الناصبہ کما فی قولہ تعالیٰ و کذا علی تسمی اللذات

او منصوب علی تقدیر فان بالقدرة کالمفروضہ و ہذا اقرب لوجود اللذات الیہ المذات

والوعی بالہتہ و المحجۃ الصوت و الجلیۃ و سہمی بہ الحرب لوجود ذلک فیہا و ہن

بالذات ہا ہنہا و احدہ القباہ خالد اقول الا ایہذا الذسے یلومنی و یربرنی

عن شہوے موطن الحرب وہی مظان بذل النفس و عن جھور سے محال

الذات وہی مواقع بذل المال ہل مستطیع ان تعقبینی خالد اقول سہمی گو کہ

آگاہ باشراے آگہ ہا از میدانہای جنگ کہ مقام جان دادن است باز

سیدار سے و بران طاست سے کہنی و از مجالس لذات زندگانہ کی کہ جای زہر

فشان است مانع سے آئی و زجر تو سہمی سے غامی آیا و طاققت مست کہ

اگر من از چہا با فروشنیم تو مرا عسہ ابہ جیشی معینے ہوش میں آئی وہ کہ جو

مچکو لایون میں جانی اور منے کی جلسوں میں آنے سے روکتا ہے کیا تو دنیا

میں ہمیشہ محکوم کہہ سکتا ہے قال فان کنت لا استطیع دفع شہوے قد عجز

ولذتی بہا وسیع عالمی اجدید و القیدیم ماکستہ و پڑشتہ و الفاتی اثمانہا فی الخمر و المعیبر
 سے گوید کہ پوینتہ اقسام سے نوشیدیم ولذت بابنا گرفت و مال نو کوہن
 فروختہ بر باد و اہم لعینے ہمیشہ قتم قتم کی شایمین پین اور برٹی منے اور طم
 اور نبی پرانی مال سپح کبوح کر کہای کہلای قال الی ان محامستنی العشیہ

کلبا و افردت افراد البعیر المعتمد یقال تمامہ اذا جتبتہ و افردت
 باض مجول من افردہ او ترکف و او المعتمد المعتمد المطلق بافطران و انما لطلی بہ
 الاجرب من البعیر و اذا طلی بہ معید من الابل الصحاح لسلاتید سے الیہا
 ما بہ من اجرب یقول فعلت ذلک الی ان جتبتہ العشیہ کلبا و ترکو سے فردا
 کما تیرک البعیر الاجرب المطلق بافطران مہیگو مید کہ نوبت تا بانجا رسید کہ
 خوشیان و برادران از من جتتاب کردند و چنانم گذشتند کہ شتر کر گین
 روغن و شیر مالیدہ رائے گذارند لعینے بیان تک نوبت پوچھی کسار برادر سے
 نے جہہ سے کنار کیا اور اوس خارشتی اونٹ کی طرح کبیل چوہا حیر

و دان ملا گیا ہو سے قال رایت بنی العبراء لایکیر و نخی و لا اہل بنی
 الطرف الممد و العبراء الارض و کتبہ بانبار باعن الفضقار و المسکین و کمرہ
 و کمرہ اذالم یعرفہ و کمرہ و الطرف بالکسر البیت من اللادم و یکینہ بالہ عن اللانچا
 الکلام و الممد و الطویل الرضیع یقول رایت الفضقار و المسکین یعرفونہ و لا کین
 و کذلک یعرفونہ الاعنیار و لایکیر ہونے سے گوید کہ غریبان را دیدیم

اور تیزے تندی برقی قال اذا رخصت فی صوتها حلت صوتها بحاجه
 اطار علی ربع رومی الترجیح تردید الصوت فی الحنجرة وعسنى بالصوت
 الغناء وحلت خطاب لغیر معین معناه حسبت والآطار مقلوب اطار جمع طائر
 مهور العین ويقال لمن يعطف علی ولد عنیر باوتر صند من الناس وغیرهم
 یعم الذکر والانشی فارسیتہ دایه والربیع الصنبتین ولد الناقه اذا ولد فی الربیع
 وهو احب عندهم وروس کرشمه ملک یصفیها بحسن الغناء ویقول اذا ردت
 صوتها فی الحنجرة عندما تعسنى لمن حبت صوتها وهو وحده فی الربیع
 عدة اصوات من آطار تجاوبن فی السبکاء علی ولده ولد فی الربیع ملک
 سے گوید کہ چون آواز نمٹہ خیر خود را در گلو گبر داند تو چنان بگمان برے کہ
 چند شتر ما دگان دایہ بر یک شتر چھ مہینا لند و یکدیکر را جواب میدہند
 حاصل این کہ در یک آواز آواز ما سے نماید یعنی کنگڑی میں اوسکو بھی
 کمال سے کہ جب وہ اوسکو برقی توبے تامل تو یہہ صحیحی کہ کمی او نیشان
 بچہ پر کھڑے روتی ہیں اور ایک دوسرے کو جواب دیتی ہیں قال وما زال
 نشر ابی الحنور ولذنی وسبعی وانفاقی طرفنی و مستدی الشرب
 مبالغۃ الشرب وکذا کل مصدر یکن علی ہذا الوزن وجمع الحنم نظر الی
 اصنافہا واللذۃ نقیض الالم والطرفین المال الحمدید والمستد کہ کم
 القدیوم وکلاهما منصوب علی المعنویۃ لبقول ولم یزل شربے اصناف الحنم

کی چوتھی پر لگی لگاسی اور پنڈا اوس کا گوراہ بہرا قال اذا سخن قلنا اسمعنا العبر
 لنا علی رسلہا مطروقة لم تشد وعنی بالاسماع العنار وانبرے عرض والریل
 بالکسر الرفق والنوذة والحجارو الجبردر حال من لم یسکن فی انبرت والمطروقة
 بالفار یجوز ان کیوں من قولہم امر دة مطروقة بالرجال اذا كانت بحيث تلطح الیہم اولاً نظر
 الالہیم و یجوز ان کیوں مونث مطروف معنی ساکن الطرف کا نہ اصحاب عینہ سے
 عنترہ بنت کا ہا یوم صدت بالکلمتہ طبعی لعرفان ساجی العین مطروف و تقابل
 امر دة مطروفہ العین اذا كانت كذلك قال المحطیة عن لینی الود من مطروفہ العین
 ولا یبید ان کیوں مونث مطروق بالقاف وهو جمل فیہ صنف و رخاوة و لیسار
 توصف بالصنف و الرخاوة قال جریر عم من اصنف خلق اللہ اکانا و اهو منصوب
 علی الخالیة و التشد و اشد و الحبل یصفہ بالاطاعة و الانقیاد علی ما فیہا من الحزن
 و الجبال فیقول انہ اذا قلن الہا غسینی لسا یا ف لاته عرضت لنا علی فسقا و لیسہا
 ناظرہ الیسنا قاصرة الطرف علینا او فاترہ الطرف اور خوة ضعیفہ غیر
 شدیدہ و لا یخبیہ سے گوید کہ ابن چین مفعلاً و ماست کہ چون او را بر این
 بفرمایم مجر و فرمان آستہ آستہ پیش ما بیاید و بجز ماد کسی نہ بیند و یا چشم از
 حیابہ وارد و تزدے و درشتی نکار بند عینہ وہ ایسے کہنی پر لگی ہوئی
 کہ چون اوسکو نکالی لہم کہین تو کہنی کی ساتھ آستہ آستہ الی او سے
 اور ہمارے سوی کسی کو نہ دیکھے یا جیا کے مار سے آگہ او پر کونہ او ہا

کہ ہر شام چادر محظوظ و جامہ نحف رانی و یا جامہ تنگ ، پپان پوشیدہ جاسے آید
یعنی میرے صحبت کی باروہ لو کہ میں جو تاروں کی مانند اپنی حسب و نسب میں سچے
یا تاروں کی طرح چمکتی دھکتی میں اور ایک گویا کاہن ہے جو دہاریوں دار چادر اور عجزاً
جو ریاچیت و چپان کپٹے ہینکر شام کی ہوتی ہی ہمارے جلسہ میں آتی ہے قال

رحیب قطاب الحیب منہا رقیقہ بحسن الندامی لبقیۃ المتجرد +
الرحیب الوسیع مرفوع علی انه جار علی قینبۃ و قطاب الحیب فاعلہ لما انه معتد علی
موصوفہ و قطاب الحیب مخرج الراء من الغیض و یقال لہ فی الفارسیۃ چاک گریبان
و کنی بوسقۃ القطاب عن کثرۃ دخول ایسے اللاسین و لذ انقال للعقیقۃ من النار
امینۃ الحیب و الرقیقۃ المینۃ انما شتہ و الحیس اللیس بالید و البار للملابتہ و البقۃ
بالقع الرخۃ احب الرقیقۃ اجلد الضخمۃ الممتنۃ و المتجرد و الحید الذی لا شعر علیہ قال
فی القاموس و امرؤۃ رقیقۃ الجردۃ و المتجرد و المتجرد اسے بعضیہ عن المتجرد و المتجرد
مصدر فان کمرت الرارادت الجسم ہو مدح مشہور عنہم قال النابغۃ عم ریا الرواد

بقیۃ المتجرد یقول واسع قطاب حیبہا کثرتہ و دخول ایسے اللاسین فیہ لبتۃ الطبع
عند حسن الندامی ایما باعتمۃ البدن او الا شعر علی حید با عند المتجرد عن الثیاب
مے گوید کہ چاک گریبان از کثرت دست انداز بیجا فراخ و کشادہ و خود او
لبس باریان مجرم شانہ و بدنش نرم و نازک و میوسے بعضیہ ٹوراموٹری کی کارا
گریبان او سکے کرتی کا بہت کشادہ یہاں تک کہ گویا در کا ہوا ہے اور یاریوں

ہو جودہ الاقرب والرشیع من رفع رفته اذا شرف امره و علاقده و المصعد
 معظم الذی تعقیده کثیر من الناس علی الاکثر بقول وان یستیع القوم کلهم و
 یدکر الانساب الاحساب بینہم نفقتنی منوآالی اعلی البیت الکریم الذی تعقده
 الناس کثیرا علی رجا و الخیر سمع گوید کہ اگر تمام قوم فراہم آید و حرف نسب و حسب
 پر زبان راند تو مر از اشرف آن خاندان شریف خواہی یافت کہ بجا روم و اوسے
 مردمان ہست یعنی جب سارے قوم کبھی ہو وی اور حسب نسب سے بحث کریں تو
 تو مجھ کو اس بڑے گہرائی کی چوٹی میں سے پاویگا جو گوگن کا ٹنکا نا ہے قال خدا
 ربین کا الخجوم و منیتہ تروح الینا میں برد و محمد النذامی جمع مذمان
 و البیض جمع امیض و کنی بعن امر الکریم استقی من العار و الخزیب و العرب تشبہ
 الکرام البیض بالخجوم قال ع مثل الخجوم امی سیری بہا الساس و یجزان یراد بہ الخمر
 الوجہ کما فی قولہ ع و ما ق کبدر فی ندای کا کسبم و القنیۃ الامۃ المنقیۃ و کانت
 لہم قیان مغنیات عارفات و راح نقیض عدا من الرواح و ہو من الزوال الی
 اللیل و البر و بالضم الثوب المخطط و الحب الکریم و معظم الثوب المصنوع بالرغفہ ران
 و قیل ہو الحب کبیر الیمع بنی الثوب الذی علی الحب بقول ندای امر الکریم کا الخجوم
 او عمر الوجہ کا الخجوم و امۃ مغنیۃ تروح لیسینا سے ثوب مخطط و ثوب مصنوع بالرغفہ
 و ثوب علی حسب ہا الکریم مہیگ گوید کہ یاران بزعم کسی مستند کہ در صدق حسب
 و حسب ستارگان سے ماند و یا چون ستارگان مسیتا بند و نیز ضیاء الکریم

قال متی تانتی اصبحک کاساروتیه وان کنت عنہا ذاعنتی
 فاعن وارزودوروس متی تلتنی وصبحہ سقاہ الصبوح وهو ما یصبح من الخمر
 ویقابل البوق وعنه به اسقی مطلقا علی التجرید والروتیه من الکاس المنبتیة من
 الخمر والظرف اعنی عنہا متعلق بعنه فانه یعدی بعن یقول تی تانتی او تلتنتی
 اسفک کاسا منبتیة من الخمر فانہا تکون عندی فی کل وقت وان کنت عنہا
 عنہا فاعن عنہا وارزودوروس فی الغار ما شئت مسیگ وید کہ ہر گاہی کہ تو
 مین خواہی آمد ویا ملاقی خواہی شد جاہم سببہ نیز ترا خواہم نوشانید چہ ساعتی
 نمی گذرد کہ از آن خالی نبشیم و اگر تو پیر و اسے او ندر سے همچنان بی پروا باش
 و در پی پروای خود روز بروز افزون شو عینے مجکو پینی پلانے کا ایسا کچھ
 دھب پڑا ہے کہ جب کبھی میری پاس آئے یا کہ میں ملی تو چمکتا پایا لاجکو پلاؤنا
 اور اگر تجھ کو اسکی پروا نہیں تو حیل ایسا ہی رہ اور دن بدن بدہتا جا تاہا
 وان یلتق الحی الجمع تلتنی الی ذرۃ البیت الرفیع المرصم
 اللتقاء الاجتماع والھی الریظ والقوم والجمع المجموع بحیث لا یشذ عنہم احد و
 تلتنی من الملاقاة والذرة علی الشئی والجار والمجرور متعلق بمجذوف
 کہانی قیامہ الحماسی عم الی حسب فی قومہ غیر واضح والبتیت بہنہا قیامہ
 خاندان مہدیہ کہانا وعنه بالھی الجمع کبر بن وایل وبالبتیت المرصع خبر
 سعد بن مالک یذرتہ نہی سفیان بن سعد من آل سعد بن مالک و

۸
 سعد بن مالک

و مال متیرسم و یا کبھی رزق خود سے مگر مگر دستنی کہ قوم مدار از من میخوانند
 من امداد ایشان سے کہم یعنی من اودنچی خچی رسنیون من اسلمو نہیں بیٹھا ہوں
 کہ جان کی گوارا نے اور مال کی اورانی سے ڈرتا ہوں یا آپ میں بوتنا نہیں پاتا ہوں
 مگر جب کبھی میرے قوم امداد چاہتے ہاگتی ہے تو میں انکو مدد دیتا ہوں قال و
 ان معنی ہے في حلقة القوم تلقى من ان تلقى في الحوائث لفظه

البنی الطلب و الخطاب بغير معین و حلقة القوم محاسبهم لحیظة الاحساب و تسبیل
 حلقة قمارهم و هذا الترتیب والا اول کتابیة عن اصالة الراس و التدبیر و الشافی
 من اطلاق المال و ذکره و تلقى من تلقى لقاء و روسے تلقى من العاه اذا وجده
 و الاقنای من الاصطیاء و استغیر للكسب و التعمیل و روسے و ان تلقى من المال

و هو التمس من المید و الحانوت و كان انما یجمع علی الحوائث و الاصطیاء ایضا
 استعارة بقول و ان تطابری فی مذوة القوم و فی حلقة قمارهم تلقى فی او تجرد فی و ان
 او تجرد فی و کالین الخارین کسب فیہا فاسے منکف لال و باذلہ

مے گوید کہ اگر تو دران مجلس قوم میچوسے کہ تدبیر اسے نہیں دے یا دران
 حرکت کہ باہم قمار سے بیازند و رانجا خواہے یافت و اگر و کما نامی مسیرو
 مراتبش کنی و رانجا خواہی دید چه راسے من درست و ولین در راست یعنی
 اگر تو چک و قوم کی مجلس شوری میں یا او کی جوئے کی حرکت میں نہ ہونے تو دران
 چک پاوے اور اگر کمالوں کے ہٹوں میں تلاش کرے تو تو وہیں چک و دیکھو

بیدار و ہی ترقص سناہ ان ملکات قلم تبال اولاتیالی سجا الباجرة یعنی
 پس چنان بجزام آدیاسے آید کہ کنیز کی رقص انداز و محفل و لاسے خود میرے قدم
 و دامن شہوار دراز برداشتہ اور اسے نامید عیشیہ پر وہ اسے شکستہ کر سچے
 یا چلتی ہے جیسے کوئی بختی کالین ٹوٹے سے اپنی میان کی محفل میں ناپے
 اور اپنی پرے شہوار کی تحویل کوادشا کراد سکود کہائے قال ولست بکبار
 التلغح مخافة ولا کن متی استر فدا القوم ارفدا لکمال مبالہ من حسدہ
 وحل بہ اذال بہ سکن فیہ دروسے لکلال استلغح و لکلال ہوا لکلال من سبغ اللہ
 کالمنام و لکمال ولا یراد سبغی لکمال سے مقام المدح نفی مبالہ علی ظاہرہ
 بل یراد بہ نفی الغل اساکا کے قولہ تعالیٰ و ما ركب نظام للعبيد و التلغح
 جمع تلغح وہی ارتقح من الارض و ما اشد در و اکثر الاستیغاب فی المرفح
 منہا و لکمال مخافة للتقلیل و روسے لیتہ لکمال الوحید و ہی القوت لکمال
 بالکسر و منہ و ما لیت لیتہ اسے قوت لیتہ و المراد بہا قوتہا و قوتہا و الرند
 الاعانة و الامداد و یقال رندہ اذا اعانہ و استر فده اذا طلب الاعانة منہ یقول
 و لاصل الاراضی المرفحة او المخذرة مخافة من قرع الاضیاف او قال الاضیاف
 او نقلہ القوت و فقدا و لاکن متی استیغذ القوم علی شے من قرع الاضیاف
 و حل الدیات و الغزوات و وضع الاصدار و نحوہ اعنہم باکتشام مرو و لکلف شہ
 سے گوید کہ در نہ میں ہی بیت و لہذا ازین سبب ہم شہیم کہ از نزل جا

تسخن اذا احتد وخب السراب كناية عن شدة الحرارة في الهابسة واما قيده
 به لان العرب يفتخرون سيرهم في حر الجو حبال قال عبطوقون الغدا في كل اربعة قويل
 وقيل او اقبلت عليها باسوط فتسرع في سيرها و اسرعت والحال ان سراب المكان
 الكثير الحجارة كان يضيطرب من شدة الحر ممة گوید که بران شتر زیادہ نازیبا
 سے بردارم ویا برداشتم چنانچہ شتافت و یا می شتابد و حال این می باشد و یا حال
 این بود کہ از شدت گرمی سراب زمین سے نکلاخ موج میزد و یا میزد یعنی من گویا
 او ٹھایا او ٹھاتا چون چنانچہ وہ دور سے ہے یا دور سے اور حال یہ ہوتا ہے یا تھا
 کہ گرمی کی مار سے عین دو پھیری میں پتھری زمین کا ریتیا پانی سا چکلتا ہے یا چکلتا
 قال قتال کما ذالت ولیدة مجلس حرمی رجبھا اذ یال سحر
 یقال ذال بالذال المعجمة اذ انجرت فی المشی بحیث جز ذلیہ علی الارض و ہنہا استقاء
 والمجدھط علی احد منہما کما لہا فی المصنی والاسم قبال وذالت الثانیة
 فی معنی استقبال علی کل وجه والولیدة الامتہ وولیدة المجلس الامتہ الثغینہ
 وکانت العرب تعلم آثارہم الرقص والعار والاسیما اذ کن مولدات ولولا مخافة
 المتطویل لاوردت اسما را العقیبات مع اسما را وترے مضارع من الاءة
 معروف والاذیال جمع ذیل المرافقة تاخذ ذیل ثوبھا بید باو لعل بالمطہین
 الابيض من القطن والمد الطویل بقول نستینقر او فتینقرت فی سیرہا و نسلہ
 کما تنقرت قاصد مجلس نرسے مولا یا اذ یال ثوب ابيض طویل کما تنقلیہا حیث تاخذ

سے
 ہذا علی تقدیر ان کون الجنبہ
 تحت جواب الشرط و الثانی
 علی تقدیر ان کون کما مستقداً

یعنی میں کام اپنا پورا کرتا ہوں جیسے کہ میرا ساتھی گنہگار سے اور جان او
گلی تک پہنچی اور آپ کو گویا ہوا ہے کہ جو کہوں گی عکسہ اور دشمنوں کے

کہات پر ہنوز سے قال اذا القوم قالوا من منستی قلت اننی عنیت فلم
اکسل ولم اقبل من استغما یہ یعنی الکدریم الشجاع وقلت معناه حسبت

وعنیت جمول من عناء اذا ارادہ واستقبله بفضیل التخلد والحدة یتقال حدید
ویبید یعنی فضیل بالکرم والشجاعة فتقول اذا قال القوم من شجاع کریم اولی

من شجاع کریم حسبت اننی مراد ہم منہ اکسل بعدہ ولا انت شنیامی گوید کہ
چون قوم این حرف بر زبان راند کہ آیا جو المراد سے حسبت کمان میبرم کہ مرا

می خوانند چنانچہ سے شنیامی سستی نکارے کریم یعنی جب قوم کی لوگ یہ
بات کہیں کہ کیا کوئی سورہا سپاہی جو توت میں یہی سمجھتا ہوں کہ جنگجو بلاتی میں

چنانچہ میں چٹ پٹ جاتا ہوں اور امی بانی ہنن بنا تا قال حلت علیہا بالقطیع
فاجذمت وقد خب ال الامع الموقد یتقال احال علیہ بالسوط اذا

اقبل بہ علیہ والمعجہ بیان لقولہ سلم اکسل فہی حنہ تحت جواب الشرط والم
ح فی معنی استقبال وچیزان کیوں کلانا ستانفا والاول اولی وای القطیع السوط

حیث یقطع من اجلہ والاحزم بالحسیم فالذال المعجہ الامراع فی السیر والواجبات
واکحنب الاضطراب من خب البحر اذا اضطرب بالامواج ولال السراب والاضغ

بالعقہ فالعجہ مکان الصلب الکثیر الحجارة والمتوقد اسم فاعل من توتد اذا

والافتقار الخ اص با دار الهندية والمجروس في منها لا شدايد ومثلها يقول علي
 مثل مذو الناة امضى فيما اريد اذ اقال صاحبى الايا غافل لم يتنى انقلك من
 بذه الشدايد با دار الهندية بحكناك وخلص منها با دار الهندية بحسنى مسيكون يد كه
 برچنين شتراده بكار خود قستى سه سه كد زم كه فرسوق من بتيا با نديرو بگويد كراى كجا
 ار مين نصيبت جانكاه با داي مهربا تر ابر با نم و خود هم بر هم بعينه مين ايسه سانه
 پرايسه اري وقت مين كام پنا پورا كرتا هون كه ميراسا تى گبهه اكرهيه بول او
 كه كها اچي بات هو كه مين جان كى عرض مين كچهه و گير اسر مصيبت سه بچكو چو طراون

اپ نهى اوس چو طون قال وجاشتت اليه لى نفس خوقا و حاله مصابا و كوا

على غير مرصد يقال جاشتت اليه لى نفس اذ ارفت الى علقومه خوقا و عدى باو
 لتفنه معنى الوصول باخو من جاشتت القدر اذ عدت و فارت وكذا يقال
 امتحت الرية و بلغ القلب المحبته و الجملة عطف على قال صاحبى نهى و جمله
 تحت الشرط و حاله لى ناله صاحب المالك مفعول ثان و مسمى معنى كان و
 المرصد الموضع الذى يرصد فيه العدو و المسمى كالمجاهد و المجهدة متصلة بال من
 اسكن في حاله ليقول امضى على مثلها اذ اقال صاحبى ذلك و ارتقت بفسه
 الى اعلى حجرة خوقا و فرغوا طهه اكا و لو كان على غير مرصد من الاعدا و اللصو
 سه گويد كه كار خود قستى سه سه كد زم كه فرسوق من بتيا با نديرو بگويد كراى كجا
 اكلو برسد و خود تلف شده پندار و اگر چه در معرض تلف و كين گاه دشمن بنا

چنانچہ اگر توجہ چاہی کہ وہ پوہیون چلی تو ویسے کھینچی اور اگر توجہ چاہی کہ وہ پوہیون سہل
 تو کوڑے کا رستہ ڈکر پوہیون چلی قال وان سہمت سامی واسطہ الکوم
 راسحا وعامت بضبعہما سہما الحفید والسامة المقابلة في السہو سے
 العلو والکوم الضم الرجل وواسطہ مقدمہ مضروب علی الحنف وبتیة والعموم اسبغ
 واستتیر للسر السهل السريع والضبع العضد والنجا بالنون فالجسیم کسحاب السیر
 والعد والشدید مضروب علی الصدرة من عنبر لفظ الفعل فان مسنی عانت
 بضبعها سارت سیرا ونجحت نجا والحفید بالمعجمه فالفاء فاتخذه فالدالین کسفر جبل
 ذکر النعام بقول وان شئت ان ترفع راسحا رفعت راسحا بحيث یقابل مقدم
 الرجل وسارت سیرا الظلم مع ان رضع الراسس علی ہذہ الصفة مانع من ستر
 السیر سے گوید کہ اگر تو این نحو ہے کہ سر نہ سراز د چند ان بالاکشد کہ مقابل
 مقدم پالان گرد و بدو بدین شتر مرغ نوجوان بدو با ایکہ انقدر سر بالاکشید
 چنین تیز رفتاری سے مانع میگردد یعنی اگر توجہ چاہی کہ وہ سر کو اوپر او بہاری
 توانا او بہار سے کہ پالان کے اکاڑے کا مقابلہ کرے اور شتر مرغ نرکی دوردرد
 باوصف اسکے کہ دور میں اسقدر سر کو او بہار نہایت مشکل سے قال علی مثلھا
 امضی اذا قال صحیح الالتمی افدیک منہا واذ قد سے
 امضی ویکلم من معنی سے الامور مضار اذا دشمنان وحبیب منہا بعد الانقام وار
 بالاصحاب الرفیق فی السفر والاکلمة تبنیة وفداہ اذا اذی العندیة عندہ واذ

جبر جبراً علی وجه طریق قدیم بجا فیه القطار اذا شئت الحبل لکبیر من حال
 قوتیه و یا بن معوانت شدیداً خوفاً من طولہ والحبل لغت ثانی ان لکبیر لقیول ولی مشتق
 مشقوق و الف مقوسب و مارک کبیر ستمی ترمیم به الارض بالشم تزدوسته اسیر میگوید که
 لب سکا فته و بنی سفتد و زمینی فوسب جمید دارد که چون بین رابد و پوید رسد خود
 میفراید یعنی ایک ہونٹ اوسکا چرامو اورناک اوسکی بندھی ہوسے اور گری
 اوسکی بہت اچھی عمدہ ہے جب کہ زمین سے اوسکو قریب کرے اور سو گئی تو چینی
 دو گئی چو گئی ہووے قال وان شیت لم ترقل وان شت ارقلت
 محاقه ملوئی من القد محمد الخطاب کل من تیانی منه کات المشیتہ والارقال فرج
 من سیر الابل فاسید پوید رستن رض علیہ فی الصراح والمحاقه معقولہ وعنه الابل
 والمملوی المعقول المطوس والعدیا لفتح السوط من الجبلد ومنه قوله صلعم نقاب تووس
 احدکم و موضع قندہ فی الجبہ خیر من الدنیا و ما نسیداً و کلمہ من بیانیۃ و الجصد کلمہ محکم
 و منه جبل محمد و خونس السوط مدح فی الساقه قال زہیر صیف الساقه بیت تبا
 احوال العشی و متقی علائہ لوسے من القد محمد یعیفها با تخاطوع را کہا فیقول
 ان شئت یا محاطب ان لا ترقل لا ترقل وان شئت ان ترقل ترقل محاقه
 ان قصر بہا سوط من الجملہ معقول محکم سے گوید کہ با وصف قوت و جلا
 چنان مطیع و متقاد است کہ اگر تو این خواہے کہ پوید نزد و زود و اگر این بخوای
 کہ پوید برود و برود چنان زمانہ محکم سے ترسد یعنی وہ اپنے سوار کی مرضی چاہے

فقول ولها قلب ذكى حازم ماض في الامور صلب شديد لا يوثق فيه هم اصابه وهم ناب
 فهو كحجر كبير عليه الحجارة من احجار صلاب وضع في احجار عراض صلاب شدا من ^{صلام} الام
 مع كونه كونه اودلى داره كونه شيار وبيدار و سخت و تواناست و مثل سنگ است
 كبران سنگها مى گشند و در آغوش استخوانها پهلونها ده شده كه سنگهاى سخت
 و نهاسه ماند لعينه و ه ايدل كه تى به جو بتر او گنگا كانيا كه اكر ارايات كا
 پورا گول مول به چه سپر كوى غم نهين تهر تا و اريه پلن ليون كى بيج او كه جگه به
 جو چورى چكلى سلون كى مانند مين قال و علم محروست من الالف مارن
 عليم متنى ترجم به الارض تر ذوالا علم فصل صفة من العلم محكمه و هو ان
 تشق الشقة العليا او احد جانبيها نعت مشرفا الاعلى و ما ذكر فيما سبق من تشبيه
 بالسبب الموصوف كان مشرفا الاسفل فلانما فاة مرفوع عطف على السابق والمجوز
 المشقوق الالف و عني به الشقوق معطوف على علم و العاطف محذوف هو من بيانية
 و المارن بالالف من الالف مع صلابة فارسية فزمه بيانية و هندية كمر
 و كذا و العاطف محذوف و عني به الشقوق الجيد الكريم و الرجيم و المستكن في الفعل
 للناقة و هو معروف و المجرور في به المارن و معنى رجم الارض به ان تشتم به الارض
 و قد كان عادتهم انهم يقيدون بعصير المجرى بالاسفار في شتم الارض و غير
 بعد الارض و بعد ما روى به سى اسفة لان السوف هو اسم قال امر القيس
 ليصف طريقا صعبا بيت على ظهر عادى يجار به القفا اذا سافه العود و الدنيا

انما خص بما ذكر لان اشارة في هذه الحارة فيعقب اذناه غاية الانصب قبولها
 محمد زمان منتصبان تعرف فيها استوعم والكدم شيبان باذنه طنبی او نور
 حیران فی حول افرده قطب منتصبین من الحرف مع گوید که برد و گو شهای
 او نوکدار و استیاده دست شده که شرافت اصل و کریم اول و در انجالی یابے
 و گو شهای استیاده کن آمو و یا گاو وحشی می ماند که لجرای موضع حول از کله خوش
 دو با فاده لرزان و ترسان میگیرد یعنی ده دو نوکان او سکه کنسلی سید
 سادبی من جسنه او سکی نجابت شرافت پائی جائی ہے اور او س چارس
 شامت کی یابے برهن کی کانون کی مانند من جو اپنے زیور سے الگ پڑی اور
 موضع حول کے میدان میں کیلی ماری ماری پیرتے ہے اور ڈر کے مارے کان

او سکی کہ ہے جو رچی من قال و اروع نباض احد ملکم کر داه صخر فی
 صفح مصد الاروع الحارم المتقطعت للقلب و نباض الشم الذکی تقال نواد
 من کحس و خبل اذ کان شهاذ کسا و الاحذ بالهطف المعجزة المشددة الماصی فی الاو
 و المللم الختم المدور و یوصف بالقلب علی ان الشدايد و الانسکار لا توثر فیہ بل توثر
 عنه کما تریق الشی عن المدور و تریق کنی به عن الصلب الشدید و المداة بالکسر العخرة
 اتنی کثیر علیها الحجارة و تكون سفی فایما لصلابة و الصخر اسم جمع و هی الاحجار
 الصلاب و الاضاقه لادنی ملاس و الصفیح الحجارة العراض و الصخره کعظم الصلب
 القوی الشدید و وصف به الجمع علی انه جمع علی وزن مفرد فیصفا بالخرم و التفت

الصنعة مع التشبیه لما انفصلت للاذنین والاصنافه الى السمع لفظیة والتوحس
 فی الاصل الاصغار الى الصوت الخفی والمراجه بالیعنی الیه من الصوت و
 القول علی التجوز فان سمع نفس التوحس غیر معقول والبری السیر فی اللیل
 والجار والمجر وحال من التوحس بالمعنی المراد به التوحس بالفتح الصوت الذی
 یرسع ولا یسرع معناه وروی لیس لیسیم فله طینین کما هو فی دیوانه وهو الصوت
 مطلقاً او الخفی منه ولسن من ندبه اذا اطره ونض علیه نقول ولها اذنان
 فیدق بمعناه بالیعنی الیه من الاصوات والاقوال جمل کونها للسمع سوارکات
 بصوت خفی او بصوت ظاهر واضح کما یذکره دو گوش انجین دارد
 که گفتگوی شب رفتن بخوابی و درستی من شود خواه با سینه و سرگوشی باشد
 یا باواز بلند بعین کان او سکی ایسے سچی میں کہ راست کی حظی کی بات چٹ پٹ
 ہیکٹ اور پوسٹ پوسٹ سے سنتی میں خواہ کا نا پوس سے کریں یا گلم گلم یا کپار کہ کریں قال
 مولانا تعرف العتق فیها ک المعنی سماء کجمل معروضی قال اللہ اذا
 حده والاذن المولدة محذوة الرأس علی الانصباب ویقال لمثل اذنین الاذنین
 احترام ومنه قول علقمة مع لها صرطان تعرف العتق فیها وهو وصف فی
 الخمل والابل وبعید من علامات العتق فیها والعتق الشرف والنجاة
 والسامتان الاذان والشاء الطیر والثور الوحشی یذکر ویوش وحومل موضع
 منفرد وانما معنی اللضرورة ولم یسند ومن افزده اذا ترکه وحذله و

طحوران عوار القدر سے قرآنہا لکھو گئے مدعوۃ ام فرقت
 يقال طمرت العين قذالوا رمت بها فحی طحور وکینی بہ عن حرة السنط والسنطة
 یوصف بہ قال زمر بیت وناظران لطح ان قذایا کانی کاحتان بائند و العوا
 الکبار القدر وهو ما یقع فی العین فیمنها عن الانفتاح لسنط وضحہ ال
 لاختلاف العظین و عنہ بالمکحولہ الکحلار اللہم الا ان یراد بحسب العظرة الذعر
 الا حاقه والفرق ذوال الوحشیۃ فی ام الفرقہ وهو عطف بیان لمذعوۃ بقول
 تر میمان القدر المانع عن لظف و الانفتاح قذایا فحی طب مثل عینی
 بقرة وحشیۃ غامہ الکلاب والقنصر نتردی بینا و شمالا سے گوید کہ
 چشماتش حس و خاشاک نادر سے نہ سکنہ کہ مانع کش و ن چشم و مگر ستین باشند چنانچہ
 انہا ام مثل چیمان شکر گین آن مادہ کا وحشی خواب سے دید کہ شکاریان و
 سگان شکار اہل ترسانیدہ باشند بعینہ وہ آنکہ بین سگون وغیرہ ایسے
 چیزوں کو جو اکھوں میں اور وکینی اور کینی سے زور کتی ہیں دوڑ پستکی میں چانچہ
 تو انکو ایسے چپڑے ہوئے پاویکا جیسے اوس تکلی گامی کی آنکہ بین ہو
 جبکہ شکاریوں نے ڈرایا ہو و سے قال وصدا قنا سمع الثوب للسر
 البس خفی اولصوت منند والصدق ہینا معینۃ الشدة والاحکام
 فانہ اذا وصف بہ القول یراد بہ المعنی المشہور و اذا وصف الفعل یراد بہ ذلک
 ومنہ قولہم شدۃ صادقہ وقدوت ہینا صفت للسمع فی الحقیقۃ و تانیث

الشدة بالفصحی
 الشدة بالفصحی

بالحجاج عظیم الحجاب مع کونہ مناسباً للعين وان ارید به ذلك فالصخرة علم
 معناها الحقیقی والاضافة الاولى لا اعتبار الملائمة والاشیاء لیس بمعنی من کما
 فی باب حدید وخاتم قصته وغدا الصخرة من جنس المضاف علی سبیل الاشارة
 دون الحقیقة والعلت بفتح القاف اسفرة التي کون فی الحجر یجتمع فیها
 المارخبر محذوف وقیل بدل من صخرة وح کیون بمعناه کهنی حجاجی قلب مورد
 فان المبدل منه کیون مقصود او هو کما ترے والمورد اسم ظرف ما یرده الناس
 الدواب من المار من ذیہ کہاٹ بقول ولها عینان تمعان کالمرء اتین استقرتا
 فی غارین وقسمین فی جانبی عظمت وجیشبه الصخرة اوسے غارین کائین
 تحت عظمی حجابین من صخرة کل منها قلب مورد فی الرطوبة والطاوة میگوید
 کہ ہر دو چشمانش چون دو آئینہ تابان است و در دو غارے کہ در دو حجاب
 استخوان چہرہ سنگ و ارش واقع شدہ ممکن دستقر گردیدہ و یادرد و فکر
 کہ زیر دو استخوان ہار و لیش کہ از سنگ سخت ساخته شدہ جا گرفتہ و پر چشم او
 از رطوبت و شادابیے خور و مغاکے است کہ برکت آب و ایم الورد و با شد یعنی
 اوسکے دونو آنکہین دو آئینی ہین اودن دو غارون ہین مستقر ہین جو چہرہ
 کے ہڈی کے گنارون ہین و ہتس ہین یا اون دو غارون ہین جو ابرو کے
 ہڈیوں کے نیچے ہین جو پتھر سے بنا گئی گئین اور ہر ایک آنکہلہ پائے کے
 کہاٹ کے پیشے ہے جو پائے سے بہری ہوتے ہے قال

فی الشامی فهو جار بهما العینا والقد الشق فی الطول تقیض القطر ومنه قیض القلم و
 الضمیر المحرور للاسبت او المشترک وحرده قطعه علی العوج و المستعمل بحول والحجی حال
 یتول ولها خلدین ناعم لقرطاس الصناع الشاسی او کالقرطاس الشاسی و
 شفره قیق لیلین کاویم التاج الیاسنی اولاً ویم الیاسنی وقد استقامت شدہ مستویاً
 مع گوید کہ رخساره او در نریم و نازکی بکاخذ شاسی سے ماند ولبس او
 در نریم و بار یکی بیچاره وادی نریم یا فی نریم سد و حال اینست کہ کمال درستی و راستی
 او را شگفتانہ تبیین کمال او کی نریم و نازکی صبی شاسی کاغذ او در جونت
 او کی ایسی پورستہ چینی من کے دھورے کبکوسید سا دکاٹا ہو قال و

عینان کالماوتین اسکتتا کبہنی حجاب صحفہ قلت
 المادۃ المرآة والتشبیہ فی اللعان ولسریق ویتدل بر علی قوۃ الدماغ
 الدالة علی قوۃ الاعصاب الدالة علی سرخہ اسیر ولذا ایشب سین الفرس و اسیر
 بہا قال امر القیس صیف فرس مع عینان کالماوتین وجر وقال علی قوۃ بعض
 ناقص بعین کراۃ الصناع تمیرہ و اسکتن اذا احن تغنی فی الکون اسے لیت و
 عنہ بہ الاستقرار و اسکتن فی الفعل للعینین والکعبت النار والحجاب تنقیح
 المہلکہ علی الجہین کحجاب وقد یکبر الجانب وعظمہ احجاب والظاہر ان المراد
 بالحجاب الجانب والصخرۃ استعارۃ لعملم الوجہ والاضافۃ الالوی المعنی
 فی والثانیۃ معنی اللام ولا ینحی ما فیہ من ایہام التناسب حیث یلزم

مے گو بند و یارنگ سنگ پیز سازان کہ بران پیز خست میا زند سخت و
 درشت، واقع شده و بیان مے ماند کہ موصوع القصال اجزاء کش بعضی اجزا
 اور بعض دیگر کہ دستتی و درشتتی حکم موآن دار و چون حکم داده **لعین**
 او مکی کو پست ایسے کرے کہ اس سے جیسے لوسی کوشنی کا لہرن یا پتہ سوکھا
 کا پتہ ہوتا ہے گویا اسکی جوڑون کی جگہ نے اوسکے بعض ٹکروں کی ایسے بعض
 ٹکروں سے جوڑا ہے جو سوچن کی مانند کہٹے بن عرض کہ وہ کو پورے ہٹے کہٹے
 ٹکروں سے بنائی گئی ہے قال و نجد قرقطاسس الشامی و مشفر
کسبیت الیما فی قدہ لم یجد الخ دار سنہ رخسارہ و ہندیہ کال مرفوع
 عطا علی سابق و القرقطاسس معروف و الشامی جمہوز العین نسبتہ الی الشام
 سن یہ وقوعہ فی ششمہ تینہ اللہ کا سسی الیمن یہ وقوعہ سے مینتہ و اکثر
 بکینفہ و ارا دیہ الصناع الشامی و یجزان کین نقی القرقطاسس علی قول من یجز
 انما فی الموصوف الی الصفہ الخویہ و التثبیہ فی الیمن و النعمتہ و النعمتہ الخ
 فی الساقہ قال کسب بیت قنوار سے مرتبہ البصر یہا عن حق بسین و سے الخ
 تسبیل و مشفر کسب شقہ البعیر عطف علی حند و است بالکسر کل جلد نہوش
 بالقرط و کجہ فارسہ چرم نختہ و ہندیہ نرمی و سیا اطلاق علی الصغیر و الکبیر و
 عنہ بہ نقطہ منہ و شیبہ پشتہ الابل قال التسنی مے کر عن بیت فی آثار
 من الورد و الیما فی نسبة الی الیمن بزیا دة الالف و امثال فی توجیہ الاضما

بوز و هو نوع من السفینة ووجهه بالكسر وفتح نهر سفید او معروف غیر منفرست
 والمصدا سم فاعل من اصعد اذا جرسه ووجهه يقول ولها عنق طويل شديد
 القيام وكثيره اذا رقتة يفتح او يكون مثل سحان ووصي جارية في نهر حبتة
 مع كويد که گردن بلند و بسیار خیز دارد که چون ادرا بالاسه که شد زبان
 سحان کشتی که بجای بغداد میزد و بلند و نمایان میگرد و عین و ده ایست لایحه
 گردن که هستی ہے جو بہت بلند او بھی ہے چنانچہ جب وہ اوسکو اوسبارتی
 ہے تو وہ جلد بغداد کے چستی ٹیرے کا پتوڑ معلوم ہوتے ہے قال وجمہ
 مثل العلاء کا نماوس المستی منھا الی حرف مسبر و البحر یا لضم
 انحف رفوع عطفا علی السابق والعلاء السندان والحجر الذی یحف علی
 رکابها صحیح فان تشبیه فی الصلابة والاول نیاسب المسبر والوسع الظم
 والجمع والمستی من صنع القار شین و اراد به الدرر ومنها حال وقبول الوسع
 محذوف وتخیل انیسون من بعد منته مفعول الوسع وحرف اشی طرفه والمبرد
 بالكسر المتعروف بکون من الحدید فارسیه سوہان و ہست یہ سوہن و استغیر لفظ
 المضموم الیہ یقول ولما انحف شدید صلب کالسندان او کالحجر الذی یحف عنیہ
 الاقط کان المستی اجزاء باضم بعض اجزاء الی طرف بعض منہا شیبہ بالمبرد
 فی الصلابة ولا سحان کل بعض منہا مضموم ومضموم الیہ فان الکل کالمبرد
 مع کوید کہ کاسہ سر بزرگ اوسبان سندان استنگران کہ بہ ان استن

التخریص بالفوقانیة فالمعجزة فالمهلتین کسورا معرب تیز زلف علیہ فی
 القاموس و یقال فی الفارسیة شاخ حابہ و شاخ پیرامن ایضا و فی الهندیة
 کلی و یویدہ قول المستنجع لقطیر من کم الی السبایق فان لقطیر من الكم لقطیر
 الی التخریص لوقوعه تحت من فستره بالخشیج فقدره یا فانہ لیکون قطعة ثوب تحت
 اللیط و یقال چونبلا و عنبل و الغر جمع الاغ و هو الابيض من کل شے و المقد
 اسم مفعول من فذده او اشتقه طولاً لقیول تتلاقی تلك الأثرارة و تتفارق
 اضری كما تتلاقی و تتفارق التجار یصیب البیض فی الفیض المشقوق بالریح مسبوک
 کہ آن رشاہا گاہے ہم سے پیوند و گاہے از ہم سے گسلہ چنانچہ تیز مای سفید
 پیرامن دریدہ لضربہ ہوا جدا و پیوستہ سے گرد و لعینے و ہ نشان آہمین
 کہی ہتی ہین اور کہی ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہین جیسے پٹی کر فی گ
 کلیان ہوا کی جو کی سے باہم ملتی ہین اور پیر الگ ہو جاتے ہین قابل و
 الملح نہاض اذا صعدت بہ کسندکان بوصی بدجلیہ تمصعد
 الاتلع بالفوقانیة فاللام فالمهلة الفعل صفة من لتلع و هو طول العنق و
 منه جید تلیع اذا کان طویلاً مرفوعاً علی محمدان والہناض شدید التہوضر
 اسے التقیام و ضدہ جففا و شدہ لازم و البار للعتدیة و المجرور للتلع و السکا
 بالضم و شدید الکاف ذنب سفینة فارسیہ و نبال کشتی و منبذہ شوار
 و الجار و المجرور متعلق بمجذوف ہو جواب الشرط و الموصی معرب

موارد من خلفه سے فی ظہر قرد العلوب الاثا جمع علب بالمهظة وینح
 بالنون المكسورة فالهاتین سیر نتیج عرضا ویشد به الرحل علی لبعیر فارسیه
 تنگ شتر و الدایات محرکه جمع وایه و سه نفرة الطهر و منه ابن دایه للغراب
 فانما یاكل منها اذا و بر لبعیر و الموارد جمع مورد و هو النهر الصغیر الذی یسیر و ده الناس
 و الذواب فارسیه جمع حور و الخلیفت ای المعجزة فالقاف الحجر الالمس المایضیر
 و القرد و بالفتایب فالهاتین شلت کحیض الارض الغلیظة المرقتة و ظهر الارض
 ظاهره و وجهها یصفیها کبثرة الاسفار فیقول کان آثار المسح الذی یشد بها
 الرحل علیها من مواضع مختلفة من نقار ظهر المرقتة انهار صفار من الحجرات
 الابيض علی وجه الارض غلیظة مرقتة مسیگوید که نشانهای تنگ او بر پشت
 لپزش که جای نمایان گردیده بدان چوباسے حور و سه ماند که از تنگ سفید
 و صافی بر روی زمین بخشند باشد یعنی و ه گهرے نشان جوشگون
 کی بانسے سے جگہ جگہ اسکے پیٹہ پر نمایان ہوگی ہیں گویا سیاٹ
 پتھر کے نمایان ہیں جو موٹی ادنی زمین پر سبائی گئی ہیں قال تلاقی و احیا
 بتین کا ہنایا بقی خبر سے تین مقصد و اصل تلاقی تلاقے
 حذف احد المتابین و احیا نامضوب علی الطریقہ معطوف
 علی حذف استفعا عنہ و تبین معاذ متفارق و استکن سے
 الفعلین لبعیر و لہنایق جمع نسبتہ تقدیم الموحدة علی النون و ہے

ر سے ہوتی ہے اور دونوں بازو اسکی اگلی دھڑ سے نیچی کو اوٹا ر سے گئی ہیں

قال جنوح وفاق عندل ثم افرعت لها كقفا ما في معاني مصعد

الجنوح الناقة التي تمتل من جانب الى جانب شاطا وهو وصف قال بصيف

السيان ع فواسق عن فقد باجوازا والدفاق ككتاب وخراب السر تقو التور

كاتها تمش ويقال في الفارسية جهمان قنار والعندل ضخمة الراسن وكنية

بعين قوة الاعصاب وصلاتها فان الراسن منبت الاعصاب وشم للشر

في الذكر والانتقال من مطلب الى اخره فسرغ اصعدہ ولفصل جبول وا

معروف وفي معني الى والمعاني اسم شعول الفصير المعلى واستيعاب لموضع

من مقدم الحجد والمصعد معظم المرفوع يقول ذات مرج وثا طتميل من جانب

الى جانب في سير بالسرع كاتها تدق في الاعصاب من حيث انها ضخمة الراس

من مع ذلك اصعدت كقفا ما الى مقدم حجد ما الذي هو كالفصير المرفوع معظم

مع كوييد كحكم نشاط از جانبى بجانبه سيرا وچنان تير تير وده كوكو يا

مع جهد و سرور ك دارو ك دلالت برقوت وصلات اعصابش مع كند

و با اينهمه در مشا او بجانب مقدم حجدش ك چون قصر بلندى نمايد بالا پرده شد

معني خوشي كى متوالى او مير او دير كوي كيني و اے چلے مين كو وني پھاند لي بہت برى

ر كى ہى اور اسكے دونوں ہونہ ہى اگلى دھڑين جو ايك بڑى او نچى محل كے

پہا پر سے او بہا ر ك ر ك گى كے ہين قال كان علوب لسع في داياتها

علی السیر لا تکل سید ما فہی تیر و تجرب مسیگو بد کہ وہا ہی زیر گلویش گلگون
 کہ منجملہ علامات عتق و کرامت اصل اوست و شپت او محکم و استوار و گامیاش
 فراخ و دستھائش بسیار روان و دو ان است یعنی او کے گلی کی نمبی
 کی بال ہوتے ہیں جو اس بات کو جاتی ہیں کہ وہ نسل کی سچی اور اصل کی پورے
 اور پیدوں کی کٹی اور او کی گن چوڑے چپکلی اور بانٹھ او کے ان تھک ہیں جو بڑا

چلتی رہتے ہیں قال امرت یدان فتل شتر زواج حیت لها عضدا نامی
 سقیف مستد الامر احکام الفتل و کنی بہ عن الاحکام لیسین الفعل بحول
 والشتر با حجتین فالمتد ان فتل ایحیظ او بحسب عن السیار او من خارج ثم تردہ الی داخل
 فاذا قتل الفتل ایضا فادع العام الی الخاص لانه نوع مشہ و لاشک ان بحسب او
 ایحیظ او فتل یکذا کیون محکم او الاحباح الاماۃ واللہم فی لھا کاللام فی تک
 فی قولہ تعالیٰ الم شرح تک صد رک و فی معنی من دستیف استقیف
 المقدم جہد اما مقیل بہ العضدان والسنہ کعظم ما اسند لعضبہ الی بعض و کنی
 بہ عن الحکم بقول فتلت یدان فتل شتر ایسے حکمت احکا ما بلینا و اسیت لھا
 من مقدم جہد لہا مشبہ بالستیف الحکم المقنع مسیگو بد کہ وہا ہی
 چون سنی استوار کردہ شدہ کہ از برون و ورون اور انجونی تانستہ باشند
 و مرد و بازویش از مقدم بلندش کہ استقیف بلند و محکم مے ماند فرو و او
 شدہ یعنی دو نو ہاتھ او کے مضبوط ہیں جیسے دو ہرے ہی ہو سی

واحدة كدلو السقاين والدالج بالهتة فاللام بالحسب من بفتح الدلو في الحوض
 من البيرة والتشد ومقاساة الشدة وشبهها بالانه يبعد عضداه عن جنبيه حين
 ما يزداد من البيرة الى الحوض يقول لها منسقان العبا عن جنبها العباد
 شديدا حتى يظن بها وهي من مقاهها انها تبرد لوسه والج قوسه يقاسى الشدة
 في عمه مسيكونه كبره وواحد من خشب ازهره وپهلوش چنان بعد انتاده
 كوكبا كاردلو كسبه مسيكونه كبره وودست خوددلو پر آب از چاه گرفته در انگير
 سے اندازد و سيار محنت ميکشد و محض في نماذ که برود دست از خشک کش آدم از
 پهلوش عليه مسيا شيعه او سکی دونو بازوان ياد و لو که نسيان
 پسليون سے ایسی الگ تملک ہین کہ گویا وہ ساندنی کسی مزد و محنتی کے
 بہری ڈونوں کو اوٹھائی ائی جاتے ہے جبکی اوٹھانے سے بازوان او سر
 غریب کی کہل جاتے ہین قال القنطرة الروم قسم رجبھا التکتفن حتی
 تشا و تقبر مد الکاف اسمیة لوقوعها جز المتبدا و محذوف والقنطرة الحسب العظیم
 وخص الروم بالذکر لما ان العرب کانف عاریة عن حسن الصناعتہ وترعان
 الحکم عیة فید واللام فیہ للعهد الذہنی والحنس وذلک وصف مضاف
 بالجملة ویمثل اسکیون الجملة حالاً متقدیرتد عینی رب القنطرة مالکها والاکتشاف
 انخط والاحاطة والقنطرة مجول والجملة جواب القسم وشار الحایط اذا اهلوا
 بالشید و هو کل ما یطیل به من الحسب و نحوه ومنه قصر نشید والقمر بالثقاف المہتمم

وهو الصدر البری و يقال له فی الفارسیة کنار دشتی و فی الہندیة جہر پیر
 و کنفہ اعلیٰ طہ و الاطریا ہلکتین عطف القوس الضیف الی موصوفہ المعنوی
 کما مر منسوب عطفاً علی کناسی ضالہ والصلب عظم الطہر من الکامل الی الخ
 و يقال له فی الفارسیة استخوان پشت و فی الہندیة کنگر و و المویذ القوی
 الشدید من ایدہ اذا فوہ یقول کانت اصلعہا الحیثہ یغیبہا الامین والالیسر الصلیبہ
 المنجیۃ تیا طبی من الضالۃ بحیطان بھامن جانبیہا و قسی معطوفہ و صنعت
 تحت صلب محکمے گوید کہ پہاؤں چپ و راست او گویا دو خواجگاہ ہوتے
 کہ از کنار دشتی بودہ و بہر دو جانب آن شتر مادہ محیط افتادہ و کما بنا خیم دادہ
 کہ نیز بر استخوان پشت محکم شدہ یعنی اوسکی دامن بائین کی پسلیان گویا
 ہرن کی دو گہر میں جو چڑھیرے کی جھاڑیان میں اور اوس ساندہ فی کی دامن
 بائین کی لٹھی میں اور موڑھی ہوتے کمان میں جو کری کنگر و و کی نیچی کہی گہن میں قال

لھامرقان فستلان کا نام ترسلی و الج مشد و المرفق
 بالکنر موصل الذراع الی البعد و يقال له فی الفارسیة آرنج و فی الہندیہ
 کہنی والافتل تفضیل المقتول من فستلہ اذا بعدہ و بعد المرفق عن الحنب
 مدوح فی الابل قال کعب رضی عنہ و مر فقہا عن نبات الزور مقتول و يقال
 للناقۃ السریعۃ فستل الذراعین و روسے کا ہا بدل کا نام و الضمیر للناقۃ
 کما فی تمر و البہار لبعدیۃ المرور و اسم بالفتح الدوائی کیوں لہا عروہ

نبات الزور
 علی الصلح

بر تارۃ خلف الرذیف و تارۃ تمره علی ضرب طایا بس کا لرق البالی مقطوع
 اللبیب میگوید کہ دم سے حبنا نہ چنانچہ گا ہی بدان پشت رذیف را نیزند
 و گا ہی بر پستانی میگذرد کہ چون مشک کہ نہ خشک گردیدہ و از شیر مریدہ شدہ
 یعنی کبچہ او سکور ذیف کی چھی مارتے جو اور کبھی سوکھی تنون پر
 لیجاتی ہے جو سوکھ سوکھا کی پرانے سگ سے ہو گئی ہیں اور دودہ کا نام و

شان اون میں نہیں رہا قال الفخذان کل الخفض فیہما کانہما بابا صنیف
 محمد و اکمل ماض مجبول و الخفض بالنون فالهملۃ فالعجزۃ اللحم و عنی بالبا بین مصرع
 الباب و السیف القصیر العالی الطویل و المرۃ الممس و مسہ صرح مرۃ بقول
 لعا فخذان اکمل اللحم فیہما کنتان لهما و قدر تقفا لکانہما - مصرحاً باب قصر
 طویل فمس بالخصر و نحوہ میگوید کہ او دوران دار و کہ گوشت نباشتہ
 چندان بلند ساختہ اند کہ چون دو بازو سے دروازہ کا رخ بلند نمایان میشود یعنی
 اوسکے دو زانیں ایسے گوشت سے توسی گسین اور اتنی او پر گواو بہار سے

گسین کہ ایک بڑی عمل کی دروازہ کی دو بازو معلوم ہوتے ہیں قال و طی
 محال کا لخصی حلوفہ و اجزۃ لکرت بدای منصف الطی معروف
 فارسیہ نوزدین و چیدان و کینی بہ عن الاحکام الصنیف الی موصوفہ المسو
 مرفوع علی نہ معطوف علی فخذان و المحال جمع محاذ و ہی تقار الطیر و قری
 تدبیر المحال بمنہ القوس و الحنفی النفسی و التثبیہ فی الصلابة و الاستحباب

کتاب الجنب وشک بالعمیة نظر وامنعل مجبول واعمجة حال تنبذ پروت
 والسبب لمهلتین عظم الذنب ولسرد بالمطرات کثیر یا یخیز به الاویم
 والابرة التي یسرد لیسج به الدرع وکلاهما متعل وبقال للماول فی الفاتحة
 ورفش و فی البهذیة ستاری وستانی بصیف ذنبها کثرة الشعر فبقول انه
 کثیر الشعر حتی کان جنبا حی مسقر طول الجناح احاطا سجا بنی عطفه وقد
 به بما یخیز به الاویم او بما یسرد به الدرع مسیگو بد که دم بسیار مویش چنان
 سے نماید که گو یار و بازوسه باز کلان بازو را بچپ راست استخوانش چپا
 بر فرش کنش دوران و یا سه وزن زره با فان دوخت اند عینی او سکی
 ایست چ رسه چکی سببه که گو یا کسی بر سه با نه که دو لون بازوون کو دم ک
 پشوی کی و این با این زره با فون کی شوخی یا موجون کی ستاری سے سیدیا
 ہے قال بطور ابر خلف الومیل و تارة علی حشف کالشن ذرا و مجذ
 الجوز فی چنسه منسل و متعلقه مخدوف والومیل بالعمیة روف راکب
 البعیر و الحشف بالذکر فالبهذیة محرکة الشرع البسانی الیاس وشن بالعمیة فاللون
 الزرق الیاس و الذاد سے بالذال الممجة فانوا الیاس من ذوسه الشی اذا
 جت و الممجد باسیم فالذمین لمهلتین اسم مفعول الضج الذکر قطع لبسه و فیه
 اشعار به بالملمد و ما نذر قال آخر طیت و تلو سے بر بیان العسیب ترة علی
 فرج محر و م الشراب مجذ و قال عنقه هم تذب به طورا و طورا ترة بقول

حصہ سے مجموعہ شعر۔ وکنے بذیہ الخنیل عن الذنب الكثير شعر و
 ہو وصف فی الاہل و الخنیل و الروتحة الفرغحة و الافترع وکنے بہ
 عن الخنیل و الصولة فان الصابیل یروع من یصول علیہ و الاکلف من الاہل
 و غیرہ یا ماکون لونی بین الحمرۃ و السواد وکنے بہ عن الفیہ القوس و الملبیہ اسم ^{عقل} قائل
 من البد الخنیل اذا ضرب فخذیہ بذنبہ و یفعل ذلک عند غلبۃ الشهوۃ ^{بصفتہا}
 بقوۃ السمع وقلہ احرص علی الاکل و التحرز عن ضرب النعل فیقول تعود من الکر
 الی صوت راغبیما الداسہ فی توتیہ السمیع وقلیہ احرص علی الاکل فان
 احرص علی السمیع و یقبل الذنب الكثير الشعر ستاحا جزا مینہا و بین جمالات
 الخنیل العسقی القوس الشفوة فلا تحبیل فملا القنف مع گوید کہ بیانگ
 شبان چراگذاشته سے آید و چندان در چہ رین فرو منیر و د کہ باشر
 نشو و در آرد آن شتر جوان تو سے شہوت را بدی می راند کہ مو ہا بش سب
 و انبوه افتاد و عرض کہ بار و زنیگر و پس را خوان شود یعنی چہ و اسی
 آواز پراتی ہے اور ایسے ڈنڈے نہیں جو کہاں کہاں فی مین پی ہی ہا کہیو
 اور شہوت کی مائے گئے جوان اونٹ کی چڑایوں کو ایسے دم سے روکتی
 ہے جو ہوں اکثریت سے چوری چلی ہے عرض کہ وہ بیاتی نہیں ہفتی
 نہیں قال کان جبنا حی مصر حی ملکنا حافیہ شکافی العسبیب
 لغری بہا مریۃ فالجانبین الصقر الطویل الجناح و تکلفہ احاط بہ و الجاؤن

ہذہ الجملہ معطوفہ علی ترتبت و حذف العاطف و الحدیث جمع حدیثتہ و ہست
 کل مرعہ حیط المرعہ و یقال لہ مرعزار و الموبلی اسم منقول من الموبلی و ہوا المر
 بعد المر صنفہ موصوف محذوف و الاسدۃ جمع سدرہ ہونیز موصوف من
 الارض و الاغید بالمعجۃ فالتمانیۃ کثیرہ النسبات من الارض و لم یس معنی
 الناعم فانه من صفات الانسان و الاغصان یقول رعت الغنم فی ايام
 الربیع و حستہ فی حقلہ النوق لثی حفت لسانہا و قد کن یرعین ریاض مکان
 محظور الموضع الطیبۃ اکثرہ النسبات او ترعانا الیوم تغنیہا سے گوید کہ
 در عین موسم ربیع موضع تغنین در گلہ شتر ما و گانی چریدہ کہ شیر در نیانہا
 آہنا خشک گردیدہ و در مکاسے کہ موضع سیک بارغانہی متواتر شدہ الی یافتہ
 و خود او کثیرہ النبات بودہ میچریدند و یا خود آن شتر مادہ در چمنین جانا میچرد
 یعنی سادہ سے کہ دنونین موضع تغنین پر ایسے اونٹنوں میں چرتے
 رہے جس کی تن سو کہ گئی تھی اڑھا ایسے زمین کی چپ لگانوں میں چرتی
 تھیں جسکی اچھی ایسے ہٹکانے پی در پی میہوں کی برکت سے بری بھر
 ہتی اور خود بھی وہ بڑے زورینین سے تھے قال شریع الی صومستہا
 و تسمی بذسہ حصل روحا شتہ اکلف لہ لیا لراع انہا
 یعنی بانی قال امر الرعینس عم یرعن الی صومستہ اذا جمعہ و
 الی الاعی اذا دعا الی الی لہ لبعوتہ و اتقی جملہ و قانیہ لہ و حصل جمع

ہے جو ایک جوان پیشی شتر مرغ کا مقابلہ کرتی ہے قال تباری

عما قانا جیات و سعت و طیفاً و طیفاً فوق مور معبد

المباراة المعارضة والمقابلة والعناق النجائب من الحنبل والابل والکنا

جمع ناجية و سعت اسرقة و سعت معنا تتبع من اتبعه اياه و به اذا جعله تابعاً

والوظیف مستندق السباق والذراع من کل دابة و يقال له بارکي ساق و دوت

و سنی الهندی منی الابل علی ذی الخیل کما فی المور لفتح الطريق المستوی والمعبد

المذلل و کے سخن طریق میکلہ الناس سے گوید کہ شتر ما دگان چالاک و توانا

و کریم لسنل را مقابلہ سے کہند در را ہی کہ بسیار جا رسے باشند بارکی پارا پس

بارکی دست برابر سے فرسند و از رفتن و اسنے مانند عینے چال کے پورے

سنل کی سچی سا بیٹھو کی برابر سے کرتی ہے اور چلتی راہ میں پھلی پانوں کو گرا

پانوں کے چھپی لگا ہی چلی جاتے ہے قال تر تعبت القفین فی الشول

تر تعبی حدائق مونی الاسرة اعنید التربع الرسع فی ایام الرسیع

و ہوا جود اوقات الکلاء و الرسع و القفان بتقدیم القاف و الفار المشددة

موضع وضع علی صیغۃ المشنی کالجریں قال للال اسمہ رفاقفین فالکرکن و

الشول لفتح المعجزة حمد شایع علی خلاف القیاس و ہی کل ناقہ اتی علی

صلها او وضعها سبعة او ثمانية اشهر فحیف لبہا و خصماً بالذکر لقوتہا فان جلب

اللبن یورث الضعف و الارقاء الرسع و المحبۃ حال من الشول و سخیل انکلو

کیسے بی کہہ سبکو میں نے سدا ایسے رستہ میں چلایا جو کہاٹے کھل کا سا پٹ
 اور چٹیل تھا قال جمالیۃ و جننا، ترویسے کا ٹھکانا سفنجہ تیرے لایعرا
 اجمالیۃ یضم الجیم الناقہ التي تشبہ الجمل فی القوۃ والوثاقۃ و تمام الخلقہ والوجہاء
 الشدۃ القویۃ و تیل عظیمۃ الوجہتین والرویان بالہتین نوع من سیر الابل
 بین العدوس۔ والشی یقال لہ الفارسیۃ شافق و فی الہندیۃ لیسکنا
 والغل من حد سے یسے و اسفنجۃ اسفنج و کھلس اخصیف الطیر ان
 من ذکور النعام و بر سے لہ عارضہ و اتمنا و صفیما لیکلان المعارض سعی غایۃ
 السع والازعر بالمعجۃ فالہتین الطلیم لتلیل الشعر والاربد بالیشب منہ لونه لون
 الرماد و کنہا عن الطلیم یفتی القوس فانہ اذا کان صغیرا یكون کثیر الشعر مالیا
 الی الصفرة و کما کیب یقبل شعرہ و صغیرۃ حتی اذا تم و کمل یكون ازعر ارب
 وانجر الاربد لضرورۃ یقول تشبہ الجمل فی الوثاقۃ والقوۃ شدیدۃ الخلق عظیمۃ
 الخدین تیر سیر الرویان فتشبه فیہ اسفنج النعام خبیثۃ الطیر ان تعارض فقیما
 قویا من ذکور سے گوید کہ باوصفہ شتر ناوگی شتر سے ماند و در
 تمام اعضا درست و استوار افتادہ و چنان سے شتاہ کہ گویا مادہ شتر غ
 تیز و آراستہ کہ بمقابلہ نوجوان شتر سے بکار سے بر دینے وہ
 اونٹنی کیسی ایک اونٹ ہی جو اپنے سارے جوڑ بندوان میں پورے
 اور بڑے کلی چہری والے ہی اور اسے لیسکٹی ہے کہ گویا وہ وہ شتر سے

کہ باعث کثرت سفر لاعتنا افتادہ روز و شب برابر میر و دعوتی
 اگرچہ وہ پیاری کالے گو سون جا پڑے مگر حال اپنا یہ ہے کہ جب کوئی ہم پیش
 آتی ہے تو بین و سکو ایسے ساڈنی کے ساتھ سر کر تا ہوں جو سفرون کے
 کہی رمی برے دوئی چینی راست دن برابر چینی و لے ہے سو امید ہے کہ
 اوس سے جا ملو گا قال امون کا لواح الاران مناسقا علی لواح
 کائے طھر برجہ الامون و شیقہ اخلق کا نفا امت الصغفہ الکلال
 یحل الحجر و الرنح و کذا ما بعدہ و الاران باہلہ کتاب سریر المیت و تابوتہ و
 التثنیۃ فی الصلاۃ و الملاستہ و ہو مدوح فی الابل و کالناۃ تمہید
 الامام ساقا و یقال بالصاد المہتمہ العینا و اللاحب المہتمہ الموحدة الطریقۃ الواضحة و البرجہ
 فالہتمہ فالجیم کہ برن الکسا العلیظ و تشبیہ الناقۃ بالواح الاران و تشبیل الطریق
 مثل البرجہ معروف عند ہم قال امرء العتیس عتیت عتیس کا لواح الاران ^{نصابتا}
 علی لاجب کالبرد و فی الحیرات العتس الناقۃ القویۃ یقول و شیقہ اخلق مسار
 الجبہ مثل الواح التابوت ارجہما علی طریق و صنع مثل طھر انکسا
 العلیظ حیث لم یکن علیہ علم و لامنار و لانیہ مار و لاکلا و مے گوید کہ
 و عنقت خود درست و استوار و چون تخت ہای تابوت صاف و مستحکم و در
 راہی راندش کہ چون روس کلیم رفت بی نشان و علم و بی آب و گیاه
 بود یعنی جوڑو کی کٹیسی اپنے سارے باقون میں پورے تابوت کی تختون

يقول وكتشف عن وجه منضی كان الشمس اقلت عليه صنوفا صا في اللون مخضر
 طري لم يمسس حانف حتى تشنج وتقلص مسيگويد که روئے سے نمايد که گویا
 اوقاب عالم تاب چادر نور خود را بران انداخته و پاکیزه رنگ و تازه و سیراب است
 که چین و شکن بد و راه نیافته یعنی ایسا کہ ترا دکھاتی ہے کہ گویا سورج نے
 اپنے نورانی چادر او سپرد لی ہے اور رنگ و روپ کا پورا اور بہت ہی برابر ہے
 جسین چشم یون کا پتا نہیں ہے قال وانی لامضی التهم عند احتضار العجوة
 مر قال تروح وتفتدک الو او حالیتہ والامضار الانفاذ والاجراء والهم
 المطلوب التهم والاحتضار المحذور والعوجار الساقۃ الضامرة من کثرة الاسفا والظلال
 السمرقیة السیر من اقل اذا سبغ فی اسیر وراح نقیض غذا و اغتدے و
 الافعال المشتملة الاستمرار واما ذکر الناقة و سیر ما بعد ذکر احوال المحببة علی عادتہم
 فانہم یذکرون کذلک فی الاکثر شعرا بان المحبوبة وان ارتحلت مع قوجها ولا کنز
 ساحتها مشبل بذہ الناقة قال امر القتیس بعد ما ذکر ذبت عفتیت فدعها و اسئل
 اللهم عنک محببة ذمول اذا صام النمار و حبت او قال الحارث الشیخی ع
 غیر انی قد استعین علی التهم الخ کما یاتی بقول ذمب القوم بہا و بعدت خوتہ عنہ
 وانی لا یجس ما اہم بہ عند حضورہ نباقة ضامرة من کثرة الاسفار سمرقیة السیر
 تروح و تغذو علی الاستمرار فعنی ان احتھا و القاہ سے گوید کہ محبو بہ بعد
 اقادہ و حال این است کہ من ہم پیشان انفاذہ را بان ہمازہ تمیز و موہبتم

لک
 التهم و الناقة و سیر ما بعد
 و الذمیر و الناقة و سیر ما بعد
 عام و حبت او قال الحارث

کہ وہ مہنہ کے پانی سے گھیلا اور بڑے تھل کی بیج میں واقع ہو اسے ^{قال}
 سقۃ ایاة الشمس الاثنا عشر ولم یکدم علیہ بانتمذ الفمیر المنصوب
 للملح وایاۃ الشمس بالکسر وفتح نور یا حوسنہا مرفوع علی الفاعلیۃ وفتح عودہ الثانی
 محذوف اذا سقی تغید الی المفعولین والثلاث جمع اثنتہ وهو معروف و اسف
 ماض مجہول من اسف الحرج دوار اذا ادرج فیہ ولسکن فیہ اللثا اذ ہو جمع
 علی وزن مفرد و اجدہ حال تقبیر قد و کدم علیہ بعض علیہ و اثر فیہ بجدیدہ و الا
 بالکسر حجر الکحل و الحار ر و الحبر و متعلق باسف کما فی قول المنان لعمبر و اسف
 لثاۃ بالاثنا و کانت نار العرب ستملن الاثنا المسحوق علی اللثا کما ان
 سار المینہ مستعملین بالیقال لہ مسی تشدید لجمہ و تخفیفہا تصیف بریق الشعر و سواد اللثا
 فیقول سقاہ نور الشمس البریق و اللعان الاثنا و قد اسف بالاثنا و لم یوثر فیہ
 بشئ سقۃ سے گوید کہ نور آفتاب اور روشنی مناسب نوشا نیدہ مگر جا
 وندانش فرنگد اشہ کہ سودہ سر مہ اصسفہا نے بران پاشیدہ و بران
 زسیدہ بود یعنی سوچ کے روشن نے چک دہک سے اسکو اچھی طرح
 سے بہا تھا مگر اسکے مسورون کو چھوڑا تھا جن پر سر مہ پاشلا گیا تھا اور
 کوسے زخم اونکو نہیں پہنچا تھا قال و وجہ کان الشمس القت ر دار ما
 علیہ نفی اللون لم یجدہ و مجرور عطف علی المی در دار الشمس صنور و ما و النقی
 الصافی اللطیف و التحد و بالعمیۃ فالہمتین لشیخ و تقطص و کنے بہ عنین

له اعنہ الجندیہ والامی السبار والبرق لغت لشقر و هذا الجود فاق الاسنان نحو صف
 بالبرد عندهم قال سم ولشقر عن شتیت برود وقال عملین کان بید سے برویا
 العلی الشیت الاسنان المتفرقة فی الحجل و هو مدح عندهم یجوز ان ینکون اصل عنقه
 من لمی کر ضا اذا السودت شفقتة بحسب ین اشقر اللمی الشقیقین والمنور اسم فاعل من
 نور الشجر اذا خرج نوره و عنین به الاخوان المنور فان الشقر شیبہ به عندهم تخلفه توسط
 و حر الرمل و وسط و طیبیه و المدح عص بالهمز ^{الثلاث} بالکسر المقطعة الصغیرة المستدیرة
 من الرمل فاعل تحنل و المعنی المجر و وسطه له المنور و اللند کے صفه شیبہ من
 کرشے اذا ابتل قلیلا و الحجل لغت منورا و حسبہ کان محمد و صفه تشبیه بامیر
 صفت اللمی و انما جعل موضع الاخوان المنور تاک المقطعة مع ابتلاها بامیر المطر اللمی کان
 الطف و انطف فی زید کمالا لث شیبہ بقول و کشف فی التسمی عن ثغر بار و الریق او
 عن ثغر اللمی الشقیقین کان بر اخوا انا سنورا توسط له وسط الرمل الطیب و عنین منل فو
 نیه مے گوید کہ بکام تقسیم سلک دندانے سے کشاید کہ آب و دانش سر و شیب
 و یا لبایش مسی آلودہ بودہ و بدان با بونہ کشفته مے ماند کہ جینین تودہ
 ریگ داد کشفته دادہ کہ آب لمان تر شدہ و در آغوشش تودہ ریگ کلان
 و پاکیزہ نشسته یعنی سکرانی مین ایسے دانوں کے لڑے دکھانے ہی حسبہ کا نام
 ٹہنڈا یا ہونٹا اوسکے او سے ہین یعنی سب سے کے دہری او پر جمی جو سب سے اور
 آپ اوس پہولی کہلی با بونہ سے مٹ ہے جو ایسے چوٹی میں پر کہلا ہے

وشمالا فان الطبس اذا كان حاله كذلك سينظر كذلك وتراع ماخوذ من راسه
 انكار الحجير اذا راع معها والربرب لعق من الوحشي وانحسده بالمعجمه الارض التي طاب
 بناها وابتناول ماخوذ وخذفت احدس ايتامين في تناول والطرف جانب
 كل شئ وطابقه منه ولسبر بالوجوده فالهاتين كسريه ثم الاراك والارثه الحسيس
 الرود او كنه بعن الاستتار قول سه طبسيه تخلفت عن صواجمها فتنظر بعينه وليسره
 ترعى مع قطع من الطبار في ارض طليه النبات ماخذ اطراف البرير بعد عتقها
 وتنتربا لا وراق معناه ان في القوم خود اتمد العسق وتنظر عينيا وشمالا لما ان قلبها
 متعلق ايضا مع كويد كه او اسوداده است كه از ياران خود جدا مانده چپ و راست
 في نگر دو در زمين نيك و بازه بيك كاه آهوان في پرد و اطراف و اقدسه از
 ثر نامي جال بدان في كير و حن ان خود بنا لاسه كشد كه برگهاي جال اورا في پوشد
 حاصل اينگونه از يار خود جدا افتاده بهراه قوم خود ميرود و كرون برده شسته بچپ و
 راست في نگر و عيسيه و ه ايك ايسه هرتي في جواسني ساهتون سس الگ
 هوگسي او هر فون كي ريو زمين ايك اچي زمين مين چرتي في اورا و بر كر سولوكي
 پهل كچه كچه كهاتي في اورا تنه او هرتي في كه متيون مين چپ جاتي في عرض كه
 خود عجمه سس جدي هوكر بهاي مندون كي ساهته جاتفي جوار دسرا و دسرا و همجك
 و كيتي في قال و تنسم عن المي كان منورا تحلل حر الرطل و عخص له تدقيقا
 سم ذاتسم و عس بعن بعننه معني الكشف في اجملة و اسكن في الفعل المستعار

کرتا ہے قال و فی الحی احوے تنقیض المرد و نشان مظاہر
 سمطی اور لوروز بر جبد اللام فی الحی للعید والاحوے ففعل صفتہ من
 احوۃ وہی حمرة اشعة الی نوع من السواد نعت للطبی المستعار الخولۃ و انحص
 التخرک بالانفاس و المرد بالمطین الثمر الطرس لفضیح من ثمار الاراک و کنی بعن بد العنق
 فان تحرک یتصور بولشاون بالمعجمۃ فالمهتد الطبی الفیتہ القوس و الظاہرۃ لیس
 الثوب و نحوہ علی آخربان تبیل طرا احد ہما طرا الاحمد قال مع مظاہر سربالی جدید
 علیہما و السمط بالکسر خیط السطم و القلاذۃ نعال لہ فی الفارسیۃ رشتہ مروارید
 و فی الہندیۃ لرسے و الزبرجد الزمرد و لبس القلاذتین کان ممدو و ما عندہم قال ع
 کبر من کرمی فضتہ و فرید و قال ع من اجسلی سمطی اور لوروز بر جبد الکرم القلاذۃ
 یقول و فی ہولاء القوم طینیۃ فنیۃ تنقص ثمار الاراک تبدع عنہا علیہا عقدان عقد
 من اور لوروز و عقد من زبرجد سے گوید کہ در آن قوم آہو مادہ است نوجوان
 کہ گردن بر کشیدہ ثم نخچتم جال راسے اہمٹا بند و بران یک رشتہ مروارید
 و یک رشتہ زمرد است یعنی اون لوگون میں ایک نوجوان ہر نی ہے جو اوپر
 پیلو کی پیل جہاڑتی ہے اور او سے کلی میں ایک رسے موتیوں کی اور ایک رسکا
 زمرد کی پر شے ہے قال حذول ترا ع ریر باجھیلہ شہا ول اطراف
 البریر و ترندی الخذول بالمجھتین یا تخلف من الطبار عن صوا جہ مرفوع
 علی ان نعت احوے المراد بہ المحبوتہ احوہ محذوف و کسے بعن نظرہ ہینیا

ویا از کشتی با س ابن یا من با جبرے بود و حال سیکه ملاح آهنا را گما ہی کج سیرا
 و گما ہے براہ راست سے برد عینے وہ قریہ عدولی و یادخت عدولی کی کشتیوں
 یا عدول اوستا کی ناوون یا ابن یا من کی بیرون مین سے مین اور حال ہیہ سے
 کہ ملاح او نکو او سرا و دہر لیا تا ہے اور کہ ہی سید چلانا ہے قال شیخ حباب
 المار حیر و مہا کجا قسم التراب المفاعل بالید حباب المار بالہتہ فالمو حیر
 کسحاب معظمہ و الخیز دم الصدر و ما استدار بالطنین و الظہر و یقال لہ فی الفاتہ
 مینا ہر سینیہ ستور و الحجر و الاول للسفین و الشائے للنواصف و البار للظرفیہ و
 افراد الخیز دم اللبس کما ہے معموم و المفاعل بالفار فالہتہ من لعیب بالیقوال و ہو
 نوع من اللعب فانعم شیخون نے کومتہ من التراب شیئا صغیرا ثم تقسیمہا علی ستور
 فیال الخفی یعنی منہم عن الشی المستورا ہے ای التسمین من کل انہ فی ذال القسم
 و ہو فیہ فقہار و غلب و الاغلب و یقال لہ فی الفار ستیہ خاکبازی و ہولوادوی
 و فی الہندیہ موالکو و ون و ڈھیرے کاٹ و کوری قند و قسم معینے عتیم بقول
 لشیخ صد و رنگ السفایین مستظلم المار فی ملک النواصف کما تقسیم المفاعل کومتہ التراب
 ہیدہ بلا تکلف سے کوید کہ مقدم آن کشتیہا موج چہنہ آب را در آن آب رو با
 چنان برابر سے شکاف کہ صاحب بازی مکو تو وہ خاک را بدست خود دو پارہ سے
 یعنی اون کشتیوں کی اگاسے اون چہ و مارون مین بڑی گہرے پانی کو ایسے چہرے
 ہی جیسے سوا لکو و ن کا کہیلنی و الامشی کی دہرے کو ہاتھ سے دو گہرے

ولان ان رسیہ کج حبار
 کنی باہر طرادان جا کجا

و یا حکم لہو و لعب چپ و راست چون کلان کشت تہا سے آب رو تا بود لیس
 جب بنو مالک غولہ کی پست سے نڈلا وہ چیلے تو اس سے روزا و کلا کجاو سے ایسے
 جاتی تھی جسے واد سے دو سے چھہ دار و ان میں ہر سے ہر سے بیڑان حقیقی میں یا
 و واد میں بائیں کے کجانی سے عجمہ دار و ان کے بیڑان کیسے دکھائے دیتے
 ہی قال عدولیہ از من سفین ابن بن کجور بحال الملاح طور او پتہ سے
 العدولیہ نفتح العین والدال اہل اللہین نبتہ الی عدولی ہے قریہ بالبحرین
 الشجرۃ الطویۃ المقدیمیہ او اسلہ عدول بہو علم جبل کان تجزا السفان و بالبحرین قال
 للسفینۃ العظیۃ التامۃ السناعد و کیوں کہ بہ من ابحلج و ہو سفینۃ صغیرۃ دون اللہ
 قال المنا بیدت کہ بحر تمیز بالعدولی و بالبحرین المملکۃ الثعال و ہو بحر و علی ایکنون نعت
 سفین او مرفوع عن سفین کیوں نعت خلا یا او جنب متباد و مخدوف و من سفین
 عطف علیہ فی حالہ فی الاعراب کمال مستہوع و ابن من کان جلا من اہل بحر
 من بلاد الیمین بصین کبار سفین او میکلہا و روس ابن من قبل متقدیم النون علی الموج
 فانفوقانیۃ کعب و الاول شہر شعیبہ امرہ لغتیں فی وصف سفین عم صحتہ بنو النوا
 من آل الیمین و احوال فیض الابدانہ فی الحجۃ و العبا للثقیۃ و الحجۃ حال بقول ہے
 من سفین قریہ عدولی او شجرۃ عدولی او من سفین عدول الصناع او من سفین
 ابن یا من یمنیل بحال الملاح عن تصد اسیل طور او پتہ سے بہا علیہ طور اسے گوید
 منجہ کشتیہا سے قریہ عدول و یا درخت عدولی دیا از مصنوعات عدول

نصيب وتوافق على انه حال من اطلاق وهو نكرة مخصصة بالظرف وفي نسخة صغيرة
 وهو المجرور وفيها وبالجملة القوة واشدة والتجديد الظاهر ومعنى الشعر هو المذكور
 فيما سبق مع تعزير سير قال كان حد ورج المالكية حد وخطا يا سفين بنوا
 من دوا الحد ورج جمع حد وهو مركب للنساء كالحفنة مؤنثه يقال له كثرابه وكجاو
 او هو الهو ورج والمالكية نسبة الى مالك بن زيد مناة بن تميم بن مرارة بن ابي الطالبة
 المالكية وهم ربه خولته وعقب عنه دوة على الظرفية وهو نكرة تعيد بمعنى المعروفة اي
 عدوة الرحيل والخطا جمع خلية وهي السفينة العظيمة والسفين جمع سفينة والنوا
 جمع ناضفة وهو مجرى المار من النهر ونحوه ويقال له في الفارسية آب رود ودموج
 وفي الهندية دمارا ومجه دمار وروبالدين المصلتين علم واد على ما قيل وقال في اللغة
 موضع ديور الاول ذكر النواصف معه فانه يتركز مع الاودية والسياه قال تميم بن نويرة
 ع نبا صفة البعوضة حيث سالت والبعوضة ما لبسني اسد وقال خفاف بن مذبة
 عو آخر النواصف من همام وهو ايضا ما روي قيل معناه الهو واللعب وفيه شعاع
 بوجه التشبيه بقول كل بنو مالك ربه خولته فكانت حد وهم خداة حليم كعظام صغير
 تجر في مجاز المار من وادى دوا وكانت كمثل تلك السفين من جهة
 الهو واللعب حيث كانت تجر نارة مينة واخرى لسيرة عى كويد كچون
 بنو مالك بن زيد مناة قوم خولته حنت سفر فر وسبند كجاوه باسے انان در اباد
 رحيل بدان كلان كشيهدے مانند در آب روئای واديسے دوسے شتاب

بن نینیم کہ یقول لها الخنظیة نسبة الى حنظلة مین مالک کما قال فیہا ع قتل بحیال
 الخنظیة بنیقلب و تارة یقول لها المالکیة نسبة الى مالک بن زید سانة کما قال فی
 ہذا القصیدة حیث قال ع کان حدوج المالکیة غدوة و ہذا ہوا الصحیح والحق الصریح
 فمن قال انہ اسم امرؤة کلبیة فقد اخطا فانه لیس فی بطن من بطون کلب من سبئی

بساک او حنظلة قال لحوثة اطلال ببرقة شہد تلوح کباقی الوشم فی ظاہر
 الید من ثانی الطویل والقافیة متدارک والطلل اثر الدار کجمع علی اطلال و
 طول والبرقة الارض التي فیہا تراب و حجارة و شہد بالمشة کجمع موضع و لاح
 الشی ظہر و بدأ الوشم غز الایرة فی مواضع من البدن ثم فرغ فی علیہ و یقال
 له فی الفارسیة آریدن و آجیدن و فی ہندیہ گودنا بالکاف الفارسیة و کانت
 العرب یفعلون و کانت فی الجاہلیة یفعلہ الیوم اعراب الہنداک فی البلاد الشرقیة و
 کلہم کانوا یفعلون بالنار دون الرجال و لذائق حلیہ سلام لعن اللد الوشمة و الوشمة
 یقول لحوثة الخنظیة اطلال بعیت فی برقة شہد تلوح علی الساطن بالمثل کما یلوح
 باقی من آثار الوشم علی ظاہر الید میگوید کہ آثار منزل خواہ حنظلیہ در زمین
 سنگ لاج موضع شہد چنان مے نماید کہ عقب آریدن بر ظاہر کف و مساعدہ نظر
 مے آید بعینہ خواہ کی پرانی کند موضع شہد کی بہتر ملی زمین مین ایسے نظر
 آتی مین جیسے کودنی کی رہے شہد نشان ہاتھ او پہونچی کی ظاہر پر دکھائی دیتے
 مین قال و قوفا بجا صحیح علی مطہم یقولون لا تہک اسی کلید

القصيدة الشاسية الدالية

هذه لعمر بن عبد بن سفيان بن سعد بن مالك بن ضبيعة بن قيس بن ثعلبة بن
 عكابة بن الضم بن صعيب بن علي بن بكر بن وائل بن قاسط بن هنب بن افصى بن
 وهى بن عبد بن اسد بن ربيعة بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بالدارين
 المهنئين كزغرين زيد بن اعراق الكرسى اتمى ميسع بن سلمان بن نبت تبقيم
 والنون على الموحدة فالغو قاتية بن حمل بن نسيار بالقاف فالتحسانية فالهجره فالحقه
 بن اسمعيل عليه السلام بن ابراهيم عليه السلام بن تارح فالغو قاتية فالهملتين فقتيل بن
 بانجى فالهجره الملقب بازرا والموصوف به او كل ما علم له بن احمور بالنون فالهملتين
 بن شاروخ بالهجتين بينهما هجره بن ارغو بالهجره فالهجره بن فالغ بالهجره فاللام فالهجره بن عابر
 وهو هو عليه السلام الى اخر النسب المذكور في ترتيبه امر لغتيس واسم امه وردة
 ولقب بقره لقوله ع لا تعجبلا بالبحار اليوم مطر فاقوتسل وهو ابن عشرين سنة وهو المراء
 بقول لبيد حين سئل عن اشعر العرب فقال امر لغتيس ثم قال الغلام القتل من
 بكره في هذه القصيدة مضمينه في الامور وشبه المحمور ولهوه بالجمان وشبهه بالقياس
 وليكون ابن عمه مالكا وكان شديد كجنان وولم ينزل الى ان ذم شبيب بهر فخرته وهنقه
 وسلمى وقد شبيب في هذه القصيدة بخوذة وكذا في البيتية حيث قال عن نحوته
 بالانزاع من اضم طلل وسه امره من بينه من طللين بالانزاع من زيد ساقه

الى العشي لغة اواثره والارجاء النواحي والقصوى تانيث الاقصى و
 فيه اشعار بان ثمان على الاطراف فما ظنك بالاوساط والانايش جمع انوش و
 هو الاصل مرفوع على انه خبر كان وبعض الصل البرى ويقال له في
 الفارسية پيازوشته وپياز موش وفي الهندية كاندا ولا يزال غرقا في الماء
 وهو وجه تشبيه يقول كانت السباع في ذلك الوادى ومن غرق
 في المارعية ذلك اليوم باطراف البعيدة كانهن اصول المصل البرى
 مے گوید کہ درندگان آنوادے وحال این بود کہ شام آنروز در اطراف و
 نواح او غریق و سرشار بودند باصول پيازوشته کہ غرق آب مے ماندے مانند
 یعنی وادے جو اری درندے جو شام کے وقت اوسکی دور دور کی کناروں
 میں ڈولی پٹے نئی کا ندی کی جبرٹین معلوم ہوتے تھی و علم ان ما ذکرہ امرہم
 فی خالصتہ مہر علی مہتہ خرد واللہ واللعب بہا ووصف الفرس و
 الصید و مقاساة الشدة من البرق و المطر ذکرہ فی عدة من قصاید حتی اتی
 بصدر بیت مرتین او مرات و تارة بكل البيت مع اذنی تعنیر علی ما کان دہم
 فی الجاہلیة واما المفضوۃ الافحی بمرات و اظہار القدرۃ علی تشبیر حکایتہ
 بالفانہ مختامہ و لک عمل اللہ فی العتران من ذکر عاد و ثمود و حدیث موع
 و فرعون مع تعنیر سیر مع ان میں فایدة تکرار التذکیر لئلا یقول الانسان انما
 ذکرنا مرۃ واحدة فہنسینا و لک ہذا و عمل اللہ بحیث بعد و لک امرہم

کہ یون والذاتہ قال کان مکاکی الجوار غدیہ مصحح سلفا من حریق
 مفضل المکاکی جمع مکا، و ہوا طیر اربعین معروف یکو و بعضیہ و اذا صات فی خمیر و حوتہ
 فہو علامتہ الخفا و لذال ۶ ولیت لنا بالذیک مکار و غنہ و الجوار بالجیم فاولا
 کتاب وادی بالذبس قریب من الغنسیط والغدیہ تصنیع عذوہ و صبح جوالا
 اذا سقی الصبوح و سلف انحر العقیقہ ما خود من سلف اذا قدم والرحیق ان
 انما ص و المفضل المنحوط بالفضل المسوق او المدقوق و کان ذلک امتداد لہم
 فی السار یقول کانت مکاکی وادے الجوار یومذ فی نشاط و طرب و کما نہیں سقیم
 صبو حاسلا فامن خمر صافیتہ خالصہ و یجمل انسیکون منہا ان ملک المکاکی
 اتبلن شدید انم بقیدرن علی الطیران و کما نہیں سقیم جنم و سکرن منہا بحیث
 لا یطیعن الطیران مے گوید کہ بدولت بارش فراوان نشاطی در مرغان
 ہویدار شدہ چنانچہ حال مکاکی وادے جوار بدینجا رسید کہ گو یا صبوح صافی نشیدہ
 و یا چنان تیشد کہ پریدان تو استند کہ گو یا مے صافی نوشیدہ اند یعنی
 جانورون کی یہ کیفیت تھی کہ وادے جوار کی بعض جانور ایسے خوشی میں متوالی رہتی
 کہ گو یا پرانے دار و پلائی گئی ہیں یا اتنے شور بھر ہو گئی تھی کہ ادرنے سے لاجا
 تھی گو یا شہ میں پڑے ہیں قال کان اسباع فی غرقہ عشیہ بار جارہ
 القصود انما یبیش عضل الضمیران المجر و الجوار و غرقہ جمع غرق
 حال من اسباع و عشیہ بعد الزوال و فیہ شمار بان المطر کان من الغدو

حلقہ نسبتہ بود بلند بہا سے سرشیں بیان بادریہ دوک سطر سے آہستہ
 روکی پانی اور اوہرا و دہر کی گہاس تپون نے مجسیر بہا کے چوٹی کو بہا
 کہیہ تھا کہ اوسکے اونچائی ان دمرک سے نظر آتی تہین قال والقی لصجرا
العقیط بعاہ نزول الیہا فی ذی العیاب المحمل العقیط المعجزة
 فالوحدة فالہملة کامیرارض فی بلا دینے ربوع بن غیظ بن مرة والبعاع
 بالوحدة فالہملتین کسحاب نقل السحاب من المطر والنزول منصوب علی ان
 منقول مطلق حاصلیتنا من المصراع الاول فان کلمہ معنی نزل والیہا فی نعت
 محذوف والعیاب جمع عیبتہ وهو عار الشیاب تقال لہ فی کتاب
 جامہ دان والمحمل النحان اسم فاعل فہو نعت ثالث لتاجر و نکان اسم فاعل
 فہو نعت للعیاب فیما اقرب وان کان جمعا فان علی وزن المفرد تقوال والقی
 وکذا السحاب الماطر ما کان منیہ من نقل المطر صحبہ رابعا الارض ای نزل
 فیہا نزول الرحل الیہا فی ذی العیاب المحمل او ذی العیاب المہوز نمیکہ
 ہرچہ آن ابر ببار بار از گران فی باران در آن خوش خوش داشت در سیدان عجیبیت
 کہ زمینی است در دیا دینے ربوع فرو انداخت و بان سو و اگر بچینے کہ داہا
 بیار و گران دہشتہ باشد فرو آمد لعیبتی اون گہا طے باد لون نے سارا
 بوجہ بہا اپنا عقیط کی میدان میں جو بنے ربوع کے ستیوں میں ایک
 زمین معروف و مشہور ہے ایسے والا جیسے بین کا کو سے سو داگر طبری ہے

سن نملہ اذا الفے ثوب او الہیہ ایاہ والاصل فیہ الرض علی انہ لغت
 کبیر ولکن تتبع الرض الجبر للضرورة او الجوارح یا یقول الصیب علی جبل ثمیر قال
 الماد من راسہ الی اصلہ فی طرق مختلفہ حتی کانت فی اوایل مطرہ کبیر قوم قدزل
 فی کسار مخطا سے گوید کہ کوہ ثمیر در اوایل باران کہ آب از بالایش در طرق
 سقد و فرو سے آید چنان نمایان سے شد کہ سردار قوم کلیم مخطط بر خود چیدہ نشسته
 یعنی ثمیر پار او کے پھیل و بارون بن جب جگہ جگہ او سپر پانے نہی لگا
 ایسا دکھائی دیتا تھا کہ کسی گاون کا چوہہ سے وہ یوں دار کملی میں لپٹا ہوا ایسا سے
 قال کانت ذر سے راس المحمیر عذوۃ من اسیل والغبار فلکة مغزل
 الذر سے جمع الذر وہو علی الشی والمحمیر بحسبیم فالہتہ منصفرا جبل والغبار
 ما بین غبار المحمیر الی طلوع الشمس منسوب علی الظرفیۃ والغبار بالمعترۃ فالشئ
 کثر نادر وغراب ما جف من اوراق الشجر والحشیش والمغزل بالکسر الہ الغزل و
 يقال لیس فی الغار سیتہ دوک و فی الہندیۃ نکلا و یقال لصلکتہ وہو ما تبع فی الفاترۃ
 سکوک و بادرسین و فی الہندیۃ و مرک و دمبر کا و دیکر ادرنگا و ہینوری و چکنی
 علی اختلاف اللغات و یکون من احبلہ غالباً و تد یکون من الخشب و ہنورہ
 یقول بنی اسیل ما سمعہ من الوراق و الحشیش قریبا من راس المحمیر و احاطت
 و احاطت تاتہ حتی است اعالیہ فلکة المغزل می گوید کہ از بسکہ سیلاب
 باران در گہا سے درختان و خس و خاشاک نہ بین قریب سر کوہ محمیر سیدہ

۱۲
حلی لفظ نقشان و مصفا
عظف ۱۲

تیمار و تقایم فوقانیة علی التعماتیة موضع قریب قریة عادیة حجر و عطف علی محله
 فان محله النصب علی ان الحجر و حجر ف الحجر کیوں مفعولاً برے الحقیقہ و لذا صح
 عطف ارجحکم علی رؤسکم رض علیہ الرضی او بفعل مقدر مثل اصحاب فیال و الحیدر
 بالکسر سابق الشجر و یقال له فی الفارسیة تنہ درخت و فی الہندیہ تنہہ و ہونہ
 و حیدر النبی بیان احوال و الاطعمہ بالطار السہل کہ منقوعیم القصر و الحصن و اہیت المذبح
 و المشید اسم مفعول من شاد و بقصر اذا طمان یا بخص و نحوہ و منہ قصر شید و قد شید
 الحصن یا الحجارة و الحیدر الحجر الصلب الشدید یقول و مرثیہ من نقیار علی تیمار او
 اصحاب شئی منہ لم ینزک بہا سابق نخندہ و لا القصر او حصینا الاما کان منہ مشید ابججارة
 سے کوید کہ قدرے از باران ریزہ مالش بر قریرہ تیما بکشدشت و سچ تنہ درخت
 حرم و حصنی و کلانے در و گذاشت مگر آنکہ یہ گہما ہی سنوار و حکم کردہ شدہ ہوید
 ہو سے سے اور تی بو زمین او سکی تیما و گانو پر پین چنانچہ وہاں او ہونے
 بچور کا کوے ٹونٹہ اور کوے گڈٹہ اور گہر سوی او کے باقی چچوٹرا جو بہتر و ان سے
 مضبوط کیا گیا تھا قال کان تمیر آسے فی عراقین و بلکہ کبیر اناس سے
 بجا و منزل شیرا لشدتہ فالوحدة کفقیر حبیل بکد و منہ تو ہم اشرف شیر کما بغیر
 و روے کان ابانا و ابان بالوحدة کسی حبیل فیہ ما و نخل فی شرفہ الحار
 معروف و آخر نسبتی فرارۃ و عربین کل شے اولہ و لولبل المطر و الحجر و للسحاب المذكور
 البعبا و بالوحدة فالبحیم فالمدال المہذب لکتاب الکمال المحیط و المنزل اسم مفعول

عیب الما و سباً شدید حول کتیفه کیت او کیب او و ہو کیت اشجا الکنہبل علی
 روسماع استحکام اصولها و رسوم عروقها میگوید کہ آن ابر غلیظتر و موضع
 کتیفه سخت و بسیار باریدن و وختان کنبیل را از جا برکندن و لبر انگندن گرفت
 یعنی برستی برستی بچھ نوبت پہنچی کہ موضع کتیفه کی چار و طرف ٹوٹے
 برستی او کنبیل کی وختون کو سر کے بل گرانے کا قال و قر علی القنآن منز
 نغیانہ فانزل منہ العصم من کل منزل القنآن بالقاف فالنون کسحا
 جبل لسنبی اسد و نغیان بالنون فالقار فالقحانیة محرکہ تا طیر من قطرات الما
 و المطر و قیل لیس المطر نغیل من السنفی و ^{الضما} و ^{الضما} الفارستیہ باران ریزہ و سنہ
 الہندیہ پچار و الضمیہ المجر و للمطر او السحاب و الشانی القنآن و العصم جمع عصم
 و ہوسن الوعول یا کون کلہ اسود او احر و سنہ ذر عسیم او سنہ احد جا بیاض و
 قیل لیس الفارستیہ و تک و بر کو ہے و گوزن و سنہ الہندیہ بارہ سینکا و چار
 کرا و قیل و مرشہ من قطراتہ المتطایرۃ علی جبل القنآن فانزل العصم من کل
 منزل منہ میگوید کہ قدرے از قطرات پریدہ او بر کوہ قنآن کہ در بلاد
 بنے اسد واقع است بگذشت و بزبان کو ہے اور از ہر موضع و مکان او
 بر زمین آور یعنی کچھ تھوسے سے اڑتی ہوے یونذین او سکے کوہ قنآن
 پر لین سو وہ او سکے پھا کے بکرون کو او سکے ہر جگہ سے بہا کر نیچی آئین
 قال و نیما و لم تیرک بھا جذع عخلہ و لا اطما الا مشید ابجدل

تسلیتاً بشیم البرق وایره علی حبیل استانیجی حبیل یزبل وینما بون
 عبید میگوید که آن ابر غلیظ که در آن برق میخشد چسب و راست بارین
 گرفت چنانچه جانب راست او بر کوه قطن بود که در دیار جنی اسد واقع شده
 و حال این بود که برش راسه دیدیم و جانب چسب او بر کوه ستار کوه نبی سلیم
 و بعد از آن بر کوه یزبل می بارید عینی ده گمر بادل دامن باین برسی لگا
 چنانچه دامن جانب او سکه کوه قطن پر او باین جانب او سکه کوه ستار اور
 پهر کوه یزبل پر برسی اور جمله حبیل که مذققی تپه او هم او سکو دیکته تپی

قال فاضل فی شرح المارجول کتبتہ بحیث علی الاذقان وروح

الکثیر بل ارضی بحیثی صا رسح الماء و صعبه صبا شد یا کتبتہ بالفوقانیة فانما
 کجانیة موضع من بلا وینه باید منوع عن الصرف لثانیة وعلیة و صعب
 لافزورة وکیب من کسبه اذا القاه علی وجه لازم و مستعد وینما مستعد و
 فی قوله تعالی کتبا علی وجه لازم و الحجة بدل من الاولی او محطوفة علیها بحذف
 الاعاطف او حال من استمكن فی یسح و الاذقان حب جمع الذقن و هو سفن
 الاصل محبتع الحیثین من الاستغفل و مهننا حجاز عن الرس و سفن قوله
 تعالی یخرون علی الاذقان تحمل الحقیقة و المجاز و الدوح عظام الاشجار و الکثیر بل
 تنقدهم النون علی السبار و الموحده یکسفر حبیل نوع من الشجر و الاضافه من
 اضافة العام الی الخاص شجر الاراک بقول فصار ذکاب السحاب المطر

سلیک بن سکتہ عم فبا تو اظنون الطنون و صحتی و الصنارج بالمعجزة فالهتة
 فالجیم موضع و العذیب بالمعجزة فالمعجزة صخر امار و بعد من الطرف الزمانیة
 متعلق بقعدت و من اخذہ فعلاً ما ضیاً من المبعده فقد بعد عن قریب
 و ما زیادة ادخلت بین المضاف و المضاف الیه حکما فی قول الحامی ۶
 ای اطعته ماشیخ و المتامل المتامل مصدر مہمی بقول قعدت انا و اصحابی
 من اجل ذلک البرق اللامع بین الصنارج و العذیب بعد المتامل السام
 مع گوید کہ من و یاران من بیاعث آن برق تابان میان موضع
 صنارج و آب عذیب بعد از تامل صاوق فرو شتم عینے میں اور
 میرے ساتھی او سر کھیلی کی چمک دہمک کی مارے بہت سے سوچ

پچار کے بھی صنارج اور عذیب کی جیا جی یہ گئی قال علی قطن بالشمس
 صوبہ و النیرہ علی استار فی ذیل قطن بالقاف فالمعجزة محرکة جبل لبی
 اسد بن خزیمہ و الحبار و الحجر و مقدم و الشیم مصدر شام البرق اذ اراد و الطرف
 متعلق بمجذوف و موحال و الامین لغت فیض الالسیر معروف مرفوع علی الانباء
 و الصوب المطر و الضمیر الحجر و للبرق لا و فی ملائکہ او للجبس و الاستار
 بالمعجلتین بینہما الفوقانیة لکتاب جبل فی بلا و سلیم بن منصور و یذیل بل بالذ
 المعجزة فالوحدة کفیض و قد یقال لہ اذ بل مثل انصر متکل جبل معروف و
 الفار حاطقة بقول کان لیبوب متواتر علی الیمین و الشمال فكان الیمین صوبہ علی قطن

بالذئال المغنسل الاضارده من الامام المصنف في الالف باء
 كذا وسنابر في اول الشك في اصباح عطف على اسما وتفسير الربيب قد مر
 والسليط الزنيت وكل من يوحى من الحبوب وتوخيض بدن الجسم واللبا
 صفة للماله يقال ماك براد غلبه وترجم عليه قال عم فالت بنوكوز بانبار
 اسر علوا عليهم واماله غلبت عليه ولا يبيد ان يكون مسينه على او الى لما قالوا
 من ان عروفت الحزيم بعضها مقام بعض والذئال بانهم جمع ذئال وهي
 النقيبه واللام فيه عوض عن المضاف اليه وهو ضمير المصباح والمغنسل اسم مفعول
 من غنسل اذا دواه جديا ناعا وصف بالجمع بالفسد ومن حيث انه من الحبوب
 يفرق منها وبين واحد يا بالتا على انه غنسل وزن المفرد وقد مر في شرحه
 سبق ايضا واخذت لغت رايب يقول لا ادرى الفضي فهو له ام الفضي مصباح
 اهل الزنيت على ذئالها الشديرة الغنسل مسيكونه في وانم كايا وشي
 ان برق تابان يتايدو باسراخان هابد ترسايان م فروزو كبر طيئة
 انمار وخن سيار بخته عيسين من بهنن جانبا كه او س جيبلى كى وشي
 چختى س ياكسى ايسى امبى كى سپراغ طلبى من چسنه او كلى بتون پر بيب
 سقى والابى قال محدث له وصحبتى بين ضارح و بين العجيب
 بعد ما سما على الضمير الحبر و للبرق المذكور والعجبة في الاصل مصدر بطريق
 على الاصحاب كالصحة معطوف على ضمير استكم لوجود الغنسل قال

در شکر پر کاغذی است و در سینه میزد گام تو را در میسخت آنکس که ساسه کبریا را ندان
 که در سینه کجایان پادشاهی با قال اصالح سینه پادشاهی است و میسخت
 فتح العیدین سینه صحرایی است که کل الهمة للسناء و صلح ترجم صاحب
 و ترجمه من روید البصر من سناه الامم فوضب لفظا و نشار من سینه و یوزا یکنون کل
 الاستغفار و المعقود و هو لکث و یتمنیه من علی الرویه و فیهم شعار بانہ حاضر شهود
 که قال عم اصالح ترجمه بر عینا است و هینا فالاسم من لسان البرق و عنی شیخ
 العیدین شکر کہا و سناه قولها بانیا زینت کل من لسان العجب اسے شکر میدیا و شکر کا
 و شکر لسان البرق شکر کہا قال بعض البرق بلیت و یخرج من اللغات کلها
 اکف تفتی انور عنہ من بعض الحسین من بعض بقلج المیر و در کے کل العید
 و ہو مشہور و اجتناب العواجب العظیمة و شکل الترام و اچار و لہور و طرفہ اللو میں شکر
 سینه و سنا البرق و المطع علی ما کان و اسب الجالیہ قال یا صحرایی انظر اهل
 ہر قال اصالح اریک الحانہ فی حساب غلیظا من کل شکر العیدین من شکر کہا طوراً
 بعد طر مسیگو مید کہ اسے یار من سین و یا سے میں برستے را کہ در خشید
 در ابر غلیظ چون جنیدین دستھاے سینیدہ را می تا بعینے اسے سیر
 ایرا کہین کہو لکر دیکہ یا تو دیکتا ہے اسس حکمی تجیل کہ جسے چک کہ کہ
 یا تو ن من میں شکر د کہا تا ہوں کہ وہ دو ہتی ہوں کی دم دم ہتی کے شکر
 ہے قال صحرایی سناہ او صلح را سب امال اسلیط

مستقلاً فانه متى تشرق فيه العين من اسفله الى اعلاه ينزع من اعلاه اسفله
 اسفله لحسن كل موضع منه مسيگويد که ہنگام شام از سیر و شکار فراغت یافتہ
 باز شتیم و حال این بود کہ نظر در تماشای بل و ادراک خوبے آن اسپ گیران کوتاہی
 مے کرد و ہر گاہ ہیک چشم تماشای از پائین در بالا تھے مسمینود جان دم از بالا بہ
 پائین مے آمد و بزبان حال این شعراء ہیکر و بیت ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے
 گزرم نہ کرشمہ و امن دل مے کشد کہ جا اینجاست یعنی ہم شام کو فراغت پا کر لوٹی
 اور گھوڑے کا یہ عالم تھا کہ آنکہہ او سپر ٹھرتے تھے چنانچہ چون ہی نیچی سے
 او پر کو جاتی تھے و دن سے او پر سے نیچو کو آتی تھے اسلئے کہ وہ سارا من کو لہاتا
 اور جی کو سمھاتا تھا قال قببات علیہ سرجہ و لحبارہ و بات یعنی فایما
 غیر مرسل معنی الاستعلاء بہنا التعلق علی سبیل عموم الجہاز او متعلق لجامہ مجزؤ
 و الحجزہ الطرفیۃ خبر بات الحکات ناقصۃ او حال الحکات تامہ و یقیال ہو یعنی اسے
 فی نظرے او فی حنفی و معنی بالارسال الارسال للربیع والرہب و قبلتہا و صف
 فی الفرس بقول قبایذ لک لفسر متعلقا بہ سرجہ و لجامہ او علی طمفرہ
 سرجہ و فی نہ لجامہ و بات فی نظرے و حنفی قایا غیر مرسل للربیع والرہب
 مسیگوید کہ بعد از ان ہمہ شب باہن طور بہر برد کہ زنیس برشت و لکاشد
 وہن بود و در نظر محبت و حفظ و حمایت من استادہ ماند و نگذشتم کہ کیا ہے
 بجز و دیا آبے نوش یعنی سارے رات اونے ایسے گدازے

قول الاستعلاء من راو اللطاع
 بحسب کون المذی و کتبی و ذی
 فذا الربیع الاستعلاء متعلق
 بکون الاستعلاء و ذی انہ ۱۲

فلم یغیل میگوید که یک زرگا و وحشی و یک ماده گا و وحشی را یک وحش
 دریافت و پی در پی شکار کرد و هیچ غرق نداد چنانچه بدان شسته نشد و یا
 بسیا عرق نداد پس بدو شسته نشد یعنی او سگهورے نے ایک دوڑ
 میں ایک میل اور ایک گامی کو جا دیا یا اور پیے در پیے او کو شکار کیا اور
 باوصف اسکے کچھ بھی نہ پسجایا بہت نہ پسجایا چنانچہ سپینوں میں نہ پایا قال فظلم
 طحاة اللحم من بین منبج صغیف سوار او قدیر محبل +
 الفار للقتیب وظل معنی صارا مع مراعات الوقت والطهارة جمع طاه من
 طہ اللحم اذا وصله للاكل بالشئ اذ ابرح والحار والحجور في محل النصب على انه
 حیر ظل وکلمة میں نے مثل هذا التركيب يضاف الى متد ووا المنبج اسم فاعل من
 رضع اللحم اذا شواه على السفود ومنه المنبج للسفود والضعيف بالضعف من
 اللحم المقطوع المقدم على السفود فيشوي على الحجر منصوب على انه مفعول منبج
 والشوار بالضم او الكسر اللحم المشوي على النار وکلمة التفتيم والتفتيم كافي
 قول الاخر بعيت قوم اذا تفت الصيخ رايتهم من بين لهم مرة او سافع اسے
 من بین ذہین لغتیں و سافع من یاخذ بناصيته الفرس لیركب عند الحاجة و
 قد یوتے بالواو كما في قوله عن من بین منغفرا منسند ولذا قيل ان كلمة او
 التي هي السابق معنی الواو القدير اللحم المطبوخ في القدر مجرد بتقدير اسم فاعل
 مثل منبج مضاف اليه معطوف على منبج فان ما يعطف على مدخل بين في

بدخواه فمعا و کما کان کالبرق الخاطف او النظر ان قد مسیگوید که پس آن
 است تیز رفتار بار بار و گاه و گاه سبب آنست که رنهای همه گله بودند و پیش پیش رفتند
 و در جانب پسین او با و گاه آن پس مانده در جماعتی بودند که از درآمدن او از هم پنا^{شید}
 گوید که برق تا بان دریا نگاه گذران بود که در گذشت معلوم نشد معینی پیر
 او سگ و گوسفند و در چوپانان که همگوا گلی گایون تک پهنو یا او را در هر چوپلی
 گایان ایکه ایو جماعت من زمین جو او سگ گیس پیشی سے پر اکنده نهوی
 گویا و بهر آنکه در حق بحیثی یاد و شرفی نظر تھا قال فعادی عداء بین ثور
 و نغجه در اکاسلم بیس با فیغسل تعال عا و سه بین الصیدین اذا صا جمبا
 علی الولاد فی طلق واحد یوسف بالفرس فانه یل علی شده عدوه و عشی بالیو
 انور الوحشی و المسخه لبقره الوحشیه و تکیرها للوحده و الدرک لکتاب الخیر
 الفرس الوحشی و یدر که منصور علی اعالیه تاویل الصنقه و نضج بالمارش و
 المراد بالمارعرق تسکیرہ لتقییل اولکثیر و المعنی علی الاول لم یعرق رائا
 و یزید بسکره تحت السنفی و قول فی موضع آخر ع عداء سلم نضج بار
 یعرق سلم یعرق صلا و سه موضع آخر ع فادرک لم یعرق منا طعدا
 و علی اشافی لم یعرق کثیره انغیل مجول معطوف علی السنفی سلم انغیل تیرت
 علی کار التقدیرین و الاول لبقی بتمام المدح تعجل فوالی من ثور وحشی و بقره
 وحشیه فی طلق واحد مد کا ایاها سلم یرش یعرق سلم انغیل او یعرق کثیر

الی الطرف و الجار و الجور حال من الضمیر سے اور برن و المثنیٰ عنی مجید متعلق باو برن
 و المعکم کبیر المیم و ضموا کبیر الاعمام او کہ یہ ہم و المثل الحسن کریم الاحوال و قال فی موضع
 اے محمد مجید غلام ذمے نہیں مطلقاً بقول شمسار امینا اور برن عبا و قد کن کا انجز
 ایمانی الذمے فضل بنیہ خبیث مستقیم سے لبیاض و السواد باعناق مرتفعہ ^{مفتوحہ}
 من کیون کریم الاعمام و الاحوال فی عشرتہ مسیگ و علیہ کہ چون نگاہ شان بریا
 افتاد و خوف جان از ما بگرختند و حال این بود کہ بحکم سیاہی و سفیدی چون ہر
 سیلابی بود و گرد و کفای اخراشته شان چون گردن بلند کسی بود کہ در برادے
 خود نجیب الطرفین باشد ^{عسلی} وہ ہکو دکھتی ہے چچی کو لوٹین اور حال او کا
 یہ تھا کہ سفید سیاہی میں مھرہ میانی کی مانند تھیں اور او ہرے گردن او
 اوس بجلی آدے کے گردن کی مشابہ تھیں جو اپنی بہائی بندون میں ناب ^{مکتبا} اپنی
 یعنی مامون چچی اسکے اچھی چون قال فا کھنا بالھا و یات و دونه
 جو احرہا فی صرۃ لم تر یل ^{اللام} فی الہادیات بدل عن المضاف الیہ
 و قد مر عن الہادیات عن قریب و دون ہنا لکان و اجوا اجمع جاذرہ من
 حجر تقیم اجم علی المہلتین او انحر و تحلف وہے اسبقات المتخلفات و الضمیر
 الجور و اللعا و یات و الاضاق لادنی ملاب و الصرۃ بالمہلتین الجماعہ و التذیل
 التفرق و الاشارہ و علیہ یعنی لذت، صرۃ بقول فا کھنا ذلک لغرس بہا و یات
 ذلک لقطع و کانت و ونہ متخلفات کتاب الہادیات فی جامعہ ^{مکتبا}

والمغاج جمع نعج و ہست البقرة الوحشية وقد يقال له نجاج الرمل فارسیہ
 مادہ گاوشتی و ہندیہ سوراکائے والعدار سے جمع عذرا وہی لبکر من
 النار والدوار کتبان وقد یضم و یخفف اسم صنم کانوا یطوفون حولہ طوفیم حول
 البیت واصناف العذار سے الیہ لادنے ملائمتہ وقد یکنی بمناج عن الایکار قال
 عم کان ایکارا نجاج و دار و ہلا جمع ملائمتہ وقد يقال له فی الفارسیۃ چادر نعش علیہ
 فی الصراح والمذیل الطویل العریض و وصف الجمع بالمفرد علی ان هذا الجمع من
 المجموع التے ہی علی وزن المفرد ویفرق بینہا و بین واحدہ بالتاء یقول فعدونا
 یوما علی ما وتنا فیرز لمن یطیع من الوحش کان بقرا تہ عذار سے دواریطفن
 حولہ فی ملائمت ذوات ذیال میگوید کہ روزے پکاہ بر خاستیم حسب
 اتفاق این چنین گد و حشیان پیش آمد کہ مادہ گاوش چون دوشیز گانے
 بودند کہ در چادر نامی باریک و دراز گرد و واربت خود میگردند یعنی
 ایک دن ہم بہت سویر سے اوٹھی کہ ناگہان ایک ریور و حشیر کا سامنے
 سے گذرا جسکی گائیاں اون کواریو کنی لگ بہگ تھیں جو چوڑے لاسنے
 چادرون میں دواریت کی گرد پھرتے ہیں قال فادبرن کالجرح
 المفصل بنیہ بجدیسم فی العشیرة محمول الا و بار نقیض الاقبال
 و الجرح انحرز الیمانے الذی یكون فی وسطہ خیط ابيض و بالجملة یكون فیہ میان
 و سواد یشبہ بہ العین لکہ محمرہ سیمانے و المفصل اسم مفعول اسند

غسلہ و دمنہ و منہ نول عایشہ رض کنت ارجل رس رسول اللہ
 صلعم بقول انه یصید الہا دیات حتی کان الدمار اکتے تخرج من الکفالن او
 صدر من عذمانظعنہا بالراح و قشع علی صدرہ عصارہ حسا مسحوق علی
 شعر جمل میگوید کہ این اسپ آن مادہ گاوان و حشہ اشکار میبکند
 کہ از ہمہ گاوان پیشین پیش میروند و خونہا کہ از سرین و سینہ آنجا بنوک سنان
 برے جہد و بر سینہ او مے افتد چنان مے نماید کہ عصارہ حسا
 ماییدہ پر موعے سفید شستہ و رفته رنگ خود ریختہ لعینسی بیہ گہور ا
 اوان سورگا کیون کو مارتا ہے جو سب سے آگے آگے چلتے ہیں اور وہ
 ہوا و نکاح جو پہالی کے مار سے اونکے آگے یا چھپی سے نکلتا ہے اور
 اوسکے چہاتی پر پرتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا مہندی کا پھوٹ
 اچھی سلجی سلجھائی دہوئی دہولائے چٹی بالون کو ملا یا گیا ہے قال فغن
 لھاسرب کان نعا جہ عذارے دوار فی ملا و مذیل

الفار لعطف علی محذوف ومن عاد تم انعم اذا و صفوا الفرس یذکرون
 صیدہ ایضاً کا وضع عن علقمہ وزمیر و عیند جہا من الشعراء و عن اشے
 عننا اذا طہر و برز معطوف علی محذوف مثل عذونا و ذلک بدلیل جانا
 علی مایاتے و شہادۃ وقت اخذتے علی ما قر و السنسب بالکسر القطیع
 من الوحش و یقال لہ فی الفارسیۃ گلہ و رمہ و فی الہندیۃ ریوٹ

او حجر صلب کبیر علیہ الحفظ او لصفہ بار تفاع جانبے صلب و بقول کان
 جانبے عظم طھرہ حجر اسحق بطیب العروس او فہر اکبیر بر الحفظ او حظلا
 نضیجا صفر من جس الحفظ مسیگوید کہ چون قریب خانہ سے استمد
 پشت صاف و سخت او سنگ پنی سے مانید کہ طیب عروسان بران
 سے سائید یا سنگ کہ بران حظلم سے شکنند و یا این مسیگوید کہ بر دو جانب
 استخوان شیش چانست کہ گویا آن دو سنگ بران نھا وہ اند کہ طیب عروسان
 بدان سے سائید و حظلم بدان سے شکنند و یاد و حظلم کہ زر دو نختہ بران
 گذاشتہ اند یعنی جب وہ گہرا گھر کی باگھر ہوتا ہے تو پٹیہ او کے ایسے معلوم
 ہوتی ہے جیسے دلہن کی سھاگ پوڑے پنی کے سل و یا اندر این کے کھیل
 ٹوڑنے کا چورا پتر ہوتا ہے یا جب وہ گہرا او بہر کہ باہر کھڑا ہوتا ہے تو
 او کی کر کے ہڈے کی دائیں بائیں ایسے او بہرے اور گڑے دکھائے
 دیتی ہیں جیسے سھاگ پوڑی کی پنی کے بٹی یا اندر این کے پہل ٹورنی کی چوڑے
 پتر ہوتے ہیں یا اندر این کے دو پہل پکے پیلی او پیر کہے ہیں **قال کلن**

وما الہا دیا ت بنجرہ عصارۃ حناء شبیب مرخل

الہادیۃ لبقرۃ الوحشیۃ التی تقدم سائر البقرات کا تھانہ دیا و النواحد
 و عنی باشیب اشعر الابیض و قال فی موضع آخر بیت عصارۃ حناء
 شبیب مخضب و لا یكون الخضب الا اشعر الابیض والمرجل بالراء فالکیم عظم من رجل الشعرا و

به الطيب بالاتفاق والصلية بالسيح عليه ويقال للمحامل طبا ويؤيد المداك ^{صغيرة}
 الصرقية فانه على وزن اسماء الظروف من الاجوف وتشبيه الصدر بالمداك
 قال علقمة بن عبيدة عم الى جوذوم مثل المداك المختب اجوؤ جو الصدر والصدر ^{وصف}
 بالوصفة وقال الزوزني المداك الحجر الذي سيقن به الطيب والصلية الحجر الالمس الذي
 يسحق عليه الطيب ويستفاد من القاموس المداك ما سيقن به الطيب حيث قال و
 المداك والمدوك كمنبر الصلانية ثم قال الصلانية مدق اء ما يدق به وقال في
 الصراح المدوك سبغ بوساس وهو ما يقال له في الهندية طبا وهو الاظفر بحسب
 الصيغة فان طلق كل منهما على كل من المينيين اعنى ما سيقن به فها بالمعنى الاول
 يناسبان الردية الاولى فان صلانية الظفر وما استه يمدح في الفرس حتى
 شبه ظفهره بظفر الحمار الوحش القاسم على من تقنع بنظر عينيا وشمالا قال بيت لاد الطيلا
 طبة وساقا فاعانة وصهوة غير قائم فوق مرتقب وبالمعنى الثاني بلا جان الردية
 الاولى فان ارتفاع جانب الصلب في ظفر الفرس مدوح عندهم حتى يقال كان
 التمر وضع وساعديه عليه قال بيت لها متتان خطانا كما كتب على ساعديه
 النر اصل خطانا خطانا اسقطت النون للضرورة اءه ضحخان ويؤديه ريتا
 صدائية غطل والصراتية المهلتين فالتحتمية اعظم الفنجج الاصفر اء
 هذا النوع من هذا الجنس يصيف بصلانية الظفر وما استه فيقول كان ظفهره
 حين هو قائم له المبيت مجر عن بعض المسم سيقن عليه طيب العروس

میانہ مردوران خود را بدست بند کنند کہ مو یا شیش بسیار و ابھود و خود او
 قدرے بلند از زمین واقع شدہ و این عادت اونیت کہ دم خود را بجانب
 مایل دارو عینسی وہ گھوڑا اٹھون گانٹھہ پورا اور چھاتی پنلیون کا چورا چکلا اور
 بڑے دم والا ہے چنانچہ جب تو اوسکی چھپی سے آوے تو وہ اپنے رانوں کو
 بیچ کو ایسے لاسنے سیدھی پورے دم سے بند کرے جو زمین سے کچھ
 اونٹنی رستے ہتے اور اوہیں یہ عجیب نہیں کہ وہ دم کو ہمیشہ دائیں یا بائیں رکھ
 قال کان سرانہ لہ لے لبیت قایما مداکم عروس او صلیا
 حنظل بکمانہ فی بعض الشروح و فی دیوانہ و فی شرح الرزونی کان علی التین
 منہ اذا اخرجی و ان راتہ علی کل شے و سرانہ العرس ظفرہ و قایما حال من الضمیر الحجر و
 والظرف متعلق بہ والمنہ فی الاصل ما صلب من الارض و القنع کاملتنہ و
 تم الظفر جانب الصلباے جانباً عظم الظفر و الحمار و الحجر و اعنی منہ حال و
 اذا اعتمد علی الارض اے قام و المداک طرف من داک الطیب اذا سمحتہ
 و فیما للبحر العریض الذی سمی علیہ الطیب و مثلہ الصلائیة قال الرمنشری فی
 الاساس سمی الطیب علی الصلائیة و داک الطیب علی المداک و قال فی الصراح
 المداک سنگ صلائیة و منہ الصلائیة لبک پہن و ہو ما یقال فی
 المہندیہ سل کما فی انفساےس و یوتیدہ قول الاطبار بالفہر و
 الصلائیة و الفہر بالکرماسمعی بہ الطیب بالاتفاق و الصلائیة ماسمعی

دوش است بار خاگردگ و قتریش که قسمه از رفته است بتقریب رو باد
 می ماند یعنی او سکی کو کهن برن کے کو کهن اور مانگین اسکے شتر مرغ کے
 مانگین اور دُو رو اسکے بہرے کے ڈوڑا اور چال اسکے لومری کے چال ہے

قال صنلیع اذا استدبرته سد فرجه بضاف فویق الارض

لبس باغزل الصلیع الفرس التام المحلق الوسیع الصدر والاصلاع و

استدبره اتاه من جانب دبره و الفرج المکان المتسع و عسے به ما بین الفخذین و

الضافی بالمعجزة فالغاء التام الکثیر و منه ثوب ضاف اذا کان کاطلا و اراد به الذنب

فانه یوصف بالسبع و کثرة الشعر قال یصف الفرس الالسنه به بیت لها ذنب

مثل ذیل العروس تدبره فرجها من دبر و فویق تصغیر فوق سبی لتصغیر التقریب

تقبیل و عبید و فیہ اشعار بطوله علی ان الالسن الارض فان قصر الذنب و

طوله بحیث لبس الارض کلاهما عیب فی الفرس عندهم و الاغزل من الدبوا

ما یكون مایل الذنب علی العادة و هو معیوب عندهم فحله السن فی نعت للفرس ذن

الذنب یقول تام المحلق وسیع الصدر والاصلاع اذا ائتمت من جانب دبره

سد ما بین فخذیه بذنب تام کثیر الشعر مرتفع عن الارض قلیلا الیسیل ذنبه الے جانب

علی سبیل العادة معناه انه صنلیع ذو ذنب کثیر الشعر مستقیم العیب و فیہ

نوع من احمیا موسیگوید کہ ہمہ اعضائش درست و استوار و سینہ و

پهلوش فراخ و کشادہ و دم او دراز و بسیار مو کے چه اگر از پس او بیائی

لا خافته الی ما ہونے کے حکم لہذا عند ہم والموصول کے عظم انجیظ المحکم الذی
 وصل بعض طاقتہ بعبض فارسیہ رشتہ دو تائے و منہ یہ کہجورے
 ڈورا و تشبیہ فی السرتخ مع حسد وج الصوت و ہو وصف ممدوح کما مر
 بقول سریع العدو یسمع منہ عند جریہ اشد صدوت کا نہ خذروف صبی
 امرہ کفاه المتباہان بختین موصولین او بخیط موصول میگوید کہ بسیار سبک میر
 و باگی میدہ کہ تو گوئی کہ ما دہ کہ کو دکی است کہ ہر دو دستھائش پر شتہ است
 اور پی در پی میگرداند یعنی وہ بہت تیز جاتا ہے اور ایسی آواز اوسمین
 آتی ہے جیسی لڑکی کی پھر کے مین سے نکلتی ہے جبکو اوسکی دونوں ناتون نے
 مضبوط دہلی سے برابر پھرایا ہوا ہے قال لہ ابطلا طیبی و ساقا لعامة
وارخا ر سرحان و تقریب سفل الا طیل انحصرة کالاطل و العرس
 یوصف بدق الاطل و يقال لہ اقب قال عم اقب کہ خان العضا متمطر و الارخا ر نوع
 من العدد فوق التقرب و قیل ہو شدة العدد و منہ فرس مرخا و اسرحان
 بالکسر الذب و التقرب ان یرفع الفرس یدیا معا و یضعها معا و قیل ہو
 وضع الرجلین موضع الیدین و بالکلمة ہو دون انحصرة فانہ اشد منہ و لتسفل بالقبول
 فالفاء الثعلب اولدہ یقول لہا خاصرتان کخاصرتی الطیبی و ساقان کاتے
 النعامة و ارخا ر کارخا و الذب و تقریب کتقریب الثعلب میگوید کہ
 میانش میان آہو و ساقش باقی شتر مرغ و ارخائش کہ نوسے از

اشباب الذی مطلع شاربہ او الخصل والحنف الخفیف والصعۃ متعدان فاسس من
 طحیر الفرس والجمعیۃ باعتبار الاجراء والوسعہ برماہ قال عم کتبنا تلو
 بالکلیف الموصدا می ترے بہ وعنی بالاثواب الفرس کما مر سابقاً والعنیف
 سن لافرق لہ برکوب الخلیل والمثقل الشدید لثقل بن الرجال یعنیہ بالحرۃ والشراۃ
 فبقول یزل الرجل الخفیف الکرکوب عن طحیرہ حیث لا یکن منه اوستیجی بان
 یکن تحت مشد ویرے لعنیف الخلیل عنہ حمیۃ و عار من انیکون لولانتقاد
 لہ سے گوید کہ دراصل وصل خود شریف است چہ کم سوار از پشت او سیغزد
 و یا خود او از این شرم سیغزد کہ زیریش باشد و سوار کہ سخت و گران
 باشد ازین ننگ اورے منکند کہ مطیع و منقاد او گردد یعنی انارٹی کی سوار
 سے شرماتا ہے چنانچہ او سکوپٹہ پر جمنے نہیں دیتا اور بھارے گڑے سوار کو
 سنگ و غیرت کے مارے گراتا ہے قال دریر کخذر وف الولید امرہ
 سابع کخبیہ نجیط موصل الدر فیغیل من در الفرس اذا عدا عدد اشدیدا
 وانخذر وف بالمجبتین فالملہ کعصفور شے یدور وتیخذ من الجلد ویکعل فیہ ثقبان
 فیجعل فیہ حیطان موصلان کلما حبذ بها الصبی واروصات شدیداً وبقال لہ
 فی القارستینہ بادفرو فی البندیۃ پزکی وپنیرے وقیل موحصاۃ شقوبہ یجعل
 الصبیان فیہا حیطان حکما ویدیر وکما حول روسہم فیصوت و یویدہ وحدۃ الخیط
 الموصل والولید الصبی واللام للعبد الذنبے وامرہ جملہ یر و انجکۃ لغت الخذر وف

مسیح اذا ما الساجات علی الوفی اثرن العبار بالکدیدا المرکل مسیح
 بالکسر الفرس الذی یجری جریا بعد جریه کانه مسیح و ما زایدته و الساج الفرس الجدید
 السید کانه یسبح فی المار و الوسی الظلال و لم تور و الاثارة من الثوران و اثارة
 العبار کما یعن السیر السیر یقال تعالی فاذن بنقا و قال خفاف بن ندبة سم
 تیر السنتع من طهمر النفاف الضمیر للتحلیل و النفاف موضع و قال
 آخر بیت الالیت شعره بل ارس الخلیل شربا تیر عبا جاسیطرا عبا
 و قال بیت اثرنا بها نفتح الکلاب و انتم تیر فان نفتح المستقی بالمغارق
 و التیر العجاج هو العبار و کدیدا الارض الغلیظة و المرکل ما ضرب من الارض
 سجوا الفرد و اب یقول جریه جریا بعد جریه اذ اکانت الخلیل الجدیدة السیر السیر
 فی سیرنا علی الارض الموطوءة بالحوافر علی غمورا و کلاهما یعنی یفعل فعل
 الساجات من الخلیل علی نوره مے گوید که چون اسپان خوش قدم
 با وصف و اما ندگی خود بر زمین با مال شده تیر تیر میر و ندا و هم برابر میر و و هیچ
 کس نمی گفتند عینی جب اسپه اسپه گورس با وجود هتک رہنی کے روندے
 زمین پر اپنے چال چلین تو یہ کہی نہیں کرتا ہے غرض کہ یہ بھی عمدہ گورون
 میں سے ہے قال یرل الغلام الحف عن صہواتہ و یلوک با نواب
 و الخلیف المسکت ل یجیل سیکون یفعل من الزلل اللازم او من الازلال
 المسکت و الشافی انسب للفعل الآتے فانه من المسکت و عنی بالغلام

کلام
 الفرس
 الجدید

بہا کے سیاٹ پتیراوترنی کے جگہ سے پہلے کہ ہے قال علی الذیل
 جیاش کان اتہراما اذا جاش فیہ حمیہ علی حر سبل کلمۃ
 علی معین مع والذیل مصدر ذبل الفرس اذا صنف والضمور انیکون
 الفرس بین الہزال والسن وهو مع فی انجیل قال صیف الخلیل مع ضوامر الہزال
 ولما شیارا الشیار السن دا بیاش مبالغۃ من جاش اذا علی وبقال
 للفرس الذس اذا حرکتہ بقبک جاش والاسہرام مصدر اتہرام الفرس
 اذا سمع منہ صوت جریہ والحمی مصدر حمی الفرس اذا سخن وعرق والنفلی
 مصدر غلب القدر اذا فارت وهو شبہ بتقدیر المضاف اعنی الصوت والمزج
 کمنہ القدر من الصفر وغیرہ وصف بانہ لسمع منہ صوت نعنه عند الجرس وهو وصف
 فی الفرس وعلیہ قولہ تعالیٰ والعاذیات صنجا اے تضح صنجا وهو صوت المانعا
 عند الجرس وقد شبہ العرب بصوت المطر بصوت الريح یقول ابو حنیہ جاش عند
 الرکض علی صنوره وکان ما یسمع منہ من صوت شدید عند جریہ حین
 یتسخن ویعرق صوت خلیان القدر اذا فارت مے گوید کہ حنیہ لی لاخر
 اذام است و باوصف این خوبی لضرب پاشنہ مے جوشد و باگی کہ از و ہنگام گرم شد
 وتیز رفتن او بگوش میرسد بانک و یک جوشان ہاذا یعنی وہ پھیرے پیران کا گھوڑا اور باوجود
 اس خوبی کے ایثار نہ کہ ساتھ کرتا ہے اور اسے گرم ہونے اور پینے پر جو آواز اس سے نکلتا
 میں پہنچتی ہے وہ ہانڈے کے اوبال کے آواز معلوم ہوتے ہے قال

شدید اکثر اکثر معتدل مدبر نے اوقات مختلفہ عند عرض حاجت
 اونی وقت وجد بحیث لامتیاز بینہا و متحرک بالحرکت الارادۃ کما تحریک البحر الثقیل
 بالحرکت الطبیعیۃ حین یطی اسیل من فوق میگوید کہ میگزرد و باز میگرد
 و میشمیر و دو پس میآید و در تیز روی سبگے ماند کہ لصدہ سبیل از بالا
 فرو میآید یعنی وہ بہاگتا ہے اور لوٹتا ہے اور آگلی بدہتا ہے اور چھیٹا
 اور ایسا تیز آتا ہے جیسے کہ پہاڑ سے تہر روکے صدمہ سے اوپر سے

بچی کو آئے قال کمیت یزل اللب عن جان مستنہ کما زلت الصغواء
 بالمتزل الکبیت بن الفرس ما یخالط حمرۃ فوع من السواد و هو مرغوب عندہم
 قال علفیہ کمیت کلون الارجوان نشترۃ واللبد معروف یوضع تحت السرج
 و زلتہ عن الفرس علی کتف الخیر و ملائستہ جلدہ و هو مدح فی الفرس قال عمرو
 بن سعد کیرب عم و عیلة یزل اللبد عنھا و الحال موضع اللبد من متن الفرس
 و المتن الظہر و الصغواء الحجج الامس و المستزل موضع التیزل قول کمیت سالون من الظہر
 بحیث یزل اللبد عن وسط ظفرہ کما یزل الحجج الامس عن موضع التیزل
 سے گوید کہ کمیت رنگ است و شیش چنان صاف و پالنے افتادہ
 کہ ہند زین ازوے مشبہ صاف سگی سے لغز کہ از موضع تنزل لغزان
 فرو سے آید یعنی وہ رنگت کا کمیت ہے اور پٹہ اسکے ایسے
 سٹاپ اور چمکتی ہے کہ زین کا ہذا اس سے یوں پہنتا ہے جو

قہر منہ و ہیکل و صدر البیت اور وہ فی موضع آخر حیت قال بلیت و
 قد اغتدے والطیر فی کنا تھا بجز و غسل الیدین تسبیحیں مع انہ مشترک بینہ
 و بین حلیتہ بن عبدہ قال بلیت و قد اغتدے والطیر فی و کنا تھا و ماء
 الہندے سیر علی کل مذنب ہذا یتصف بنفسہ بالسکور والفرونتہ و صید الوجوش
 من السقرات فیقول ولے معاد بالسکور فاغتدے حین یكون الطیور او
 الغراب فی اوکار ما بفرس قضیر شمر مقید الوجوش طویل قوسے گوئیہ
 کہ سحر وقتی سے حینم کہ مرغان سحر جزا از آشیانہای خود بیرون آسند
 و بر اسی پرے شینیم کہ موے پنش کم و کوتاہ و خداز و توانا و زنجیر پائی و
 است یعنی میں ایسے سویرے اوٹتا ہوں کہ پرندے اپنے گہنلون میں
 چوتی ہن اور ایسے گہرے پر وار ہو کر نکلتا ہوں جب کار و نمان بہت کم اور
 جو تیار و توانا اور حشیون کے لئے بیٹے ہے قال مفر مکر مدبر مقبل
 معاً بکلمو دم صخر خطہ اسیل بمن لاکر نقتیض الفرد منہ قولہم الکرة
 بعد الفرة و منہ حیدر الکدر افانہ کان یکتر علی العدو بعد ما یفر منہ شیئاً و کلاہما
 بالکسر للمبالغة و الاوصاف الاربعہ مد و حہ فی الفرس قال آخر م مقبل مدبر
 مفر مکر و بمعنی المعینۃ الاجتماع فی نفس الامر لانی وقت واحد فانہ محال
 اللہم الا ان یكون علی المبالغة و الاذعار و الحبلو و الحجر الثقیل و العنق الجا
 الصلاب العظام و لعل کبیر اللام و ضمہا العلو یصفی بالسرعة منیقول

کلمو دم
 الفرس
 تسبیحیں
 سحر

چندہ ومن کیسب کسی وکسب کین مہز ولاضعیف او یوحید ہا زلا لاعبا حیث
 لایکون اعظامہ وکمانہ یزل وبعیب فلا تطلع فیہ ولا اطلع فیک مسیکو مید کہ من و
 تو بر و چنان بد بخت بہتیم کہ چون بچیزے میر سیم اور از دست مید سیم و کسیک
 کسب من و تو کند لاغر و ناتوان خاہد بود و یا خلق اورا لاعب و لای ہی خواہد انگاشت
 چہ بصید رسیدن و باز شکار نکردن بازے سے نماید عینے من اور تو دو
 ایسے بضیب ہین کہ جب کسی شے کو پایا تو او کو یون ہی گنوا یا اور جو کو ہی میر

بیتے کام کو کر لگا وہ بلا شہد کام لگیا لوگ او کو ہنسی باز سمجھنے کے قال وقد
 اغتمدی والطیر فی وکسنا تھا سمجھ رفتی الا وابد سیکل

کلمۃ قد للتحقیق کما فی قولہ تعالیٰ قد یعلم اللہ المؤمنین منکم والا غتمد ارا البکور
 والطیر جمع طایر وقد قطع علی الوحی رقیل عنہ بہ الاعتراف فانہا اشد کبورا
 والوکتہ مشقۃ عشر الطاکر و ہو فی الفارسیۃ آشیانہ و فی البندیۃ گہونلا

والجملۃ حال والمنجذہ الفرس الذی کیون شعرہ قلبیلا قصیرا و ہو مع فی الفرس
 والظرف متعلق بالفاعل المذكور لغنیہ بمعنی المقید علی الاستمرار والاشقا
 قابل الرضی وقد جار بعض الاسما و ہو لا باسم الفاعل استمر فیکون اضافتہ

لفظیۃ بقولہ مع بمنجرح وقید الا وابد سیکل اسے مقید الا وابد استہ والا وابد جمع ابد
 ا بود اذا انفرد و ہر بے منہ الا بطر بہ و تنفرہ عن الماضي والحال والاسکلی
 الفرس الطویل و فیہ اشعار بان کابن ذکرا فان موشہ لہ سیکلہ قال مع و ہیکل

وتمول الرّجل ذاکثر مال و اراد به نفعی المال را سا و اصل تمول تمول حذف است
 التّائین فیما سا و غلب استکلم علی الخطاب فی شائنا فان معناه شافی و شاک
 یقول فلما عوّی علی قتلته ان شافی و شاک شی فقیل من لعنه ان کنت لم
 تتول نظ الی یومنا هذا فانما و انت متساویان میگوید که چون نالیده نالیده بن
 رسید خطابش کرده گنجتم که حال من و توفیر قلیل از عننی است اگر گاهی تمول
 نشد پس من و تو هر دو در کم مایگی برابرستیم یعنی جب ده بیطیر یا خجیا چلاتا
 ججه تک پوچیا توین سنی او سس سے بجه که ما که میرا تیرا ایک سا حال ہے اگر

توکبھی بالدار سنین ہوا قال کلانا اذا مانال شیئا افاتہ ومن بحیرث
 حرثی و حرثناک یہزل کلا و کلتا کلا ہما بفر و لفظا و شنی معنی فیکون

یعنی غیر المفرد الغائب مذکر او مؤنث ہا سوا از اصنیف الی المضمر او المظہر قال تعالی کلنا
 الجنبین آنت کلینا و الافاتہ یعنی الی مفعولین فان الفتحة سیدرے الی مفعول

واحد و یخبر عن احد مفعولیه کما فی قول الکاسی عم افاتہ بنوزید بن عمرو ای

افاتہ الناس و احمرث الکتب کالاترث و یہزل مجہول من البزال

یقال ہزل الرّجل مجہول اذا اصابه البزال و یجزان کنین مضارع مجہول من انزل

اذا وجدہ نماز لا لعاب من الهزل فقیض الحبد ثم لا یخفی علیک ان ہذہ الابیات

الاربعۃ المذكورۃ لا توجد فی دیوانہ و کلہما صاحب القصد الثمین فی المعجولات

یقول کل منا اذا مانال شیئا من الاشیاء افاتہ لفسنہ حیث لا یتفہر بہ شامتہ

رب کجاں قولہ بیت عرق کجوف العیر قفر مضامۃ قطعتم سبام سبام الوجہ
 حسان و تحیل نیکیوں لغت اللوادے و اخرت عن اجواب کما فی قولہ بیت المار
 حضم و یاب الوی ردوۃ ضیح علی تعدالہ غیب ہوئل و اما حض الذئب بالذکر
 لایہ یحتمل و یکیر و لاسیما اذا کان جائیاً و العرب تفتخر بلقاء فی الصحراء و ابقار ہم
 ایانہ و یریدون بہا منھا احسن محرم و متعظیم و لولا مخالفتہ التطویل لا ورت عددۃ
 ابیات للشمخ و الفروق و المرقش لتیفح ان العرب لفتخرون بذک لصیف
 نفسہ بالبحرم و التیقظ و بقول و رب و ادخل من المار و الکلاء مثل جوف حمار
 ابن مویلع الملقب بالعبیر او کلبن موضع العیر قطعتم و صد کان الذئب یعوس
 فنیہ کالمقام الذئب قمر و لہ عیال کثیرا و رب و اد کجوف العیر و بہ الذئب یعوس
 قطعتم سے گوید کہ بسی ازخسین و ادیحا در نوشتیم کہ چون واد سے حمار بن مویلع
 پانی و یا مثل بطن عیر خراب و پریشان و خالی از آب و گیاہ بووگرگے گرسنہ
 در و چنان سے نالید کہ عیالدار قمار بخت مینالد و یاجین واد سے نور دیدم و حال
 این بوگردان گرگ گرسنہ آنچنان مینالید یعنی مینہ بہت ایسے واد سے
 و ہر لٹی جو واد سے حمار بن مویلع ملقب بعبیر کی مثل یا موضع عیر کے مانند کہا
 پانی سے خالی اور او جارتھی اور وہاں ایک بہو کا بہیر یا بہوک کی مار سے ہار
 ہوسی جو اسے بال بچوں واسلے کو طرح چلاتا تھا قال فعلت لہ لما عوسے
 ان شاتنا فلیل العنہ ان کنت لما تمول لما الاستغراق النفی الما

ذکره فی الاغانی بیکر خد متہ للرفاق فی السفر ویقول رب زق من
 ازفاق اقوام زفاق کا نومعنی فی الاسفار صنعت عصا محامل کابل کا
 منہ منقاد لهم و معجول لهم حتمہ میگوید کہ بسے از مشکماے قیقان کہ ہمراہ
 بودند و ایش را بردوش خود ہنادم کہ مطیع و بارکش آنان بود یعنی میں سفر
 میں یاروں کا خد متگزار رہا چنانچہ بہت سے اونکی مشکین اپنے کہندے
 اوٹھائیں جو اونکی لئے بارکش بنا یا گیا تھا قال و داد کجوف العیر تفر
 قطعتہ بہ الذئب یعوی ک الخلیع المعیل الواو واورب والواد
 کل منفرج بین الجبال والرمال و الجوف علم واد فی بلاد الیمین کان قد حماہ حمار بن
 مولع المنقب بالعیر فارسل اللہ علیہ ناراً فاحرق مضار خالی من الماء والکلاء
 و ایضا کان العیر موضعاً ذاب و سقہ تغیرہ الدبر مضار تفر و کلا الامرین
 منصوص فی القاموس و الجوف علی المعنی الثانی معنی البطن من اخذ
 العیر بہنہ معنی الحمار الوحشی فہو کثرتہ او دونہ و لقمہ المکان الخالی عن
 الماء والکلاء واللام فی الذئب للعہد الذہنی والحوار صوت الذئب و الخلیع
 المقام الذہبی قر و ہوا لانسب للذئب فان الخلیع من اسماء الصیفا و
 المعیل اسم فاعل من یعیل عیالہ و ہم کثیر ولابد لہ من السبکاء اذا کان
 الممال قال تابط شرا بیت بکی از نا ناز لین بیابہ و کیف بکار ذمی لعلیل المعیل
 و الحجة الطرفیہ تخیل ہیكون حالاً من الضمیر المنسوب فی قطعته و ہو جواب

ای۔ الذئب کلو

ویکیز الکتان و الجندل الجبس و الجار و الحجر و متعلق بحذوف نحو شدت و
 علقت و المغار بالهجة فالهجة أحسن المقتول و المصالح المقام و متقروید بل جبل
 و حدة التثنية بما هانت لیل علی التاویل اے مقول فی حقہ فان الجملة
 انشائیة بقول فحجت من طولہ و قلت یا عبی سناک من لیل یویل مقول فی
 حنة کان نجومہ الراکدة شدت بجبال محکمہ من کنان اے صلاب من الجبال
 الفاظ حیث لا تتحرک عن موضعہا میگوید کہ پس از طولش در شکفت
 افتادم و بگفتم کہ من در شکتم از تو کہ تو چنین شب هستی کہ گویا ستارگانش
 بر سخامی استوار کتان بسنگهای سخت و گران سبته شده کہ از جانش
 نمی جنبید یعنی پیر من طول او سکا و یکبہ کر حسینان و سرگردان ہوا
 اور یہ کہا کہ میں تجھی جو تو ایسے رات ہے جسکے تارے گویا مضبوط
 سیون سے بہارے پتروں سے باندھے گئی برٹی اچھی ہیں جو قاف

و قریبہ اقوام حلبت عصا محھا علی کابل منی ذلول مرص
 الواو و اورب و القرۃ الزرق و عصام القرۃ بحبل الذی یشہ بہ و یقال
 لہ فی الفارسیۃ دوال سنگ و الکابل بامین الکتفین و الذلول المنقاد و
 المرحل بالمہتین کہ من رحلہ ذاجلہ راحۃ تخل الاثقال و من ذهب
 الی ان المراد بہ عمل الدیات و الغرامات فلعلہ لم ینظر فی القرۃ و العصا
 و قد كانت العرب تخل قرب الرفاق فی الاسفار اذا کانوا عطاشاً

الكشف عن صبح و صبح و تفرق عنہ لریطہ لسنلاکن لیس ذلک منافع
 لی فان الصبح لیس بخیر منک فان الہوم لا تنفع بے میگو مید کہ چون آن
 شب تیرہ پشت خود دراز و سرین خود ابرون کرد و سینہ خود را بالابرداشت
 یعنی خمیازہ کشید و دراز شد و گفتم کہ اسے شب دراز آگاہ باش و از رو
 صبح روشن دور شو مگر چه حاصل کہ با مداد از تو بہتر نیت چه مہوم و احزان
 بد و منافع نیشود یعنی حب اوس کالی رات نے انگریزی لی اور
 وہ پیٹ بہر کر بڑے ہوئی تو میں نے اوس سے پکار کر یہ کہہا کہ اسے
 او بڑے رات اب بوز کاٹر کا چاہے تو اوس سے الگ ہو جا مگر کیا فایدا
 اسٹی کہ وہ تجھ سے بہتر نہیں قال فیا لک من لیل کان نجومہ
 بامراس کتان الی صم جندل کہذا یوجد فی الشروح و اما نے دینا
 کہذا بیت فیا لک من لیل کان نجومہ بکل معارف شت بید بل +
 کات الثریا علق فی مصاحبہا بامراس کتان الی صم جندل الفاء للعلف
 و یا کلمۃ النذار واللام للتعجب کما فی قولہم یا للمار و یا للدار و اہیہ و کاف الخطاب
 مفتوحہ و ہو ضمیر مہم لضمیر جنسہ مانعہ و من للثیمۃ و الامراس جمع مرسل و
 ہو الجبل المحکم الشدید القتل و الکلتان شجر معروف یتخذ الجبال من الحارہ و
 ہو فی الہندی السی علی الاشھر و قد یقال انہ ما یقال فی الفارسی لاد نہ
 و فی الہندی سن و سنی و الصم جمع الاصم و ہو الحجر العلب و انجدل الحجازی

بسی از شبها که بس تیره و تاریک و چون موج دریا از هر جانب جوشان و
 خروشان می آمد با نواع مهوم و حسنان هجوم آورده پر دما سے جو ذرا مین
 فرومشت که مرا بیازماید عینی بہت سے را بین جو بر ٹمی اندھیرے اور
 موج دریا کے مانند اندھے چلی آتے تھیں طرح طرح کی غمون و شکر و ن کے
 ساتھ اپنے پردے جھپ پر چھوڑے تاکہ محبو جانچین تولین قال فصلت له

لما تمطی بصلبہ وار د ف اعجازا و تار بکل کل الا ایہا اللیل
 الطویل الا الخیل بصبح و ما الا اصباح منک تا مثل

التمطی التمد و الباء للتعدي و الصلب الظهر و ارد فذاتہ اے اخر جہ الی الحار
 کا تہ التابع و الاعجاز جمع عین و هو افضل و ارد ما فوق الوحد و الحار
 و المجر و محمد زوف اے اعجازا منہ و ناز بہ حملہ علی جہد و شقہ و رفقہ و کل کل
 الصدر و الا الشانینہ تاکید للاداء و الا الخلاء الاکتشاف یقال جلاہ عنہ
 اذا کشفہ فانجلی اے فانکشف عنہ و یفسد و الباء بمعنی عن کما سے

قوله تعالیٰ سال سابل بعد اب واقع و الا اصباح الصبح اسم له و وضع

علی وزن المصدر کلا اعصار و الا مثل الا فضل و انجراره للضرورة
 و انجذرت محرج قوله تعالیٰ و استقر له الذکر سے یقول سنا طال علی ذک

اللیل المہیم بان مذ و ظہرہ و احسن ج کفارہ اے انجارج و رفع صدرہ

اے فوق اے فعل فعل التمتی قلت لایا ایہا اللیل الذی سے طال علی

اسے خلصوا لہما والنقدال العذل سب القذو علی علی معنایا او بمعنی فی و
الموتلی اسم فاعل من استلی الرجل اذا قصه و مجرہ الا لو و ہنسر قوله تعالی و
لا یأتل اولہ الفضل منکم و رد دتہ جواب رب یقول الارب خصم نجا صمنی فی امرک
شدیداً خصومتہ مخلص خالص علی عدلہ او نے عدلہ غیر مقصر فیہ رد دتہ عننی
والمطلع امرہ میگوید کہ آگاہ باش کہ سب کس رکور معاملتہ تو با من جنگ و
جدل نیکر دزد و شدیداً خصومتہ و در عدل و ملامت ناصح مشفق و مخلص خالص
بود و در وعظ و نصیحت کلمی کوتاہیے روانی داشتند از پیش خویش او را
بر اندم و بر قول آنان عمل نکردم یعنی میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو
دہتا بتائے جو تیرے معاملہ میں مجھ سے لڑتی جھگڑتے تھی اور بڑے جھگڑاوتھی
اور میرے سچھانے میں یہ اہل چاہتی تھے اور بڑے پہلی کہنے میں کئی تھے

کرتی تھے قال ولیل کبوج البحر ارجی سدولہ علی بانواع الہوم
لتبیل الواو اورت و التثبیہ بوج البحر فی الامنباط و سکون مع نوع
من الظلمة و السدول جمع سدل و ہوا شروکنہ بارخا ہدول عن الطول
و السکون و ائججہ جواب رب و یجوز نیکون صفتہ ثانیۃ و جواب رب محذوف
نحو قاسیت امرہ و الباء للکلابۃ و الهم المحزن و ما ہم بہ و الا لبتار الانحاز
و افضل منصوب باللام و لا کن سقط لضمیۃ للضرورۃ یقول و رب لیل مظلوم
طویل منبسط کبوج البحر طال علی بانواع الہوم لیلو نے فیہا میگوید

تسکت عجاibat الرجال عن الصبی ولس فوادى عن
 هواک منسل نقیل تل عنده اذا ذبل عنه ونسبه کانس عنه والعایة العوة
 والصبی جهالة الشباب قیل ان فیہ قلبا والاصل تسکت الرجال عن
 عجاibat الصبی وهذا على ان یراد بالصبی نفس الشباب والقوة و
 قیل عن هنا المعنی بعد وهو على ان یؤخذ لیس لمعنی الرزوال والاکتشاف
 مع انه لا یرایم المتراخ الشبابی فان کلمة عن تم على معنا بل یناسبه ان
 یراد بعجاibat الرجال الرجال العوة وان کان لا یخلو عن شئ وكاف
 الخطاب کسورة وفيه التفات وروى عن هواک کما هو فی دیوانه و
 على هذا التفات فیہ یقول ذبل الرجال العوة عن جهالات شبابهم من
 حب النساء وکحود ولم یذبل فوادى عن هواک او عن هواها میگوید که
 همه عشقاران جوش و خروش جو انے فراموش کردند که محبت
 زنان بگذاشتند مگر دل دیوانه ام عشق ترا فراموش نمی کنند یعنی سارے
 عشقبار اپنے جوانیوں کے اور سنگوں کو بھول گئی اور عشقبارے کی نفسی
 قضائی چوڑی طبیی مگر میں تیرے محبت میں ویسا ہی ہوں جیسا کہ

ہتا قال الارب خصم فیک الوی ردوتہ لیسح علی نقدا
 غیر موئل الاحرف لتنبیہ والخصم المتخاصم والطرف متعلق بہ والاولی
 شہید المحنوتہ والنصح المنصوص و ارادة الحیر ومنه نصحو الله ورسوله

كما شتهرت صد القنطرة من الدم على ان المراد بشلها هي المرءة الجميلة
 وبين معني في واجبار والمجور في محل الضرب على الجمالية من استكن في
 والدرع قميص المرءة ويقال له في الفارسي پيراهن وفي الهندية كرتي والمجول
 بالجيم كذبة المندرة ويقال له في الفارسية شامكچ وسينه بند زمان ونيم تنه
 وقيل هي في الهندية انبيا ولاكن كون هذا النوع من الثياب في عهدهم في
 حيز اخفا نعم كان في عهدهم ثوب صغير كانت اربعم بلينه وشدهن شهر وكان
 قد يبلغ السرة ويقال له في الفارسي نيم تنه وقيل ان المجول قميص الجاريتا كسفر
 والدرع قميص الكبيرة ولاكن لا يخفى عليك ان هذا يحتاج الى تقدير المضاف
 بان يقال بين ذات درع وذات مجول وان كان هذا الصنف محبوبا اليهم كما
 يدل عليه قول الشاعر عم نواعم بين الكار دعون يقول الی مثل هذه الجميلة
 دون غير ما ينظر العائل لمبتين نظرات سلامتوا ترا صبابة بما اوصباها
 اذا امتدت في درع ومجول كانت بين كبر وعوان مسيگويد که در
 چنين پرے پکیر مرد زيرک و دانا بکمال ميل خاطر دستي برابر سے گزرد
 که پيراهن وسينه بند بر خود کشيده خود را بالا بکش و يا درميانه باشد
 نه خود باشد نه کلان يعني ايسے کنيلے چيبي کو بڑا سيانا جھبہ پوجھہ کا پورا
 بڑی چاہت سے ٹھکسی بانہ کہ کرجب دیکھتا ہے کہ وہ کرتی اور چھوٹی کپڑے
 میں تکر کہڑے ہو سے یا نہ بہت بڑے جو نہ بہت چھوٹی ہو قال

بہا من ضل عن الطريق ليعلمون ذلك عين بسبون في كناية من شبه الشعراء
 بہا الحسن بن النصار قال المحرر من فقلت شمس ام صبا حج مبعث بدت انا خلف
 اسحف ام انت عالم والسبيعة معبد النصار في قول تنزيل الظلمة او قضى المكان
 المظلم في اول الليل بوجهها المنيہ فكانها سراج منارة او سراج يوقده
 المراد من النقط عن الدنيا في كناية من صين السار ميگويد کہ در اول شب
 تيره که ظلمت شد گرد جهان می شتابد بروے تابان خود تير گے ميزد ايد و
 يا مکان تيره امنور ميگرداند و چراغی ميانم که عابد تر سيايان که از دنيا بر يده
 باشد هنگام شام او را بر بساره معبد خود می سوزد و معنی او جهان هوئی
 ہے و بان شام کی ہوتے ہی اندھیرے کے جگہ او جلا لایا جاتا ہے اور ایسے
 چمکتی ہے جیسے کہ نضرانی تارک دنیا کا چراغ او سکی مناری پر شام کو

جتاہ قال الی مشکھا یرنوا بحکیم صبا تہ اذا ما اسبکت
 بین درع و مجول کنہ بہ مثل عن نفسہا کما فی قولہم مشک لا یخجل او
 اراد من یا ثلہا من النار و تقدیم الطرف لا فاداة التخصیص و رنا الیہ اذا
 نظر الیہ متصل او بحکیم العاقل لستین و التبا تہ میل القلب و لضبہ علی انہ
 مفعول لہ او علی انہ حال ان ارید بہ الصنعة و الاسبک اراد الارتفاع و الاثنا
 و الضمیر فی لغفل لسا نفسہا او مشکھا و تانیث الفعل علی التقدير الثانی
 لا کتاب لفظ المثل التانیث من المضاف الیہ کما فی قول الاسعثة ع

ایراد اسم کان مفرد و در خبر با هم معاشایع فی اسانهم و علیه قوله تعالی کان
 روس الشیاطین و فی الحدیث کانها عمایم الرجال و الضمیر الشمشون و قال المحقق
 بیت نقد حلقه من غدا فاكانه غنا قید کرم اینعت فاسبغت یقول وینا
 میان این نام لاصلب کانها سابع و ادنی ظبی او مساویک شجر الاحل
 و احاصل ان لها بنا مثلها میگوید که هر چه میگیرد با گشتهای میگیرد
 که در نرمی و نازکی کبر جمای نرم و سفید و ادنی ظبی میرسد و یا میوه کله
 درخت اسحل می ماند یعنی ایسه نرم و نازک انگلیون سے چنرون کو لیتی
 او ٹھاتی ہے جو و ادنی ظبی کے چٹھی لیسری کیرون یا درخت اسحل کی عمدہ
 مساو کن کی مانند ہیں قال قضی الظلام بالعتشی کانها منارة مسمیة
 راہب سبیل الاضارة بہنا مستعد و الظلام بالفتح الظلمة و عنی باضارة
 الظلام انما انما او بالظلام المكان المظلم فان اضارة نفس الظلمة غیر معتونة
 و العشی آخر النهار و عنی به اول السبیل و فی دیوانہ بالعشاء بدل العشی و ہو
 اول اللیل و المنارة لضم المیم المراجعة اسم ظرف من انارة و الظاہر انہ
 متجدد بالمصاف و یجوز ان یراد بہ اسراج علی التجوز و المسمی بالضم المار و اضارة
 المنارة با دنی ملائبہ و الراہب من ترتیب من الضارے فزک اللذات و
 لبس المسوح و لتبستل الانقطاع و منہ التبول من اسما النساء و خصہ بالکبر
 لما ان رہبان الشام كانوا یوتدون المصایح علی المنارات لیتند سے

وتنام الضحی للاعتیاد و باہر بن عسیران تشد النطاق بعد القفصل حیث لا یجوز
 الی ان تفعل شیئا بنفسها لکثرة الحوادث میگویند کہ شب می خسپد تا اینکه
 قریب چاشت میرسد و ریزه سے مسک خالص بر ستر خویش بیاشد و باز
 بعات خود می خسپد و میان بند بر پارچه پوشیدنی نمی بندد چه خود کنیز
 منیت و کنیزگان بسیار دار و عینے وہ جو بن کے ماتی نمیدون کی متوالی
 ہے جو پرون چڑھی تک سوئی رہتی ہے اور مسک کی ریزے او سکی
 بچو نے پر بکھری ہوتے ہیں اور پھر دوپہر کو اپنے عادت پر سوئی ہے اور سو
 کے کپرون پر لونی باندیوں کے طرح پٹھا ہین باندھتے عرض کہ وہ
 پہلی بی بی لاڈون پلی ہوئے نہیلیوں والے ہے قال ولعطو برخص

عیر شش کانه اسار طبعی او مساویک اسحل العطا الاخذ
 والتناول والرحض اللین الناعم لغت البنان والشحن بالمعجونة فالمشقة الغلیظ
 الصلب فغیر رخص تاکید کما فی قوله تعالی اموات غیر احیاء والاسار یجمع
 اسرود و مود و ابيض اللون احمر الرس لین بحب یوجد فی الرمل
 والتشبه فی اللین واللون و حمرة الرس ولا عرف فارسیه و لامندیه
 و طنبی و اد علی سرب من عر و هو موضع قال ع وحلت سلیمی طبن
 طنبی فعر و اکل و التاوی و الما و یک جمع مساوک و الاسحل بالمعنی
 کدر ہم او کز برنج شجر تخیز منہ المساوک و تشبهه فی اللین و الاستوار ثم ان

سے ہری اور سید ہے تہہ دکھاتی ہے قال و تضحی قیت المسک
 فوق فراشها نوؤم الضحی لم تستطع عن تفضل یقال اضحی اذا
 دخل فی الضحی کاسی و صبح والضحی فوق الضحوة وہے وقت ارتفاع النهار
 والضحی المفوت من فته اذا کسره مرفوع علی الاستدار والظرف خبره والحظہ
 حال من اسکن فی الفعل وھن المسک بالذکر لما یکنی الجود الطیوب عنہم
 ولا یما عنہ انہم قالت بیت سخن نبات طارق والمسک فی المفارق
 وقال عم و بیت بیفوح المسک فی حراتہ والنوؤم مبالغة النیاب کا صبور مبالغة البصا
 یتوی فیہ المونث والمذکر یمدح بہ لیس ارجیث کنی بہ عن التسنم ولسمن قال
 النمری بیت رمنہ انا مہ من ربیعہ عامر نوؤم الضحی فی ماتہ ایہ ماتہ وق
 یقال انما کمال الضحی ویکنہ بالتسنم عن الحسن والحمال فان ضنیق لعیش بہ
 بالجمال قال عم لم یغیر من شقا عیش ولا یتیم والانتطاق لبس النطاق و
 شدہ علی الوسط وہوشقہ ثوب تلبسہا المرء بان تشد وسطہا بشئ ثم ترسل
 اعلام علی اسفلھا وکلہ عن یحییٰ بعد کما فی قولہم کابر اعن کابرہ التفضل
 ان تلبس الا ان الفضلہ وہے ثیاب النوم وحلہ اسنی حال من اسکن
 فی النوؤم وکنہ بہ عن حریتہا وکثرة حوادہا فان شد النطاق علی التفضل
 من افعال الامار خاصتہ فانہا لا تسنع عن الخدمتہ یقول تمام فی اللیل
 ان یدخل فی الضحی والحمال ان کسار المسک کون منتشر فوق یس

مایل و بلند و موٹا ہے چھیدہ اور سوٹا ہی دو تو بانہ و موٹائی غایب و پوشیدہ
 بود غرض کہ سومی سرش بسیاری و انہو ہے داشت لعین گندی ہوئی بل
 اوسکی او پرکوا و بھری ہوئے اور اوسکی چوڑی دوہری گندہ اور شکنی
 انون میں چھپی ہوئی تہے غرض کہ بال اسکے اتنی بہت تھی کہ کئی قسم پر ہو گئی تھی

قال الشيخ طيف الكاجي بل محضه وساق كانبوب السقي المذلل

الکاشح انحصر مجر و عطفاً علی السابق و الحمد لیل زمام البعیر و المخصر کمعظم الدقیق
 یقال کشح محضه و متن محضه و الا بانبوب مابین العقدین فی القصب و نحوہ و

السقي البردے و ہونبت نیت فی الماد یقال لہ فی الفارسی الخ لنبض اللام و سکون

المعجمۃ و فی الہندی نرکل و نرسل و مل علی اختلاف اللغات و سہی بہ

لما انہ نیت فی الماد فکان الماد سقیمہ و شبہ بہ الساق قال حسان علیت محکوۃ

الساقین شبہا بردیا متجر غمر اسے مستدیرۃ الساقین شبہ بہا بردیا مار

ساکن کثیر و البردیۃ و جب البردے و من قال ان اسقم بمعنی السقی و التقدی کانبوب

انخل السقی فقد ضل و اصل فان لاخل لا یكون له انبوب و المذلل الملبین

الملبین بقول و کشف لی عن حضر لطیف دقیق کز نام البعیر و عن سابق طریۃ

مبتویۃ نساء کانبوب البردی الملبین مہیگوید کہ طرفہ میاں کے چکر مہار شتر

باریک تازہ و ساقی کہ بان مہیان دو پیوندخ تازہ در سمت و راست بود

می نمود لعین و وہ کمر جو مہار شتر سے پٹلی اور وہ پٹلی جو نرکل کے پورے

الطهر السود شديد السودا کثیر مجتمع متکلف مثل کبائنه النخلة التي لها کبائسات مسکوبه
 بعد من سینود که تا کبرش رسیده و با وصف غایت سیاهی چون خوشه
 نرمای خوشه دار بسیار و انبوه افتاده بود یعنی وہ ایسے چوٹی دکھاتی تھی
 جو کم تک پہنچی ہوئے اور بڑھی گہری گلی اور خوشون واسلے کچھ کی خوشه کی طرح

گہنی اور گنجان تھے قال غدایره مستشرزات الی العلی الفصل العفاس

فی مشنی ومرسل الغدایر الذویب جمع حدیرة فارسیہ گسیوے بافتہ الضمیر
 المجرور للفرع ویویدہ قولہ فی موضع آخر مع باسود ملتف الغدایر وارد اور فرع ملتف
 غدایر قور و غدایر اعلی ان الضمیر للمذکورہ واستشرز الحبل فاستشرز اذا فتله
 من الخارج ثم رده الی الطبقہ فانفتل لازم و متقد و کلاهما محتمل استعیر لشف

المفتول وعدی الی المتضمنه معنی المسیل والارتفاع وعلی جمع علیا صفة الالکته
 العالیة کالسماوات العلی وکنہ بعن جانب الفوق وفتل فیہ غاب قال بقا

اذا ضلنا فی الارض والعفاس جمع عقبیة من عقص الشعرا و انصرفه و جمعه و

ما فتل منہ مشنی والمرسل بالم فضیل وارسل غیر فتول ولا مجموع و تنکیہ ہا لکثیر

واحد حال بن الضمیر المجرور بقول ذوا ید او ذوا یدہا م تفتات بالفتل او مرفوعا

یہ الی جانب الفوق وقت غابت عفاصہ فی مشناہ الکثیرہ ومرسلہ الوافر

معناہ ان شعرا سہما کثیر و نورد اقامت تفتہ و ہو وصف حمدوح فانیہ بقا

جاریہ تجلہ اشراے کثیرتہ مسیگو بد کہ گسیوای بافتہ او بجانب بالا

فی وصف الحمازۃ عیطار غریضیہ الصدر العیطار طویقہ العنق والفاش
 ما تجاوز القدر المعتدل والفس الزنج والظرف متعلق بفاشش ولم یصل الی
 عن احمی وقال فی موضع آخر جم وجب الجید الرزیم لم یصل بقول وکتشف
 لے عن عنق طویل عنق الطیب الا انہ لیس بتجاوز عن احد المعتدل اذا فرغت
 الی شیء ولا یصل عن احمی بخلاف جید الطیب مسکویہ کہ گردے می نمود
 کہ گردن آہومی ماند گردن سدرق اینقدر بود کہ خالی از ریزو تائب بود و ہنگام
 برداشتن بسیار زان میزند یعنی وہ ایک ایسی گردن دکھاتی تھے جو
 ہرن کے گردن کی لگ بھگ تھی مگر اوٹھانی پر بہت بدبستی تھی اور ریزو سے
 خالی تھے قال وفرع یزین المتن اسود فاحم اثیث کتموا الخلة
 المستعمل الفرع شعرا س المررة واللفظ المستعمل فی الفارسی
 والمندلی فی الہند چوٹی مجور عطفاً علی ماسبق والرین نقیض اشین متعدد غیبہ و
 المتن الظہر فیہ اشعار بطول الفرع والفاحم شدید السواد والاثیث الكثير
 المتبع والقنوب بالکسر الکبساتہ ویقال فی الفارسی خوشہ و فی الہندی
 گہوڑ گہڑ بالکاف الفارسیہ وراہ الہندیہ و تمکل النخل اذا طهرت عما کبیلہ
 اسے کبساتہ والاصل انہ بالتاء علی انہ لغت النخلة ولكن حذف
 التاء ضرورة قال الشماخ الا اصحبت عری من البیت جا محام وقال عم
 کا نہ جیتہ بالسیف مقبول بقول وکتشف لے عن فرع تام طویل یزین

و در ب سید محمدین بکر منعمه لها فرع و جید و يقال اتقى به اذا جعله حاجزا و انظر
 العبرة الوحشية و الطيبة مطلق فانه نعتة و لكنه به عن نفسهما و من اراد بها العين
 فيلزم عليه احد الامرين اما ان يعنى مطلقا لفظه بمعنى العين و هو كما ترى
 او تقع لفظا لوحش و حجة فيلزم عليه وقوع لفظه المفرد لفظا للمجمع المعرفه فان
 الوحش جميع اصناف الی و حقه و هو علم موضع معين منع عن الصرف لاجتماع
 التامث و العلية لفظا لفظا ذات الطفل من انظبا و لبقرات و خصتها بالذکر لان
 المطلق منها تبظيرنا و شمالا على خوف يقول لفظه عنى و كشف عن خد سبل و
 تجعل نفسها بينى و بينها و هى تنظر لفظه وحشية من وحش و حجة ذات طفل
 صغير مينا و شمالا ميبگويد که بکلم ناز و دلالت از من روگردانی ميکند و در
 طولانى خود را من سينود و در من چنان مى گزست که بچه دار آنها ماده و يا مادگا و
 وحشى از وحشيان موضع و حجة در چپ و راست مى گزد و غرض که بياکانه سيد
 يعنى ده بظاهر مجبه سے روکتى تہے اور اپنے لائى بچہ کو دکھانى تہے او
 انکھين کو لکرا يسه ديكھتى تہے جيسے وحشيان موضع و حجة کی کو بے بچہ والے
 ہرنے یا سوراگائى او دہر کو ديكھتى ہے قال و جید کجید الريم ليس
 بغاحش اذا ہے لفته و لا معطل مجرور عطف على سيل و الريم
 الطنبى الابيض و تشبيهه فى الطول و طول العنت مرع عند جم قال اعرب
 عن بعبية هو عى لعت رط طيبة النشر و هو عى القراط بعبية قال النعمان

اقول لا بعد في ذلك فان العرب تشبه النار بالتمرد والياقوت قال
 بيت كائنا الذفار يا قوته اخرجت من كيس ربيعان وقال تعالى كائين الياقوت
 والمرجان وقال كاشمال اللؤلؤ لم يكون ومن قال ان الراد بها البرد سے وهو
 نوع من المنبت فقد ذهب غير مذہب فان العرب لا تشبه النار بالبرد سے نعم
 يشبهه بالساق السنية الضخيمة قال حسان بيت مكمورة اسقین شہبہا برویا
 متحیر عمر وقل عروساق كانوب اسقى المذلل كما سياتي والبياض منصوب
 وهو روضه افضل ماض والتميز المار العذب الصافي والمضمير المنصوب لبيضة احمد
 والمرءة اذا كانت لطيفة اجمد يقال لها الماوية نسبة الى المار كانها لا تطعم دون
 المار والمحل كل ما يكثر بحلول الابل فيه وعنيد منصوب على انه حال تقول
 نعية اللون كاول بيضة من بيضات النعام او كدرة ميثية من درر الصدف
 غذا المار العذب وهو غير كدر مميگوديكه چون اول بيضة شتر مرغ
 صاف وپاكيزه رنگ ديابان در كيتاے صدف تابان ورخشان وچوآب
 لطيف وشيرين چيزے محوزده عيني شتر مرغ کے جیسی اندھی کی ہو چکنی
 چیری یا سینپ کی اکوتی موتے کی سے چکیتی دھکیتی اور بیٹی نزل پانے سے
 پی ہوئے قال تصد وتبدی عن اسيل وتمعنی سها طرة تمرز
 وحش وجرمة طنفل الصدد والاعراض داہرے عن كشف عنہ و
 الاسيل من اجد ومانیہ نوع من الطول وهو من عندهم قال رثس بیت

اسی منصوب علی انبیاء
 وچو روضه افضل
 نعی بیضی
 بر دیا کر سکن

في النساء وكل نساء العجائب هكذا والتراب جمع ترتيبه وهو موضع القلادة
 من الصدرة والجميعة على ان كل حسنة وسخا ترتيبه متعلقه وفيه اشعار بسبعة صدرا
 وهو وصف ممدوح قال النعمان الاكبر في وصف ابجارية وسيتة الصدر و
 المصقولة المصفاة الجملة والسجبل المرأة لغته رومية والعرب تخرج بنت ابشر
 الصدر قال بليت ونخر مشرق اللون كان ثدياه تمان وقال عم كان على لبها
 جبر مصطل بقول دقيقة الشخ ضامرة البطن نفقة اللون مشرقه الخمر كان صدرا
 مائة مصقولة مسيغو يدك بايديك بيان وپاكينه رگك وچسپيد وگم
 وسينه اوبان آئینه صاف وروشن بعیننی کمر کی پتی رنگت کی گوری پت

سپاٹ چکتا سینہ جیسا آئینہ قال کبکرة المقاناة البياض لصفرة غذايا
 ثمير المار غير محسل الكاف اسمية ولسكر من كل شئ الم السيقه مشله والمقانة
 تانيث المقاني اسم مفعول من قاناه به اذا خلط به واداره بين النعام قاتها
 تكون على هذا اللون وهو اجد الالوان عندهم قال بليت اشترت لون صفرة
 بياض وهي في ذلك لذته عيدا وسعنه بكرة اول بيفنة من بيش النعام
 والعرب تشبه النار بها قال النابتة عن نواعم مثل بيضات مجننة وقال تعالى
 كانهن بيش كنون على ان الصفرة من حسن الالوان عندهم قال آخر
 بليت قد علمت صفراء من بنه فبر وقال آخر بليت قد علمت بياض
 الاصل وقيل ان المراد بالمقاناة المذكورة الصدقة وبكرة وبعها اسمية

المحنة الوادي

واحد الدم وهو شجر النقل واستطير عضنا باللفظين كما استعار في موضع
 آخر في بيان هذه العفة بليت فلما تارة عن الحدیث وصحت بصرت
 بعض ذی شایخ میال وروسی اذا قلت بانی نولینی تاملت بانی معناه
 اعطى اسم فعل فلوله اعطاه والععل المذكور بدل من بانی ومفعول الاعطار محذوف
 وجواب لما على هذه الرواية الا اننى بزيادة الواو او محذوف والهضم فعل من الهضم
 محركة وهو ذوق الكشح وضمور البطن موح في النار قال بليت وقد كنت انحل بها
 وفيها بضمیم الكشح جاذبه السبریم منضوب على الجمالية من استمكن في تاملت
 والتریا تاملت المریان من روى ریا وكنه به عن الصغیرة السمينه ومنه ریا الروادف اذا كان
 الا انحل وانحل موضع انحل كناية عن قول منفة ق وشبهه انحل حال بعد حال
 يقول جذبتهما اليه بقرومها فاملت الى ملاكفة وسهه وقبة الكشح ضامرة البطن
 سحبة الساق مسكوكه يد که هر دو گویوش گرفته بطرف خویش اورا در کشیدم چنانچه
 فی عند وکلفت بر من با من صفت یابل شد که میانش لاغر و ساقش فر به بود
 یعنی من سے اوسکی زلفین پکڑ کر اپنے طرف اوسکو کھینچا چنانچہ وہ بی کہہ
 کہنچ آئے اور حال یہ تھا کہ کرسکے پستی اور پند لیون کے موٹی تہی قال
 قطعہ بیضار غیر معاضة تراہما مصقولہ کا سمجھل المنہفہ بلطفیۃ
 انصر ضامرة البطن تحیل المنضب علی انه حال بعد حال والرفع علی انه خبر محذوف
 وکذا ما بعدہ والبیضار زفتیۃ اللون صافیۃ والمعاضة تخریۃ البطن وهو عیب فی

وطين الشيء جوفه والجنب المطئن من الارض قال في القاموس الشيع من يطون
 الارض والحقاف جمع حقف وهو الرمل المعوج والمستدير والمستطيل وفي
 ديوانه ذسعة تعاف وهو جمع قف معناه ما ارتفع من الارض وغلطوا في
 كسفر جبل الكثيب المتركم والوادي الواسع فعلى الاول بدل من تخاف وعلى الثاني
 بدل من خبت ويجوز ان يكون وصفه لافادته بمعنى الوسعة والشرط في المنوت
 ان يكون صفة شتمة ومنه قولهم مررت برجل اسد صرح به الرضى يقول فلتا تجاؤن
 محله هو الارض القوم واستونيا على الطين مكان مطئن شيع ذسعة لئلا من الرمل نكرة
 حيطه به ميگوید که چون از محله ان قوم در گذشتیم دور وسط زمینى که قدره است
 وکشاوه در میان شتهای رنگی بوده واقع بود باطینان خاطر شتیم یعنی جب
 هم او ن لوگون کی گهرون سے گذر کر ایک ایسے جگہ میں بچت ہو کر ٹہری کہ وہ
 کچھ تھوڑے سے نیچی اور چوڑے چلی اور بڑے بڑے ٹیلوں کی طرح میں واقع
 تھی قال بصرت بقووسے راسھا قتمالیت الی منیم اللشیخ ریا
 المحلل البصر الجذب والامالة ومن البصير للاسد فانه يجذب العبيد الی
 نفسه ونمیر الفعل محذوف ويجوز ان يكون مفعول به دخول البعاب والبار وحشد على
 المفعول نایدة كما في قوله عم نضرب بالسیف ونزج بالفرج اے نزج بالفرج
 وجملة جواب لما وئیل انشی والواو زایدة وئیل محذوف والغو معظم
 الراس من جانب الاذن وروى بعضی وروى العنصر معروف والروى

قال خرجت بها اشمی تجر وراثتنا على اشرها ذیل مرط مرصل

توحی دیوانه تممت بها و على اشرها ذیل مرط البار لتعدي او المصاحبه و حمله اشمی
 حال من صمیر المستکم و الخراج برب على الارض و تبیل مطلقا و اجملة حال و الاثر
 بالفتح و الخربک بقیة الشی و حسیج على اثره اسعده و معنی بالار نقش القدم
 و المرط بالکسر الکسا من اخرج و المرصل بالهمزة فالحکم عظم ما فيه صور الرجال و بال
 ما فيه لصنا ویر الرجال و کلها صمیر یقول اخرجتها من صدرها و اخرجت متلیسا بها
 او تممت معها و انا اشمی ف اجمعها و هی تجر وراثتی و وراة با على اثار اقدامنا ذیل
 کسا مرصل کسا یعلم بنا احد من الابل و الاحراس میگوید که او را از پرده
 بیرون آوردم یا با او بدرآمدم و یا با او برخاستم و حال این بود که من پیش من
 میختم و او در من جا میختمش ریشی بر نقش پای من و خود کشان کشان می آمد تا
 که سرخ ملبست نیاید یعنی منینی او سگورده سے باہر نکالا چنانچه
 اگی اگی میں تھا چھوچھو سچھے وہ تھے اڑھ اپنے خراسی سے میرے اور اپنے
 پانوں کے نشانوں پر پونٹی دار چادر کے پٹی کو کھینچتے چلے آتی تھی تاکہ کہو جیوں کو

پتا نہ لگے قال کسا اجرنا ساتھ احمی و اشمی بنا لطن خست

دے حواف عمققل الاجازة التجاوز و ساتھ القوم علمم و احمی اوط

واللام فيه للعهد و الانتجار الاستماد بعدے بالهوار و وصل الكلام انجينا به و لكنه
 قلب الامر في قوله الى التتور بالعصبة ولى القوة و الاصل فتور بها العصبة

اوسکی پائیل کہ وہ پردہ کی آکھین کپکے اوتار کر سوسے کو تیار تھی کہ سوسے
 کے کپڑے پہننے تھے قال فقالت یمن اللہ مالک حیلہ وما
 ان ارے عنک الغواہی علی الیمین فی الاصل الیہ وسعی بالقسم
 لا یختم کالوا یتما سون ایہیم عند الحلف وروے مرفوعاً ومنصوباً فالرفع حمل
 انہ خبر محذوف المحبذ او سید محذوف المحبذ ای یمن اللہ ویمین اللہ
 یعنی والنصب علی انہ کقول مطلق لے الحلف یمین اللہ ومعناه الیمین بالبدن
 او باسماہ وفسیل بما حلف بہ اللہ وکلمۃ ان نایذہ تو کہ المستغنی والغواہی جب
 النساء ومنہ قول الطلاح الاسدی فیہ ان امرئ یغیس غویہ عاہرہ والابجداء
 الاکتشاف وتضمن معنی الزوال یقول نسلاً راتنی لہ یھا قالت اقسام باللہ
 مالک حیلہ ولا سبیل الی فی ہذا الوقت من کثیرۃ الاحراس وجوم الاعداء
 فکیف جبتنی وما ارے ان تزول الغواہی عنک مادمت حیاً میگوید کہ
 چون مرا بزند خود دیدی ساختہ بزبان براند کہ سو گندم جدا است کہ برای تو
 ہر حیلہ و بھانہ نیست کہ بذریعہ او درین تاریکی از رقیبان و دشمنان گذشتہ
 تا اینجا برسے ونہی بنیم کہ محبت زمان از خا ط تو زایل گردد یعنی چون ہی
 کہ اوسو بھکو دیکھا تو می ساختہ بہ کہہ او ہی کہ ظلمت تری منے کوی حیلہ بھانہ ایسا نہیں
 کہ جس سے تو ایسے وقت میں گھبانوں سے چھوٹ کر یہاں تک پہنچ
 اور میں نہیں دیکھتے ہوں کہ متے دم تک عورتوں کی محبت تجھ سے چھوٹی

الجاریت سے حین انقطف اللیل میگوید کہ من از ہمہ درگذشتہ وقتی
 باور سیدم کہ عقد پروین در وسط گردون گردان چون سلکھاے و شام
 کہ در میان پرو و مھر نامی او جو ہر نما لطف و یادانہ سیم یا زکر کردہ باشند و
 جلوہ گرے میداد یعنی من سب سے گذر کر ایسے وقت میں اوس
 تک پہنچا کہ آدھے رات گئی تھی چنانچہ بر نیان آسمان کی چچاچ ایسے
 نمایان ہتین جیسے موگی کے مالاک لڑین ہوتے ہیں قال فحبت وقد
 نصت لنوم ثیابھا لدس الستر اللبنة المتفضل عطف علی تجار
 والوا و حالیتہ و نصت بالتخفیف من نضا الثوب اذا نزعہ و وزن المصراع
 فقول مفاعیلن شعولن مفاعیلن و ہو مقبوض مفاعیلن و تشکیک نوم للمخبر
 و الستر بالکسر معروف و اللبنة بالکسر ضرب من الثیاب کما ہو فی
 القاموس و سبب معنی تیبہ سبب الثیاب او حال الملبس کما تویم بعض السرا
 فانه لا یصح استنارہ من الثیاب فانه لیس من جنس الثیاب و
 المتفضل اسم فاعل من تفضل اذا لبس الفضل و ہی ثیاب النوم قال فی القاموس
 و الثیاب التي تبذل للنوم و انحر قول فانیتہا وقد کانت نزعتم ثیابھا
 للنوم عند الستر الا الثیاب التي کانت تلبسھا عند النوم میگوید کہ پس
 بزود او بدین حال آدم کہ بجز جامہ خواب ہمہ جامہای خود را قریب پرودہ
 کشیدہ آہنگ نختن کردہ بود یعنی پر میں ایسے حال میں پاس

میتوانند مرا بکشد رخت خود سلامت برده بدان خنجره رسیده مینویسند
 مین چو کیدارون اورا ایسے لوگون سے گذر کر جو میرے لہو کے پیاسے تھی
 اور اگر وہ خون کو چھاسکے تو بی مارے پھورتے خاص او سس پر وہ نشین
 کت پہونچا قال اذا ما الترياس في السما تعرضت تعرض اشار الوشاح
 المفصل اذا للظرفية المحضه وازايدة والشه يا تصغير ثروس من الثروة
 وهو كثره العدد ستي به النجم كثره الكواكب ويقال له في الفارسية پروين و
 پرن و في الهندية ہرنیان و جھکا و تعرض في الشئ سكن في عرضة و ظهر و
 تعرض النجم في وسط السمار كناية عن بصف الليل قال حسان بعيت نعل بربرو
 انيا بها + اذا النجم وسط السمار استقل اے قام و سكن و الاشار جمع شئ و هو
 احد سے طاقات الشئ اذا كان ذاطاقات كالحبل المقتول مثلاً و يقال
 له في الفارسية تاي و في الهندية ثرو و ثرس و الوشاح بالكسر و الشم كمرسان
 اسی سلکان اور اکثر نظام من اللؤلؤ و عنبره من الجواهر و سخی الف مینہا فعیظف انہا
 علی الآخر و يقال له عندنا بے سے اذا كان من الازار و حایل كحبيب الاستعمال
 وقد يقال له مالا اذا كان من نحو اللؤلؤ و قد يعقل من خزراته بما يجي الفخامن
 الذهبية و الفضة و عنبرها فيقال له المفصل او التسمية في الكون في الوسط مع
 لحاظ ان بعض خزراته يكون اشدها و بعضها اسهل كالجزم الثريا و يقول تجاوتهم
 اليها حين سكن النجم في وسط السمار كما يسكن اشار الوشاح المفصل في وسط

ورت جاریہ ستورہ مخدّرة نقیة اللون کبیف النعام نتیة البیت کثیرة الاحراس
 لا یقصد احد من العواذ لهوت بها غیر معجل عنها حیث لم کن ابالی بالهوا ولا
 بالحراسا مسیگوید کہ بسے از دو شیرنگان نوخیز کہ در پردہ عصمت مستور
 و محفوظ و چون بفضیہ شتر مرغ خوش رنگ بود و سچا کس قصد او نیکر و کجا
 الطینان خاطر زد و متع با و فرو باستم لغینے بہت سے نئے عمر کے گواہان
 جو پردوں میں رہتی ہستی اور شتر مرغ کے اندھی کے طرف چمکنی چری تھیں
 اور کوئی مرد او کے گروں کو چہانک بھی نہ تھا تھا میں ساقہ اولی کی کھٹکے
 بنا کیا ہلا کیا قال تجاوزت احراسا الیہما و معشرہ اعلیٰ حصہ
 لو سیر وان مقتتلی الاحراس جمع حرس جمع حارس : احراس جمع
 حرس یعنی متعلق بہ فان احراس بیعہ سے لے کر قال تعالیٰ حرسین علیکم وقال
 ان حرس علی ہاہم و المعشرہ کسکن اہل الرحیل و الجماع فان معنی بیفیتہ الحمد علی
 و هو الغالب فہم یخوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ
 و یثرون بالسنین المحمات من امرہ اذا انسفاہ و روسے باشین المعشرہ من شتر
 اذا الظفر و یوید الاول قول الاحمر و کو کتمہ اتمتے لسانہم قستے و اتمتے مبعی
 اتمتے و البیت و ما بعدہ بیان لما سبق بقول تجاوزت الیہما احراسا شادا
 و انما احراسا علی قستلی لو و معہم انجینوا و می قستے نے مسیگوید کہ
 از گنبدان ہوشیار و مردمان نوخوار کشتہ خون من بودند و اگر افتخاے غم

جو کہ قمار بازیان صاحب رقیب و معسلی کہ عمدہ تیرا سے قمار اند تمام حصص نبرد
 بلاک خود می گیرد یعنی تو جو روئے ہے سو تیرا و نا صرف اس غرض سے
 ہے کہ میرا دل جو پامال و تباہ ہو گیا ہے پورا پورا تیرے قبضہ میں آجاوے جیسی
 جو ہارے کی قبضہ میں ہارنے کی اونٹنی سا جیسی آجاتی ہیں **قال** و بیضۃ حذر
 لایرام جباؤ ما تمعت من لہو بہا غیر محجل **الواد** اور بت و امان
 بالکسر شہار تہ تید لھا فی ناحتہ من نواحہ اسبیت فیکون ہی فیئہ و
 بیضۃ حذر جاریۃ نفس علیہ فی العا موس لانتھا اقصان فیہ کالبیضۃ او تکون کالبیضۃ
 فی حسن اللون و یزاد بالبیضۃ بیضۃ النعام فانھا تکون حسن لونا قال عم و من اصح
 شرح النعام و لعل المراد بھا سلمی الکنانیۃ فانہ ذکر ہذا المصنوع فی موضع آخر و من
 عاد و تم انعم نیک کروں معینا بلفظ یدل علی الکثیرۃ و منہ قولہ تعالیٰ و کم نقصنا من
 قرۃ نقیل را و جم اصحاب الرس و قیل عنہ ہم بنی قصور و ہم الذین بعث الیہم
 شعیب بن زبہ مہدم علیہ السلام الرطل القصد لا یصل مجبول و الخمار البیت کون
 من و مراد صوفی و شعر تعیام علی عمودین او مثلاً و سکنے پر عن کثیرۃ الاعراض
 الاخوان و الطرفہ الاول مشلق بنتقت و الثانی لہو فان انتفع قیدہ بنی ان
 عم متعین شعیب مراد نجد و اللہو قیدہ بالبار قال عم و لقاہ یومتہ لانتھا
 میا دہ و نصب غیر علی اسی لیتہ و محجل اسم فاعول من الجملہ او حمل علی الخ
 یقرب قولہ علی النساء استوارات الخصاص علی ما ہو اب انہا لیتہ یقول

قال وما درفت عینک الا لتضرب بسهمیک فی اعشار
 قلب مقتل یقال ذرفت العین اذا سالت دموعها و اختلفت فی معنی
 السهمین و الاعشار فقتیل ان المراد بالسهمین الرقیب و المعنی من سهام المیسر
 و بالاعشار حصص الخیزور فانها یکون عشرة علی عدد سهام القمار فهو جمیع عشر و یکون
 للرقیب ثلثه من الاضبار و المعنی سبعة منها لمجموعها عشرة و یس کل حصص
 الخیزور من ضرب بهذین السهمین و فاز بما لهما فقد ملک جمیع حصص الخیزور فکنه
 یضربها فی اعشار القلب عن ملک تمامه و یؤیدہ تعدیة الضرب بالبارفانه
 یقال فلان یضرب بالقداح اسے سهام القمار و قتیل ان المراد بالسهمین الدع
 و محط العین و کلاهما استقارة و الاعشار معنی الاجزاء و القطعات و لا یخفی
 فیه فان الضرب الایلیم السهم بل انما یلیم السیف كما ان الرجب یتلیم السهم فان تعالی
 رماه بالسهم و ضربه بالسیف علی انه یتلیم القول بزایده کلمه فی فان الضرب
 مستعد بنفسه و بذالشعر من اجود کلامه عند البغایرض علیه فی الاغانی
 و المقتل اسم مفعول من قتل بحب اذا ذلله قال فی القاموس و من القلوب
 المذلل الذی قتل العشق یقول و ما کبیت الا التملکی و تبلی المذلل تبماه کما
 یمک الضارب بالرقیب و المعنی جمیع حصص الخیزور مسکودیکه نوگر یہ
 منی کنه مگر با بن عرض که دل دیوانه ام را که خوار و خراب کرده عشق
 خانه خراب است تبماه در ملک و تصرف خود در آسے چن کنه در

محماتا مر سے قلبی ہائے نغیضہ طوعاً و رغبتاً اسے لا تعبر سے بذک فائے وصل
 و قطع میگوید کہ شاید تو باین فریفتہ شدی کہ محبت تو قائل من است و آنچه
 کہ دلم را بفرمائے بجا آرزو بخار باین غرہ نشوے چه من چه کلم و چه آمیز نمینی
 شاید بچگو یہہ دہو کا لگا کہ تیرے محبت نے بچگو مار لیا اور میرا دل تیرے کہنو
 میں ہے جو تو حکم کر سگی وہ مانیکا اور حقیقت میں یوں نہیں بلکہ میں جو بڑو را کا دے

ہوں قال و ان تک قد ساء تک منی خلیقہ فی شیائی
 عن ثیابک مثل یقال سارہ ضربہ و ضدہ سرہ و الخلیقۃ العادۃ و الخلیقۃ
 و سلہ نزعہ برفق و مہلتہ و کنے بسل لشیاب عن القطع و قیل الثیاب کنایۃ عن النفس
 و بہ منہ قولہ تعالیٰ و ثیابک فطہر و یقال لمن یقول نفسہ زکیہ کریمۃ فی الثوب و
 نسل الصوف اذا سقط استعارۃ لفعل محبوزم علی انہ جواب الامر و علی تقدیر
 ان یكون الثیاب کنایۃ عن النفس یخیل ان سلی امر من سلی تیتہ و مثل
 من الانسلا سقط الیاء فی حالہ انجزم و یقول و ان کن خصمہ من خصم الے
 قد ساء تک قاطعی عنہ برفق و تودہ انقطع عنک انقطاعاً بلا جہد و کد
 او سلی لغنی عن نفسک مثل بلا کلفہ و شقہ میگوید کہ اگر بالفرض
 عادتے از عاداتم ترا خوش نیادہ باشد تو از من کیسل من از تو خواہم گنجیت
 چه پرواے تو ندارم یعنی اگر کوئے بات اپنے بچگو برے لگی تو توراہ
 اپنے من اپنے راہ لو نکامین و ہنہن ہوں جو یا رکے بچگو نے چک تو بہ کروں

ریت کی تہلی پر مجھ سے بڑے سختے بڑے اور ایسے سخت قسم کھائے حسین
 انشاء اللہ نکھایا تو کر کفارہ اور سکا نذیا قال فاطمہ محللاً بعض ہذا التذلل
 وان كنت قد اذعرت صرحت فاجمعی الہنزة للذءء و فاطمہ ترخیم فاطمہ
 ومحللاً معناه امہلی سیتوے فیہ المذکر والمونث والمفرد والمجمع من امہلہ اذا نکرہ
 والتذلل ان تریک المرءة ان یماخلفا وما یماخلف فی الواقع وازنع الامر وعلیہ
 اذا عزم علیہ جربا والصرم القطع الباین واجمل الرجل اذا اتے بالامر یجمل بقولت
 لہایا فاطمہ دعی شیئا من ہذا التذلل فانے لارے بک خلافا فی الواقع
 وان كنت قد عرمت علی القطع والفسءاق فاطمہ فی المعروف ولا تسکی مسلک
 الجور والاعتساف مسیگوید کہ چون تشدد او معاینہ کر دم بدو این سخن گفتیم کہ
 اے فاطمہ قدرے ازین خلاف نامے بگذار کہ من خوب میدانم و اگر ہمیں
 سنجو ہے کہ تو از من بریدہ شوے باید کہ بطرز معقول از من میرے لعینے جب
 میں نے بہت بگرتی دیکھے تو یہ بات اوس سے کہی کہ او فاطمہ یہہ جھوٹی رو کہہ سکتا

جھوٹ اور اگر ڈرنا ہی منظور ہے تو سیدھے طرح سے ڈر قال اعزل منی

ان حبک قاتلی و انک محصا ما مرے القلب لفعیل الہنزة
 لانا انکار دل خو لہا علی اثبت دون التقریر کا تو ہم بعضہم فاطمہ داخل علی استغنی کما
 نے قولہ تعالیٰ لیس اللہ یفادر وعزہ خذعہ واللام فی القلب عوض عن البضاف
 البیہ و ہونہنا صنیمہ المستکمل بقول اخذک منی ان حبک قاتلہ او یقتلہ و انک

چون شیر خوارہ او در سپش بگرسیت مضیف بالای خود با ملتفت گردید و نصف پائین
 او که در تصرف من بود از جای خود نجنبید یعنی جب وہ دودہ پیتا پچا و
 سچے روزے لگا تو او سے سرا وٹھا کر او کو دیکھا اور سچے کا دہڑاوسکا

میرے تے جو کاتون ریا قال و یوما علی طہم الکلیب تعذرت

علی و الت حلقہ لم تحلل نصب یوما بالفعل المذكور اے تعذرت و آ
 اتل العظیم من الرمل و طفره فوہ کظفر الارض و تعذر علیہ شد و لم یسکن فی
 الفعل فاعطی التنیحی طبعاً فی البیت آتے وہی فاعطی بنت عبید مصغراً
 بن ثعلبہ بن عامر بن عوف العذری کے کانے الاغانے وقیل للمرضع و الاصح
 اسیون لعینہ فانہ لم یتفق لہ معہا مثل ہذا قط و الا یلار الاقسام و الحلقہ
 اقسام و لم تحلل معروف اصلہ لم تحلل بتا میں من تحلل فی مینہ اذا استثنی فیہا
 اے قال انشاء اللہ تعالیٰ قال بیت و من الذی سد الثینۃ غدوۃ علی حلقہ
 لم یبق فیہا تحلل ثم حذف حی التامین قیاساً و لا یبعد اسیون مجزولاً من حلال الصبر
 اذ الکفر باثم ہذا الشعر تحلل اسیون مما یقولہ فی نفسہ و حکمی عما مضی اسیون مما قالہ
 لعینہ لتعلم انہ جلید شدید یقول وقد تعذرت علی فاعطی بنت عبید یوما علی من
 الرمل و حلفت حلقہ لم تتثن فیہا شیئاً او لم تحللہا بشئ مہیگو بد کہ رو
 فاعطی بنت عبید برشتہ ریگی بر من شد و کہ دو سو گندے بخور و کہ درا و انشاء اللہ
 لکفت و یا اور اسگفت کہ کفارہ بدہ یعنی ایک دن فاعطی بنت عبید نے

خنپہا ذات ولد رضیع قد زلنت علیہا لیسلاً مفرقتہا ایسے عن ولد ما الرضیع مع ان
 مشکھا لا ترعب فی غیر ولد ما یقسم ان اللبن یفسد بالجماع فما لک لا ترعبین
 و تفرین منے میگوید کہ بے زنان باردار و مادران کو دوکان شیرخوار
 کہ در شکل و شمایل مثل تو بودہ اند منہج کام شب برایشان نازل شد م و هیچ یک رو
 از من نگر دانید و مادر شیرخوارہ را از ان بچہ باز گردانیدہ بسوسے خود گزیدیم
 با این لگہ ہر دو نوع از مردان میگریرند پس ترا چہ شد کہ تو از من میگریرے و من
 نمی آئیدے یعنی بہت سے پیٹ والیان اور دودہ پتی بچہ کنے مایان جو
 تجھ سے کنی چیل تہین اور مردوں کے نام سے گھبرائے تہین رات کے وقت
 اونکی پاس میں گیا اور کوئے جہی گھبرائے بلکہ بچہ و لے کو اوسکے بچہ سے
 الگ کر کے ساتھ اپنے مشغول کیا قال اذا ما بلی من خلفھا انصرفت
 لہ لبتق و تحسن شفقھا لم یجول ما زایدۃ و لستکن فی بکے لذے
 التمام واللام معینے الے والشق بالکسر نصف الشئ و عنہ بالشق الاول نصفھا
 والا علی من الجید کما قال فی موضع آخر میت یعنی علیہا ریتی ویسورہ +
 بکہ نشتنی الجیدان تیفوتھا + یقال تنوع الصبئی اذا تلوے علی نفس من
 الکبار و بالشق الثانی نصفھا الاصل ولم یجول مجول و الجملہ حال یقول اذا
 بکی ولد ما الرضیع من خلفھا انصرفت الیہ نصفھا الا علی بان رفعت الیہ راسھا
 و التفت نحوہ بجید یا و تحت نصفھا الا سفلی غیر محمول عن موضعہ میگوید کہ

او نث کے دور و سبیل ڈال اور اپنے میٹھی پھون سے جو کہ محروم نکر قال
 مشک حبلی قد طرقت و مرضع فالہیتا عن و سے تہایم
 محول الفار فارتب و مشکا في حکم السنکرة لما قالوا ان لفظ المشل لا یعرف
 بالاضافة الی المعارف و حبلی یعنی فان رب تدخل علی کلمة موصوفة فی
 الاغلب و يجوز ان یکون بدلا منه و طرفه انا لیسبلا و ضمیر المفعول محذوف و الحمد ^ت جازية
 و مرضع بالجبر عطف علی حبلی و رو سے بالمصنوع عطف علی الضمیر المحذوف و ہی
 ما کون من المنار ذات و لدر ضیع و المرصعة بالتشاور من تلقم ثدیها ولد ^{للفعل} ما بال
 و لذا قال تصالی تذل کل مرصعة عما صنعت و لتشبیہ فی الحسن و اجمال و بیان
 الشباب و ضمها بالذکر لما انفلا ترغبان سے الرجال و المعاهد عنه شغفه عنه
 و صرفه قال تصالی لا لکم امواکم ولا اولادکم عن ذکر التمد و التامیم جمع تئیمہ و سے
 عدة ضررات تنظم فی السیر و تعلق فی اعناق الاطفال لدفع النظر قال
 بیت و اذ المینة انشبت اقطارها العین کل تئیمة لا تنفع و ذوال التامیم ^{الضغیر} الطفل الضغیر
 کمنظوم التامیم قال تراقب منظوم التامیم مرصعا و المحول الحسن ااتے علیہ المحول
 و رو سے معنی اسم مفعول من عنینت المرءة اذا ارصعت و لد بالضمیل و هو
 اللبن الذی ترصعه المرءة و لد بالفتح فی عین الجماع یخین غسیرة علی ان
 ترغب فیہ و لا تنفر عنه فیقول و رب امرءة مشکا في الحسن و اجمال و
 حبلی قد اتیہا لیسبلا فم کرمی مع ان مشل کلمة الرجال و رب امرءة مشکا

میترا الظفر و قیال استقر الظفر اذا و بر او مصدر عقر الابل اذا اتعبها و منہ
 رجل معسقر و عقر اذا کان معسقا الابل من شدة التعب ایاما یقول و تقول و قد مال
 ہو و جہابی و ہا الے جانب لقر جرحت ظفر بعیرے و اتعبته فانزل منہا امر و اقر
 شفقہ علی و علیہ مسیگو مید کہ چون ہووہ او باہر دو بطرفے مایل میشد بن
 این می گفت کہ پشت شترم ریش کردے و او را در پنج و عقب انگذے برای
 غذا برین چہارہ بخشے و از پشت او ستر و آسے لعینے جب ہو د اہم
 دو نومیت ایک جب کو ہکتا تھا تو وہ یوں کہتی تہ کہ او امر لعینے میرے
 و منٹ کو تو نے آفت میں ڈالیا او سکی بیٹھ کو لہو لوان کیا خدا کے لئے نرا

و تریکڑا ہو قال فعلت لھا سیرے و ارحی سنے زما مہ

و لا تبعدینی من جباک المفضل الجنی الرطب و تمر الطرے و قال فی
 الاغانے و کل شے تجھ فہو الجینے و ہو من الانسان کا لقبہ و سخوٹا و المراد بہ
 ہنہا فایہ کان یقینا و کاف الخطاب کسورۃ و لھل اسم مفعول الطرے اکثر
 الطراوۃ کا زستی المارعدۃ مرات یقول فعلت لھا سیرے کہ تیرین
 و اسنے زما البعیر فیسیر لھا سیر و لا تجلینی بعیداً من وجہک الطرے و قبلک
 اللذینۃ مسیگو مید کہ پس پویش میں گفتم کہ میر و چن انکہ میر و سے و مھا
 شتر بطور او بگذار و از بوسہ تا سے روے ہستی خود مراد و رکن لعینے
 جب وہ کہہ چیکے تو تیر نے میر بات او س سے کہے کہ سید ہے چلی چیل او

ہٹی ہوئے سفید ریشم کے لپوٹے کے مانند تھے ایک دوسری کو مارتے تھے
 قال ویوم دخلت الخدر عمیرة فقالت لك الیامات انک مبر
 الخدر بالکدر شبات تضب فوق تمب البحر وتستر بالشوب وقیل هو الیوم
 والثانی بدل من الاول وصرف عمیرة للفرورة والویل انفضحة والیوم اعتراف
 والمرجل اسم فاعل من ارجله اذا جعله راجلا اسے ماشیا بقول ولا سیما
 صین دخلت او واذا کریم دخلت هو یوم عمیرة فقالت لی فضحک اللہ
 جاعل لے ماشیة تحت لاسیطع یعنی ان کھیلنے و آیا ک علی انی اگر ہاں
 کتون مئی وقتب لے مرۃ بعد اخرے مسیکوید کہ خصوص روزے و یا یادیم
 روزے را کہ در ہودہ عمیرة در آدم پس گفت از من کہ خداتر از سوا کند تو مرا
 پیادہ خواہی کرد چہ شتر من تاب دو کس نذار و نیز نے خواہم کہ تو با من نشینی و
 دسدم روزے من ہوئے یعنی خصوص وہ دن و کتہ ہو لو لگا کہ من عمیرة
 کے ہودہ میں گیس مہا پھرا دسنی زچ پچ ہو کر یہ لکھا کہ خد اچکو سوارے
 تو اب مجھ کو پاؤ چلا دیکامیرے سوارے میں دو کے اوٹھانیکو تا نہیں اود
 میں تیرے پاس ٹھنی اور چومنے چاٹنے سے گہرائے قال تقول وقد
 مال العیظ بنا معا عقرت لعبیری یا امر القیس فانزل
 العیظ بالبعیث فالوحدة فالصخرة من الرحل وقیل ضرب من الیوم
 والبار للصحابة والعقرا مصدر عقر الفہرا و امرجہ ومنہ حل منقار اذا کان

صح آلتہ علی رکابین حیث لم یکن ذلک مضمونا ولا موہوما سیکوید کہ
 خصوص روزے یا یاد روزی میکنم کہ پیاس خاطر آن دو شیرگان تہی
 شتر مادہ خود ہریدم و بعد از ان شگفت خود را مذا دادم و یاد گیران را گفتیم کہ شگفت
 مرا بگردیدارین کہ من کجا و این دولت کجا کہ پالان شتر مادہ مرا شتران اینا
 بردارند یعنی خصوص وہ دن یا وہ وقت جبکہ میں نے اون کو ایوان
 کے لئے اپنے اونٹنی کے کوچین کا طین اور پھر اپنے نعجب گویا لوگوں کو اس
 چہنہی کے بات کے دیکھنے کے لئے پکارا کہ میرے اونٹنی کے رخت و پالان

کو اون پر زیادوں کے سوار یاں اوٹھا وین قال فطل العذارى ریمز
 بلجمها و شحم كهداب المقسل اللام للعذارى للعهد انما حجاب
 والارتما والمرامة والمهداب ككبا رخل الثوب ويقال لمنه الفارسی پرزہ جا
 ومنه مقس مہذب والمقس الابریم الابيض والمقتل المقول الشید
 القتل نعت للمقس ليقول فطلت تلك العذارى يرع بعضهن بعضا بلجمها
 وشحمها النعس كان مثل هداب الابریم الابيض المقول في اللون والشكل و
 لاجنبی مانے وضع العذارى مظہر موضع المضمرة نوع التناذیب سیکوید کہ
 پس آن دو شیرگان شوخ و شنگ گوشت و پدہ آن شتر مادہ کہ چون پرزہ
 ابریشم سفید بافتہ بود باہم فرو باختند کہ کبی بردگیرے میرد یعنی پر وہ
 کواریان اسپین بون کہیں لگین کہ گوشت کے ٹکی اور چربی کے ٹکڑے جو

فاشتر بذکرہ فان ذکر لایام الصالحین الحزن عن الحزن میں سیکوید کہ غمگین شو
 و آگاہ باش کہ سباروزمانیک و مبارک از ایشان نصیب توگر دیدہ و حضور
 روزیکہ در دارة جلیل وقع شدہ بود یعنی گذشتہ پرافسوس کنرا و آگاہ و
 خبر دار ہو کہ بہت سے اسپردن بچکوا و ہون سے نصیب ہوئے اور خاص کردہ
 دن جو دارة جلیل میں بچکوا تھے آیا جب کہ تونے او کو نسنک کھلی دیکھا اور خاص خود
 عینہ کو چوچاٹا قال و یوم عقرت للعداری مطیتی - فیما عجب
 من کوریا محل الظاہر انہ معطوف علی یوم بدارۃ عطف عنوان علی عنوان مع
 اتحاد المصداق فان کلا الیومین واحد و یجزان یراد بالیوم الوقت فیکون من
 عطف البعض علی کل فان یوم الدارۃ کان مشتملا علی اوقات مختلفہ و یکذا
 قولہ الاتے و یوم دخلت الحدرا لئ و کل من المعطوفین اعراب المعطوف
 علیہ رفعا و نصبا و حبرا و لا یظہر فیہا للبناء علی لفتح من حیث الاضافۃ الی
 مبنی الاصل عن الماضی و یجزا یکون منصوبا بفعل مقدر نحو اذکر اولادہ
 و العقر جرح توایم الدابۃ و کان ذلک من عاداتہم و العذارے جمع عذراء
 و ہی اجماریۃ البکر و عجبی منادے او مفعول فعل محذوف و الالف مبدیۃ
 من یاء التکلم و الکو بالضم الرسل مع الآلات و روے من حلھا و المتحمل اسم
 مفعول من تحکم یقول و لاسیما یوم عقرت او ولا انسی یوم عقرت ناقصی لتکلم
 العذارے فقلت یا عیبے او نادیت الناس ان انظر و عجبی من حلھا الجمول

اسے علی حذرات العویین
 فی ہذا لہ ۷۷

ماضی الامر علیها واخذت ثوبها بیدایم قلن له قد حسبنا وجوعنا وعرینا قل
 اما کلن ان عقرت لکن ناکت قلن نعم فترافقه وصاح بالخدم فجمعوا له الخبث
 فجعل یقطع من سماحها وکبدها ولبقها علی البحرینا کلن ویاکل وینشی حتی
 شعبن وروبین وطرین ثم لما اردن الرحیل قالت احدیمن انا اهل طفنة
 وقالت الاخری انا اهل جسد وقالت الاخری انا اهل حشیة وانشاء یفعلن
 لما انه لم یکن رافقه وبقیت عنیة لم تحمل شیئا فقال ان تخملینی منک فحلمت علی
 غارب بعیرا فکان ینزل راسه فی خدرها ویتقلبها فاذا انتعت مال حد جحالی جانب
 فقول عقرت بعیر فانزل منه استی بعینی حدیث دارة حبیل ابن است که
 عنیة مع همراهمان خود در اگیر این داره که منشی در میان کو بهما واقع بود بر
 غسل زدن درآمد بود امر القیس این فرصت را غنیمت شمرد و جامهای
 ایشان برداشت و از همه برهنه بر آمدن طلب کرد آخر کار تنگ و تاریک شد
 همه برهنه از آن آب برآمدند و صرف گرسنگی بر زبان راندند امر القیس
 شرماده خود را پاسب خاطر ایشان بگشت و همه را بجزانید و چون امر القیس
 بی سوارسی ماند همه زمان اسباب پالاش برداشتمند و خود عنیة امر القیس را
 برداشت و چون نوبت بانجاسی رسید امر القیس بوسه گرفتن آغاز نمود و
 او نهایت تنگ میشد و تکلیف فرود آمدن میداد لهذا بقول لانتحن علی ما فاک
 منها و منهن فانه ریب یوم صحاح کان کاک منهن و لاسیما یوم کان کاک بارة
 حبل

کتاب طه
 کبریا
 س ۱۲

ولا يسمي من كلمات الاستثناء حقيقة بل ما يذكر بعد ما ينسب على اولوية بالحكم
 السابق واما عدد من كلمات الاستثناء لان ما بعد ما يخرج من حيث اولوية بان
 السابق والسي كالثلث لفظا ومعنى وقال به في موضع آخر بليت الا يوم صحت
 في صفة + ولا مثل يوم في قد اران غلقت + وقد اران موضع ويوم منصوب و
 مرفوع ومجور فالنصب على ما كره غير موصوفة والنصب يوم ما قبل مقدر اے
 اعني به وقيل نصبه على التمييز والرفع على انه خبر مبتدأ محذوف واما موصولة و
 موصوفة اے الممثل شئ هو يوم اولامثل الذي هو يوم والجر على ان ما زايد
 والسي مضاف الى يوم او ما كره غير موصوفة ويوم بدل من خاض عليه الرضى والذوق
 كل ارض واسعة بين الجبال ودارات العرب كثيرة منها بذه وحليل بالجمين كقوله
 فيها عذير ولذا يقال لهذا اليوم يوم العذير وحديثه على ما نقل في الاغانى عن
 الفرزدق الشاعر كان قد وقع له مثل ذلك ان امر القيس كان يهوى
 عذيرة بنت عمه ثم حبيل وكان يطيب غرة الهجاستى كان يوم العذير فاحتمل
 الرجال وتعدوا لقبية الخدم والنساء فتحلف امر القيس عن الرجال وقد
 في مكن حتى مرت به النساء ونسجن عشيته فلما وردن العذير نزلن عن الرجال
 ودخلن المار مجردات فاما هن على غفلة منهن واخذ ثيابهن وقال لا اعطى
 ثيابكن حتى تخرجن مجردات من المار فامين ذلك حتى ارتفع النصار ثم خفن
 ان لا يبلغن المنزل فحرب احداهن ثم تابعن ولبت عذيرة فحربت بعد

ع ذرفت دموعک فوق ظہر الحمل ليقول فمالت دموع العين و ہستے منے
 عند ذکر با و ذکر ہما و ذکر بن علی صدر سے صبا تہ بہا و بجا و بہن حتی بل دمعی
 السائل حالہ سیفہ میگوید کہ چون ذکر او یا ذکر ایشان بر زبان آوردم
 استہماے روان از چشمان من باعث جوش محبت برسد من چند ان فروخت
 کہ حالہ شمشیر من ہمہ تر گردید یعنی چون ہی کہ وہ یاد آئے یا وہ یاد آگین
 تو محبت کی مارے اتنے آنسو میرے آنکھوں سے میرے چہاتی پر پشکی کہ تلوا

کا پڑ تلا شور بوروبو گیا قال الارب یوم کان منہن صالح ولا
 سیما یوم بدارۃ جلیجل و روے ع الارب یوم لک منہن صالح و فی دیوانہ
 ع الارب یوم صالح لک منہما الا کلمۃ تنبیہ تدل علی تحقق ما بعد ما و رب للکثیر و
 منیر جمع المونث للماقی اجہن فی اوقات مختلفہ و تمتع منہن فی ایام متفرقہ
 و من عنیزۃ و فاطمہ و اسما و ماویہ و سلمی و ہر و فرتنا و منہ و سلامتہ و سعادت
 و سیاستہ و لا بد استکون عنیزۃ فہن فروایۃ منہما علی ان یکون الصبر لام الجویث
 و ام التراب سخیفۃ لان یوم دارۃ جلیجل لم یکین من ایامہما و التخصیص بلاستیا
 یتقتضی انیکون الیوم المذكور من ایامہما ایضا و صالح مجسد و علی آتہ نعمت
 یوم و یویدہ ما قال فی موضع آخر ع الارب یوم صالح قد شہدتہ و علی الریۃ
 اثناینۃ یحلیل الرفع علی الحنبرۃ و الواو فی ولاستیا اعتراضیہ کما فی قولہ
 ع فانت طلاق و الطلاق البتہ و ہر مع ما بعد ما ضلہ مستقلہ نص علیہ الترتیب

وصفها بالطیب لما انما احب عندهم في السار قال ع وجدت بها طيبا وان لم
 تطيب وقال ع بعيدة هو من القسط طيبة النشر + وحسن المسك والقسط
 لما انها اجود الطيوب عندهم قال قرش بليت والنشر مسك والوجوه
 ونايز واطراف الالف عنم وقال اخر سميت باطیب من ریح القرنفل ما طعا +
 لما التف من درع لها وخمار يقول وكانا بحيث اذا قامت على وجه الريح تنفوس
 المسك منها تنفوس نيم الصبا او نيم الصبا وقد جارت بریح القرنفل ولا يبعد ان
 يقال تنفوس المسك منها على نيم الصبا وسمي من كيفة بریح القرنفل على ان
 كلما الریح تاتي منها محمطة ويؤيده شعر المذكور فانه جمع في تنفوس المسك
 وراية القطر اے العود الهندی میگوید کہ آنچنان بودند کہ چون از جای خود
 می خاستند بوسے مشک از آنان بد باع این و آن میر رسید چنانکہ از نسیمی کہ بوسے
 قرنفل داشته باشد میرسد و یا بوی مشک از ایشان بر نسیمی که بوی قرنفل
 آورده باشد یعنی وہ اسی تہین کہ چون او تہی تہین تو کستور سے کی سپٹین او نہون
 سے آتے تہین جیسے پر و اسے جو لوگ کی خوشبو لاوے یا کستور سے
 اور لوگ دو نو کی خوشبو بیان می جلی آتے تہین قال ففاصت دموع
 العين منی صبا تہ + علی النحر حتی بل ومعنی محلی + الفوا معنی منی حال
 من الدموع والصبا تہ احب اشید مفعول لہ والنحر الصدر والحمل کثیر حالہ السیف
 والعرب تمنی بالتبدال حالہ السیف عن کثرة سیدان الدموع قال عنترہ ^{طیفتہ}

الطبخ والخبز

الغذاء المنزله

اذا قامت الصواع المسك منها وراحت من اللطيفة والقطر + وكانت ام الرباب
 من بني نهران وهم بطون من الطي وام الحويرث بن الحارث بن حصين الظبي من كلب هي مبر والجرود
 في قبا للجوية الدل عليها الفاعل الجارية تانث الجا فقدر البصر + وما سل مهورا لطي ومنه شاعر
 حيث قال عم لمن لبن المعر عن جاد موسىل + وقال بعضهم انه اسم جبل وفي
 البيت التفات من الكلام الى الخطاب وفي البيت الثالث عكسه يخاطب نفسه
 ويقول ان حنك من هذه الجوية التي تذكر باسم هذه المواضع مثل حنك
 من ام الحويرث قبا ومثل حنك من ام الرباب جاد ما سل اس لغيت منها
 مثل بالقيت منها مسيكون يدك نصيب توازين محبوبه بهان استك نيش از و
 ازام حويرث تور سیده وازام ربانك سياه او رباب ما سل قمت تو گر دیده
 یعنی چنانکه در فراق آنان من نامی در فراق این هم مینامی یعنی
 بگو که اس محبوبه سے وہی پہنچا جو اس سے پھیلے ام حويرث اور اسکی پڑوسن

ام رباب سے آب ما سل پر پہنچا قال اذا قامت الصواع المسك منها

فيسم الصبا جارت بر يا القفل + صنع المسك وتصوع اذا مشرت
 راجحة بعد تحركه وانيم نفس الريح اذا كان صغيفاً يذکر ويؤنث منصوب على
 المصدرية او مقدير حرف الجرح والصباء ريح تهب من المشرق الى المغرب
 ويقال لها في لسانها پر واسے وحمة جارت حال مقدير قد او لغت عمل
 ا يكون اللام في الصبا للبعد الذبني فان المعبود الذبني عندهم كالسكرة

ہذا لایرتب علی مضمون الصدر علی انه مخالف و اہم فانہم یذکرون فی اشعارہم
 بکلامہم عند الرسوم الدارستہ فہی مواضع السبکاء عندہم والدارس اسم فاعل
 من درس الرسم اذا عفا و تقاوم مستعمل فی الاستقبال کما فی قولہ تعالیٰ انی جال
 فی الارض خلیفہ ومن زایدہ فان الکلام غیر موجب والمعول مصدر مہمی من عول
 الرجل اذا رفع صوتہ بالسبکاء و لیس بمعنی الاعتماد او المعتمد فانہ بعید غیر ملائم للمقام
 یقول و کیف اصبر عن البکار علی قولہم و الحال ان شفاے قلیل من البکار او
 کثیر منہ فصل من رفع صوت البکار عند رسم پیدرس عن قریب وان لم یندر
 بعد اے اتنی ذلک لیسکون لی شفاے میگوید کہ چگونہ نگزیم و حال امنیت کہ
 شفاے من گریہ است قلیل باشد یا کثیر پس میخواہم کہ نزدیک این نشافہا کہ بعد چند
 نیست و نابود خواہد شد حنیلہ گریہ و زارے و زارنالی کردہ شود لعینسی بین
 کیسے زروڈن اور حال بھیتے کہ رونامیرے شفاے پس جی جان سے چاہتا ہوں
 کہ پاس ان نشافون کے جو مٹنے والے ہیں تو ثابت ہو یا جاوے قال
 کد ابک من ام الحویر قریب لھا + و جار تھا ام الریاب باسل +
 الداب الحظ و الشان و الجار و المجرور فی محل الرفع علی انخیرتہ من مجدوف
 و کذلک مستعمل غالباً قال تعالیٰ کد اب آل فرعون و الذین من قبیلہم و کلمتہ
 من متعلقہ بباکب فانہ بمعنی الحظ و قال الرمنہ معناه التمتع و کلاهما لایعد
 بمن و لعل المراد بہا ہر و فرتا وقت ذکر ہما فی موضع آخر شتم قال بیت

کلام
 شفاے
 شفاے

بالصبر الجمیل وجملة القول حال من الصعب او من الشدید المجر و من مطیہم بقول
 قفا نیک فی ہذہ الموضع وقد حبس فیہا سائر اصحابی علی راسہ او لاجلی
 دو اہم وہم یقولون لے لست اکتفاک نما و حزننا علی ما مضی و تترین بالملیق بالرجال
 من التجملد والصبر الجمیل مسیگوید کہ قدرے بائیتید کہ ما درینواضع بگبریم و
 حال سیکہ یار ان من سوار یھاسے خود را برین و یا براسے من باز دہشتہ اند
 و مسیگوید کہ در غم جدائی گداز و دامن صبر و شکیبائی گذار عیننی کچھ ٹھرو کہ
 تجم یھان رووین اور حال یہ ہے کہ مسیگرے سارے یار اپنے اپنے
 سوار یوں کو میرے سر پر یا میرے لئے روکی کہڑے مین اور محبت سے
 کہتے ہیں کہ رنج و الم مین جان اپنے کہو اور صبر کو اپنے ماتہ سے ندے
 قال وان شفاى عبرة عمھرقہ فھل عند رسم دارس من معول
 الواو حالئہ وان کسورة و العبارة الدع و تمکیر للتفیل او التکثیر و
 المہراق لغتہ العار اسم معول من ہراق الماء اذا صبہ و مل للتمتہ و الفار
 للتریب کما فی قولہ تعالیٰ فھل لنا من شفا بعد قولہ قد جارت رسل ربنا بالحق
 فانتم تمینون الشفاعة بعد ما تحقیق ظلم المجازات علی الاعمال کذلک ہذا یمینہ المعول
 عند رسم دارس بعد ما تحقیق لہ ان السبکارت شفا و لہ وہم بمعنویہ عنہ و
 من ذہب الی ان ہل ہذہ للاستفہام الانکار سے فقد وہم فانہ یتضمن معنوی
 النفی و ح کیون معنایہ نما من بکار او موضع بکار عند رسم دارس و

مدعی ولایدهم لنقف الحنظل حکمی ماکان قد عراه یوم الفراق و یقول ان المار
 کان یلیل من عینی عن یمرات القوم یوم تخلاوا من ہذہ المواضع غذاہ کما سئل من
 عین ناقف الحنظل فکانے نکنت ایاہ مہیکوید کہ روزے کہ رنہط حبیب
 فراق از مواضع رخت سفرستہ آمادہ رحلت شد نداب از چہمان من چہان فرست
 کہ از چہمان جنظل شکن میرود گویا کہ من خود جنظل مستحکم تہم یعنی جب وہ لوگ
 ان منزلوں سے صبح کو چلنے لگی تو میرے آنکھیں ایسی ہنی لگیں جیسے اندر
 کے پھلو کی ٹوڑنے والے کے آنکھیں ہتی ہن بھان تک کہ گویا میں ہی دن پھلو
 کو توڑتا تھا و اعلم ان ہذین البیتین لا یوجدان سنے شرح
 الزوزنی و کلہما فی العقد الثمین فی الاشعار المنخوڑ الے امر القتیس
 والعلم عند اللہ قال و قوفا بجا صحیح علی مطہیم نقیون لا تہلک
 اسی و کجمل الوقوف جمع واقف من وقفہ و قفا اذا حبسہ مضموب علی انہ
 حال من ضمیر المتکلم فی نیک فہو قید للبکار و لا یعدا سیکون حالا من الیوم
 لوجود ضمیر بانیہ و لما کان الوقوف جمع مکسر علی وزن سفرد و قد خرج عن الیوم
 الفعل جازا سنادہ الے الفاصل الظاہر و صحیحی جمع صاحب والیاء
 للظرفیۃ و علی متعلق بالوقوف فان الوقف یعد علی قال تعالی و لو ترے
 اذ وقفوا علی المسار و یجز سیکون علی مبنی اللام و المظنی جمع مطیہ و سہ الدلیۃ
 ائتہ تفسر فی التیسر مضموب علی المقبولیۃ و الی سہی آخرن بقول لہ و کجمل التزمین

كالقفل وهذا اقرب فانه يقال رجب قفل في العرف وكلاهما محتمل في قول
 عمرة ببيت فاستبدلت حرف الطاء كما نما ايعار ما في الصيف حب لثقل
 والتشبيه في اللون والشكل والانتشار يقول خلت منازل تلك المواضع عن
 اهلها وسكنت الظبا رسيها حتى انك ترس بجواصها في ساحاتها وارضيتها ^{التي}
 كانتا حبات القفل ^{التي} مبيك ويدك منازل انموذج مسكن وحشيان كرويد
 چنانچه سگهای آهوان سفید را در صحن و میدان آنها چنان می بینی که داغها
 قفل را یاد آنهاست حب قفل قفاوه یعنی همه منزلین اب وحشیوں کی جگہ پر جو
 چنانچہ تو او کی صفوں اور میدانوں میں ہو سے ہر نوکی مینگیوں کو گول چرخ

کی دانوں یا جب قفل کے طرح جگہ جگہ پر سے دیکھتا ہے قال کافی

حذائة لبين يوم حملوا لدس سمرات الحى ناقف حنظل
 الغداة ما بين ظهور الفجر وطلوع الشمس واتحمل كناية عن قرب الارتحال
 والضمير المرفوع له مظهر الحبيب وروى لما تحملوا والسمة بضم الميم شجر معروف
 فارسيه مئيلان وبنديه كيكرو بهول ويس شجرة الطلح كما توهم
 بعضهم فانه يقال له في الفارسي موز وفي الهند كسيلا والحى القوم و
 اللام فيه للعهد والسقف كسر الحنظل ولبينه سيلان الماء من العين
 لحدوة ما يصل منه الى العين كما ترس في البصل ولذا يفوض امره الى العبيد و
 الامار قال حسان مبدح آل حفتهم بيت سيقون درياق الرجوع ولم تكن

هذا النمط يمنع الخمار دون العفا نفسی هذا كان المراد بقول الخفيف سبها مسكوبه
 قری باسئیدی یاران من که ماوشما با هم گبر نیم از یاد محبو سبیکه و شستیم
 و ذکر منازل او که در منقطع ریگ چپیده از موضع دخول تا موضع حمل تا وضع
 و تا مقرات بوده حال این است که آثار آنها باوصف و اثر جو شمال بیت و نابود شد
 یعنی او میری یار و کچھه و که هم مثل لعل کر و وین یک دست کی ذکر او را و سکی منزله کی
 یاد سے جو کبھی موضع دخول سے لیکر موضع حمل تک اور موضع وضع تک
 اور موضع مقرات تک تین اور حال یہ ہے کہ نشان او کی او تر ہرے دکھائی

ہو اون کے مار مار پر بھی اب تک باقی ہیں قال اسمی عبدالارام فی
عرصاتها وقعیانها کاحیه بفضل الطاهران المخاطب لکلوا
 من الخلیسین لتمقدم خطابها ویجوز اسی کون المخاطب لغیر معدین فان الغرض سین
خلو المواضع عن الجماع والبر محرکه روث ذوات الخف والطلف من الدواب یقابل
لرئی الفارسیه شیک وسکل وفی العندیه میگن والارام مقلوب الارام جمع رئم
بالکسر مهور العین وهو الطیبی الابيض وروی لشیران وهو جمع ثور وعنی به
الثور الوحشی والعرصات محرکه جمع عرصه وهی کل نقبه من الارض خالیه من
البنار والقیعان جمع قاع وهی الارض المستویه الخالیه قال تعالی قاعا صفصفا
والضمیر المجرب ولمواضع المذکوره بالتاویل المذکور ولفضل معروف ویجوز
ان یکن حب القلقل بالقاف ین وهو کذبح بزر نیت کیون ان سودا استدیرا

نفس الرضى على وجوب المحذف في امثاله في بحث الفاء والدخول كالقبول
 وتوضيح كقولهم معروف والمقراة كالمراة وحول كجوهه مواضع بين امررة واسود
 العين وعفا الرسم اذا اندرس لازم والضمير المحجور للمواضع تنقيح المصنف
 وحجته المنفي حال من المواضع واللام للتقليل واما موصولة والفتح استغارة لهي
 المحجوز والشمال على الاختلاف والمستكن في الفعل للوصول لانه بين بالمحجوز
 والشمال وكلاهما مونث قال البديضا وكي في تفسيره قوله تعالى فلما اضارت
 ما حوله ان تانيث الفعل لان ما حوله اماكن واشياء وروى نسخة فالضمير
 المنصوب للرسم والشمال كغيره في الشمال تم انما حاطب اخليلين للبحار لانه
 من داب العرب ان يتعينوا الاحبة على السبكار ليكون المحزن خفيفا قال الحماد
 بيت خليلي ان لم تبكيا في استن خليل اذا نسيت ومعنى كبي لينا يقول
 قفا خديك معك من جبل ذكره حبيب كانت لي ومنزل كان لها سقط
 العوس من الدخول الى حول والى توضيح والى المقراة لم يعيف بعد رسوم
 منازلتها بمرور المحجوز والشمال عليها مرة بعد اخره مع ان هبوب الرياح من
 اسباب التغير والفساد وهذا المعنى اقرب فان العرب يعيدون الرياح والامطار
 مما يغير الرسوم والاطلال قال زمير عم بلي عمنى ما الارواح والديم وقال
 عم عفتها الريح بعدك والسمار وما قيل في معناه انه لم يعيف رسمها لما ان احد
 الريحين اذا استرحتا كشفتهما الاحسر في فنية ما فيه فان اختلاف الريحين على

اس طرح خلیلی عوجا انھا حاجتہ لنا و تحیل انھیون خطا بالواحد فانہم قد یخاطبون
 انواحد بخطاب الاشنین قال سوید بن کراع ع فان ترخرا نے یا بن خفا
 ان ترخرا نے ترخرا نے علی التکرار کما قبل فی قوله تعالی رب ارجعون
 وقیل ان الالف بدل من النون انھن صیغۃ والاعصل قفن و سبک مجزوم علی
 انہ جواج الامر و من سبیثہ والذکر سے اسم الذکر و لا یعد انھیون مشنی الذکر
 اصنیف الی المعطوف والمعطوف علیہ کما فی قول طرفہ عم مظاہر سہطی
 لولہ وزبر جثوا لحدیبیل معنی المفعول یتوے فیہ المونث والذکر و التکیف للوعدۃ
 والسقطۃ مشدۃ منقطع معظم الرمل واللوس بالکسر ما التوس من الرمل ثم استتق
 وقیل ہو کل ارض تقصل بین الحزن والرمل والجار والجرور و مجرور محلا علی انہ لغت
 منزل و تکیف منزل للمنبس او مضموب علی انہ ظرف للبعکار و تشکیف منزل ح لولہ
 و کلمتہ میں فی امثال ہذا التکریب مشمل من الابدائیۃ والی معنی الفارق قال
 فی الاغالی یقال مطرنا بین الکوئۃ فالبصرۃ کما یقال من الکوئۃ الی البصرۃ علی معنی
 ان المطر لم یجنا و زہدین الموضعین و قال فی الرضی و قد یجی الفاء العاطفۃ بمعنی
 الی ثم قال و مثل قوله عم تفانیک من ذکر سے حبیب و منزل ترا الفاء فیہ معنی
 الی اقول و قد یصرح بہا قال عکان لم ین بین الحجون الی المصفا و قال اجد سے
 عم و سکنی بین العروب الی اللوس ثم ان اصل الکلام الی حومل والی توضیح
 والی المقرۃ ولا کن حذف العاطف تخفیفا صحفا علی ان المقصود تعدد الاکثرۃ و

بن الملك قد خذف لانس بن مشوش بالفوقانية المحمدين بن اخوخ بالمحمدين بن عبد الوهاب
 وقيل خوخ قالوا المحمدين فانون فالعجمه وهو ادريس السبسي عليه السلام بن اليارز وقيل
 يرد بالتحانية فالعطين والبال المحمدين بن محلا سليل بن قتيبان بالغا فالتحانية فالويز بن اوتثر
 بالنون فالعجمه بن شيث بن آدم عليه السلام والعقيد الشدة ومعناه حبل الشدة وهو
 لقبه وانما اسمه سليمان وقيل حنجر وكنيته ابو الحارث وقيل ابو وهب وقيل
 ذوالقروح المستخرج بزمه من لباس قيصر الروم وقيل ذوالقروح لما انه كانت له نبات
 ويقال له الملك التليل كيت لفضلاله في حب النساء وكانت امه فاطمة بنت يبر
 اخت عجل وكليب وكان اصغرا ولادايه ومطرووه لشغفه بالشعر وكانت الملوك
 تألف من الشعر وتستقبحه وكان يسير في البلاد مع شاذ من العرب حتى قتل ابو هان
 بشاره وهذه القصيدة من اجود كلامه يذكر فيها بعض النساء ويومر مع عذيره بنت عمه
 شرجيل الذي قتل يوم الكلاب وضعيف فرسه وصيده واقار الذيب الجوع والتمهل
 شدايد السفر وخدمته الرثمة ومقاساة الشدة في الليل المطم وعند كثرة المطر على ما هو داب
 الجارية كما يظهر ذلك عند التوغل في اشعارهم وهذه القصيدة لامية قال
 قهايبك من ذكرى حبيب منزل سبقت اللوى بين الخول
 فحول قوضح فالقراءة لم يعيسرهما لما النجتها من جنوب وشمال
 من ثانی الطويل والقافية متدارك والطاهر ان الامر لشئ من وقف وقونا
 فان العرب اكثر ما يطالب الاثنين قال ع حليله ما بنى على ام حنجر وقال

فان بيان الصلوات ونحوها على من لا يعلم العربية ولو كان لبسانه لا يرجع على حاصل ثم اني
 كتبت قبل كل قصيدة منمخارجه صاحبها وما يذكر فيها ليكون بصيرة لمن ينظر فيها و
 انما سميت هذه القصايد معلقا لانها كانت معلقة على ركن من اركان الكعبة في اجابتها
 وكانت الاولي اولى المعلقا واولى بالعلق ثم علفت السنة الباقية لما ان الاولي
 احسن نظما و اجود سبكا فان امر القيس كان من ابناء الملوك ووقيل ان كلام الملوك
 ملوك الكلام واما سائرهم فكانوا من الاعراب هذا و لا رجوا الا القبول في جوائز الدنيا
 بعد ما تاتي وكل شئ ملك الا وجه

القصيدة الاولي

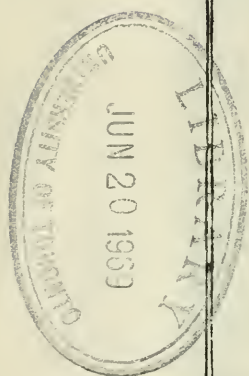
هي لامرء القيس بن حجر بالضم بن الحارث بن عمرو بن حجر اكل المرار بن معاوية
 بن ثور اعنى كندة و قيل هو بن حجر بن عمرو بن معاوية بن الحارث بن ثور
 و قيل هو ابن حجر بن الحارث الملك بن عمرو و اكل المرار بن عمرو بن معاوية
 بن الحارث بن يعرب بن ثور بن مرتع بن معاوية بن عفيف بن المصعب بن مصفر بن
 عدى بن الحارث بن مرة بن اددو بالذالين المصعبين كزفر بن زيد بن مشجب بن الحر
 فالحكيم فالمرحوم كيعصر بن عريب بن المصعبين بن زيد بن كهلان بن سبأ و هو عبد
 شمس بن مشجب بن يعرب بن قحطان كعثمان بن عابرو هو هو و اسبى
 عليه السلام بن صالح بن المصعبين بن ارفخشذ بن سام بن نوح و قيل هو بن
 عبد الله بن رباح بن الحنضل بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح

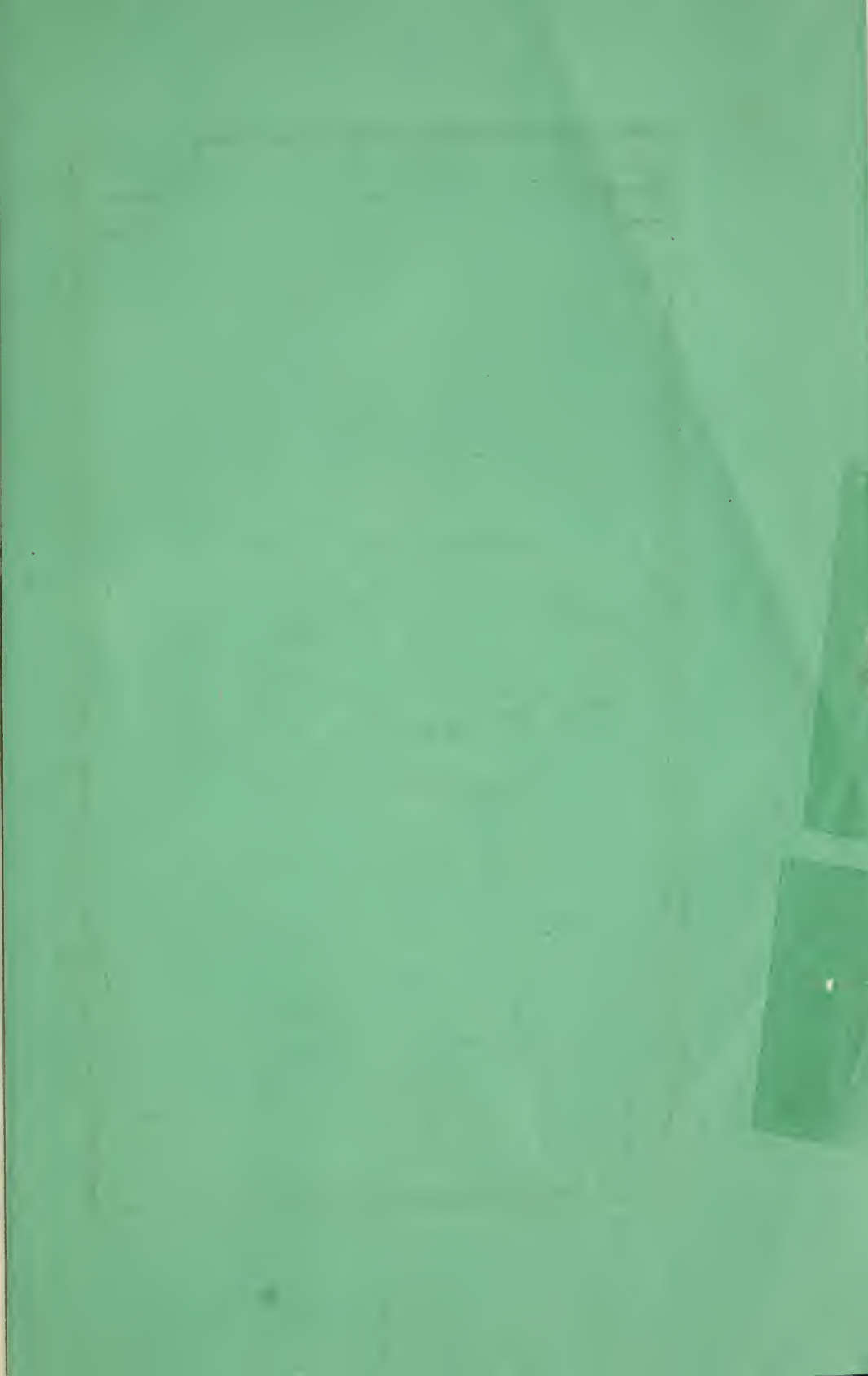
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدره شرح الكتب وفتح عيني الاستار والحجب فلا لي يا قتل او كثر
ولا اجمع عما صغروا كبر الصلوة على من هو الصادق الصدوق والسابق السبوق وهو خاتم الرسل
وخير من يهدى سبيل على الله الكرام واصحابه العظام وتبين لهم ليلة يوم القيام المولوية عيت قوم
هم السادة السبغ الكرام المنفصل وفوز بما شاء امن الرتب كل امر كريم صالح حسن و صليب
شريف النفس والنسب و تحصى العجوم ولا تخفى منا قبيم فان اخذت فقد اقيت في العتب
و بعد يقول الغنيق السهار نفوس القرشي الحسني انه لما كانت سبع الملعقات كالسبع الشدا
ولم يسلك شارح موج شهاده مسلك السداد وقد تنا و لها الر لغون فعبون الادب و
تدا و لها المعرون لبلان العرب اردت ان اترجمها شرحا وافية واكشف عنها كسفا كافيا
ثم خشي عيبه رانا المشهور في المشرق والمغرب بحسن الشمايل وكرم المناقب ج و يلدو ميشتر صاحب
بليت له عجم لو كان في الدهر شلهو كان لنا ما كان حسيروا صلحاء اتياء من ارض بيدينا هلماء
فلولا ه لردنا ما كن رتقاء فترجمتها على ان فترت بالعربية لغاتها و ما يتعلق بها من صلواتها و محاوراتها
و ترجمتها و لا بالعربية ثم بالفارسية ثم بالهندية جميع اياتها لتلا بطول الغتاب بلا طابل

PJ
7642
A2F3
1882

al-Mu'allagāt
Riyād al-Fayd





الحمد لله الذي خلق سبع سموات طباقا

للمولف

ابن گل تازه که در نخلکبش باد صبا شمه بوی وی از جای بجائی می برد
کلی انگلشن این بیت علوم است که هیچ فضل گلزار میباش نتواند آورد

الحمد لله والمنه که کتاب مستطاب مایه فضل تام چشمه
فیض علم کاشف معضلات فاسد تعلقات شرح سبعه تعلقات المستمیه

ریاض الفاضلین

تصنیف ادیب ایریب فاضل مشهور زمین مولوم فیض الحسن بر سر اول عز
کالی علوم مشرفی لایب که بظن تشبیهل فخر معلان و متعلمان جمعی است

بشرح لغات زبان عربی فارسی هندی سانسه و دیگر شرح فارسی بی راکه فی زمانه در بلاد منبلی
افسار و پس گوش اندر کجا کجا فضا بکلمه طرخی بلبو بستر صاحب در حصار بیت العلوم

در مطبع مخزن لایب

باب اول کتبه مطبوعه تاجی جادوی اولی حیدر الطباع پذیرفت





PJ al-Mu'allaqat
7642 Riyad al-Fayd
A2F3
1882

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

